ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم (بنی اسرائیل:۹)

یعنی کوئی شک نہیں کہ یہ قرآن سب سے زیادہ انصاف والی بات کی رہنمائی کرتا ہے

قرآن مجید فرقان حمید کی اردو تفہیم جو ہر قسم کی تاویل و تبلیغ بے دلیل سے بحمد اللہ محفوظ ھے

النظر فی القرآن المجید

المجلد الاول

مصنف: محمد ظہیر الدین الربانی متخرج الجامعۃ الستاریۃ الاسلامیۃ

المکتبۃ الظاھریۃ

مقدمة النظر فی القرآن المجید

اللہ کے سوا کوئی مطلق تعریف کا لائق نہیں اور نہ ہی اسکے سوا کوئی آقا و سرپرست ہے اور نہ ہی اسکے سوا کسی کا حکم واجب ہے اور نہ ہی اسکے سوا کوئی اشیاء کا مالک ہے مخلوق کے پاس اسکی اشیاء امانت ہیں اور اس نبی محمد رسول اللہ پر اسکی رحمت ہے جس پر اس نے قرآن کتاب کی صورت میں اتارا تاکہ وہ دیگر انسانوں کو صاف صاف اس مبارک کتاب کی تبلیغ کردیں۔

ترجمہ سورہ فاتحہ مع نظر و حواشی

اللہ کے نام سے جو عمومی خصوصی مہربان ہے (اللہ کی اپنی کتاب میں یہ سنت ہے کہ جب بھی کسی سورت کا آغاز کرتا ہے تو اسکی ابتدا بسم اللہ سے کرتا ہے لیکن سورہ التوبہ کی ابتدا میں بسم اللہ نہیں ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سورہ توبہ الگ کوئی سورت نہیں بلکہ اپنے سے پہلی سورت سورہ انفال کا ہی حصہ ہے اور یاد رکھیں یہ بسم اللہ اس سورت کا جزو حصہ ہوتی ہے جسکے ابتدا میاں وہ آتی ہے لیکن ہمارے یہاں بسم اللہ کو سورت سے الگ شمار کرتے ہیں حتی کہ جب کسی سورت کی قراءت شروع ہوتی ہے تو بعض اوقات بسم اللہ سے سورت شروع نہیں کرتے اسکی بعد والی آیت سے آغاز کرتے ہیں اور جب آیت کا عدد لکھنے کی باری آتی ہے تو بسم اللہ کو پہلی آیت نہیں لکھتے بلکہ اسکی بعد والی کو لکھتے ہیں جیسے کہ وہ اس سورت کا حصہ ہی نہ ہو یہ غلط فکر ہے) اللہ ہر تعریف کے لائق ہے جو کائنات کا آقا ہے (یہ اس بات کی صاف دلیل ہے کہ اللہ کے سوا کسی نبی یا ولی یا طاقتور سلطان یا کسی بے رحم فاسق یا کسی اور کی محکومی و محتاجی اختیار کرنا شرک ہے کیونکہ کائنات کا تنہا آقا اللہ ہے جو اللہ کے سوا خود کو کسی اور کا محکوم و محتاج بنائے وہ اسے اللہ کے آقائیت و ربوبیت میں شریک کرتا ہے لیکن افسوس ہمارے ملک پاکستان کو ایسے لوگوں نے ناپاک کررکھا ہے جو شرک کرتے ہیں اللہ کے سوا ائمہ صالحین کی محکوم بنتے ہیں اسکے اقوال کو حلال و حرام میں حجت و دلیل کا رتبہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ کی کتاب سے وہی مفهوم نکالو تو ہمارے امام کہہ کر جا چکے جب کہ اللہ نے ان پر قرآن مجید میں مکمل تدبر اور اپنی طرف سے پوری کوشش کرنا فرض کیا ہے اور اللہ کی کتاب کی پیروی کو فرض کیا ہے لیکن جب یہ کوئی آیت کریمہ اپنے اماموں کے قول کے خلاف پاتے ہیں تو تدبر و کوشش ترک کرکے اندھے ہوجاتے ہیں اور آیات واضحات کو نظر انداز کرکے قول امام کی پیروی کرنے لگ جاتے ہیں اور اپنے اماموں کی خوب تعریفیں کرتے ہیں گویا کہ وہ خدا ہوں اور یہ انکے بندہ ہوں یا وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کو سائنسدانوں اور پروفیسروں کے تابع کرتے ہیں اور سائنس کو خالق کائنات کے خلاف دلیل و حجت بناتے ہیں اور ہر وہ آیت جو سائنسدانوں کے خلاف محسوس ہو اسکا انکار کرکے اسے بدل دیتے ہیں یا وہ لوگ جو اللہ کی کتاب سے اپنے مرضی کے معانی نکالتے ہیں اور ابلیس کی مانند اللہ کے خلاف عقل استعمال کرکے اسکی بات کا انکار کرتے ہیں یہ سب کے سب کفار و منافقین ہیں انہی کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے إن الذين كفروا وماتوا وهم كفار أولئك عليهم لعنة الله والملائكة والناس

أجمعین (161) خالدین فیھا لا یخفف عنھم العذاب ولا ھم ینظرون (162) وإلھکم إلہ واحد لا إلہ إلا ھو الرحمن الرحیم (البقرۃ: 163) یعنی " بے شک جنھوں نے انکار کیا اور منکر ہی مرگئے ان پر اللہ اور ملائکہ اور سارے انسانوں کی لعنت ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان پر عذاب کم نہ کیا جائے گا اور انھیں مہلت بھی نہ دی جائے گی اور تمہارا آقا ایک ہی ہے اس کے سوا تمہارا کوئی آقا نہیں وہ عمومی مہربان خصوصی مہربان ہے ") سب پر مہربان ہے مخصوص مہربان ہے (یعنی اسکی مہربانی کافر اور مومن اور غافل سب پر ہے اور اسکا بعض لوگوں پر خاص کرم و عنایت ہے) یوم جزا کا مالک ہے (لہذا روز جزا میں اسکے خلاف کسی کا حکم نہیں چلے گا جیسا کہ دنیاوی زندگی میں لوگ اللہ کے خلاف حکم چلاتے اور اسے نافذ کرتے ہیں وہاں سب کے سب اللہ کے تابع و مطیع ہوجائیں گے) ہم صرف تیری تابعداری کرتے ہیں (عبادت یعنی بندگی کرنا تابعداری کرنا محکومی و محتاجی اختیار کرنا تو یہ سب محض اللہ کے لئے ہے لہذا امام وپیر و مرشد و مفتی وپروفیسر وغیرہ کی تقلید و محکومی کرنے والا مشرک ہے) اور صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں (معلوم ہوا اللہ کے سوا کسی اور مشکل کشا و حاجت روا بنانا شرک ہے اس بات پر مشرکین ہمیں کہتے ہیں کہ تم تو اللہ کے سوا ہر کسی سے تعاون و مدد حاصل کرتے ہو تو تم بھی مشرک ہوئے تو اسکا جواب یہ ہے کہ انسانوں سے تعاون و مدد انھیں عطائی یا ذاتی مددگار سمجھ کر نہیں مانگتے جیسا کہ ہمارے یہاں کے مشرکین انبیاء و صالحین کو عطائی مددگار سمجھ کر ان سے مدد مانگتے ہیں بلکہ ہم انھیں اللہ کی کٹ پتلی سمجھ کر مدد مانگتے ہیں اس میں درحقیقت مدد اللہ سے ہی مانگی جارہی ہے برخلاف مشرکین کے کیونکہ ان کے مطابق اللہ نے انبیاء و صالحین کو بعد موت انسانوں کی ما تحت الاسباب اور ما فوق الاسباب ہر طرح کی مدد کرنے کی طاقت عطا کرکے اپنا شریک بنالیا ہے تو حقیقت میں اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں نہ عطائی نہ ذاتی) ہمیں درست راستے کی رہنمائی کر جو ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تو نے انعام کیا ہے (وہ لوگ انبیاء اور صالحین ہیں جن کے طریقے اور منہج پر ہمیں چلنا ہے اور انبیاء کے طریقہ و منہج ہمیں بتاتے ہوئے اللہ فرماتا ہے إنا أنزلنا التوراۃ فیھا ھدی ونور یحکم بھا النبیون الذین أسلموا للذین ھادوا والربانیون والأحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ وکانوا علیہ شھداء فلا تخشوا الناس واخشون ولا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا ومن لم یحکم بما أنزل اللہ فأولئك ھم الکافرون (المائدۃ: 44) یعنی " بے شک ہم نے تورات کو نازل کیا جس میں ہدایت اور وضاحت تھی جس کے ذریعے یھود کے لئے وہ انبیاء فیصلہ کیا کرتے تھے جنھوں نے تسلیم کیا اور پڑھنے پڑھانے والے اور علماء اس اللہ کی کتاب سے فیصلہ کیا کرتے تھے جسکی حفاظت ان سے طلب کی گئی تھی اور وہ اس بات پر گواہ بھی تھے لہذا انسانوں سے مت ڈرو اور مجھے سے ڈرو اور میرے آیتوں کے بدلے حقیر عوض مت لو اور جو بھی اس کتاب سے فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اتاری ہے تو وہ لوگ کافر ہیں " معلوم ہوا کہ انبیاء اور صالحین کا طریقہ و منہج یہ ہے کہ وہ جب فیصلہ کرتے تو اللہ کی کتاب سے فیصلہ کرتے تھے اور اسکے بعد اللہ نے انھیں کافر قرار دیا جو اللہ کی نازل کردہ کتاب سے فیصلہ نہ کریں اور فرمایا ان اتبع الا ما یوحی الی (یونس: 15) یعنی " میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی گئی ہے " اور فرمایا اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء (الاعراف: 03) یعنی "

جو کتاب تمہارے آقا کی طرف سے تمہاری طرف اتاری گئی ہے اسکی پیروی کیا کرو اور اسکے سوا سرپرستوں کی پیروی مت کرو " معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ سمیت سب کو یہ ہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی کتاب اسکی وحی کے سوا کسی کی پیروی نہ کرو یہ ہی سنت انبیاء ہے اور بالاتفاق سنت انبیاء یہ ہے کہ کوئی نبی و صالح اللہ کے سوا کسی کی محکومی و تقلید نہیں کرتا تھا اور نہ کرتا ہے بندگی صرف اللہ کی ہے ہر وہ شخص کو اللہ کے سوا کسی کی محکومی و تقلید کرے وہ مشرک ہے انبیاء کے طریقے کو چھوڑنے والا غدار ہے۔) نہ کہ ان لوگوں کے راستے کی جن پر غضب ہے اور جو لوگ گمراہ ہیں (صالحین کے علاوہ اللہ نے بندوں کی دو قسم اور بتائی ہے کہ جن پر اللہ کا غصب ہے اس قسم میں منافقین وکفار و مشرکین اور گناہگار مسلمین یہ سب شامل ہیں کیونکہ ان پر اللہ کا بالیقین غضب و ناراضی ہے اور وہ جو گمراہ ہیں جنھیں اسلامی منہج کا علم نہیں ہے لیکن عند اللہ مغضوب بھی نہیں ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنھیں ابھی اسلام نہیں پہنچا اور ان پر اتمام حجت نہیں ہوا اور وہ لوگ جو ابھی مذہب حق کی تلاش میں ہیں اور پوری کوشش کررہے ہیں کیونکہ یہ معذور ہیں)

ترجمہ سورہ البقرۃ مع نظر و حواشی

آیات البقرۃ 01 ۔۔۔ 05

اللہ کے نام سے جو عمومی مہربان مخصوص مہربان ہے سنو (یہ الم کا ترجمہ ہے یہ حرف تنبیہ ہے جو ہر سورت کی ابتدا میں آتا ہے تاکہ سامع و قاری کی توجہ کلام کی طرف لگ جائے) ہر شک سے پاک یہ کتاب ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے (ظاہر سی بات ہے کہ جس کو ڈرہی نہ ہو وہ کبھی بھی ہدایت نہیں لے گا وہ نفس پرستی میں ہی بتلا رہے گا اور کبھی اللہ کو اپنے نفس پر ترجیح دے کر ہدایت قبول نہیں کرے گا اور یاد رکھیں ڈرنا یہ نہیں ہوتا کہ بس آنسوں بہاتے رہیں جیسا کہ ہمارے یہاں کے منافقین کرتے ہیں اور لوگ انھیں نیک کردار سمجھتے ہیں بلکہ ڈرنا مطلب اللہ کے عذاب سے خائف ہوکر اسکی فرمانبرداری کرنا) جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں (یہ المتقین یعنی ڈرنے والوں کی صفت نہیں ہے بعض لوگ اسے المتقین کی صفت بناتے ہیں کیونکہ ہدایت قبول کرنے کے لئے پہلے سے غیب پر ایمان رکھنا اور ان سب صفات کا حامل ہونا ضروری نہیں جو آگے آرہی ہیں یہ الگ لوگوں کا بیان ہے یہ جو ان باتوں پر ایمان رکھتے ہیں جو انکے ادراکات سے باہر ہیں مثلا ملائکہ معصومین اور ملائکہ جن کا وجود وغیرہ) اور دین کے درس کو قائم کرتے ہیں اور جو بھی ہم نے انھیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو لوگ اسے مانتے ہیں جو تیری طرف نازل کیا گیا اور جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا (یاد رہے کہ جس طرح اللہ نے علی العموم ایمان لانے کی بات کی ہے ویسے ہی ایمان لانا ہے اس میں چند کتابیں خاص نہیں کرنی کہ بس ہم ان ہی پر ایمان رکھتے کیونکہ ان کتاب کی تعداد وحی سے معین نہیں کی گئی لہذا جو بھی قرآن مجید سے پہلے نازل ہوا ہم اسپر ایمان رکھتے ہیں) ا اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہ لوگ اپنے آقا کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہ لوگ کامیاب ہیں (اللہ نے ان چھ اوصاف سے متصف افراد کو ہدایت یافتہ اور کامیاب قرار دیا ہے 1) غیب پر

ایمان رکھنا اور2) دین کا درس قائم کرنا اور3) اللہ کے دیئے سے خرچ کرنا اور4) ما قبل وحی اور5) ما بعد وحی پر ایمان رکھنا اور6) آخرت پر یقین رکھنا)

آیات البقرۃ 06۔۔۔20

بے شک جنھوں نے انکار کیا ہے تو نے انھیں ڈرایا ہو یا تو نے انھیں نہ ڈرایا ہو انکے لئے برابر ہے وہ تسلیم نہیں کریں گے(کیونکہ وہ عذاب کے ہی منکر ہیں یا خود کو عذاب ہونے کا منکر ہیں تو اسے ڈرانا کوئی فائدہ نہیں دے دیتا کیونکہ وہ خود کو حق سمجھتا ہے نہ وہ حق کو تسلیم کرے گا ہاں اگر اسے اسلام کے حق ہونے کا شک ہو اور خود کے لئے غلطی کا امکان مانتا ہو تو ہدایت قبول کرسکتا ہے کیونکہ اس صورت میں وہ حق کا انکار نہیں کررہا بل شک میں ہے) اللہ نے انکے دلوں کو اور انکی سماعت کو بند کردیا اور انکے آنکھوں پر پردہ ہے(اس بات کا تجربہ مومن کو تب ہوتا ہے جب وہ کسی ہٹدھرم کو اللہ کی صاف صاف آیتیں سناتا ہے جو اسکی مرضی و غیرت کے خلاف ہوتی ہیں تو وہ انکار کردیتا ہے جیسا کہ ہر فرقہ پرست یا نفس پرست ایسا کرتا ہے اور ہمیں فرقہ پرستوں اور نفس پرستوں پر اس بات کا اچھی طرح تجربہ ہے) اور انہی کے لئے بڑا عذاب ہے اور بعض انسان ایسے ہیں جو کہتے ہیں ہم نے اللہ اور آخری دن کو مانا حالانکہ وہ مانتے نہیں ہیں(اللہ کو ماننا یعنی اسکی باتوں کو حق ماننا اور آخری دن کو ماننا یعنی آخری دن کا لحاظ کرتے ہوئے زندگی گذارنا مطلب ظاہر ہے کہ بعض انسان دعوی کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی باتوں سچ مانتے ہیں اور آخری دن کے مطابق زندگی گذارتے ہیں لیکن وہ حقیقت میں جھوٹ بولتے ہیں یعنی وہ منافق ہیں) وہ اپنے حساب سے اللہ اور مؤمنوں کو دھوکہ دے رہے ہیں(ظاہر میں ایمان اور پوشیدگی میں کفر کرکے) اور سچ یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کو دھوکہ دے رہے ہیں اور انھیں محسوس بھی نہیں ہورہا(مطلب یہ اپنے کفر کو ہی حق سمجھتے ہیں تو انھیں کفر کی برائی محسوس نہیں ہورہی اور خود کو دھوکہ دے رہے ہیں) انکے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے انکی بیماری میں اضافہ کیا اور ان ھی کے لئے دردناک عذاب ہوگا کیونکہ وہ غلط بات کہتے تھے اور جب انھیں کہا جائے کہ زمین میں بگاڑ پیدا مت کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم صرف اصلاح کرتے ہیں(یعنی فساد کو ہی اصلاح سمجھتے ہیں اور غلط فھمی کا شکار ہیں) سنو بے شک وہ ہی فسادی ہیں لیکن انھیں شعور نہیں ہے(اللہ انکی اس غلط فھمی کو معاف نہیں کررہا اور انھیں قصوروار مان رہا ہے اور انھیں فسادی کہہ رہا ہے یہ دلیل ہے اس بات کی کہ حق کی تلاش کے لئے پوری کوشش کرنا فرض ہے کیونکہ بندہ اپنی غلط فھمی کی وجہ سے معذور نہیں) اور جب انھیں کہا جائے تسلیم کرو جسطرح دیگر انسانوں نے تسلیم کیا ہے تو کہتے ہیں کیا ہم بے وقوفوں کی طرح تسلیم کرلیں سن لو یہ ھی بے وقوف ہیں لیکن وہ جانتے نہیں ہیں(یعنی وہ اہل ایمان کو بے وقوف سمجھتے ہیں لیکن یہ انکی غلط فھمی ہے اللہ انکی غلط فھمی کو قصور مان رہا اور انھیں سفہاء یعنی بے وقوف فرمارہا ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ کی کتاب قرآن کی آیتوں کا علم حاصل کرکے اس پر ایمان لانا ضروری ہے ورنہ وہ مومن نہیں ہوگا) اور جب وہ مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے تسلیم کرلیا ہے اور جب اپنے سرکش سرغنوں کے ساتھ ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم صرف مذاق کرتے ہیں ان سے تو اللہ مذاق کررہا ہے(اسطرح کہ وہ

انھیں غلط فھمی میں ڈالے رکھا ہے کہ وہ صحیح کررہے ہیں اور انکا کفر و شرک حق ہے یہ ہے ان سے اللہ کا مذاق) اور وہ انکی سرکشی میں اضافہ کررہا ہے کہ وہ کشمکش میں ہیں(مطلب انھیں کسی شیء کے حق و باطل ہونے کا یقین نہیں ہے بس شک ہے اور اسھی شک کی بنیاد پر فیصلے کررہے ہیں) ان لوگوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اختیار کی تو انکے سودے نے انھیں نفع نہ دیا اور انھیں ہدایت نہ ملی انکی مثال جیسے ایک شخص نے آگ جلائی ہو پھر جب اس نے اسکے ماحول کو روشن کردیا تو اللہ انکی روشنی کو لے گیا اور اس نے انھیں اندھیروں میں چھوڑدیا کہ انھیں دیکھائی نہیں دے رہا یہ بھرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں کہ وہ تو بہ نہیں کرتے(مطلب یہ لوگ منافقت سے حصول دنیا کے لئے جو کوشش کررہے ہیں تو جب اسکے پھل کا وقت آئے گا تو انکی کوششوں اور محنتوں کے باوجود بڑے نقصان کے ساتھ وہ پھل بھی انھیں نہیں ملے گا جیسے مذکورہ مثال میں اس شخص کو روشنی حاصل نہیں ہوئی جس کے لئے اس نے کوشش کی تھی لیکن اللہ نے اس روشنی کو ختم نہ کیا بلکہ انکی آنکھیں ہی چھین لیں جو کہ روشنی چھننے سے بھی بڑا نقصان ہے اور انھیں ناکام کیا) یا انکی مثال جیسے آسمان سے آنے والی بارش جس میں اندھیرے اور گرج اور بجلی ہے وہ اپنے کانوں میں بجلیوں کی وجہ سے موت کے ڈر سے اپنی انگلیاں ڈال رہے ہوں اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے (مطلب کفار اللہ سے بچ کر کہیں جانہیں سکتے اسکا عذاب انھیں لازمی ہوگا)بجلی انکی آنکھوں کو اچکنے کے قریب ہے جب جب ان پر روشنی ہو تو وہ اس میں چلیں اور ان پر اندھیرا چھا جائے تو کھڑے رہ جائیں اور اگر اللہ چاہتا تو ضرور انکی سماعت اور انکی آنکھیں ختم کردیتا(یہ بھی منافقین کی مثال ہے کہ انکا حال یہ ہے کہ مومنوں میں ڈرتے ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں انکا بھانڈا نہ پھوٹ جائے پھر انھیں اذیت پہنچے اور جب انھیں موقع ملتا ہے اپنا کام کرتے ہیں اور نہیں ملتا تو کھڑے رہ جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہے تو انکی سماعت اور آنکھیں ختم بھی کرسکتا ہے) یقینا اللہ ہر ممکن کام صحیح طرح کرسکتا ہے(کیونکہ محالات اللہ کی قدرت کے تحت داخل نہیں مثلا اللہ کا ایسی شیء تخلیق کرنا جس کو فنا کرنا اللہ کی قدرت میں نہیں ہو یا اللہ کا اسے دیکھنا جسکا وجود ہی نہیں ہے کیونکہ یہ شیء ہی نہیں جس پر اللہ کی قدرت کی بات کی جائے)

آیات البقرۃ 21---29

اے انسانوں اپنے اس آقا کی تابعداری کیا کرو جس نے تمیں اور تم سے پہلے والوں کو تخلیق کیا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو(معلوم ہوا کہ اللہ کی محکومی اور تابعداری کرنا پرہیزگاری کا ذریعہ ہے) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا(زمین کو بچھونے سے تشبیہ دی گئی ہے یعنی کہ اللہ نے زمین کو اسطرح تخلیق کیا کہ وہ بچھونے کی مثل بچھی ہوئی ہے اس میں وقتا فوقتا زلزلے نہیں آتے اور نہ ہی اتنی نشیب و فراز ہے کہ انسان زندگی نہ گذار سکے) اور آسمان کو عمارت بنایا(یہ ایک معجزاتی جملہ ہے کیونکہ آسمان کا عمارت ہونا دور قدیم میں معلوم نہ تھا یہ بعد میں اہل علم نے ایجاد کیا ہے تو اس وقت قدیم میں یہ جملہ کسی انسان کی زبان سے صادر نہیں ہوسکتا خیر آسمان عمارت ہے اسطرح کہ یہ ہمیں سورج کے برے اثرات اور دیگر مضر اثرات سے بچاتا ہے جسطرح عمارت اس میں رہنے والوں کی حفاظت کرتی ہے) اور آسمان سے پانی اتارا

پھر اس سے تمہارے لئے نعمت بنا کر پھل نکالے(یعنی ایک تسلسل جاری کردیا ہے کہ ایسا نہیں ہے کہ تم پانی استعمال کرتے ہو تو وہ زمین سے ختم ہوجاتا ہو بلکہ ایک دائرہ قائم ہے جو پانی تم استعمال کرتے ہو وہ بخارات کی صورت میں تحلیل ہوجاتا ہے پھر جب اللہ چاہتا ہے جہاں وہ چاہتا ہے اسے دوبارہ بخارات سے پانی کی شکل دے کر آسمان سے اتارتا ہے اور زمین وکھیت و اشجار و باغات وغیرہ سیراب کرتا ہے تم یہ نظام قائم کرنے پر قادر نہ تھے یہ اللہ نے جس نے یہ نظام قائم کردیا) لہٰذا اللہ کے لئے جان بوجھ کر مقابل مت بناؤ(کہ اللہ نے کوئی بات کہہ دے تو اس کے خلاف کسی کی بات قبول نہ کرو نہ اپنی نہ کسی بڑے کی نہ امام کی نہ مفتی کی نہ پیرو مرشد کی نہ پروفیسر و سرداروں کی نہ سپہ سالاروں و جرنیلوں کی) اور اگر تم اس کتاب کی طرف سے شک میں بتلا ہو جو ہم نے اپنے تابعدار پر اتاری ہے تو اس کے جیسی کتاب کا ایک حصہ لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے عقیدے کی گواہی دینے والوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو(یہ للکار ہے ان لوگوں کو جو قرآن کریم کے کتاب اللہ ہونے میں شک کرتے ہیں کہ اگر یہ کتاب کوئی مخلوق بنا سکتی تو تم بھی تو ایک مخلوق ہو تو اسکے جیسی کتاب سے ایک سورت ہی لے آؤ اور اس کام میں اپنی مدد کے لئے اپنے ہم عقیدہ لوگوں کو بھی بلا لو اگر تم لے آئے تو تم سچے نکلوگے۔ اس جملے سے یہ بھی پتا چلا کہ قرآن کریم کے سوا حدیث اللہ کے طرف سے نازل نہیں ہوئی ہیں کیونکہ اللہ نے انکے ذریعہ مشکلین کو نہیں للکارا اگر وہ من جانب اللہ ہوتیں تو ضروری وہ بھی معجزہ ہوتیں اور ان سے بھی للکارا جاتا یاد رہے حدیثیں صرف تاریخی امور کے سوا کچھ نہیں جو حدیث قرآن کریم کے موافق ہو وہ دین میں قبول ہیں اور جو موافق نہ ہوں وہ ردہیں) پھر اگر تم ایسا نہ کرسکو تو تم ہرگز ایسا نہ کرسکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کے ایندھن انسان اور پتھر ہیں کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے اور جنھوں نے تسلیم کیا ہے اور نیک عمل کئے ہیں انھیں خوشخبری دے کہ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہونگی جب جب انھیں اس میں سے کوئی پھل بطور نعمت دیا جائے گا تو کہیں گے یہ وہ ہی نعمت ہے جو ہمیں پہلے دی گئی تھی اور انھیں اس کی ہم شکل نعمت دی جائے گی اور انکے لئے اس میں پاکیزہ جوڑے ہونگے اور وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے بے شک اللہ کوئی مثال دینے میں شرم نہیں کرتا اگرچہ مچھر یا جو اسکے اوپر ہے اسکی مثال ہو(یعنی جو شیء مچھر کے اوپر ہوتی ہے اور ظاہر ہے وہ مچھر سے بھی چھوٹی ہے) تو جنھوں نے تسلیم کیا ہے وہ یقین کرلیتے ہیں کہ یہ انکے آقا کے طرف سے ہے اور انکار کرنے والے کہتے ہیں اللہ نے اس مثال سے کس چیز کا ارادہ کیا ہے وہ اس سے کثیر کو گمراہ کرتا ہے اور کثیر کی رہنمائی کرتا ہے اور وہ صرف انھیں گمراہ کرتا ہے جو سرکشی کرتے ہیں(اس آیت کریمہ سے منافقین کہتے ہیں کہ قرآن کریم کو ہدایت لینے کے لئے پڑھنے والا اسے سمجھنے والا گمراہ بددین ہے کیونکہ اللہ فرمارہا ہے وہ اس سے کثیر لوگوں کو گمراہ کرتا ہے حالانکہ یہ آدھی بات ہے پوری آپ کے سامنے ہے کہ وہ صرف انھیں گمراہ کرتا ہے جو اس سے سرکشی کرتے ہیں اس میں تبدیلی کرتے ہیں اس میں اپنے مطلب و مرضی کے معانی ڈھونڈتے ہیں اسے نظر انداز کرتے ہیں یہ ہی منافقین کا شیوہ ہے اور وہ گمراہ ہیں لیکن جو تلاش ہدایت کے لئے قرآن مجید میں تدبر و غور و فکر کرے تو اللہ سے ہدایت دیتا ہے حتی کہ کافر اکثر قرآن کریم پڑھ کر ہی اسلام قبول کرتے ہیں مولویوں کی کتابیں پڑھ کر نہیں فرمایا والذین جاھدوا فینا

لنھد ینھم سبلنا (العنکبوت : 69) یعنی " اور جنھوں نے ہمارے معاملے میں پوری کوشش کی ہوگی تو ہم انھیں ضرور بضرور ہدایت دیں گے ") جو لوگ اللہ کے عھد کو پختہ کرنے کے بعد اسے توڑتے ہیں (یہ مومنوں کے بارے میں بات ہورہی ہے کہ انھوں نے ایمان لا کر اللہ سے عھد کیا ہے کہ وہ اسکی فرمان برداری کریں گے اور کفر و شرک نہیں کریں گے لیکن پھر اسکی نافرمانی کردی گناہ کیا یا کفر و شرک کا ارتکاب کیا) اور اسے کاٹتے ہیں جسے ملانے کا اللہ نے کا حکم دیا ہے (ہر وہ تعلق جس کو استوار کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اللہ سے اپنا تعلق رسول سے اپنا تعلق رشتے داروں و اقربا سے اپنا تعلق یا سخت محتاج و مسافروں سے اپنا صدقات کا رشتہ و تعلق وغیرہ کاٹتے ہیں یہ سب اس جامع جملے کے عموم میں شامل ہے جو اللہ نے فرمایا ہے عقل سے تدبر کریں اور مثالیں سمجھ سکتے ہیں) اور زمین میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں (مطلب اور جو امن و امان خراب کرتے ریپ و لوٹ ماری یا قتال کی فرضیت سے پہلے قتال وغیرہ کرتے ہیں یہ سب فساد و بگاڑ پیدا کرنے والے ہیں) یہ خسارے میں ہیں تم کیسے اللہ کو نہیں مانتے حالانکہ تم بے جان تھے تو اس نے تم میں جان ڈالی پھر وہ تمیں بے جان کردیگا پھر وہ تم میں جان ڈال دے گا پھر تم اسھی کی طرف لوٹائے جاؤ گے (مطلب تم اللہ کے ساتھ کفر کیسے کرسکتے ہو جب کہ اس نے تمیں یہ زندگی اور موت کے مراحل سے گذارا اور گذارے گا یہ اسکے بڑے علیم و قدیر ہونے کی دلیل ہے پھر بھی تم اس کے خلاف انکار میں لگے ہو یہ غیر معقول بات ہے۔اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ موت کے بعد زندگی قبر میں نہیں بلکہ قیامت کے دن ہے کیونکہ اللہ نے اس آیت تحت انسان کے لئے صرف چار مراحل مقرر کی ہیں 1) دنیاوی زندگی سے قبل اسکا بے جان ہونا 2) پھر اس میں جان ڈالا جانا 3) پھر اسکا مر جانا 4) پھر حساب کے دن اسکا زندہ ہونا اور اس کا مطلب مرنے کے بعد زندگی قبر میں نہیں بلکہ روز حساب ہے تب ہی مردے زندہ کئے جائیں گے لہذا قبر کا عذاب یا مردے کا سننا دیکھنا آنا جانا حرکت کرنا یہ سب جھوٹ ہے مردہ چلتا پھرتا نہیں ہے وہ بے جان ہے نہ سنتا دیکھتا ہے محسوس نہیں کرسکتا وہ بے جان و بے حس ہے اس میں اور ایک بے جان میں بت میں کوئی فرق نہیں اگر وہ یہ سب کرسکتا ہو تو وہ زندہ ہے یہ اس آیت کے ساتھ کفر ہے) وہ ہی تو ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے خاطر تخلیق کیا ہے (یہ جملہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو بھی زمین میں ہے ان میں سب انسانوں کے لئے فوائد موجود ہیں اگرچہ انسان کو سمجھ نہ آئے) پھر اس نے آسمان کا رخ کیا تو اسے اس نے سات آسمانوں میں برابر کیا (اسکا مطلب آسمان کی تخلیق پہلے ہوئی پھر اسکی تقسیم ہوئی ہے) اور وہ ہر شی ء کا وسیع علم رکھتا ہے

آیات البقرۃ 30۔۔۔39

اور جب تیرے آقا نے فرشتوں کو کہا کہ میں زمین میں ایک جانشین مقرر کرنے والا ہوں (جانشین و خلیفہ اسے کہتے ہیں جو اصل کی جگہ وہ خود اصل کے احکامات کو نافذ کرے تو اللہ نے حضرت آدم کو خلیفہ بنانے کا اپنا ارادہ ملائکہ پر ظاہر کیا) تو انھوں نے کہا کیا تو انھیں اس میں مقرر کرے گا جو اس میں فساد کریں گے اور خون بہائیں گے اور ہم تو تیری تعریف کے ساتھ پاکی کا اظہار کرتے ہیں اور تیرے تقدس کو بیان کرتے ہیں (یہ فساد و غیرہ کرنے کا معاملہ انھیں اسوجہ سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ وہ جانتے تھے کہ انسان معصوم نہیں ہے یا انھوں نے ملائکہ جن

کو گناہ و فساد کرتے دیکھا ہوگا تو اس پر قیاس کرکے انھوں نے انسانوں کے بارے میں بھی یہ ہی رائے قائم کی کیونکہ یہ بھی معصوم نہیں ہیں اور یہ رائے صحیح تھی لیکن اس سے جو حضرت آدم کے جانشینی کے مستحق نہ ہونے کا جو اندازہ انھوں نے کیا وہ غلط تھا۔ بعض فقہاء نے کہا کہ فرشتوں کا اللہ پر اعتراض کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ فرشتے معصوم نہیں ہوتے کیونکہ اللہ پر اعتراض کرنا گناہ ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ کشمکش و اضطرابی کیفیت میں اللہ سے ایک سوال ہے کہ یہ تو فساد کریں گے اور ہم ایسا نہیں کرتے اللہ کی تعریف و پاکی کو ظاہر کرتے ہیں) تو اس نے کہا بے شک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اور اس نے آدم کو تمام خصوصیات کی تعلیم دی پھر اس نے ان مخلوقات کو انکے سامنے حاضر کیا پھر کہا کہ مجھے انکی خصوصیات بتاؤ اگر تم درست ہو انھوں نے کہا کہ تو پاک ہے ہمیں صرف اتنا علم ہے جتنا تو نے ہمیں دیا ہے بے شک تو ہی تو وسیع علم والا حکمت والا ہے اس نے کہا اے آدم انھیں ان مخلوقات کی خصوصیات بتاؤ تو جب اس نے انھیں انکی خصوصیات بتادیں تو اس نے کہا کہ کیا میں نے تمیں نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کا غیب جانتا ہوں اور جو بھی تم ظاہر کرتے ہو اور جو بھی تم چھپاتے ہو اسے جانتا ہوں (اللہ نے حضرت آدم کے لائق خلافت ہونے کی دلیل علم الاسماء یعنی خصوصیات کا علم کو بنایا جس سے مخلوقات کو سمجھا جاسکتا ہے کہ کس کی کیا خصوصیت ہے اور اسہی حساب سے اسکو سنبھالا جائے گا جب تک کسی شیء کی خصوصیت کا علم نہ ہوجائے تب تک اس شیء سے اس کے لائق کام اور فائدہ حاصل نہیں کیا جاسکتا اور اس کے ضرر سے مکمل طور پر آگاہی حاصل نہیں ہوسکتی اور حکومت کے نفاذ کے لئے یہ بہت ضروری ہے اور ظاہر ہے جس کا علم خصوصیات زیادہ ہوگا وہ ہی خلافت کے لائق ہوگا اور معلوم ہوا فرشتے علم غیب نہیں جانتے) اور جب ہم نے فرشتوں کو کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے (معلوم ہوا ابلیس بھی فرشتہ ہے کیونکہ آدم کو سجدہ کرنے کا حکم فرشتوں کو تھا اور ابلیس کی سجدہ نہ کرنے پر پکڑ تب ہی درست ہوگی جب وہ بھی فرشتہ ہو وہ فرشتوں کی اس قسم سے تھا جنھیں جن کہتے ہیں انھیں ملائکہ جن بھی کہتے ہیں یہ معصوم نہیں ہوتے) اس نے انکار کردیا اور (اللہ سے)تکبر کیا اور کافر ہوگیا (کیونکہ اس نے اللہ کے فرمان کو غلط قرار دیا اور اسکے مقابلے میں اپنی رائے تو صحیح مانا اور اسکا یہ موقف تھا کہ اللہ کا اسے آدم کی افضلیت کی بنیاد پر سجدہ کرنے کا حکم دینا اللہ کی غلطی ہے کیونکہ آدم میں ایسی کوئی بات نہیں پائی جاتی جس سے حضرت آدم ابلیس سے افضل ہوتے ہوں) اور ہم نے کہا اے آدم تو اور تیرا جوڑا باغ میں رہو (یاد رہے یہ باغ آخروی جنت نہیں ہے کیونکہ وہ تو جزا کے طور پر ملے گی اور حضرت آدم اور انکی بیوی دار العمل میں تھے قیامت قائم نہیں ہوئی تھی اور یہ کہ آخروی جنت میں گناہگار قرار دینا اور لغو بات نہ ہوگی لیکن اس باغ میں ابلیس نے انھیں بہکایا بھی اور جھوٹ بھی بولا گیا اور انھیں اللہ نے گناہ گار بھی قرار دیا اور یہ کہ آخروی جنت میں کوئی تکلیف دے اور بری شیء نہیں ہے اور جس باغ میں وہ ٹہرے تھے اس میں ملعون درخت تھا جس سے انھیں روکا گیا تھا تو یقین سے معلوم ہوا کہ وہ باغ آخروی جنت نہ تھی جیسا کہ اکثر لوگوں کا خیال ہے) اور دونوں اس میں جہاں سے چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور تم دونوں اس درخت کے قریب بھی مت آنا ورنہ تم نافرمان ٹھرو گے (انھیں اللہ

نے صاف صاف منع کردیا تھا کہ وہ اس درخت کے قریب آئیں) تو اس بڑے سرکش نے ان دونوں کو اس سے(یعنی اس باغ سے) پھسلادیا تو اس نے ان دونوں کو اس سے نکال دیا جس میں وہ دونوں تھے اور اترو، تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہیں(یعنی انسان ایک دوسرے کا دشمن ہوگا)اور تمہارے لئے زمین میں ایک مدت تک ٹھہرنے کی جگہ اور مہلت ہوگی تو آدم نے اپنے آقا سے چند کلمات لے لئے تو اس نے اسکی توبہ قبول کی بے شک وہ ہی توبہت معاف کرنے والا ہے خصوصی مہربان ہے(معلوم ہوا ان کلمات کو پڑھنے کی بدولت جس میں توبہ تھی انکی توبہ قبول ہوئی بعض لوگوں میں مشہور ہے کہ حضرت آدم نے آخروی جنت سے اترتے ہوئے دیکھا کہ اس کے اوپر اللہ اور محمد لکھا ہے تو انھوں نے اللہ کو محمد کا واسطے دے کر توبہ کی پھر قبول ہوئی یہ سخت کفریہ عقیدہ ہے یہ جھوٹی روایت ہے ایسی رواتیں وہ نامراد لوگ گھڑتے ہیں جو محمد رسول اللہ پر اتراتے ہیں اور دین میں غلو کرتے ہیں اللہ توبہ قبول کرنے میں کسی کے واسطہ لینے کا محتاج نہیں واسطہ دیں یا نہ دیں اللہ فورا توبہ قبول کرتا ہے یہ اسکا وعدہ ہے فرمایا ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا(الزمر : 53) یعنی "بے شک اللہ سارے گناہوں کو معاف کردیتا ہے "إنما التوبة على الله للذين يعملون السوء بجهالة ثم يتوبون من قريب فأولئك يتوب الله عليهم وكان الله عليما حكيما (17) وليست التوبة للذين يعملون السيئات حتى إذا حضر أحدهم الموت قال إني تبت الآن ولا الذين يموتون وهم كفار أولئك أعتدنا لهم عذابا أليما (النساء :18) یعنی "توبہ قبول کرنا اللہ کی ذمہ ان لوگوں کی ہے جو نادانی میں برائی کرتے ہیں پھر قریب ہی توبہ کرلیتے ہیں تو انکی اللہ توبہ قبول کرتا ہے اور اللہ خوب علم والا حکمت والا ہے اور توبہ ان لوگوں کی نہیں ہوتی جو برائیوں کو انجام دیتے رہتے ہیں حتی کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آتی ہے تو وہ کہتا ہے اب میں نے توبہ کرلی اور نہ ہی انکی توبہ ہے جو کافر ہی مرجائیں یہ ہیں ہم نے انکے لئے دردناک عذاب تیار کررکھا ہے " اور ہم بتا چکے ہیں حضرت آدم آخروی جنت میں نہیں تھے یہ کوئی باغ تھا جو آسمان میں یا زمین ہی میں کسی بلند جگہ تھا) ہم نے کہا کہ وہاں سے سب اترو اور اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری پیروی کریں گے تو نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے اور جو انکار کریں گے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایں گے تووہ آگ والے ہونگے وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

آیات البقرة 40 ۔۔۔66

اے اسرائیل کی اولادو(اسرائیل کا ذکر قرآن مجید میں تو ہے لیکن بطور نبی کے نہیں ہے بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اسرائیل حضرت یعقوب کا لقب یا دوسرا نام ہے لیکن اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے حقیقت اللہ جانتا ہے خیر یہاں خطاب اسرائیل کی اولادوں کی ہے) میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی ہیں اور میرے وعدے کو پورا کرو میں تمہارا وعدہ پورا کروں گا اور صرف مجھ سے ڈرو اور اسے تسلیم کرو جو میں نے اتارا ہے جو تمہارے ساتھ ہی ہے وہ اسے سچ مانتا ہے اور تم اسکا پہلے ہی انکار نہ کردو اور میری آیتوں کے بدلے حقیر عوض مت لو(یہ اصول ہے کہ اللہ کی آیتوں کا عوض لینا ممنوع و حرام ہے لیکن ہمارے یہاں اکثر مذھبی رہنما و مذھبی لوگ ایسا ہی کرتے ہیں

تعلیم قرآن پر عوض نماز پڑھانے تراویح و شبینہ اور اذان دینے پر عوض قرآن مجید کا کاروبار اور مسطور آیات قرآنیہ پر عوض آیات قرآنیہ کے نمائشی اجزا پر عوض تلاوت قرآن پر عوض یہ سب اللہ کی آیتوں کے بدلے عوض لینا ہے جو نص قرآنی سے حرام ہے اس پر کسی کی کوئی مجبوری نہیں ہے مولویوں کے بینک میں لاکھوں پڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں تعلیم قرآن پر پیسہ لینا ہماری مجبوری ہے جیسے کہ یہ بھوکے مر رہے ہوں کہ کسی سے قرض لے کر بھی اپنی جان نہیں بچا سکتے ہوں پتا نہیں یہ مجبوری انبیاء کو سمجھ کیوں نہیں آئی کہ اتنے سخت و مشکل حالات میں انھوں نے کبھی بھی اللہ کی آیتوں پر عوض و بدلہ نہ لیا اور لوگوں کو بھی منع کیا اور وہ دین کے بہترین مبلغین میں سے تھے اور ہمیں انہی کے طریقے کی پیروی کرنی ہے) <u>اور صرف مجھ سے ڈرو</u> (یہ دلیل ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور سے ڈرنا حرام ہے کیونکہ اللہ کا حکم ہے کہ صرف اللہ سے ڈریں ہاں بے ساختہ ڈر جانا یا ایسا واقعہ پیش آیا کہ مجبورا ڈر رہا ہے تو معاف ہے کیونکہ وہ اسکی وسعت سے باہر ہے اور ڈر ختم کرنے کی پوری کوشش کرے اور اللہ کے سوا کسی اور کو ڈرنے کے لائق سمجھنا شرک ہے کیونکہ یہ صرف اللہ کا حق و صفت ہے اور اسے دوسرے کو دینا اسے اللہ کا خاص رتبہ دینا ہے) <u>اور جان بوجھ کر حق کو باطل کے ساتھ پیچیدہ مت کرو</u> (معلوم ہوا حق بات کو صاف صاف بتانا فرض ہے اسے پیچیدہ کر کے بتانا ممنوع اور نص قطعی سے حرام ہے) <u>اور نہ ہی حق کو چھپاؤ</u> (معلوم ہوا حق بات چھپانا بھی حرام ہے اور یہ دونوں کام ہمارے یہاں کے ائمہ سوء کی عادت ہے وہ قرآن شریف کا ترجمہ تک صاف صاف نہیں کرتے تاکہ انکے فرقے پر زد و ضرب نہ آجائے اور لوگ انکے فرقے سے متنفر نہ ہوجائیں اور جب ان سے دین کی بات پوچھی جائے تو جان بوجھ کر حق نہیں بتاتے کیونکہ وہ بات انکے امام کے خلاف ہوتی ہے اور اسلاف کے خلاف ہوتی ہے یہ کفر ہے) <u>اور دین کا درس قائم کرو اور مال کا افضل حصہ دو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھکو</u> (یہ جھکنا جسمانی جھکنا نہیں ہے مطلب ہے تسلیم کرلینا یعنی لوگ حق کو تسلیم کر رہے ہیں تو تم بھی اللہ کے آگے جھک جاؤ یہ اس قرینے کی وجہ سے ہے کہ بات یہاں دین کی تبلیغ کی ہو رہی ہے) <u>کیا تم انسانوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھولے ہوئے ہو جبکہ تم الہامی کتاب بھی پڑھتے ہو تو کیا تم لوگ عقل استعمال نہیں کرتے</u> (مطلب ظاہر ہے کہ لوگوں کو بھلائی کا حکم تو دیتے ہو لیکن خود بھی تو بھلائی کرو اور الھامی کتاب پڑھنے کے باوجود بھی خود کو بھول جانا کم عقلی کی بات ہے) <u>اور صبر اور فرمانبرداری سے مدد حاصل کرو</u> (معلوم ہوا کہ اللہ کے احکام پر صبر کرنے اور اسکی فرمان برداری کرنے سے مشکلات میں مدد حاصل ہوتی ہے اسکا صاف مطلب ہے کہ نافرمانوں کو اللہ کی طرف سے عذابات آتے ہیں کہ انھیں مدد حاصل نہیں ہوتی اور یہ حقیقت ہے اگرچہ وہ بظاہر کتنے ہی پرسکون اور عیش و آرام میں لگتے ہوں انھیں انکے گناہوں کے حساب سے نقصانات ہوتے رہتے ہیں بلکہ کافروں کے بارے میں تو اللہ نے فرمایا کہ انکی اولاد و اموال سے تعجب مت کرو یہ اس لئے ہیں کہ وہ انھیں اس سے عذاب دے اور وہ کافر ہی مرجائیں اور اللہ پرہیزگاروں کی مدد کرتا ہے یہ اسکا وعدہ ہے فرمایا من یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب و من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ (الطلاق :03) یعنی "جو اللہ سے ڈرے گا تو وہ اس کے لئے نجات کا راستہ بنادے گا اور وہ اسے ایسے نعمت دے گا کہ اسے گمان بھی نہیں ہوگا اور جو اللہ

پر اعتماد کرے گا تو وہ اسے کافی ہوگا "یہ ہے صبر اور فرمانبرداری سے مدد حاصل کرنا) بے شک اللہ کی فرمانبرداری انسانوں پر مشکل ہے (ظاہر سی بات ہے کہ اللہ کی فرمان برداری کرنا نفس کی ایسی مخالفت ہے جو ہمارے لئے مضر ہے اور نفس کی خلاف جانا شاق امر ہے) سوائے ڈرنے والوں کے جو لوگ یقین کرتے ہیں کہ وہ اپنے آقا سے ملاقات کرنے والے ہیں اور یہ کہ وہ اس کی طرف لوٹنے والے ہیں (تو انکا یہ ہی ڈر ان کے لئے ایسی مشکل شیء بھی آسان کردیتا ہے اور یہ مشاہدہ ہے) اے اسرائیل کی اولادوں میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی ہیں اور یہ کہ میں نے تمیں جہان والوں سے زیادہ دیا ہے اور اس ایک دن سے ڈرو جس دن کوئی نفس دوسرے نفس کا کچھ بدلا نہ ہوگا اور نہ اس سے کوئی شفاعت قبول کی جائے گی اور نہ اس سے کوئی فدیہ لیا جائے گا اور نہ انکی مدد کی جائے گی (اس آیت واضحہ سے معلوم ہوا کہ جن دن کا خوف ہونا چاہئے وہ بس ایک ہی ہے وہ ہی قیامت کا دن کیونکہ یہاں ایک ہی دن سے ڈرنے کا حکم دیا گیا ہے لہذا یہ قبر میں جانے کا دن کہ قبر میں عذاب ہوگا اور اس نے ڈرنا چاہئے فضول اور مذاقیہ بات ہے عذاب قبر کے رد کے استدلالات کے لئے ہماری کتاب الرد المدلل علی العذاب المخیل کی طرف رجوع کریں اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ روز حساب کوئی کسی اور کی طرف سے عذاب نہیں دیا جائے گا کیونکہ فرمایا کوئی نفس دوسرے نفس کا بدلہ نہ ہوگا لہذا یہ روایت باطل ہے کہ قیامت کے دن مومن کے سارے گناہ کافر پر ڈال کر اسے جھنم رسید کردیا جائے گا اور تیسری بات صراحت و وضاحت کے ساتھ معلوم ہوتی ہے کہ روز حساب کوئی شفاعت نہیں ہوگی کیونکہ اس آیت میں اللہ نے شفاعت کا انکار جڑ سے ہی انکار کردیا ہے بعض دوسری آیتوں میں آیا ہے کہ اللہ کی اجازت سے شفاعت ہو سکتی ہے تو یہ اس میں کوئی شک نہیں ہے اجازت سے ہو سکتی ہے لیکن اجازت نہیں ہوگی کیونکہ اللہ شفاعت کا مطلقا غیر مشروط انکار کرچکا ہے اور قیامت کے دن عذاب صرف کفار کو ہوگا مومنوں کو نہیں ہوگا تو مومنین کی شفاعت کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا) اور جب ہم نے تمیں فرعونیوں سے بچایا وہ تم پر برا عذاب لازم کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے اور اس میں تمہارے آقا کی طرف سے بڑی آزمائش تھی اور جب ہم نے تمہارے لئے سمندر کو ٹکڑے کردیا اور فرعونیوں کو غرق کیا اور تم دیکھ رہے تھے اور جب ہم نے موسی سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا پھر تم نے اسکے بعد بچھڑا بنا لیا اور تم ظالم تھے پھر اس کے بعد ہم نے تمیں معاف کیا تاکہ تم احسان مانو اور جب ہم نے موسی کو الہامی کتاب اور حجت عطا کی تاکہ تم رہنمائی پاؤ اور جب موسی نے اپنی قوم سے کہا اے قوم تم نے بچھڑا بنا کر خود پر ظلم کیا ہے تو تم اپنے خالق سے توبہ کرو کہ خود کو قتل کرو تمہارے خالق کے نزدیک یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے تو وہ تمیں معاف کرے گا بے شک وہ ہی تو بہت معافی والا مخصوص مہربان ہے (انکی یہ ہی توبہ تھی کہ وہ بچھڑا بنانے کے جرم میں خودکشی کریں) اور جب تم نے کہا تھا کہ اے موسی ہم تجھے ہرگز نہ مانیں گے حتی کہ ہم اللہ کو اعلانیہ دیکھ لیں تو بجلی نے تمیں آپکڑا اور تم دیکھ رہے تھے پھر ہم نے تمہاری موت کے بعد تمیں جلادیا تاکہ تم احسان مانو اور ہم نے تم پر بادلوں سے سایہ کیا اور ہم نے تم پر ترنجبین اور لوا (ایک قسم کا پرندہ ہے) اتارا جو ہم نے تمیں خوشگوار نعمتیں عطا کی ہیں اس میں سے کھاؤ اور انھوں نے ہم پر ظلم نہ کیا بلکہ وہ خود پر

ظلم کرتے تھے اور جب ہم نے کہا اس بستی میں داخل ہوجاؤ پھر اس میں سے جہاں سے تم چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہونا اور کہنا معاف کر ہم تمہارے گناہ معاف کردیں گے اور جلد ہم نیکوکاروں کو زیادہ دیں گے تو نافرمانوں نے جو انھیں کہا گیا تھا اس کے سوا دوسری بات کہہ دی تو ہم نے ظالموں پر آسمان سے عذاب اتارا کیونکہ وہ سرکشی کرتے تھے(معلوم ہوا نافرمانی پر دنیا میں بھی عذاب آجاتا ہے اور یہ مشاہدہ بھی ہے) اور جب موسی نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے کہا اپنا عصا پتھر پر مار تو اس سے بارہ چشمے پھوٹے ہر انسان نے اپنے پینے کی جگہ کو جان لیا اللہ کی نعمت سے کھاؤ اور پیئو اور زمین میں فساد مت کرو اور جب تم نے کہا کہ موسی ہم ہرگز ایک کھانے پر صبر نہ کرسکیں گے تو تم ہمارے لئے اپنے آقا سے دعا کرو وہ ہمارے لئے جو زمین اگاتی ہے اس میں سے نکالے اسکی سبزی اور اسکا کھیرا اور اسکا لہسن اور اسکی مسور کی دال اور اسکی پیاز اس نے کہا کیا تم بہتر کے بدلے ادنی کو لیتے ہو(یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ ترنجبین اور لوا انسانوں کے لئے سبزیوں سے بہتر غذا ہیں) تو کسی شہر میں اترو جو بھی تم نے مانگا ہے تمہارے لئے اس میں ہے اور ان پر ذلت اور بدحالی ڈال دی تھی اور وہ اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹے یہ اس وجہ سے ہوا کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور نبیوں کو ناجائز قتل کرتے تھے یہ اس وجہ سے ہوا کہ انھوں نے مخالفت کی اور وہ حد سے بڑتے تھے بے شک جنھوں نے تسلیم کرلیا اور وہ یھودی اور نصرانی اور ستاروں کے تابعدار جو اللہ اور آخری دن کو مان لیں اور نیک عمل کریں تو ان ہی کے لئے انکے آقا کے پاس انکا اجر ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہونگے(یعنی اگر یھود و نصاری اور تابعدارن کواکب اگر ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں تو انکے لئے بھی چھٹکارہ ہے اسلام سب کے لئے ہے کسی خاص قوم کے لئے نہیں ہے جو بھی اسے اختیار کرنا چاہے کرلے) اور جب ہم نے تم سے وعدہ لیا اور تم پر طور کو بلند کیا جو ہم نے تمیں دیا ہے اسے مضبوطی سے تھامو اور جو اس میں ہے اس سے نصیحت لو تاکہ تم فرمانبردار بنو(غور کریں اللہ نے بنی اسرائیل کو بھی جو کہ نافرمان تھے انھیں بھی غیر اللہ کی تقلید کا حکم نہیں دیا بلکہ جو کتاب انھیں دی تھی اس سے ہی نصیحت لینے کا حکم دیا اسے ہی دلیل بنانے کا حکم دیا اور اس کام کو فرمان برداری کا وسیلہ قرار دیا لہذا یہاں سے تقلیدیوں کے منہ پر خاک ہوتی ہے جو کہتے ہیں کہ عوام علم حاصل کرنے کے بجائے کسی فقیہ کی تقلید و تابعداری کرے گی) پھر تم نے اس کے بعد منہ پھیر لیا تو اگر تم پر اللہ کی رحمت اور اسکا فضل نہ ہوتا تو ضرور تم نقصان اٹھاتے اور تمیں ان لوگوں کا علم ہے تم میں سے جنھوں نے ہفتے والے دن زیادتی کی تھی تو ہم نے انھیں کہا ذلیل بندر بن جاؤ پھر ہم نے ان بندروں کو انکے سامنے کے لوگوں اور انکے پیچھے آنے والوں کے لئے عبرت اور ڈرنے والوں کے لئے نصیحت بنا ڈالا(یہ ان لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ امت محمدیہ پر عذاب نہیں آسکتا ہے اور انھیں جانوروں میں بدلہ نہیں جاسکتا انکے پاس کوئی یقینی دلیل نہیں ہے کیونکہ اس آیت میں ہمیں اسی دنیاوی عذاب سے ڈرایا جارہا ہے کہ انکی خلقت ہی تبدیل ہوگئی یہ ڈرانا و سبق تب ہی ہوگا جب یہ ہمارے ساتھ بھی ہوسکتا ہو ورنہ یہ ڈرانا بے کار ہے)

آیات البقرۃ 67 --- 74

اور جب موسی نے اپنی قوم سے کہا کہ بے شک اللہ تمیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے تو انھوں نے کہا کیا تم ہم سے مذاق کررہے ہو اس نے کہا میں احمق بننے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں (یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کی ہر توھین کفر نہیں ہوتی کیونکہ یہاں بنی اسرائیل نے حضرت موسی کلیم اللہ کیساتھ بدتمیزی کی کہ تم ہم سے مذاق کررہے ہو تو حضرت موسی نے انکی تکفیر نہیں کی کہ تم تو نبی کے گستاخ ہوگئے ہو تم مرتد ہوگئے ہو تم واجب القتل ہو انھیں مارڈالو ایسا کچھ نہیں فرمایا اگر یہ سب ہوتا تو وہ ضرور کرتے نبی کی توھین غلط ہے اور کفر تب ہے جب توھین سے اللہ کی کسی بات کا انکار بھی لازم آرہا ہو) تو انھوں نے کہا ہمارے لئے اپنے آقا سے دعا کریں وہ ہمیں صاف صاف بتائے وہ گائے کیسی ہو اس نے کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ نہ بوڑھی ہو اور نہ کم عمر انکے درمیان کی ہو تو جو تمیں حکم دیا جارہا ہے اسے کرو انھوں نے کہا اپنے آقا سے دعا کرو کہ وہ صاف صاف بتائے کہ اسکا رنگ کیسا ہو اس نے کہا کہ وہ فرماتا ہے وہ بھڑکیلے زرد رنگ کی ہو جو دیکھنے والوں کو خوش کردے انھوں نے کہا ہمارے لئے اپنے آقا سے دعا کرو وہ ہمیں صاف صاف بتائے وہ گائے کیسی ہو ہم پر گائیوں کی بات مشکل ہوگئی ہے اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم رہنمائی پالیں گے اس نے کہا وہ فرما رہا ہے کہ وہ گائیں سدھائی ہوئی نہ ہو جو ہل نہ چلاتی ہو نہ کھیتیوں کو پانی دیتی ہو سلامت ہو جس پر کوئی دھبا نہ ہو انھوں نے کہا کہ اب تم درست بات لائے ہو تو انھوں نے اسے ذبح کیا اور انھوں نے مشکل سے ایسا کیا (یہ واقعہ بہت پر نصیحت ہے اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے فرمان پر تفصیل و تشریح نہیں مانگنی چاہئے اور مشکل نہیں سمجھنا چاہئے جیسے کہ بنی اسرائیل نے کیا اور تشریح پر تشریح مانگی اور ہر سوال پر حکم سخت سے سخت تر ہوتا چلاگیا اگر بنی اسرائیل شروع میں ہی کوئی سی بھی ایک گائے ذبح کرڈالتے کالی عیبدار لنگڑی بھی ہوتی تو بھی اللہ قبول کرلیتا کیونکہ انھیں بس ایک گائے ذبح کرنے کا حکم تھا غیر مشروط طور پر لہذا اللہ کی آیتوں اسکے حکم پر تفصیل و تشریح مانگنا اس کلام کو ناکارہ اور ادھورہ ماننا ہے مشکل و کمزور ماننا ہے کہ اللہ اپنی بات سمجھا نہیں سکا یا رسول ہی صاف صاف اور صحیح طرح تبلیغ نہیں کررہا اور یہ کفر و شرک ہے اور ہمارے معاشرے میں یہ ہی عقیدہ فساد کی جڑ ہے اور لوگوں کے عقیدے خراب ہونے کی وجہ ہے کیونکہ انھوں نے مان لیا کہ اللہ کی کتاب مشکل ہے تو انھوں نے اسے چھوڑدیا اور دوسرا طریقہ ایجاد کرلیا وہ تقلید کا طریقہ ہے کہ مولویوں کے پاس جاکر ان سے جو بھی پوچھ لو اور اللہ کی آیت نہ پوچھوں دلیل نہ مانگو وہ بولتا ہے یہ حرام ہے یہ حلال ہے وہ آنکھیں بند کرکے اسے مان لیتے ہیں ان سے آیت کریمہ کا مطالبہ کرکے اس میں غور نہیں کرتے کہ یہ بات سچ ہے بھی یا نہیں تو قرآن کی پیروی چھوٹ گئی اور مولویوں کی پیروی شروع ہوگئی اور دین خراب ہوا اور فساد و فتنہ شروع ہوگیا اور فرقہ پرستی پیدا ہوئی یہ کافر ہوگئے ان سے انکی حکومتیں چھن گئیں فساق و کفار کی حکومت آگئیں اور انکے خلاف اہل اسلام نے قتال کا آغاز کردیا اور انکے کتنے لوگ مارے گئے اگر تقلید نہ کرتے تو یہ نوبت نہ آتی اور شان و شوکت سے جیتے انکی معیشت خراب نہ ہوتی یہ برباد نہ ہوتے یہ ہے غیر اللہ فقھیوں و مفتیوں وپیروں و مرشدوں وغیرہ کو اپنا سرپرست اور آقا بنانے کا نتیجہ لیکن افسوس اب بھی بعض لوگ غیر اللہ کی تقلید کے حامی ہیں کیونکہ اگر لوگ تقلید چھوڑدیں تو انھیں پتا ہے کہ وہ انکا فرقہ چھوڑ دیں گے اور یہ انھیں گوارہ نہیں ہے انھیں اپنی غیرت و مرضی کے

مطابق دین چاہیئے) جب تم نے ایک نفس کو قتل کردیا پھر تم نے اس معاملے میں ایک دوسرے پر الزام لگائے اور جو تم نے چھپایا تھا اللہ اسے ظاہر کرنے والا ہے تو ہم نے کہا کہ تم لوگ اسے اس گائے کے ایک حصے سے مارو یوں ہی اللہ مردے جلائے گا اور وہ تمہیں اپنی دلیلیں دیکھاتا ہیں تاکہ تم عقل استعمال کرو(یعنی دنیا میں اللہ تمہیں اپنے دعوے کے سچے ہونے کہ وہ قیامت کے دن مردے زندہ کرے گا دلیلیں دیکھاتا ہے اور یہ ہی بات اللہ کے وجود اور اسکی وحدانیت پر بھی دلیل ہوتی ہے)پھر اسکے بعد تمہارے دل سخت ہوگئے کہ وہ پتھر کی طرح ہوں بلکہ زیادہ سخت ہوگئے(یعنی تمہارے دلوں میں سخت ہٹدھرمی و لاپرواہی آگئی کہ نصیحت ان پر اثر نہیں کررہی) اور بے شک بعض پتھروں سے نھریں پھوٹتی ہیں اور بعض پتھر ایسے ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور بعض اللہ کے ڈر سے گرپڑتے ہیں اور اللہ تمہارے اعمال سے ذرا بھی غافل نہیں ہے(یعنی پتھر مضبوط و سخت مخلوق ہونے کے باوجود وہ اپنی سختیاں چھوڑ کر ٹوٹ جاتے ہیں لیکن یہ ہٹدھرم لوگ اپنی انا اور اپنے تعصب پر برقرار رہتے ہیں)

آیات البقرۃ 75 --- 82

تو کیا تم یہ تمنا کرتے ہو کہ وہ تمہاری بات مان لیں حالانکہ انکی ایک جماعت اللہ کا کلام سنتی ہے پھر اسے سمجھنے کے بعد اس میں جان بوجھ کر اسکے معنی بدلتے ہیں(اور یہ ہی کام مولوی اور مفتی کررہے ہیں کہ آیتوں کو سمجھنے کے بعد اسکے غلط ترجمے کرتے ہیں اور غلط تبلیغ کرتے ہیں تاکہ انکا فرقہ محفوظ رہے فرقے سے لوگ بدظن نہ ہوں لوگ اسے چھوڑ نہ دیں اللہ کی آیتوں کو خاص زمانے اور خاص جماعت کے ساتھ مخصوص کردیتے ہیں کہ یہ آیت یھودیوں کے بارے میں اتری تھی یہ عیسائیوں کے بارے میں اتری تھی یہ فلاں فلاں شخص کے بارے میں اتری ہے یہ ہمارے لئے نصیحت و ہدایت نہیں ہے حالانکہ اللہ نے کہیں نہیں فرمایا اسکی کتاب قیامت تک کے لئے ہر جہانوں کے لئے ہدایت ہے)اور جب وہ مؤمنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب ان میں سے بعض بعض کے ساتھ خلوت میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا تم ان سے اسکے ساتھ بحث کرتے ہو جو اللہ نے تم پر ظاہر کیا ہے تاکہ وہ تم سے اس کے ذریعے تمہارے آقا کے پاس بحث کریں تو کیا تم عقل استعمال نہیں کرتے(تو ظاہر سی بات ہے کہ وہ کیسے ایمان لے آئیں گے وہ تو یہ سب جان بوجھ کر رہے ہیں اور یہ منافقین ہیں) کیا وہ نہیں جانتے کہ جو بھی وہ چھپاتے ہیں اور جو بھی وہ ظاہر کرتے ہیں اللہ اسے جانتا ہے اور ان میں سے بعض جاہل ہیں اللہ کی کتاب کا علم نہیں رکھتے سوائے وھمی باتوں کے اور صرف اندازے لگاتے ہیں(اللہ نے ایسے لوگوں کو جاہل قرار دیا جو اللہ کی کتاب کا علم نہیں رکھتے معلوم ہوا اصل جاہل وہ ہے جو کتاب اللہ قرآن مجید کا علم نہ رکھتا ہو جو کہ ہمارے مسلمانوں کی اکثریت ہے تو کوئی دنیا کی کتنی بھی تعلیم حاصل کرلے اگر اس نے پورے قرآن مجید کو سمجھ کر نہیں پڑھا تو وہ اللہ کے مطابق جاہل ہے اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اندازوں و وہم کے بنیاد پر فیصلہ کرنا اللہ کے نزدیک مذموم اور جھالت ہے فیصلہ قطعی اور مضبوط دلیلوں کی بنیادوں پر ہوتا ہے اگر علم ہے تو فیصلہ کرے اور اگر علم نہیں ہے تو علم حاصل کرے)تو ان لوگوں کے لئے خرابی ہے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے

ہیں پھر کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ وہ لوگ اس کے بدلے حقیر عوض لیں تو انکے لئے اسکے طرف سے خرابی ہے جو انکے ہاتھوں نے لکھا اور انکے لئے اسکے طرف سے خرابی ہے جو انھوں نے کمایا ہے(یعنی کوئی کتاب لکھ کر اللہ پر دین اسلام کی طرف منسوب کردینا یہ حرام اور بدترین کفر و شرک ہے اللہ پر افترا کرنا ہے اور یہ حرکت یہاں عام ہے کوئی کتاب لکھ دیتے ہے اور اسکا فرقہ پرستی اور فرقے کی حفاظت کے سوا کسی شیء سے تعلق نہیں ہوتا ان میں اللہ سبحانہ کی مقدس آیتوں کے ذریعے فرقے کی ناحق باتوں کو حق بنانے کی پوری کوشش کی ہوتی ہے اور وہ اس حرکت کو ثواب سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں یہ دینی کتاب ہے پھر اسکا حقیر عوض یہ ہوتا ہے کہ وہ بیچی جاتی ہیں اور اہل فرقہ کی حفاظت لی جاتی ہے اور کتنا اچھا ہوتا کہ وہ اپنے فرقے کی جگہ اللہ کی کتاب کو حجت مانتے اسکا دفاع کرتے)اور انھوں نے کہا ہمیں آگ صرف گنتی کی مدت کے لئے ہی چھوئے گی اے مؤمن کہہ دے کیا تم نے اللہ کے پاس کوئی وعدہ کیا ہے تو اللہ اپنے وعدے کی بلکل مخالفت نہیں کریگا یا تم اللہ پر ایسی بات کہتے ہو جسکی تمہارے پاس کوئی قطعی دلیل نہیں ہے(ظاہر ہے انھوں نے ایسی بات بولے جسکی انکے پاس کوئی قطعی دلیل نہیں ہے سنی سنائی اور لکھی لکھائی باتوں کی بنیاد پر یہ عقیدہ بنا لیا کہ انھیں بس گنتی کے ایام ہی عذاب ہوگا پھر ختم ہوجائے گا معلوم ہوا عقیدے مضبوط اور قطعی دلیلوں کی بنیاد پر قائم کئے جاتے ہیں کسی کے اجتہاد و فقہ یا افواہ یا خبروں اور روایتوں کی بنیاد پر نہیں)کیوں نہیں(یعنی دائمی عذاب کیوں نہیں ہوگا) جو کوئی برائی کمائے گا اور اسکا گناہ اسے گھیر لے تو ایسے لوگ آگ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے(یعنی ہمیشہ کا عذاب واجب ہونے کے لئے ایک گناہ بھی کافی ہے جب وہ مجرم کو پکڑلے یہاں سے معلوم ہوا کہ ہر گناہ کرنے والا ہمیشہ کے عذاب میں ہوگا جب کہ اس پر مجرم کی پکڑ ہوجائے دائمی عذاب کے لئے صرف حقیقی کفر و شرک کرنا ضروری نہیں یہاں سے بڑے گناہ یعنی کبیرہ گناہ مراد ہیں چھوٹے گناہ مراد نہیں کیونکہ انکی تو معافی کا وعدہ ہے اگر بڑے گناہوں سے بچا جائے تو کبائر سے اجتناب کی صورت میں چھوٹے گناہوں پر پکڑ نہیں ہوگی لہذا وہ یہاں داخل نہیں فرمایا : إن تجتنبوا كبائر ما تنهون عنه نكفر عنكم سيئاتكم وندخلكم مدخلا كريما (سورة النساء : 31) یعنی "اگر تم بڑے ممنوعات سے دور رہو تو ہم تم سے تمہاری باقی برائیاں مٹادیں گے اور ہم تمہیں سخاوت والے مقام میں داخل کریں گے" معلوم ہوا اگر کوئی اللہ کے پاس بڑے گناہوں سے خالی ہوکر آئے گا تو اللہ کا وعدہ ہے وہ باقی گناہوں کو معاف کر دے گا جنھیں چھوٹے گناہ بھی کہتے ہیں۔ کبیرہ گناہ 36 ہیں جنھیں ہم نے اپنی کتاب احکام القتال و الخروج و النظر فی الخوارج میں کتاب اللہ سے پیش کئے ہیں) اور جن لوگوں نے تسلیم کیا اور نیک عمل کئے تو ایسے لوگ جنتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں(معلوم ہوا جنت میں جانے کے لئے ایمان حقیقی اور کبیرہ گناہ سے اجتناب ضروری ہے جو کہ نیک اعمال میں شامل ہیں)

آیات البقرۃ 83 ۔۔۔ 88

اور جب ہم نے اسرائیل کی اولادوں سے وعدہ لیا تم اللہ کے سوا کسی کی تابع داری نہیں کرو گے اور والدین اور قریبی رشتے دار اور جن کے سر پر باپ کا سایہ نہ ہو اور جو سخت محتاج ہوں انکے ساتھ اچھا سلوک کرو(معلوم ہوا ان سب سے حسن سلوک فرض ہے کیونکہ حکم رب ہے اور حسن سلوک یعنی ان کی حق تلفی نہ کی جائے انکی بہترین تدبیر سے اصلاح و تربیت کی جائے انھیں قرض دینا یا ان پر حلال طریقے سے خرچ کرنا وغیرہ) اور انسانوں سے اچھی بات کہا کرو(یہ دلیل ہے اس بات کی کہ بات کرتے ہوئے مخاطب کو گالیاں بکنا یا اسے ناحق برا کہنا الغرض کسی سے ظالمانہ بول بولنا حرام ہے۔آپ نے غور کیا ہوگا کہ بعض لوگ بات بات پر گالیاں بکتے ہیں یہ حرام ہے یہ لوگ اکثر بازاری لوگ ہوتے ہیں) اور دین کا درس قائم کرو اور مال کا افضل حصہ دو (اس دو باتوں کا حکم قرآن مجید میں بار بار ہے یہ بھی تاکیدی حکم ہیں اور انکی ادائیگی نہ کرنا کفر ہے کیونکہ یہ کبیرہ گناہ ہیں) پھر تم میں سے چند کے سوا سب نے نظر انداز کرتے ہوئے منہ موڑ لیا اور جب ہم نے تم سے وعدہ کیا تم اپنے خون نہیں بہاؤ گے اور تم اپنے لوگوں کو انکے گھروں سے نہیں نکالو گے پھر تم نے گواہ بن کر اقرار کیا پھر تم اپنوں پر گناہ اور زیادتی کا جھوٹ باندھ کر ان کو قتل کرتے ہو اور اپنی ایک جماعت کو انکے گھروں سے نکالتے ہو اور اگر وہ تمہارے قیدی بن کر آئیں تو تم ان سے فدیہ لیتے ہو حالانکہ تم پر انھیں نکالنا حرام ہے تو کیا تم الہامی کتاب کے ایک حصے کو تسلیم کرتے ہو اور ایک حصے کا انکار کرتے ہو(معلوم ہوا کوئی پوری کتاب اللہ پر ایمان لائے سوا ایک بات کے جو اس میں ہے تو وہ بھی کافر ہے اگرچہ کتنی ہی نمازیں پڑھے روزے رکھے زکات دے حج کرے اس میں اور ایک ہندو میں کوئی فرق نہیں ہے) تو جو بھی تم میں سے یہ کریگا تو اسکا بدلا صرف دنیاوی زندگی میں ذلت اور روز قیامت انھیں سخت ترین عذاب کی طرف لوٹا دیا جائے گا اور اللہ تمہارے اعمال سے بلکل غافل نہیں ہے یہ وہ ہیں جنھوں نے آخرت کے بدلے دنیاوی زندگی کو مول لیا تو ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا(معلوم ہوا کافر کے عذاب میں تخفیف نہیں ہوسکتی) اور نہ ہی انکی مدد کی جائے گی اور ہم موسی کو الہامی کتاب دے چکے اور اس کے بعد قاصدوں کو اسکے پیچھے بھیجا اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسی کو واضح دلیلیں دیں اور ہم نے مقدس جان سے اسکی مدد کی تو کیا ایسا نہیں تھا کہ جب بھی کوئی قاصد ایسی بات لاتا جو تمہارے نفس کے پسند کی نہ ہوتی تو تم ہٹ دھرمی کرتے پھر ایک جماعت جھٹلا دیتی اور ایک جماعت قتل کرنے لگ جاتی (اور اب بھی دین حق کے مبلغین کے ساتھ یہ ہی سلوک ہوتا ہے یا بس انھیں جھٹلا دیتے ہیں یا جھٹلانے کے ساتھ قتل بھی کردیتے ہیں یا قتل کی کوشش ہی کرتے ہیں یہ صرف اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ مبلغین انکی مرضی انکے فرقے کے خلاف بات کرتے ہیں ہر وہ بڑی آواز جو انکے فرقے کے خلاف ہو وہ اسے دبانے کی پوری کوشش کرتے ہیں ان پر کفر کے فتوے لگا کر ان سے بدظن کرنے کا حیلہ کرتے ہیں) اور انھوں نے کہا ہمارے دل مکمل غلاف میں ہیں (یہ استعارہ و محاورہ ہے یعنی ہم ہر طرح کی غلطی اور خطا سے پاک و معصوم ہیں ہم غلط ہو ہی نہیں سکتے باقی سب جو ہمارے خلاف ہیں غلط ہیں اور یہ ہی فرقہ پرستی ہے اپنے فرقے کو غلطی و خطا سے پاک سمجھنا اسکی تابعداری و عبادت کرنا یہ شرک ہے کیونکہ اس صورت میں وہ اپنے فرقے کو ہی حجت، دین کا سرپرست اور آقا مان رہے ہیں یہ ہی اپنے فرقے کی تقلید کرنا اسی وجہ سے تقلید

شرک ہے حالانکہ ان پر یہ فرض ہے کہ وہ اللہ کی ہدایت کی پوری تلاش کریں پھر اس کی پیروی کریں اور اللہ کو حجت و دین کا سرپرست مانیں) نہیں بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ نے انھیں رحمت سے دور کردیا ہے تو وہ کم تسلیم کرتے ہیں

آیات البقرۃ 89 --- 101

اور جب انکے پاس اللہ کے طرف سے ایک کتاب آئی جو اسے سچ مانتی ہے جو انکے پاس تھی اور وہ پہلے کافروں کے خلاف مدد چاہتے تھے پھر جب وہ انکے پاس آئی جسکو وہ پہچانتے تھے تو انھوں نے اسکا انکار کردیا تو اللہ کی لعنت ہے انکار کرنے والوں پر(کافروں پر اللہ نے غیر مشروط لعنت کی خبر دی تو دنیا اور آخرت اس میں شامل ہیں اور دنیا میں ان پر لعنت کس طرح ہے وہ ہر اس شخص کے لئے ظاہر ہے جو انکے حالات میں غور کررہا ہے تو کوئی کافر مندروں اور مزاروں میں بتوں اور قبروں کے کتے بنے ہوئے ہیں اپنی ذات کو ان کے لئے حقیر تر کردیا اپنا مال اور اپنی عزت سب ایسی شیء پر قربان کردی جس کا کوئی وجود نہیں ہے جو خالص نقصان ہے اور انکے بچے گھروں میں بھوکے ہیں انکے حالات خراب ہیں معاشرہ برباد ہورہا ہے اور یہ اپنے پیروں فقیروں کو بتوں بھگوانوں پنڈتوں کو پال رہے ہیں کوئی کافر کہتا ہے کہ ہمیں لگتا ہے کہ ہم کتے ہیں تو انھوں نے کتوں کی طرح رہنا شروع کردیا کھانا پینا چلنا پھرنا کتوں کی طرح کرلیا بعض کافر وہ ہیں جو نکاح نہیں کرتے خاندان نہیں بناتے دنیاداری سے دور رہتے ہیں راہب سنیاسی سادھو وغیرہ اور سمجھتے ہیں کہ یہ عیسی مسیح یا بھگوان کا حکم ہے اور خود کو سخت تکلیف میں ڈال رکھا ہے اور مشرکوں نے غیر اللہ کو اپنا سرپرست و حجت بنا کر خود پر وہ حرام کرلیا ہے جو اللہ نے انکے لئے حلال کررکھا تھا ان میں سے بعض خود کو مسلمان بھی کہتے ہیں اور بعض وہ ہیں جنھیں اللہ نے فرقہ پرستی کے شرک میں ڈال دیا اور دن رات وہ کڑتے رہتے ہیں اور فرقے کی مخالفت برداشت کرتے رہتے ہیں اور ہر دن انھیں یہ خطرہ لگا رہتا ہے کہ کوئی ہمارا فرقہ نہ چھوڑ دے اور بعض مشرکین وہ ہیں جنھیں ملحدین کہتے ہیں وہ اللہ کے وجود کا انکار کرتے ہیں انھوں نے ہر اس شیء کو حلال کرلیا جو حرام ہونی چاہئے اور اس سے نہ بچ کر خود کو اپنے معاشرے کو برباد کردیا انکی اولادیں انکی نسلیں ختم ہورہی ہیں انکا مذہب ختم ہورہا ہے یہ اس لعنت کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے جو اللہ کی طرف سے ان پر ہے تو کافروں پر اللہ کی لعنت ہے) کتنا برا ہے وہ جس کے بدلے انھوں نے اپنے نفس کو خرید لیا یہ کہ وہ سرکشی کی وجہ سے اسکا انکار کردیں جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اللہ اپنے تابع داروں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے فضل کا حصہ نازل کرتا ہے(لہذا انکا کفر کرنا غلط ہے کیونکہ صاحب فضل و وحی انکی مرضی کا ہونا ضروری نہیں وہ اللہ کی مرضی کا ہوتا ہے) تو وہ غضب پر غضب کے ساتھ لوٹے اور کافروں ہی کے لئے ذلت کا عذاب ہوگا (مطلب ذلت کا عذاب صرف کافروں کو ہوگا اور ہر عذاب ہی ذلت ہوتا ہے تو معلوم ہوا روز قیامت عذاب مسلمین کو نہیں ہوگا وہ مغفور ہونگے لہذا ہر وہ مجرم جو مستحق عذاب ہے وہ کافر ہے کیونکہ عذاب صرف کفار کے لئے ہیں اور عذاب صرف گناہ کبیرہ پر ہے اجتناب کبیرہ کی صورت میں صغیرہ مغفور ہیں لہذا گناہ کبیرہ کفر ہے اور مرتکب کافر ہے اسکی مزید تحقیق ہماری کتاب احکام القتال و الخروج و النظر فی الخوارج میں ہے) اور جب ان سے کہا جائے کہ اسکو

تسلیم کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہ کہتے ہم اسے تسلیم کرتے ہیں جو ہم پر نازل کیا گیا اور جو اسکے سوا ہے اسکا انکار کرتے ہیں (بات بنی اسرائیل کی ہورہی ہے کہ انکا عقیدہ ہے کہ ہم صرف اپنی طرف ہونے والی وحی کو مانتے ہیں اور دوسروں کی طرف ہونے والی وحی کو نہیں مانتے تو اللہ آگے ان کے دعوے کا رد کررہا ہے کہ یہ لوگ تو اپنے طرف ہونے والی وحی بھی نہیں مانتے تو فرمایا) حالانکہ وہ حق ہے جو انکے پاس ہے اسے سچ مانتا ہے کہہ دے اگر تم تسلیم کرنے والے لوگ ہو تو تم پہلے کیوں اللہ کے نبیوں کو قتل کرتے تھے اور تمہارے پاس موسی واضح دلیلیں لایا تھا پھر اسکے بعد تم نے بچھڑا بنا لیا اور تم ظالم تھے اور جب ہم نے تم سے وعدہ کیا اور ہم نے تم پر طور بلند کیا جو ہم نے تمہیں دیا اسے مضبوطی سے تھام لو اور سنو تو انھوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور ہم نے مخالفت کی اور انکے کفر کے وجہ سے انکے دلوں میں بچھڑا پلادیا گیا تھا کہہ دے اگر تم ماننے والے ہو تو جس بات کا تمہارا ایمان تمہیں حکم دیتا ہے وہ کتنا برا ہے کہہ دے اگر آخرت کا گھر اللہ کے نزدیک خالص تمہارے لئے ہے باقی انسانوں کے لئے نہیں تو اگر تم سچے ہو تو موت کی آرزو کرو اور ہرگز کبھی بھی وہ موت کی آرزو نہ کریں گے (یہ اسوجہ سے کہ وہ بھی نبی کریم اور قرآن حکیم کی حقانیت کو سمجھتے تھے اوراپنے کفر پر گواہ تھے ورنہ وہ ضرور موت کی تمنا کرکے قرآن مجید کو جھوٹا کردیتے کیونکہ انھیں یہ موقع دیا گیا تھا لیکن انھوں نے موت ک تمنا نہ کی) ان کرتوتوں کی وجہ سے جو انکے ہاتھوں نے آگے بڑھائے ہیں اور اللہ نافرمانوں کو خوب جانتا ہے اور تو انسانوں میں سب سے زیادہ زندگی پر انھیں لالچی پائے گا اور دیگر مشرکین سے بھی زیادہ لالچی اوران میں سے ایک یہ پسند کرتا ہے کہ کاش اسے ایک ہزار سال عمر دی جاتی حالانکہ اسے عمر دیا جانا اسے عذاب سے بچا نہیں سکتا (یہ انکی بڑی بے وقوفی ہے کہ حقیر اور تھوڑی مدت کی دنیا کے خاطر ہمیشہ کا عذاب اپنے سر لے لیا ہے یہ بے وقوفی کا سودا ہے) اور اللہ انکے اعمال کو دیکھنے والا ہے کہہ دے کون جبریل کا دشمن ہے اس نے تو اللہ کی اجازت سے تیرے دل پر اسے نازل کیا ہے جو پیغام اسے سچ مانتا ہے جو اسکے سامنے کا ہی ہے اور ہدایت اور خوشخبری ہے بات ماننے والوں کے لئے جو بھی اللہ اور اسکے فرشتوں اور اسکے خبر لانے والوں اور جبریل اور میکال کا دشمن ہوگا تو اللہ کافروں کا دشمن ہے (اس میں جبریل اور میکال کو ملائکہ سے الگ شمار کیا ہے ملائکہ میں داخل نہیں کیا لہذا یہ دونوں فرشتے نہیں ہیں جیسا کہ اکثر لوگوں کا گمان ہے) اور ہم تیری طرف واضح دلیلیں نازل کرچکے ہیں اور انکا انکار صرف سرکش کرتے ہیں کیا ایسا نہ تھا کہ جب جب وہ کوئی وعدہ کرتے تو انکی ایک جماعت اسے پھینک دیتی (یعنی وعدہ خلافی کرتی) بلکہ ان میں سے اکثر بات تسلیم نہیں کرتے اور جب انکے پاس اللہ کی طرف سے ایک قاصد آیا جو اسے سچ مانتا ہے جو انکے ساتھ ہی ہے (یعنی جو کتاب دور رسول میں بنی اسرائیل کے پاس تھی تو انھوں نے اس کتاب قرآن مجید کا ہی انکار کردیا جو انکی کتاب کی تصدیق کرتا ہے کیونکہ اس وجہ سے تو قرآن انکے اور قریب ہوگیا) تو جنھیں کتاب دی گئی تھی انکی ایک جماعت نے اللہ کی کتاب (یعنی قرآن حکیم) کو اپنے پیچھے پھینک دیا جیسے کہ وہ اسے جانتے ہی نہیں (حالانکہ محمد عربی کے نبی ہونے کی تصریحات تورات و انجیل میں تھیں)

آیات البقرۃ 102 --- 110

اور انھوں نے اسکی پیروی کی جو سرکش لوگ سلیمان کی بادشاہت میں پڑھتے تھے اور سلیمان نے انکار نہیں کیا بلکہ سرکشوں نے انکار کیا وہ انسانوں کو جادو کی تعلیم دیتے تھے (السحر کا لفظ موجود ہے یعنی وہ سرکش سحر سیکھاتے تھے ۔السحر عربی میں ہر اس کام کو کہتے ہیں جسکی وجہ مخفی ہو اور باطل کا خیال ڈالے وہ سرکش ان کاموں کی تعلیم دیا کرتے تھے)اور اسکی (پیروی کی)جو دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتارا گیا تھا اور وہ دونوں کسی کو تعلیم نہیں دیتے تھے حتی کہ وہ کہہ دیتے ہم صرف آزمائش ہیں لہذا انکار مت کرنا تو ان دونوں سے وہ لوگ ایسی چیز سیکھتے جس کے ذریعے وہ مرد اور اسکے جوڑے کے درمیان جدائی ڈال سکتے تھے(معلوم ہوا اس کام کی تعلیم حاصل کرنا کفر و انکار ہے) اور وہ اس سے کسی کو اللہ کی اجازت کی بغیر نقصان نہیں دے سکتے تھے(یعنی انکے مرد اور اسکی عورت میں جدائی ڈالنے کی کوشش سے کچھ نہیں ہوسکتا کیونکہ ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہتا ہے)اور وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو انھیں نقصان دیتی اور انھیں فائدہ نہ دیتی (معلوم ہوا ایسا علم حاصل کرنا جس سے خالص نقصان ہو مذموم ہے)اور وہ جانتے تھے کہ جو اسے اختیار کرے گا اسکا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے(اس سے معلوم ہوا کہ ایسا علم حاصل کرنا جس سے مرد اور اسکی عورت کے درمیان جدائی پیدا کی جاتی ہے حرام گناہ کبیرہ ہے کیونکہ یہ جملہ اس پر عذاب کا بیان ہے اور ہر گناہ کبیرہ کفر ہے اسی وجہ سے ہاروت ماروت سیکھانے سے پہلے کہا کرتے تھے کفر مت کر تو ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا)اور ضرور وہ شیء کتنی بری ہے جس کے بدلے میں انھوں نے اپنے نفس کو اختیار کیا ہے کاش وہ جانتے اور اگر وہ تسلیم کرلیتے اور ڈرتے تو ضرور انکے لئے اللہ کی طرف سے اچھا بدلا ہوتا کاش کہ وہ یقین کرتے

اے مومنوں راعنا مت کہا کرو اور انظرنا کہا کرو(یعنی یہ لفظ راعنا کہنا حرام ہے کیونکہ اس سے منع کیا گیا ہے یہ عربی کا لفظ ہے جسکا معنی ہوتا ہے ہم پر رعایت کر اور اسکی جگہ انظرنا کہنے کا حکم ہے) اور سنو(اللہ نے سننے کا حکم دیا ہے لہذا سننا فرض ہے یہ سننا طلب حق و تسلیم حق کی پہلی سیڑھی ہے غور کرلیں اکثر باطل پرستوں میں کوئی مخالف بات سننے کی طاقت کم ہوتی ہے وہ اپنے خلاف باتوں کو چند لمحے بھی سن نہیں پاتے اور بیچ میں بول پڑتے ہیں کیونکہ سننا اہل صبر کا کام ہے اور اہل باطل اہل صبر نہیں ہوتے اور اس بات کو فضیلت اللہ نے دوسری جگہ کی بتائی فرمایا فبشر عباد الذين يستمعون القول فيتبعون أحسنه أولئك الذين هداهم الله وأولئك هم أولو الألباب(الزمر : 17،18) یعنی "تو میرے ان بندوں کو خوشخبر دے جو بات کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس میں سے جو سب سے بہتر ہوتا ہے اسکی پیروی کرتے ہیں انھیں اللہ نے ہدایت دی ہے اور یہ لوگ حق پسند ہیں " یعنی وہ لوگ اللہ کے نزدیک حق پسند ہیں اور ہدایت یافتہ ہیں جو بات کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس میں سے جو سب سے بہتر ہوتا ہے اسکی پیروی کرتے ہیں۔) اور دردناک عذاب تو بس کافروں کے لئے ہے(یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عذاب صرف کافروں کے لئے ہے اسی بنیاد پر ہم ہر اس گناہ کو کفر قرار دیتے ہیں جس پر عذاب وارد ہے) الہامی کتاب والوں اور شرک کرنے والوں میں جنھوں نے انکار کیا ہے(مطلب الہامی کتاب والے اور بعض مشرکین نے اسلام کا انکار کردیا ہے کیونکہ سارے مشرکین منکر اسلام نہیں ہیں کیونکہ ان تک دین پہنچا ہی نہیں ہے اور الہامی کتاب والے بھی سارے منکر

نہیں ہیں کیونکہ مسلمان خود الھامی کتاب والے ہیں اہل قرآن ہیں اہل کتاب ہیں تو ان میں سے جنھوں نے انکار کیا) وہ پسند نہیں کرتے ہیں کہ تم پر تمہارے آقا کی طرف سے کوئی بھلائی اتاری جائے اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے (جسے چاہتا ہے اسلام قبولنے کی توفیق دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے شرک میں رہنے دیتا ہے) جب ہم کسی آیت کو ختم کریں گے یا اسے ذھنوں سے بھلائیں گے تو ہم اس سے بہتر یا اسکے مثل لے آئیں گے کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر شیء صحیح طرح کرسکتا ہے (دوران نزول قرآن کریم یہ اللہ کا دستور رہا ہے کہ وہ کسی آیت کے جگہ دوسری آیت کریمہ لے آتا اور دوسری آیت پہلی آیت سے کم مفید نہ ہوتی لیکن اللہ نے ان منسوخ احکام کو قرآن مجید سے محو کردیا اور اذھان سے بھلادیا جیسا کہ اسکے طریقے اور سنت میں شامل ہے کیونکہ قرآن کریم سراپا ہدایت ہے اور منسوخ حکم ہدایت نہیں گمراہی کا موجب ہوتا ہے کیونکہ وہ اب اسلام کا حصہ ہی نہیں ہے اور بھی وجوھات ہیں جن کی بنیاد پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ منسوخات کو اللہ نے قرآن حکیم سے خارج کردیا) کیا تو نہیں جانتا کہ آسمانوں اور زمین کا قابو صرف اللہ رکھتا ہے (اس سے معلوم ہوا ہر شیء اللہ کے قابو میں ہے لہذا کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ نے کسی نبی یا ولی کو فلاں مقام فلاں شہر کا مستقل قابو عطا کردیا وہ اس جگہ کا مدبر و منتظم ہیں کیونکہ اللہ کسی کو اپنا شریک نہیں بناتا ہے اس آیت میں ہی ہے کہ ہر شیء کا قابو صرف اللہ کے پاس ہے اور جو قابو انسان کے پاس ہے وہ مستقل قابو نہیں ہے انسان ہر شیء پر بے بس ہوتا ہے اور قابو اصل میں اللہ ہی کا ہوتا ہے لیکن جب عطا کردیا تو اس نے دوسرے کو مستقل بنادیا یہ ہی شرک ہے) اور تمہارے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی سرپرست ہے اور نہ کوئی مددگار ہے (اس اللہ کے سوا کسی کی تقلید و تابعداری کا انکار ہے کہ اللہ کے سوا ہمارا کوئی سرپرست نہیں ہے تو اللہ کے سوا ہم کسی کے تابع نہیں بلکہ پیروکار بھی نہیں فیصلہ صرف اللہ کا ہے) یا تم اپنے قاصد سے ایسے سوال کرنا چاہتے ہو جیسے پہلے موسی سے سوال کیا گیا تھا اور جو ایمان کے بدلے کفر کو لے گا تو وہ درست راستے سے بھٹک جائے گا کثیر الہامی کتاب والوں نے یہ پسند کیا کہ کاش وہ تمہیں تمہارے ایمان کے بعد کافر کر چھوڑیں اپنے نفس کی طرف سے حسد کے طور پر جبکہ ان پر یہ سچ واضح ہوچکا تھا تو چھوڑ دو اور منہ موڑ لو حتی کہ اللہ اپنا حکم لے آئے بے شک اللہ ہر شیء صحیح طرح کرسکتا ہے اور دین کا درس قائم کرو اور مال کا افضل حصہ دو اور جو تم اپنے نفس کے لئے بھلائی آگے بڑھاؤ گے تو تم اسے اللہ کے پاس پاؤ گے بے شک اللہ تمہارے اعمال دیکھتا ہے

آیات البقرۃ 111 ۔۔۔ 118

اور انھوں نے کہا یھودیوں اور نصاری کے سوا کوئی ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا یہ انکے وھم ہیں (یہ ہی ہمارے یہاں کے فرقوں کا عقیدہ ہے وہ کہتے ہیں ہمارے فرقے کے سوا کوئی جنت میں نہیں جائے گا اور خود کو ہی حرف آخر سمجھتے ہیں یہ ہی شرک ہے کیونکہ حرف آخر صرف اللہ جل جلالہ ہے اور فرقہ پرست مشرکین ہیں اور یھود و نصاری کی سنت پر ہیں) کہہ دے اگر تم سچے ہو تو قطعی دلیل لاؤ (معلوم ہوا فرقہ پرستی ختم کرنے کا طریقہ ہے ان سے دلیل کا مطالبہ کرو کہ یہ بات تم سے کہاں سے نکال لی اور تقلید چھوڑدو کیونکہ تقلید کا مطلب ہے

دلیل کا مطالبہ کئے بغیر اپنے بڑے کی بات تسلیم کرنا یہ انکار تقلید کی دلیل ہے) کیوں نہیں جو اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کردے گا اور وہ نیک بھی ہو تو اسھی کے لئے اسکے آقا کے پاس اسکا اجر ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہونگے (معلوم ہوا کامیاب ہونے کی ایک شرط ہے خود کو اللہ کے حوالے کردے کہ وہ جو فیصلہ کرے وہ حجت و دلیل ہو لیکن مقلد خود کو اپنے امام و مفتی یا پروفیسر کے قول کے حوالے کردیتا ہے اسکے قول کو خود پر دلیل مانتا ہے اور یہ ہی شرک ہے کامیاب ہونے کے لئے سب سے پہلے غیر اللہ کی تقلید کا انکار کرنا فرض ہے) اور یھود نے کہا نصاری کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور نصاری نے کہا یھود کی کوئی بنیاد نہیں ہے حالانکہ وہ الہامی کتاب پڑھتے ہیں (یعنی وہ کتاب اللہ کا مطالعہ کرنے باوجود بھی ایک دوسرے کو بے بنیاد کہہ رہے ہیں اور اپنی حقیقت کو نہیں سمجھ رہے کہ یہ دونوں ہی غلط ہے دونوں ہی کتاب اللہ کے منکر ہیں) یوں ہی یقین نہ کرنے والوں نے انکی طرح کی بات کی ہے (یہ کام فرقہ پرست بھی کرتے ہیں کہ اپنے مدرسوں میں دن رات قال اللہ قال رسول اللہ کرنے اور قرآن مجید پڑھنے کے باوجود دوسرے فرقوں کو بے بنیاد و بے دلیل کہتے ہیں اور اپنی گریبان میں نہیں جھانکتے کہ خود کیا ہیں یہ سب یھود و نصاری کی سنت پر ہیں) تو اللہ ان کے درمیان قیامت کے دن ان معاملات میں فیصلہ کردیگا جس میں مخالفت کا شکار تھے اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں سے روکے کہ اس میں اسکا نام ذکر نہ کیا جائے اور اسکی خرابی کی کوشش کرے ایسے لوگوں کے لئے یہ درست نہیں کہ اس میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے انھی کے لئے دنیا میں ذلت اور انھی کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے (معلوم ہوا اللہ کی مساجد میں انکا نام ذکر کئے جانے سے روکنا اور وہاں خرابی پیدا کرنے کی کوشش کرنا حرام ہے گناہ کبیرہ ہے کیونکہ اس پر عذاب مرتب ہے گناہ کبیرہ ہے تو کفر بھی ہے) اور مشرق و مغرب صرف اللہ کا ہے تو جہاں بھی تم رخ پھیروگے تو وہیں اللہ کا رخ ہوگا (معلوم ہوا اللہ کا رخ ہر طرف ہے) بے شک اللہ کشادہ ہے وسیع علم والا ہے اور انھوں نے کہا کہ اللہ نے اولاد بنائی وہ پاک ہے بلکہ جو آسمانوں اور زمین میں ہے صرف اللہ کے قابو میں ہے سب اسکے فرمانبردار ہیں (یہ جملہ اس بات کی دلیل کے طور پر ہے کہ اللہ کی کوئی اولاد نہیں ہوسکتی کیونکہ اولاد والد کی ہم جنس ہوتی ہے اور ہر شیء ہی اسکے قابو و اختیار میں ہے تو کوئی اس کے ہم جنس نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کے ہم جنس ہونے کا مطلب سب کے قابو اور اختیار سے باہر ہونا اور سب پر قابو رکھنا اور فرمایا ہے سب اسکے فرمانبردار ہیں یہ دلیل ہے کہ غیر اللہ کی تقلید حرام ہے جب تک وہ اللہ کی آیت پیش نہ کرے جسکی پیروی کی جائے گی) آسمانوں اور زمین کو بغیر سابقہ مثال کے تخلیق کرنے والا ہے اور جب وہ کسی معاملے کا فیصلہ کرتا ہے تو صرف اس کے لئے کہتا ہے ہوجا تو وہ ہوجاتا ہے اور یقین نہ کرنے والوں نے کہا اللہ ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا یا کوئی کرشمہ ہمارے پاس کیوں نہیں آتا یوں ہی ان سے پہلے والوں نے انکی جیسی بات کی ہے انکے دل ملتے جلتے ہیں ہم آیتوں کو ان لوگوں کے لئے صاف صاف بتا چکے جو یقین کرتے ہیں (کیونکہ حق کو جاننے کے لئے سے اللہ سے کلام کرنا یا کسی کرشمے کا دیکھنا ضروری نہیں بلکہ ایک مضبوط دلیل ہی تسلیم کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے اور انکو اللہ صاف صاف بتا چکا ہے)

آیات البقرۃ 119 ۔۔۔ 123

بے شک ہم نے تجھے حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور تجھ سے بھڑکتی آگ والوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا (مطلب ظاہر ہے کہ اے مومن تو صرف خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ہے پھر اگر مجرم آگے تیری بات نہ مانیں تو غلطی تمہاری نہیں ہے تم سے انکے بارے محاسبہ نہیں ہوگا) اور یھود و نصاری ہر گز راضی نہیں ہونگے حتی کہ تو انکے مذھب کی پیروی کر لے کہہ دے بے شک اللہ کی ہدایت سچی ہدایت ہے (اگرچہ یہ لوگ ظاہری طور پر ہم سے محبت و لگاؤ کا اظہار کرتے ہیں جس میں انکے دنیاوی مفادات پنہاں ہوتے ہیں تو یہ رضامندی نہیں ہے انکی طرف سے مسلمین کے لئے رضانامہ تب ہی آئے گا جب تم انکا مذھب اختیار کر لوگے) اور اگر تو انکے جذبات کی پیروی کریگا جبکہ قطعی دلیل تیرے پاس آچکی ہے تو تیرے لئے اللہ کے خلاف نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی مددگار جنھیں ہم نے الہامی کتاب دی ہے وہ اسے ایسے پڑھتے ہیں جیسے اسکے پڑھنے کا حق ہے (بات ظاہر ہے کہ وہ اس کتاب کے پڑھنے کا پورا حق ادا کرتے ہیں کہ اسے سمجھ کر غور و فکر کے ساتھ پڑھتے ہیں بے سمجھے اندھے ہوکر نہیں پڑھتے) ایسے لوگ اسے تسلیم کرتے ہیں (یہ سابقہ جملے کی مزید تشریح ہے کہ وہ کتاب کو سمجھ کر پڑھتے ہیں پھر اسکی بات کو تسلیم کرتے ہیں بغیر سمجھے تسلیم کرنے کی بات نہیں ہوتی یہ توضیح علی التوضیح ہے) اور جو بھی اسکا انکار کریں گے تو وہ خسارہ اٹھائیں گے اے اسرائیل کی اولادوں میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی ہے اور یہ کہ میں نے تم کو سارے جہان سے زیادہ دیا ہے اور ڈرو اس ایک دن سے جب کوئی نفس دوسرے نفس کا بدلا نہ ہوگا اور اس سے کوئی فدیہ قبول نہ ہوگا اور نہ ہی کوئی شفاعت اسے فائدہ دے گی اور نہ ہی انکی مدد ہوگی (اس آیت واضحہ سے معلوم ہوا کہ جن دن کا خوف ہونا چاہئے وہ بس ایک ہی ہے وہ ہی قیامت کا دن کیونکہ یہاں ایک ہی دن سے ڈرنے کا حکم دیا گیا ہے لہذا یہ قبر میں جانے کا دن کہ قبر میں عذاب ہوگا اور اس نے ڈرنا چاہئے فضول اور مذاقیہ بات ہے عذاب قبر کے رد کے استدلالات کے لئے ہماری کتاب الرد المدلل علی العذاب المخیل کی طرف رجوع کریں اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ روز حساب کوئی کسی اور کی طرف سے عذاب نہیں دیا جائے گا کیونکہ فرمایا کوئی نفس دوسرے نفس کا بدلہ نہ ہوگا لہذا یہ روایت باطل ہے کہ قیامت کے دن مومن کے سارے گناہ کافر پر ڈال کر اسے جھنم رسید کردیا جائے گا اور تیسری بات صراحت و وضاحت کے ساتھ معلوم ہوتی ہے کہ روز حساب کوئی شفاعت نہیں ہوگی کیونکہ اس آیت میں اللہ نے شفاعت کا انکار جڑ سے ہی انکار کردیا ہے بعض دوسری آیتوں میں آیا ہے کہ اللہ کی اجازت سے شفاعت ہوسکتی ہے تو یہ اس میں کوئی شک نہیں ہے اجازت سے ہوسکتی ہے لیکن اجازت نہیں ہوگی کیونکہ اللہ شفاعت کا مطلقا غیر مشروط انکار کرچکا ہے اور قیامت کے دن عذاب صرف کفار کو ہوگا مومنوں کو نہیں ہوگا تو مومنین کی شفاعت کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا)

آیات البقرۃ 124 ۔۔۔ 129

اور جب ابراہیم کو اسکے آقا نے چند باتوں سے آزمایا تو اس نے انھیں پورا کردیکھایا اس نے کہا یقینا میں تجھے انسانوں کا امام بنانے والا ہوں(معلوم ہوا انسانوں کا امام بنانے سے پہلے اللہ صبر کی آزمائش لیتا ہے پھر امام الناس و سربراہ بناتا ہے اور اسہی بات کو اللہ نے دوسری جگہ بتایا فرمایا وجعلنا منهم أئمة يهدون بأمرنا لما صبروا وكانوا بآياتنا يوقنون (السجدة : 24) یعنی " اور ہم نے ان میں سے امام بنائے جو ہمارے حکم کی رہنمائی کرتے تھے جب انھوں نے صبر کیا اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے " اوریوں ہی حضرت یوسف کا واقعہ سامنے ہے جب انھوں نے آزمائش میں اللہ کے حکم پر صبر کیا تو اللہ نے انھیں امام الناس و سربراہ بنادیا تو) اس نے کہا اور میری بعض اولادوں کو بھی تو اس نے کہا میرا وعدہ نافرمانوں کو نہیں پہنچے گا(یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ اپنے نافرمانوں کو امامت و خلافت نہیں دیتا اور اگر کوئی نافرمان کوئی کسی حکومت کا سربراہ بن بھی جائے تو وہ غاصب کہلائے گا وہ اللہ کے نزدیک سربراہ نہیں ہے اسے اس عھدے سے ہٹانا ضروری ہے نہ ہٹے تو قتال کرنا فرض ہے قتال کرکے ہٹایا جائے) اور جب ہم نے بیت اللہ کو انسانوں کے لئے لوٹ آنے کی جگہ اورامن بنادیا(بیت اللہ یا البیت اس لفظ سے کعبہ کو تعبیر کرتے ہیں اس معنی کا تعین سیاق و سباق سے ہوتا ہے تو اللہ نے بیت اللہ لوٹ آنے کی جگہ بنایا کہ لوگ وہاں لوٹ لوٹ کر آتے رہتے ہیں اور جائے امن بنایا کہ وہ جو بھی جاتا ہے وہ اللہ کے مطابق محفوظ ہوجاتا ہے اسے قتل نہیں کرسکتے) اور ابراہیم کی رہائش گاہ کو خاص فرمانبرداری کی جگہ بناؤ(حضرت ابراہیم کی رہائش گاہ وہ کعبہ یعنی بیت اللہ ہے لیکن افسوس کہ جسے عبادت گاہ بنانے کا حکم ہے اسے ہی بند کردیا گیا ہے اس میں صرف خاص لوگ ہی داخل ہوتے ہیں کیونکہ کعبہ کے متولی یا وہاں کے امراء یہ سمجھتے ہیں کہ مقام ابراہیم یعنی ابراہیم کی رہائش گاہ وہ پتھر ہے جو کعبہ سے تھوڑا دور نصب ہے کہتے ہیں حضرت ابراہیم اس پر چڑھ کر کعبہ کی تعمیر کرتے تھے وہ لوگ اسے مقام ابراہیم سمجھتے ہیں اور اصل مقام ابراہیم کو بند رکھتے ہیں یعنی کعبہ کو۔ مقام ابراہیم یعنی رہائش گائے ابراہیم کعبہ ہے اس پر دلیل اللہ کا فرمان ہی ہے فرمایا إن أول بيت وضع للناس للذي ببكة مباركا وهدى للعالمين (96) فيه آيات بينات مقام إبراهيم ومن دخله كان آمنا (البقرة : 97) یعنی " بے شک سب سے پہلا گھر جو انسانوں کے لئے بنایا گیا تھا وہ مکہ میں ہے مبارک اور رہنما ہے جہانوں کے لئے جس میں صاف دلیلیں موجود ہیں ابراہیم کی رہائش گاہ ہے اور جو اس میں داخل ہوگا وہ امن میں آجائے گا ") اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو ذمہ داری دی تھی کہ میرے گھر کو طواف کرنے والے اور ٹھیرنے والوں کے لئے(معلوم ہوا کہ بیت اللہ اعتکاف کے لئے بھی ہے لیکن افسوس ترک قرآن نے حکومت سعودیہ کو کہاں پہنچادیا کہ انھوں نے بیت اللہ کو بند کردیا ہے وہاں تو اعتکاف تو دور کی بات ہے) اور سر جھکانے والوں کے لئے پاک رکھو اور ابراہیم نے کہا میرے آقا اس کو امن والا شھر بنا(معلوم ہوا مکہ امن والا شہر ہے تو جو بھی اس میں داخل ہوگا مامون ہوجائے گا اگرچہ جانور ہی کیوں نہ ہو اسہی وجہ سے مکہ میں موجود شخص کو محرم کہتے ہیں جسکی جمع حرم آتی ہے حاء اور راء کے پیش کے ساتھ) اور اسکے ان باشندوں کو جنھوں نے اللہ اور آخری دن کو مانا انھیں پھل عطا کر اس نے کہا کہ اور جو انکار کرے گا تو میں اسے تھوڑی مہلت دوں گا پھر اسے آگ کے عذاب پر مجبور کردوں گا اور کتنی

بری لوٹنے کی جگہ ہے (بلکل ایسا ہی ہوا کہ اس بیابان صحرا میں بھی اب تک پھل فروانی سے آتے ہیں ایسے اسباب اللہ نے بنادیئے ہیں یہ حضرت ابراہیم کی دعا کا نتیجہ ہے) اور جب ابراہیم نے اس گھر کے ستون بلند کئے اور اسماعیل نے بھی (یہ ہی وہ گھر ہے جو مکہ میں سب سے پہلے بنایا گیا جو حضرت ابراہیم اور اسماعیل نے بنایا یعنی کعبہ بیت اللہ جیسا کہ آیت کریمہ گذر چکی ہے) ہمارے آقا ہمارے طرف سے قبول کرے شک تو ہی تو سننے والا ہے وسیع علم والا ہے ہمارے آقا اور ہمیں اپنا تابع فرمان بنا اور ہماری اولادوں میں سے ایک جماعت کو اپنا تابع فرمان بنا اور ہمیں ہمارے احکام دیکھا اور ہمیں معاف کرے شک تو ہی تو بہت معاف کرنے والا ہے خصوصی مہربان ہے ہمارے آقا اور ان میں انہی میں سے ایک قاصد بھیج جو انھیں تیری آیتیں پڑھ کر بتائے اور انھیں الہامی کتاب اور دانشوری کی تعلیم دے اور انھیں پاک کرے بے شک تو ہی تو غالب ہے حکمت والا ہے

آیات البقرۃ 130 ـــ 141

اور اس کے سوا کون ابراہیم کے مذہب سے دور ہوگا جس نے خود کو بےوقوف بنادیا ہو اور ہم نے اسے دنیا میں چن لیا اور یقینا وہ آخرت میں نیکوکاروں میں سے ہوگا (ہمیں اللہ نے مذہب ابراہیم خلیل اللہ کی پیروی کا حکم دیا ہے اور انکا مذہب کیا تھا وہ سب اللہ نے قرآن مجید میں بتادیا جو محمد رسول اللہ لے کر آئے اسی طرح انکی دینی کاوشیں جو کتاب اللہ میں مذکور ہیں۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی بڑی عزت کا اظہار ہے کہ مذھب کی نسبت انکی طرف کردی گئی کیونکہ جو مذھب ابراہیم ہے وہ اور انبیاء کا بھی مذھب ہے لیکن انکی طرف مذھب کی نسبت نہیں ہوئی یہ وہ شخصیت ہیں جنھیں اللہ کی راہ میں بہت ہی زیادہ اذیتیں دی گئیں حتی کہ انکا ساتھ دینے والوں میں انکا والد بھی نہیں تھا اور نہ ہی اور کوئی انکا ساتھی ہو اسکا ثبوت ملتا ہے اور انکے باپ جو کہ کافر تھا انھیں گھر سے نکال دیا تھا یعنی انسان بلکل اکیلا ہے کوئی اسکے ساتھ نہیں بجز حضرت محمد اور حضرت موسی اور حضرت عیسی کے کیونکہ ان پر ایمان لانے والے بے شمار لوگ ہوگئے تھے انکے ساتھی بہت تھے حضرت موسی کے ساتھ تو ایک اور نبی ہارون بھی تھے لیکن ابراہیم اکیلے تھے اور حضرت نوح پر ایک جماعت دوران اذیت ایک جماعت ایمان لے آئی تھی حضرت ابراہیم پر ایمان لانے والوں میں صرف حضرت لوط کا ذکر ملتا ہے سوائے ان کے گھر والوں کے اور رتبہ اتنا بڑا ہوا کہ اللہ نے انبیاء کا والد بنادیا اور انکے مذھب کی پیروی سب پر فرض کردی اپنے گھر کا عظیم متولی اور بانی و معمر بنادیا اور انکی رہائش گاہ یعنی کعبہ کو عبادت گاہ بنانا فرض کردیا اور اسے امن اور رجوع کا مقام بنادیا انکے شہر کو امن والا شہر بنادیا باقی دنیا کا کوئی شہر امن کی جگہ قرار نہیں دیا گیا جہاں بے شمار انبیاء آئیں ہیں وہاں کے جانور تک کا شکار کرنا حرام ہے تو لوگوں نے ان پر ایمان نہ لا کر انکا کیا بگاڑ لیا یہ سب انکی اللہ کے لئے قربانیوں کا نتیجہ ہے انکے علم و تقوی کی برکتیں ہے جو جتنا متقی ہے وہ اللہ کے نزدیک اتنا ہی افضل و اکرم ہے)جب اسکے آقا نے کہا فرمانبردار بن جا تو اس نے کہا میں آقائے کائنات کا فرمان بردار ہوگیا (یعنی وہ بلا تامل و تردد اللہ کا فرمان برادر ہونے کا اعلان کردیا) اور ابراہیم نے اس بات کا حکم اپنے بیٹے کو اور یعقوب کو دیا اے میرے بیٹے بے شک اللہ نے تمہارے

لئے دین اسلام کو چنا ہے تو تم مسلمان ہی مرنا یا پھر ایسا تھا کہ جب یعقوب کی موت قریب آئی تو تم حاضر تھے(یعنی تم حاضر نہ تھے) جب اس نے اپنی اولاد سے کہا تم میری موت کے بعد کس کی تابعداری کرو گے تو انھوں نے کہا کہ ہم آپ کے آقا اور آپ کے آباء ابراہیم اور اسماعیل اور اسحق کے آقا جو کہ ایک آقا ہے اسکی تابعداری کریں گے اور ہم اسکے حوالے ہیں(یعنی جب یہ بنی اسرائیل اس وقت موجود نہیں تھے تو انھیں کیسے پتا کہ سچا مذھب کیا ہے یہ لوگ دوسروں کو اپنے اپنے مذھب کی دعوت دیتے ہیں حالانکہ صحیح مذھب وہی ہے جسکی ابراہیم اور یعقوب نے وصیت کی تھی لیکن بنی اسرائیل نے اللہ کے ساتھ شریک ٹہرا لئے) یہ جماعت گذرچکی ہے جو انھوں نے کمایا وہ صرف انکے لئے ہے اور جو تم نے کمایا وہ صرف تمہارے لئے ہے(یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ ایصال ثواب باطل ہے کسی کی کمائی کا بدلہ کسی کو نہیں ملتا کسی کی کمائی کسی دوسرے کے لئے نہیں ہے لیکن ایصال ثواب اسکی ضد ہے کہ کسی کا کمایا ہوا ثواب دوسرے لئے بھی ہوگا یہ اللہ کے قانون کے خلاف ہے لہذا عقیدہ کفریہ ہے) اور تم سے جو وہ کرتے تھے اسکے بارے میں پوچھا نہیں جائے گا اور انھوں نے کہا یھود بن جاؤ یا نصاری بن جاؤ تم ہدایت حاصل کرلو گے اے بندے کہہ دے بلکہ اس ابراہیم کو اختیار کرو جو باطل سے حق کی طرف آیا تھا اور وہ مشرک نہ تھا کہہ دو ہم نے تسلیم کیا اللہ کو اور جو اس نے ہماری طرف اتارا اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اسباط قبائل یھود کیطرف اتارا اور جو موسی اور عیسی اور جو نبیوں کو انکے آقا کی طرف سے دیا گیا اسے تسلیم کیا ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے(مطلب ان سب کو تسلیم کرتے ایک کا اقرار اور دوسرے کا انکار نہیں کرتے)اور ہم اسکے تابع ہیں(سب اللہ کے تابع ہیں لہذا اللہ کے سوا کسی کی تقلید کرنا یا کسی اور کے تابع ہونا اسے حجت ماننا کفر و شرک ہے) تو اگر وہ (یھود و نصاری) تسلیم کرلیں جسطرح تم (مسلمین) نے اسے تسلیم کیا تو وہ ہدایت حاصل کرلیں گے اور اگر وہ رخ پھیرلیں تو وہ محض جگڑے میں ہیں تو جلد ہی اللہ تمہیں ان سے محفوظ کرلے گا(یہ اللہ کا وعدہ ہے)اور وہ سننے والا وسیع علم والا ہے اللہ کا رنگ اور اللہ کے رنگ سے اچھا رنگ کس کا ہوگا(اللہ کے دین کو اللہ کے رنگ سے تعبیر کیا ہے کہ اللہ کے دین سے اچھا کسکا دین ہوگا نہ دین یھود نہ دین نصاری) اور ہم اسکے تابعدار ہیں اے بندے کہہ دے کیا تم اللہ کے معاملے میں ہم سے بحث کرتے ہو حالانکہ وہ ہمارا اور تمہارا آقا ہے اور ہمارے اعمال بس ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال بس تمہارے لئے ہیں(یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ ایصال ثواب باطل ہے کہ کسی کے عمل کا ثواب کسی دوسرے کو نہیں ملتا وہ صرف اسہی عمل کرنے والے لئے ہوتا ہے لہذا یہ جو قرآن مجید پڑھ کر دوسروں کو پہنچانے کی بدعقیدگی ہے اور توھین قرآن کریم ہے اسے ترک کرنا ضروری ہے ایسی مجلسیں قائم کرنا صحیح نہیں) اور ہم بس اسہی کے ہیں کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور انکی ذریت یھودی یا نصاری تھے کہہ دے تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ(ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق و یعقوب یھودی و نصاری نہیں ہوسکتے کیونکہ یہ مذاھب تو ان کے بعد میں آئے ہیں اور اللہ خود بتارہا ہے کہ وہ سب یھود و عیسائی نہ تھے) اور اس سے بڑا ناہنجار کون ہوگا جو اللہ کی اس گواہی کو چھپالے جو اس کے پاس ہے(یہ قول اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کے حکم و

فیصلے کو چھپانا حرام و ظلم ہے جب کہ وہ اسکے علم میں ہو)اور اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے یہ جماعت ہے جو گذرچکی ہے جو انھوں نے کمایا وہ بس انکے لئے ہے اور جو تم نے کمایا ہے وہ بس تمہارے لئے ہے اور تم سے ان اعمال کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا جو وہ کیا کرتے تھے(یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ ایصال ثواب باطل ہے کہ کسی کے عمل کا ثواب کسی دوسرے کو نہیں ملتا وہ صرف اسہی عمل کرنے والے لئے ہوتا ہے لہذا یہ جو قرآن مجید پڑھ کر دوسروں کو پہنچانے کی بدعقیدگی ہے اور توھین قرآن کریم ہے اسے ترک کرنا ضروری ہے ایسی مجلسیں قائم کرنا صحیح نہیں)

آیات البقرۃ 142 ۔۔۔ 151

جلد ہی بے وقوف انسان کہیں گے انھیں کس نے انھیں انکے مرکز توجہ سے پھیر دیا جس پر وہ تھے کہہ دے مشرق و مغرب صرف اللہ کا ہے وہ جسے چاہتا ہے درست راستے کی رہنمائی کرتا ہے(مرکز توجہ القبلۃ کا ترجمہ ہے مرکز توجہ یعنی وہ شیءیا وہ مقام جو اہتمام اور انتظام و انصرام کا مرکز و منبع ہو باقی چیزوں میں انتظام وہیں سے جاری ہوتا ہو۔یہاں یہ بتایا جارہا ہے کہ پہلے مسلمین کا مرکز توجہ اور تھا پھر بعد میں وہ بدل گیا اسکا ذکر آگے آرہا ہے تو بعض بے وقوف لوگ اس پر اعتراض کریں گے کہ انکا مرکز توجہ کیوں بدل گیا تو اللہ نے جواب دیا کہ مشرق و مغرب اللہ کا ہے وہ جس کو چاہے مرکز توجہ بنادے اس پر کوئی اعتراض نہیں کرسکتا وہ جس کو چاہے درست مرکز کی خبر دے)اور یوں ہی ہم نے تمہیں ایک معتدل جماعت بنایا ہے تاکہ تم دوسرے انسانوں کے گواہ بنو اور قاصد تمہارا گواہ بنے(یعنی مسلمین کو معتدل جماعت بنادیا اس لئے کہ وہ دیگر انسانوں کے بارے میں اللہ کی کتاب کے ذریعے گواہی یعنی یقینی خبر دینے والے بنیں کہ کون کتنا صحیح اور کتنا غلط ہے اور رسول انکا کتاب اللہ کے ذریعہ گواہ بنے کہ یہ مسلمین اپنے دعوے میں درست اور برحق ہیں یا کہاں تک درست ہیں)اور ہم نے جس مرکز توجہ پر تم قائم تھے اسے صرف اس لئے قائم کیا تھا کہ ہم ظاہر کردیں کہ جو اپنی ایڑیوں پر پلٹ جاتے ہیں ان میں سے کون قاصد کی پیروی کرتا ہے اور یہ ضرور مشکل ہے سوائے ان لوگوں پر جنھیں اللہ نے ہدایت دی ہے(تاریخ کے حساب سے یہ سابقہ مرکز توجہ بیت المقدس تھا اور بعض کا کہنا ہے کہ بیت المقدس کو رسول اللہ کے وفات کے بہت بعد میں بنایا گیا تھا خیر حقیقت یہ ہے کہ اس تاریخ کا کوئی قطعی ثبوت نہیں ہے مشکوکات ہیں اور جو بھی ہو مطلب واضح ہے کہ سابقہ کو مرکز توجہ اس لئے بنایا تھا کہ کفار میں سے کون رسول کریم کی پیروی کرتا ہے اور اتباع رسول اہل ہدایت کے سوا سب پر شاق ہے)اور اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا بے شک اللہ انسانوں پر نرم رویے والا خوب مہربان ہے تیرے چہرے کا آسمان میں پلٹنا ہم دیکھتے ہیں تو ہم تجھے ایسے مرکز توجہ کی طرف پھیردیں گے جس سے تو راضی ہوگا تو اپنی توجہ تو مسجد حرام کی طرف کرلے اور جہاں بھی تم ہو تو اپنی توجہات اسکی طرف پھیرلو(یعنی مسجد حرام اسے کعبہ اور بیت اللہ بھی کہتے ہیں اسے اپنی توجہ کا مرکز بنالو کہ یہاں اسلامی نظام کا نفاذ کرنا باقی مقامات سے زیادہ پختگی اور اہمیت سے ہونا چاہئے اور یہیں سے باقی دنیا میں اسلام کا نفاذ ہوگا کیونکہ یہ اب مسلمانوں کا مرکز توجہ بن چکا ہے لیکن افسوس بالائے افسوس کہ مسجد حرام جو کہ قبلہ ہونا چاہئے اسہی

ملک میں صحیح اور مکمل طور پر اسلام نافذ نہیں ہے) اور بے شک جنھیں الہامی کتاب دی گئی ہے وہ ضرور جانتے ہیں کہ یہ انکے آقا کی طرف سے سچ ہے اور اللہ انکے اعمال سے بلکل غافل نہیں ہے اور اگر جنھیں الہامی کتاب دی ہے اگر تو انکے پاس ساری دلیلیں بھی لے آئے تب بھی وہ تیرے مرکز توجہ کے پیروکار نہیں بنیں گے (یعنی مسجد حرام سے آنے والے حکم کے فرمانبردار نہیں ہونگے) اور تم انکے مرکز توجہ کے پیروکار نہیں ہو (یعنی تم ان کے مرکز توجہ سے آنے والے احکام کے پابند نہیں ہوگے) اور ان میں سے بعض بعض کے مرکز توجہ کے پیروکار نہیں ہیں اور اگر تو انکے جذبات کی پیروی کرے گا جبکہ تیرے پاس قطعی دلیل آچکی تو بے شک تو تب تو ضرور ظالم ہوگا (یعنی قرآن مجید سے صاف حکم آچکا ہے اگر تو اے مومن انکی مرضی کی بات کی پیروی کرے گا تو ظالم ہوگا) جنھیں ہم نے الہامی کتاب دی ہے وہ اسے ایسے پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور یقینا انکی ایک جماعت ضرور جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں حق تیرے آقا کی طرف سے ہے لہذا شک کرنے والوں میں شامل مت ہونا اور سب کی ایک مقصود سمت ہے جسکی طرف وہ توجہ کرتا ہے تو بھلائیوں میں مقابلہ کرو تم جہاں بھی ہوگے اللہ تم سب کو لے آئے گا (یعنی اگر بھلائیوں میں ایک دوسرے سے مقابلہ کروگے تو اللہ تمہاری پھوٹ ختم کرکے تمہیں جمع اور متفق کردے گا) یقینا اللہ ہر شیء صحیح طرح کرسکتا ہے اور تو جہاں سے بھی نکل تو اپنی توجہ مسجد حرام کی طرف کرلے (یعنی تم جس جگہ سے بھی نکل جاؤ تو تمہاری توجہ مسجد حرام کی طرف ہی ہونا چاہئے کہ وہاں کفر و شرک اور فسق و فجور نہ ہونے پائے وہاں اسلامی انتظام و انصرام قائم رہے یا قائم ہو) اور بے شک یہ تیرے آقا کی طرف سے ضرور سچ ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے بلکل غافل نہیں ہے اور تو جہاں سے بھی نکل تو اپنی توجہ مسجد حرام کی طرف کرلے اور جہاں بھی تم لوگ ہو تو اپنی توجہات اسکی طرف کرلو تاکہ دوسرے انسانوں کے لئے تمہارے خلاف کوئی دلیل نہ بنے (اسطرح کہ اللہ نے مسلمین کا مرکز بدل دیا ورنہ کفار جو پہلے مرکز کو ماننے والے تھے کہتے ہیں دیکھو یہ بھی ہمارے ہی مرکز پر ہیں اور پھر بھی ہماری مخالفت کرتے ہیں ان لوگوں کی اصل ہم ہی ہیں) مگر ان میں سے جنھوں نے زیادتی کی ہے تو ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو (یعنی انکے ڈر کی وجہ سے تم اللہ کے قرار دیئے ہوئے مرکز کا انکار نہ کردو ورنہ تمہیں اللہ کا عذاب ہوگا) اور یہ اس لئے تاکہ میں تم پر اپنی نعمت کو تام کروں اور تاکہ تم راہ نمائی پاؤ (رہنمائی اسطرح کہ جو قبلہ تمہارے لائق و مناسب ہے وہی تمہیں بتایا گیا ہے) جسطرح ہم نے تم میں تم ہی میں سے ایک قاصد بھیجا (یہ اس بات کی دلیل ہے کہ محمد رسول اللہ ہماری ہی طرح کے نفسیات و ادراک رکھنے والے ایک انسان تھے جنھیں نبوت دی گئی کوئی فرشتے یا روح نہیں تھے نہ نوری بشر تھے کیونکہ نوری بشر یعنی ایسی انسانی شکل کی مخلوق جسکی خلقت میں نور کی ملاوٹ ہو ایسے نہیں تھے جو انھیں ایسا مانے وہ کافر و مشرک ہے کیونکہ نوری بشر حقیقتا بشر نہیں ہے صورتا بشر ہے اور کتاب اللہ کے مطابق رسول حقیقتا ہماری نفسیات والے انسان و بشر تھے) جو تمہیں ہماری آیتیں پڑھ کر بتاتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں الہامی کتاب اور دانشوری سیکھاتا ہے اور تمہیں وہ سیکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے (یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اللہ آیتیں پڑھ کر سناتے تھے کتاب اللہ اور دانشوری کی تعلیم دیتے تھے کتاب اللہ پر تفصیل و تشریح کرکے اس پر اضافہ نہ کرتے تھے

جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال بد ہے اور وہ حدیث کو قرآن مجید کی مثل حجت و دلیل مانتے ہیں نعوذ باللہ بلکہ ہر مسلم کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ کتاب اللہ کو سیکھ کر باقیوں کو اسکی تعلیم دے۔ تعلیم مطلب قرآن مجید کی آیتوں کی تبلیغ کرنا جو کہ سب پر فرض ہے نہ کہ اس پر تشریحی اضافہ کرنا اور معلوم ہوا قرآن سمجھنے کے لئے کوئی عالم ہونا ضروری نہیں بلکہ عربی زبان آتی ہو کیونکہ رسول اللہ وہ عربی کی آیتیں ہی پڑھ کر عرب کو سناتے تھے اور عرب ایک ان پڑھ و امی قوم تھی بلکہ رسول اللہ تو دیہاتیوں کو آیتیں پڑھ کر سناتے اور وہ لوگ نصیحت لیا کرتے تھے تو معلوم ہوا قرآن حکیم کو سمجھنے کے لئے پڑھا لکھا ہونا ضروری نہیں بس عربی سمجھتا ہو جیسا ان پڑھ عربی)

آیات البقرۃ 152۔۔۔ 163

تو میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا(یہ حکم مسلمین کو ہے جیسا کہ انھی کی بات ہورہی ہے تو معلوم ہوا اللہ کا ذکر کرنے پر اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ بھی اسکا ذکر کرے گا ممکن ہے کہ یہ ذکر ملائکہ کو مجالس یا روز قیامت خلائق کی مجالس میں ہو جس سے اس ذاکر کی عزت کا ظھور ہو کہ اللہ جسکا ذکر کردے وہ کتنا باعزت ہے بشرطیکہ وہ مسلم ہو) اور میرا احسان مانو اور میرا انکار مت کرو(اللہ کا احسان ماننا یہ کہ اسکی نعمتوں کے بدلے اسکی بات مانی جائے یعنی میری فرمان برداری کرو اور کفر نہ کرو) اے مومنوں صبر اور فرمانبرداری سے مدد چاہو(معلوم ہوا کہ اللہ کے احکام پر صبر کرنے اور اسکی فرمان برداری کرنے سے مشکلات میں مدد حاصل ہوتی ہے اسکا صاف مطلب ہے کہ نافرمانوں کو اللہ کی طرف سے عذابات آتے ہیں کہ انھیں مدد حاصل نہیں ہوتی اور یہ حقیقت ہے اگرچہ وہ بظاہر کتنے ہی پر سکون اور عیش و آرام میں لگتے ہوں انھیں انکے گناہوں کے حساب سے نقصانات ہوتے رہتے ہیں بلکہ کافروں کے بارے میں تو اللہ نے فرمایا کہ انکی اولاد و اموال سے تعجب مت کرو یہ اس لئے ہیں کہ وہ انھیں اس سے عذاب دے اور وہ کافر ہی مرجائیں اور اللہ پرہیزگاروں کی مدد کرتا ہے یہ اسکا وعدہ ہے فرمایا من یتق اللہ یجعل له مخرجاً ویرزقه من حیث لا یحتسب و من یتوکل علی اللہ فهو حسبه (الطلاق :03) یعنی" جو اللہ سے ڈرے گا تو وہ اس کے لئے نجات کا راستہ بنادے گا اور وہ اسے ایسے نعمت دے گا کہ اسے گمان بھی نہیں ہوگا اور جو اللہ پر اعتماد کرے گا تو وہ اسے کافی ہوگا "یہ ہے صبر اور فرمانبرداری سے مدد حاصل کرنا) بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے(یہ اس بات کی صاف دلیل ہے کہ اللہ کے احکام پر صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ کبھی بھی برا نہیں کرتا ہمیشہ اچھا ہی کرتا ہے اگرچہ اسے برا محسوس ہوتا ہو کیونکہ اللہ انکا ساتھی ہے اور کوئی اپنے ساتھی کے ساتھ برا نہیں کرتا اگر انکے ساتھ کچھ بظاہر برا بھی ہو تو وہ حقیقت میں انکے لئے اچھا ہی ہے ان کے ساتھ ہونے والی برائی میں بڑی برائی سے حفاظت پنہاں ہوتی ہے ہاں اللہ کے نافرمان کے ساتھ بر ہوسکتا ہے اور کفار و مشرکین کے ساتھ وہ ضرور برا کرتا ہے دنیا اور آخرت میں یہ اسکا وعدہ ہے)اور جو اللہ کی راہ میں قتل کردیئے جاتے ہیں انھیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں شعور نہیں ہوتا(دین اسلام کا اصول ہے جو بے شمار آیات کریمہ سے ثابت ہے کہ جب کوئی انسان مرجاتا ہے تو پھر اسے قیامت میں زندہ کیا جائے گا یہ اصول شہید پر بھی لاگو ہوتا ہے کہ یہ بھی در حقیقت مردہ ہوتا ہے یہ حقیقت میں زندہ نہیں ہوتے بلکہ انکی زندگی غیر جسمانی اور

لاشعوری ہے کہ یہ بس نعمت کو محسوس کرتے ہیں وہ اللہ کے پاس زندہ ہیں قبروں میں نہیں اسکا مزید بیان آل عمران : 199 میں بھی آئے گا اگر اللہ نے چاہا ۔) اور تمہیں ضرور کچھ خوف و بھوک اور مال اور نفس اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے وہ لوگ جب انھیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یقینا ہمارا مالک اللہ ہے اور ہم اسہی کی طرف واپس ہونگے (یعنی اللہ کی طرف سے جب انھیں کوئی آزمائش پہنچتی ہے تو وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اس کے احکام پر صبر کرتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اللہ ہمارا مالک ہے یعنی وہ ہمارے ساتھ کچھ بھی کرے وہ مالک ہے اور ہم اسہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں یعنی موت آخری فیصلہ نہیں ہے روز قیامت بھی وہ ہی ہمارا مختار ہوگا) یہ وہ لوگ ہیں جن پر انکے آقا کی طرف سے ہدایات اور رحمت ہیں اور وہ ہدایت یافتہ ہیں (ہدایت یافتہ یوں ہیں کہ وہ اللہ کی کتاب سے صحیح اور غلط کے عالم ہیں اور آزمائش کے وقت غلط کو پہچان کر اس سے بچتے ہیں) بے شک صفا اور مروہ اللہ کی یاد دلانے والی چیزوں میں سے ہیں تو جو بھی عبادات کے لئے بیت اللہ جائے یا زیارت کا ارادہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے (یعنی جو حج یا عمرہ یعنی بیت اللہ کی زیارت کے ارادے سے جائے تو وہ اسکے لئے جائز ہے کہ وہ صفا اور مروہ جو کہ دو پہاڑیاں ہیں انکے گرد چکر لگانا ہے اب مرضی ہے کہ الگ الگ انکے گرد چکر لگایا جائے یا دونوں کے گرد ایک ساتھ ہی چکر لگایا جائے اگر ممکن ہے لیکن فی الحال تو ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی تک بھاگتے ہیں یہ طواف نہیں ہے یہ فضول عمل اور مکروہ اور توانائی ضائع کرنا ہے) اور جو بھی اضافی بھلائی کرے گا تو بے شک اللہ قبول کرنے والا وسیع علم والا ہے (معلوم ہوا عبادات کے لئے بیت اللہ حاضر ہونے اور زیارت کرنے والوں کے لئے صفا اور مروہ کا طواف مستحب ہے کیونکہ اللہ نے اس طواف کو اضافی بھلائی قرار دیا) بے شک جو لوگ اسے چھپاتے ہیں جو واضح دلیلیں اور ہدایت اللہ نے اتاری ہیں جبکہ ہم نے اسے کتاب میں صاف صاف بتادیا ہے ایسے لوگوں پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں مگر جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور صاف صاف بات بتادیں تو ایسے لوگوں کو میں معاف کروں گا اور میں بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہوں (یعنی اللہ کا حکم اور اسکی ہدایت کو چھپانا سے معافی کے لئے یہ کافی نہیں کہ بس آئندہ نہ کرنے کا عزم کرے بلکہ اسکی صورت یہ ہے کہ نہ کرنے کا عزم بھی کرے اور اس سے جو خرابی پیدا ہوئی ہے اسکی اصلاح بھی کرے اور جو بات چھپائی تھی اسے صاف صاف بتادے تب اللہ اسے معاف کرے گا) کوئی شک نہیں ہے کہ جنھوں نے انکار کیا ہے اور منکر ہی مر گئے تو ایسے لوگوں پر اللہ اور فرشتوں اور سارے انسانوں کی لعنت ہے اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے (ان پر دنیا اور آخرت دونوں میں ہی دائمی و مستقل پھٹکار ہے کیونکہ لعنت غیر مشروط و مطلق ہے) ان سے عذاب کم نہ کیا جائے گا اور انھیں مہلت نہ دی جائے گی اور تمہارا آقا ایک آقا ہے اس کے سوا کوئی تابعداری کے لائق نہیں ہے (معلوم ہوا اللہ کے سوا کسی کی محکومی و تقلید حلال نہیں اور وہ شرک ہے) سب پر مہربان ہے خصوصی مہربان ہے

آیات البقرۃ 164 ۔۔۔ 167

یقیناً آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات اور دن کی مختلف ہونے میں اور اس کشتی میں جو سمندر میں انسانوں کی منفعت لے کر چلتی ہے اور جو اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے زمین کے مردہ ہونے کے بعد جلا بخشی اور اس میں سارے چلنے والے پھیلائے اس نظام میں اور ہواؤں اور ان بادلوں کو جو آسمان اور زمین کے درمیان پابند ہیں پھیرنے میں ضرور عقل استعمال کرنے والوں کے لئے دلیلیں موجود ہیں (ان میں دلیلیں موجود ہیں کہ اللہ موجود ہے اور اللہ ایک اکیلا مدبر و منتظم ہے کوئی اسکا مقابل نہیں ہے ہر شیء اسکے تابع ہے ورنہ یہ سارا نظام کائنات فساد اور درہم برہم کا شکار ہوتا اللہ کا مخالف ان میں دخل اندازی کرتا اور جب اللہ کا وجود و واحدنیت کی دلیلیں ہیں تو اسکے پیغام اور پیغمبر کے ثبوت کی دلیلیں بھی حاصل ہونگی بشرطیکہ وہ پوری طرح عقل استعمال کرے) اور بعض انسان ایسے ہیں جو اللہ کے سوا مقابل بناتے ہیں وہ ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسے اللہ سے محبت (بلکل ایسا ہی ہے لوگ صحابیوں اور فقہاء اور مفتیوں اور اماموں اور اکابروں اور سرداروں اور سیاسی رہنماؤں اور مذھبی رہبروں اور سائنسدانوں کے خلاف کسی کی بات قبول نہیں کرتے اگرچہ اللہ کا فرمان ہی انکے خلاف کیوں نہ آجائے وہ اسکا معنی تبدیل کردیتے ہیں اور انھیں حجت اور اپنا سرپرست و مستقل حکم مانتے ہیں اور اللہ واحد قہار کو انکے تابع کرتے ہیں حالانکہ یہ حیثیت و رتبہ صرف اللہ کا ہے اور یہ سب لوگ کفار مشرکین ہیں جن سے قتال فرض ہے اگر قدرت ہو) اور جنھوں نے تسلیم کیا ہے وہ اللہ سے شدید ترین محبت کرتے ہیں (یعنی مومنین وہ ہیں جو اللہ سے بہت سختی سے محبت کرتے ہیں اسے ہی اپنے لئے حجت و سرپرست مانتے ہیں اسکے سوا کسی کو اپنا مستقل حکم نہیں بناتے اور سب کو اس کے تابع مانتے ہیں اور اپنے نفس کو اسکے سپرد کرچکے ہیں) اور ظالم (وہ لوگ جنھوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو حجت و سرپرست بنا لیا ہوگا) دیکھیں گے اپنے عذاب دیکھنے کے وقت کہ ساری قوت اللہ کی ہے اور یہ کہ اللہ سخت عذاب والا ہے اور اس وقت جب امام اپنی پیروی کرنے والوں سے بری ہوجائیں گے (کہہ دیں گے ہمارا ان سے کوئی لینا دینا نہیں ہے ہم نے انھیں نہیں کہا تھا کہ ہمیں اپنا سرپرست و حجت بناؤ) اور وہ عذاب دیکھ لیں گے اور انکے تعلقات ختم ہوجائیں گے (یعنی انکے امام انھیں اللہ کے عذاب کے خلاف بچانہ سکیں گے اور وہ ان سے قطعی تعلق کرلیں گے) اور پیروی کرنے والے کہیں گے کاش ہم واپس جاسکتے تو ہم ان سے بری ہوجاتے جسطرح یہ ہم سے بری ہوگئے ہیں (افسوس کے ساتھ کہیں گے کاش کہ ہم ان اماموں کی تقلید و تابعداری نہ کرتے انھیں حجت نہ مانتے) یوں ہی اللہ انکے اعمال انھیں ان پر حسرت بنا کر دیکھائے گا اور وہ آگ سے نہیں نکلیں گے (کیونکہ یہ سب کفار مشرکین ہیں جنھوں نے دنیا میں اماموں کو اللہ واحد قہار کے ساتھ سرپرستی و تابعداری میں شریک کررکھا تھا)

آیات البقرۃ 168 ۔۔۔ 176

اے انسانوں جو حلال پاکیزہ زمین میں ہے اس میں سے کھاؤ (یعنی ہر وہ غذا جو پاک ہے وہ انسان کھاسکتے ہیں اگرچہ انکی طبیعت اس سے ناگواری کرے جیسے بعض لوگ مچھلی سے ناگواری کرتے ہیں یا کچھ گوشت کھانا حلال ہے لیکن انسان کو ناگوار ہوتا ہے تو اسکا اعتبار نہیں

اعتبار اللہ کے حکم میں پاک و ناپاک کا ہے) اور شیطان کے نقش قدم پر مت چلو یقینا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ صرف تمہیں برائی اور بے حیائی اور اللہ پر بے دلیل بات کرنے کا حکم دیتا ہے (دین کے بارے میں کوئی بھی بات کہنا اور اسکی قطعی دلیل اسکے پاس نہ ہو تو یہ حرام ہے اور کفر و شرک بھی) اور جب انھیں کہا جائے اسکی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا ہے تو وہ کہتے ہیں بلکہ ہم تو اسکی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے اسلاف کو پایا ہے کیا اسکے باوجود کہ انکے اسلاف سمجھ نہ رہے ہوں اور ہدایت پر نہ ہوں (یہ حرکت ہمارے یہاں عام ہے اور یہ کام مقلد کرتے ہیں وہ لوگ کہتے ہیں اللہ کی کتاب تو فقیہ کے لئے حجت ہے ہمارے لئے جو فقیہ نے کہا وہ حجت ہے قرآن حکیم نہیں یا وہ کہتے ہیں ہم قرآن کو امام کی بات کے تابع کرکے سمجھتے ہیں ایسے شخص کے غیر مسلم ہونے میں کوئی شک نہیں جو قرآن مجید کو اپنے لئے دلیل و حجت نہ مانتا ہو یا قرآن حکیم کو مخلوق کے قول و فعل کے تابع سمجھتا ہو اور وہ ہی حرکت کرتے ہیں جو ابھی اللہ نے بتائی کہ جب انھیں کہا جائے کہ قرآن مجید میں یہ لکھا ہے تو جواباً وہ کہتے ہیں ہمارے امام اور علماء نے کچھ اور کہا ہے وہ تو زیادہ جانتے ہیں حالانکہ وہ اللہ علیم و قدیر سے زیادہ نہیں جانتے حقیقت یہ ہے کہ انکے اسلاف کچھ سمجھ نہیں پائے نہ وہ ہدایت پر ہیں جب وہ قرآن حکیم کے خلاف آرہے ہوں اور اسکا فیصلہ قرآن مجید کو سمجھنے اور اس میں تدبر و تفکر سے ہوگا جو کہ ہر انسان پر فرض اعظم ہے) اور انکار کرنے والوں کی مثال جیسے ایک شخص ہے جو اسے ڈانٹے جو پکار کے سوا کچھ سنتے ہی نہیں یہ بہرے گونگے اندھے ہیں کیونکہ عقل استعمال نہیں کرتے (یعنی یہ کافر نہ سننے والی قوم ہے انھیں سمجھانا بھینس کے آگے بین بجانا ہے تو معلوم ہوا حق کی طرف آنے کے لئے عقل استعمال کرنا فرض ہے اسے اجتہاد بھی کہتے ہیں عقل حق حاصل کرنے کا وسیلہ ہے اور کتاب اللہ حق ہے) اے مومنوں جو پاکیزہ نعمتیں ہم نے تمہیں عطا کی ہیں ان میں سے کھاؤ (معلوم ہوا ہر پاکیزہ نعمت حلال ہے) اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسکی تابعداری کرتے ہو اس نے صرف تم پر مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس چیز کو غیر اللہ کے لئے مشہور کیا گیا ہو اسے حرام کیا ہے (معلوم ہوا اس حکم ربی کے مطابق غذا میں صرف یہ چار اشیاء حرام ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ سب ناپاک اشیاء ہیں کیونکہ یہ حرام ہیں کیونکہ اس سے پہلے ہی اللہ نے پاکیزہ طیبات کو حلال کیا ہے) تو جو بھی مجبور ہوجائے نہ سرکشی کررہا ہو نہ حد سے بڑھ رہا ہو تو اس حالت میں کوئی گناہ نہیں ہوگا یقینا اللہ بڑا معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے (یعنی یہ چار غذائیں حرام تو ہیں لیکن اگر مومن کے پاس کوئی چارہ نہ ہو اور یہ ہی اشیاء موجود ہوں تو انھیں بقدر ضرورت کھالینے میں کوئی گناہ نہیں ہے لیکن اس میں ناچار ہونا ہی کافی ہے حالت اتنی بدتر ہونا ضروری نہیں کہ جان حلق میں آجائے اور مرنے کے قریب ہو) جو لوگ اس کتاب کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے نازل کی ہے اور اسکے بدلے حقیر عوض لیتے ہیں ایسے لوگ تو بس یقینا آگ کھا کر اپنے پیٹوں میں داخل کررہے ہیں اور اللہ ان سے قیامت کے دن گفتگو نہیں کریگا اور انھیں پاک نہیں کرے گا (یہ گناہ کبیرہ اور کفر ہے اس حکم میں اللہ نے صاف صاف فرمادیا کہ انھیں پاک نہیں کرے گا مطلب ایسے لوگوں کی معافی نہیں ہوگی جب معافی نہیں ہے تو جھنم میں دخول ہوگا جو کہ ابدی عذاب کی جگہ ہے اور افسوس کی بات ہے کہ یہ گناہ یہاں مذھبی طبقے میں بہت عام ہے وہ اسے حلال سمجھتے ہیں اور جرءت سے

کرتے ہیں انھیں اللہ کا ذرا خوف نہیں ہے ہاں اپنے فرقوں کی مخالفت کا بہت خوف ہے) اور انھی کے لئے دردناک عذاب ہے انھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اور مغفرت کے بدلے عذاب مول لے لیا تو انھیں آگ سے کون بچائے گا یہ اسوجہ سے ہوا ہے کہ اللہ نے کتاب برحق اتاری ہے اور جنھوں نے کتاب کے معاملے میں مخالفت کی ہے ضرور وہ دور کے جھگڑے میں ہیں (یعنی وہ جھگڑے میں بہت دور نکل چکے ہیں انکا حق پر آنے بہت مشکل ہوگیا ہے اور یہ حقیقت ہے ہم اسے دیکھ رہے ہیں ایسے لوگ بہت ہٹدھرم ہوتے ہیں انھیں سمجھایا نہیں جاسکتا)

آیات البقرۃ 177 ۔۔۔ 182

نیکی یہ نہیں ہے کہ تم مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرلو بلکہ وہ شخص سراپا نیکوکار ہے جو اللہ اور آخری دن اور فرشتوں اور الہامی کتاب اور نبیوں کو تسلیم کرے اور قریبی رشتےداروں اور یتیموں اور جو سخت محتاج ہوں اور مسافر اور مانگنے والوں کو اور غلاموں کے معاملات میں مال کو اللہ کی محبت میں دے (یہ سب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے مقامات ہیں اور یہ خرچ کرنے کی اسلام میں بڑی تاکید ہے حتی کہ اپنے مال کا افضل حصہ اللہ کی بتائی ہوئی راہ میں خرچ کرنا عظیم فرض ہے جسکا ترک کفر و ارتداد ہے اور ظاہر سی بات ہے جب تک کسب حلال نہ کیا جائے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں ہوسکتا لہذا کسب حلال کرکے مال خرچ کرنا فرض ہے) اور دین کا درس قائم کرے اور مال کا افضل حصہ دے دے اور وہ لوگ بھی جو اپنے وعدے کو پورا کریں جو انھوں نے کیا ہے (معلوم ہوا اپنا وعدہ و معاہدہ پورا کرنا نیک ہی ہے اور فرض بھی ہے اللہ نے فرمایا اوفوا بالعقود یعنی "وعدوں کو پورا کرو") اور تنگی اور تکلیف میں اور سختی کے وقت صبر کرنے والے (یعنی اللہ کے احکام پر صبر کرنے والے کہ جب وہ کسی آزمائش میں پڑجاتے ہیں تو نافرمانی نہیں کرتے) یہ لوگ سچے ہیں اور یہ لوگ نیکوکار ہیں اے مومنوں تم پر مقتولوں کے معاملے میں بدلا لینا ضروری کردیا گیا ہے (معلوم ہوا مقتول کا بدلہ لینا ہر مسلم پر فرض ہے ایسا نہیں کہ قاتل ناحق کو چھوڑدیا جائے اگرچہ مقتول مظلوم کافر ہی کیوں نہ ہو کیونکہ آیت میں مسلم ہونے کی شرط نہیں ہے) آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور مونث کے بدلے مونث (یعنی ایسا نہ ہو کہ اگر کسی آزاد نے دوسرے آزاد کو ناحق قتل کیا تو اسکے بدلے کسی بے گناہ غلام کو قتل کیا جائے یا غلام کو آزاد نے قتل کیا تو آزاد کو چھوڑ کر کسی بے گناہ غلام کو قتل کردیا جائے یا کسی مؤنث نے مؤنث کو قتل کیا تو کسی بے گناہ مرد کو قتل کردیا جائے بلکہ آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور مونث کے بدلے مونث ہی ہو کیونکہ وہی قاتل ہیں اور قاتل سے قصاص لینا فرض ہے جیسا کہ سابقہ جملے میں ہی گذرا ہے) تو جس کے لئے اسکے بھائی کے طرف سے کچھ معاف کردیا جائے (ظاہر ہے وہ مقتول مظلوم کے قریبی لوگ ہیں وہ کچھ معاف کردیں اور کچھ اور جائز طریقے سے طے ہوجائے) تو بھلائی کیساتھ پیروی کرنا ہے اور نیکی کیساتھ ادائیگی کرنا ہے (پھر قاتل کو چھوڑدیا جائے گا) یہ تمہارے آقا کے طرف سے نرمی اور رحمت ہے تو جو بھی اس کے بعد حد سے بڑھے گا (مثلا جس پر صلح ہوئی ہے وہ بھی لے لیتا ہے اور قاتل کو قتل بھی کردیتا ہے یاد رہے یہ سب تب ہے جب قتل ارادے

سے ہو کیونکہ جس سے خطا سے قتل ہو جائے وہ تو قاتل ہی نہیں ہے وہ معاف ہے اسکے احکام سورۃ النساء میں ہیں) تو اسہی کے لئے دردناک عذاب ہوگا(اس گناہ پر عذاب وارد ہے لہذا یہ کبیرہ گناہ اور کفر ہے) اور اے حق پرستوں تمہارے ہی لئے بدلا لینے میں زندگی ہے تاکہ تم نیک بنو(یہ حقیقت ہے ہمارے یہاں تحصیل قصاص میں بہت کمزوری ہے اس وجہ سے دہشت گردی اور فتنہ فساد ہے ظاہر ہے جب مقتول کے ساتھیوں اور محبوں کو عدالتوں سے بدلہ نہیں ملے گا یا اس میں زیادہ دیر سویر کی جائے گی اور انکے سینوں کی آگ نہیں بجھے گی تو وہ خود ہی بدلہ لینے نکلیں گے اور ممکن ہے وہ کسی بے گناہ کو غلط فہمی میں قاتل سمجھ کر قتل کردیں کیونکہ وہ جذبات میں ہوتے ہیں اور انکے پاس تحقیق کے اتنے اسباب بھی نہیں ہوتے یا قانون کی گرفت سے بچنے کے لئے موقع واردات پر کسی بے گناہ کو مارڈالیں ثبوت مٹانے کے لئے اور جب یہ ہوگا ہر مظلوم تنہا ہی بدلہ لینے نکلے گا اور بہت امکان ہے کہ اپنی بے علمی اور حماقت میں ناحق قتل کردے اور جس معاشرے میں یہ ہوتا ہے وہاں فساد ہوتا ہے جیسے پاکستان) جب موت تم میں سے کسی کے قریب ہو اگر وہ کوئی بھلائی چھوڑے تو تم پر والدین اور قریبی رشتے داروں کے لئے بھلے طریقے سے وصیت کرنا فرض کردیا گیا ہے(یعنی جو مر رہا ہے اور حلال چھوڑ رہا ہے تو اس پر فرض ہے کہ وہ اپنے والدین اور قریبی رشتے داروں کے لئے جائز طریقے سے وصیت کردے)یہ ڈرنے والوں پر بطور تاکید ہے(یعنی اصحاب تقوی پر یہ سختی سے فرض ہے) تو جو اسے سننے کے بعد اسے تبدیل کریگا تو اسکا وبال صرف ان لوگوں پر ہے جو اسے تبدیل کریں گے یقینا اللہ سننے والا وسیع علم والا ہے تو جو وصیت کرنے والے سے ناحق طرفداری یا گناہ کا خوف کرے پھر ان کے درمیان اصلاح کردے تو اس پر کوئی وبال نہیں ہے(یعنی کوئی کتاب اللہ کا عالم موجود ہے وہ وصیت میں کوئی حرام و ناحق شیء پاتا ہے تو وہ اس میں تبدیلی کرکے اصلاح کردے تو یہ تبدیلی گناہ نہیں ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ موصی لھم یعنی جن کے لئے وصیت کی گئی ہے یا جو ان وصیت کا نگران ہے اسکو خبردار کرکے یہ تبدیلی کرے تاکہ بعد میں کوئی ناحق الزام نہ لگے اور گواہ بھی بنالے)یقینا اللہ بہت مٹانے والا خصوصی مہربان ہے

آیات البقرۃ 183۔۔۔ 188

اے مومنوں تم پر روزے فرض کردیئے گئے ہیں جسطرح تم سے پہلے والوں پر فرض کردیئے گئے تھے تاکہ تم نیک بنو(اس سے معلوم ہوا کہ روزوں کی مشروعیت اس لئے ہے کہ مومنین متقی و پرہیزگار بنیں۔ مسئلہ ہر وہ روزہ باطل وغیر مشروع ہے جس میں روزے دار گناہ کردے کیونکہ وہ روزہ مشروع کیا گیا ہے جسکا انجام تقوی اور پرہیزگاری ہو جس روزے میں تقوی نہیں وہ روزہ نہیں۔) گنتی کے دن ہیں تو جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں تو دوسرے ایام میں سے شمار کیا جائے گا(یعنی ماہ رمضان میں اگر کوئی بیمار ہو جائے یا سفر میں ہو تو اس پر روزہ فرض نہیں رمضان کے علاوہ دوسرے ایام میں رکھ لے۔ اللہ نے بس یہ ان دو باتوں کو روزے کے عذر میں شامل کیا ہے بس یہ دو اعذار ہیں روزہ ترک کرنے کے باقی کسی حالت میں روزہ ترک کرنا حرام ہوگا۔ مسئلہ: اب بیماری کیسی بھی ہو روزے میں رکاوٹ ہو یا نہ ہو روزہ معاف

ہوگا کیونکہ بیماری کی اللہ نے کوئی شرط و پابندی نہیں لگائی اوریوں ہی سفر چھوٹا ہو یا بڑا ہو مشکل ہو یا آسان ہو بس سفر ہو تو روزہ معاف ہے ۔ مسئلہ : اسکی قضا فرض ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا اسکا شمار دوسرے ایام میں ہے اور جسکا شمار ہو رہا ہے وہ تو فرض ہیں تو دوسرے ایام میں بھی اپنے ہی حکم پر برقرار رہے گا یعنی اسکی قضا فرض ہوگی) اور جو لوگ اسکی طاقت رکھتے ہو ان پر ایک ایسے شخص کا کھانا فدیہ ہے جو سخت محتاج ہو(یعنی جن میں روزہ رکھنے کی طاقت تھی پھر بھی بلاعذر شرعی ترک کردیا تو اسکے ذمہ پر ایک سخت محتاج شخص کو کھانا دینا ہے۔ مسئلہ : ہر روزے کو بلاعذر شرعی ترک کرنے پر ایک سخت محتاج شخص کو کھانا دینا فرض ہے کیونکہ یہاں آیت میں بات انفرادی روزے کے ترک کے اعذار کی ہو رہی ہے نہ کہ پورے مہینے کے روزوں کی تو اگر کسی نے دس رمضان کے روزے بلا عذر شرعی ترک کئے ہیں تو دس مذکور فدیئے دے گا) تو جو اضافی طور پر خوشی سے کریگا تو اسکے لئے بہت بہتر ہے(یعنی مقرر فدیئے سے اضافی طور پر اور کھانا کھلادے تو مستحب اور زیادہ اچھا ہے لیکن ضروری نہیں) اور تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم یقین کرو(یعنی جو اللہ نے تم پر روزے فرض کئے ہیں انھیں ادا کرنا تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم یقین کرو کیونکہ اللہ خالق کائنات ہر شیء کے رازوں سے باخبر ہے وہ جانتا ہے کہ روزے رکھنا تمہارے لئے بہت اچھا ہے) رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو کہ انسانوں کے لئے ہدایت ہے اور ہدایت کی صاف صاف دلیلوں پر مشتمل ہے(اس بات میں کوئی شک نہیں کہ قرآن حکیم سب سے اعلی ہدایت کی کتاب ہے او رجب ایسا ہے تو اس میں منسوخ احکام کا پایا جانا اس الوہی دعوے کے منافی و مخالف ہے کیونکہ منسوخ حکم دین سے خارج اور متروک العمل ہوتا ہے اس پر عمل حرام اور گمراہی ہوتا ہے اس کا قرآن عظیم میں پایا جانا مطلب قرآن میں گمراہی و باطل ہے لہذا ہر حکم منسوخ کو قرآن حکیم سے مٹادیا گیا لوگوں سے بلادیا گیا جیسا کہ اللہ کی سنت ہے) تو تم میں سے جس کے پاس وہ مہینہ آئے تو اسے چاہئے کہ وہ اسکا روزہ رکھے(معلوم ہوا ماہ رمضان کے روزے رکھنے کا حکم ہے وہ فرض ہے ایک بھی ترک کرے تو فاسق ہے) اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں سے شمار کیا جائے گا(اس پر حاشیہ گذر چکا ہے) اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ کرتا ہے اور تمہارے ساتھ درشواری نہیں چاہتا اور یہ اس لئے کہ تم تعداد مکمل کرو(یعنی مہینے کی تعداد روزوں سے مکمل کرو) اور تم اللہ کی بڑائی مانو جسطرح اس نے تمہیں رہنمائی کی ہے اور اس لئے ہے کہ تم احسان مانو اور جب میرے غلام تجھ سے میرے بارے میں پوچھیں تو یقینا میں قریب ہوتا ہوں(یعنی اللہ ہر وقت ہی قریب ہے) میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو انھیں چاہئے کہ میری بات قبول کریں اور مجھے تسلیم کریں تاکہ انھیں درست راہ ملے(یعنی اللہ دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہے جب اسکا بندہ اس سے دعا کرتا ہے لہذا بندوں کو بھی چاہئے کہ وہ ایمان لائیں تاکہ انھیں راہ حق حاصل ہو اس میں مومن ہونے کی پابندی نہیں وہ کافر کی بھی دعا قبول کرتا ہے) روزوں کی رات میں تمہارے لئے تمہاری عورتوں سے ہمبستری کرنا حلال کردیا ہے وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم انکے لئے لباس ہو(یعنی تمہاری عورتیں تمہیں جنسی گناہوں سے بچاتی ہیں اور تم انھیں جنسی گناہوں سے مثلا زنا سے بچاتے ہو اسی وجہ سے ایک کو دوسرے لئے لباس

سے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ لباس انسان کو مضرات اور ناپاکیوں سے بچاتا ہے) اللہ جانتا ہے کہ تم اپنے نفس میں خیانت کرتے تھے تو اس نے تم پر نرمی کی اور تمہیں معاف کیا تو اب تم ان سے ہمبستری کر لیا کرو(یعنی تم روزے کی راتوں میں اپنی عورتوں سے ہمبستری کر کے گناہ کرتے تھے جیسا کہ ربط کلام سے ظاہر ہے یہ حکم منسوخ ہے جسکی صراحت ان آیتوں میں ہے اور بعد میں رمضان کی راتوں میں اپنی عورتوں سے جماع کرنا حلال کر دیا گیا اور یہ حکم منسوخ پہلے قرآن مجید کا ہی حصہ تھا منسوخ ہونے پر خارج کر دیا گیا) اور جو اللہ نے تمہارے لئے طے کر دیا ہے اسکا ارادہ کرو اور کھاؤ اور پیو حتی کہ تمہارے لئے دن کی سفیدی رات کی سیاہی سے الگ ہو کر نمایاں ہو جائے(یہ سورج طلوع ہونے سے تھوڑا پہلے یا عین طلوع شمس کا وقت ہے جس پر دن کی سفیدی رات کی سیاہی سے الگ ہو کر نمایاں ہوتی ہے اس سے پہلے اجالا تو ہوتا ہے لیکن اس میں سیاہی ملی ہوئی ہوتی ہے جس وجہ سے سارے آسمان پر سفیدی نہیں ہوتی اور مغرب کی طرف سیاہی زیادہ باقی رہتی ہے تو جب یہ سیاہی مکمل طور پر آسمان سے ہٹ کر سفیدی سے علیحدہ ہو جائے اس سے پہلے تک کھا پئ سکتے ہیں اور یہ بات رسول اللہ سے بھی منقول ہے کہ " زر نے حضرت حذیفہ سے کہا آپ نے رسول اللہ کے ساتھ کب سحری کی تو انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ کے ساتھ سحری کی جب دن ہو چکا تھا بس سورج طلوع نہیں ہوا تھا " اسے نسائی نے اپنی مشہور سنن میں روایت کیا ہے لیکن افسوس کی بات ہے ہمارے یہاں اس آیت پر عمل نہیں ہوتا اسکے خلاف عقیدہ رکھا جاتا ہے) پھر روزوں کو رات تک مکمل کرو(سب کو علم ہے کہ رات کونسا وقت ہوتا ہے سورج غروب ہونے کا وقت رات نہیں ہوتا بلکہ رات اس وقت کو کہتے ہیں جب ماحول میں تاریکی چھا جاتی ہے آسمان میں بلکل روشنی باقی نہیں رہتی اگر سورج غروب ہو گیا ہو اور روشنی باقی ہو تو اسے شام کہا جاتا ہے رات نہیں) اور جب تم مساجد میں ٹھیرے ہو تو ان سے ہمبستری مت کرو یہ اللہ کی حدیں ہیں اسکے قریب بھی مت آؤ اس ہی طرح اللہ اپنی آیتوں کو انسانوں کے لئے صاف صاف بتاتا ہے تاکہ وہ نیک بنیں(جب اللہ نے اپنی آیتوں کو صاف صاف بتا دیا تو ہمیں کسی سے انکی وضاحت مانگنے کی ضرورت نہیں وہ خود ہی سمجھ آجاتی ہیں اور نہ ہی اللہ کی کتاب کو سمجھنے کے لئے کسی اور کی اضافی تشریح و تفسیر کی محتاجی ہے جو بھی اس کتاب سے نصیحت لینا چاہئے وہ لے سکتا ہے اللہ نے فرمایا فمن شاء ذکرہ (سورہ عبس) یعنی " تو جو چاہئے اس سے نصیحت لے لے ") اور ایک دوسرے کے اموال ناحق طریقے سے مت کھاؤ(یعنی مومنوں کو خطاب کر کے کہا جارہا ہے کہ ایک دوسرے کے مال ناحق طریقے سے مت کھاؤ اور برحق طریقہ کیا ہے وہ اللہ نے بتا دیا ہے تجارت کا طریقہ اور اس میں غیر مسلموں کے اموال شامل نہیں ہیں۔کھانے کا مطلب صرف کھانا نہیں ہے بلکہ مراد ہے استعمال کرنا ہے کیونکہ ان اموال کی حفاظت و حرمت کا قانون بتایا جارہا ہے جو باہم متعلق ہیں اور حفاظت مطلقا استعمال کی ممانعت سے ثابت ہوگی نہ کہ صرف کھانا منع کرنے سے کہ حرام طریقے سے پئ لے تو کوئی بات نہیں یہ قرینہ کلام ہے جس سے معنی کا تعین ہو رہا ہے۔کھانا استعمال و تصرف کے معنی میں مجازی طور پر استعمال کرتے ہیں جیسے کہتے ہیں کہ فلاں عورت اپنے شوہر کی ساری دولت کھا گئی تو مال کھا گئی مطلب استعمال کر گئی) اور نہ ہی انھیں فرماں رواؤں(یعنی جنھیں فرمان جاری کرنے کا اختیار ملا ہوا

ہے مثلا قاضی) کو اس مقصد سے پیش کرو کہ تم جان بوجھ کر گناہ کے ساتھ انسانوں کے اموال کا ایک حصہ کھا لو (مثلا کسی قاضی کو رشوت کے طور پر اپنا مال دے دیا تاکہ وہ اسکے حق میں فیصلہ کرلے اور یہ فریق مخالف کا مال ہڑپ لے)

آیات البقرۃ 189 ۔۔۔ 196

اے بندے وہ تجھ سے چاند کے مختلف حالات کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دے وہ انسانوں اور بغرض عبادت بیت اللہ حاضر ہونے کے لئے اوقات ہیں (یعنی یہ جو چاند اپنی مختلف صورتوں کے ساتھ ہر رات ہمارے سامنے آتا ہے یہ اس لئے ہے تاکہ انسان اپنے اور بغرض عبادت بیت اللہ حاضر ہونے کے اوقات کو طے کرسکے معلوم ہوا کہ انسانوں کے لئے دنوں اور اوقات کا تعین چاند کے حساب سے ہونا چاہئے لیکن افسوس ہے کہ پوری دنیا سوائے چند لوگوں کے سب زمین یا سورج کے حساب سے اپنا اوقات اور ایام کا تعین کرتے ہیں عیسوی اور شمسی سال اسی حساب سے جاری ہوتے ہیں یہ غیر موضوع ہیں اور اسلام میں انکی کوئی مشروعیت نہیں ہے) اور بھلائی یہ نہیں ہے کہ تم گھروں میں انکے پیچھے سے داخل ہو (کیونکہ اس حرکت کا نیکی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے یہ کام کسی فضیلت کا باعث نہیں ہے) بلکہ جو پرہیزگار ہو وہ سراپا نیک ہے (یعنی اصل نیکی اور فضیلت تقوی و پرہیزگاری ہے جو پرہیزگار ہوگا وہی نیک ہوگا جھوٹی باتوں کو نیک مان کر خود کو پرہیزگار سمجھنا کفر و بدعت ہے مثلا ثواب سمجھ کر محمد رسول اللہ کی پیدائش کا جشن منانا یا سر پر عمامہ پہننا یا تہبند پہننا یا استنجاء کے لئے پتھر استعمال کرنا یا اور ثواب سمجھ کر سیدھے ہاتھ کھانا کھانا اور بائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا وغیرہ اس طرح کے بہت سارے اعمال ہیں جنکا کرنا نہ کرنا برابر ہے اسے ثواب مان کر لوگ کرتے ہیں یہ سب اسی قبیل سے ہیں یہ اور یہ کفر و شرک ہے دین میں ایسی بات داخل کرنا ہے جو اس میں سے نہیں ہے جس کی وجہ جاھل پیشوا ہیں جو خود کو مفتی و علامہ سمجھتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ قرآن حکیم سے نصیحت و ہدایت لینے کا گمراہی اور بدینی مانتے ہیں یہ ائمہ کفر ہیں اور انکے پیشوا کفر کے مرتکب ہیں ہاں اگر کوئی دین و شریعت کا فیصلہ سمجھ کر نہ کرے تو کفر تو نہیں ہے) اور گھروں میں انکے دروازوں سے آؤ (یعنی گھروں کے پیچھے سے داخل ہونا کوئی باعث و ثواب و فضیلت نہیں ہے گھروں کے دروازوں سے آؤ) اور اللہ سے ڈرو (یعنی یہ بدعقیدگی میں مت پڑو اور نیک بنو) تاکہ تم کامیاب ہو اور جو تم سے قتال کرتے ہیں ان سے اللہ کی راہ میں قتال کرو (یعنی بزدل بن کر اپنے ہاتھوں کو مت روکے رکھو اگر تم سے کوئی ناحق قتال کررہا ہے تو تم بھی ان سے قتال کرو) اور حد سے نہ بڑھو یقینا اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا (یعنی اسلام کے دائرے میں رہ کر قتال کرو اور ناحق قتال کیا ہے اسکی تصریح اللہ قرآن حکیم میں کرچکا ہے) اور جہاں تم انھیں پاؤ قتل کرڈالو (یعنی جو تم سے ناحق لڑتے ہیں) اور انھیں نکالو جسطرح انھوں نے تمہیں نکالا اور آزمائش قتل سے زیادہ سخت ہوتی ہے اور ان سے مسجد حرام کے پاس قتال مت کرو حتی کہ وہ تم سے وہاں قتال کریں تو اگر وہ تم سے قتال کریں تو تم انھیں قتل کرو کافروں کا بدلا یوں ہی ہے (مسلمانوں سے ناحق قتال کرنے والوں کو اللہ نے کافر قرار دیا تو معلوم ہوا مسلمانوں سے ناحق قتال کرنے والا اللہ کے نزدیک کافر ہے اگرچہ وہ قرآن پر ایمان رکھتا ہو) تو اگر وہ باز آجائیں (یعنی قتال روک

دیں اور اللہ سے توبہ کرلیں) تو یقینا اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اور ان سے قتال کرتے رہو حتی کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور ساری حکومت اللہ کی ہوجائے(یہاں سے ناحق مقاتلین سے قتال کا مقصد بتادیا ہے کہ ان سے قتال کرنا تب تک نہیں روکا جاسکتا جب تک جنگ سے پیدا ہونے والی خرابی ختم نہ ہوجائے اور انکی حکومت ختم کرکے اسلامی حکومت نافذ نہ کردی جائے) پھر اگر وہ باز آجائیں تو زیادتی کرنے والوں کے سوا کسی پر کاروائی نہیں حرام مہینہ حرام مہینے کے بدلے ہے(یعنی اگر حرام مہینے میں فریق مخالف حملہ کردے تو تم بھی بعد میں حرام مہینے میں حملہ کرسکتے ہو جن کی حرمت فریقین نے پہلے طے کی تھی)اور محترم چیزوں میں بدلا ہے(یعنی جنگ سے ہٹ کر جو تحفظ و احترام کی اشیاء ہیں ان میں بدلہ ہے کیونکہ جنگی اشیاء کو تباہ کرنا تو ویسے ہی قتال کا حصہ ہے مثلا حرام مہینے کے بدلے حرام مہینے میں حملہ کرکے بدلا لے سکتے ہیں اور یوں ہی اگر ہماری مسجد پر حملہ کردیا جو کہ ہمارے نزدیک محترم و محفوظ ہے تو اسکے بدلے میں انکی محترم شیء پر حملہ ہوگا مثلا مندر یا گرجا یا ہسپتال یعنی وہ شیء جو انکے نزدیک قابل احترام و تحفظ ہے) تو تم پر جو بھی زیادتی کرے گا تو اس پر اتنی ہی کاروائی کرو جتنی اس نے تم پر زیادتی کی ہے اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو اس چیز پر پیش مت کرو جس کا انجام ہلاکت ہے اور بھلائی کرو(یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور خرچ کو چھوڑ کر خود کو ایسی حرکت پر پیش نہ کرو جسکا انجام ہلاکت ہے کیونکہ خرچ کا حکم ہے تو اس کو ترک کرکے خود کو تم عذاب کے سبب پر پیش کردو گے یہاں جسمانی و طبی ہلاکت مراد نہیں بلکہ عذاب والی ہلاکت مراد ہے جیسا کہ تناظر کلام سے ظاہر ہے) یقینا اللہ نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے اور بغرض عبادت بیت اللہ حاضر ہونے اور اسکی زیارت کو اللہ کے لئے مکمل کرو(یعنی بغرض عبادت حاضری بیت اللہ و زیارت بیت اللہ کو ادھورا مت چھوڑو اسے اللہ کے لئے پورا کرو) تو اگر تمہیں روک دیا جائے تو جو بھی قربانی یسر ہوجائے وہی ہے(یعنی اگر بغرض عبادت حاضری و زیارت سے روک دیا جائے تو قربانی جو بھی یسر ہو کتنی بھی قیمت کی ہو وہ ہی کروادی جائے)اور قربانی اپنے مقام تک پہنچنے سے پہلے اپنے سروں کو مت مونڈواؤ(یعنی قربانی ایک مقام پر پہنچ کر ہوگی اور وہ ہے بیت اللہ جیسا کہ دوسری آیتوں میں بتایا گیا ہے فرمایا محلھا الی البیت العتیق لیکن اب بیت اللہ کے پاس قربانیاں نہیں ہوتیں یہ مجبوری کی صورت ہے) تو جو تم میں سے مریض ہو یا اسکے سر میں کوئی اذیت ہو تو فدیہ ہے تین یا اس سے زیادہ روزوں کا یا کوئی صدقہ(یعنی کچھ بھی صدقہ کرے) یا کسی قربانی کا(یعنی اگر مریض ہے یا سر میں کوئی اذیت ہے اور بغرض عبادت حاضری و زیارت سے رک گیا ہے تو ان تین صورتوں میں سے کوئی بھی ایک صورت سے فدیہ کردے) پھر جب تمہاری رکاوٹ دور ہوجائے تو جو بھی زیارت سے فائدہ اٹھا کر بغرض عبادت حاضری بیت اللہ کی طرف ہولے تو جو بھی قربانی یسر ہو وہی ہوگی(یعنی زیارت کے لئے گیا تھا تو حج بھی کرلے تو اس صورت میں جو بھی قربانی کا جانور یسر ہو کرڈالے) پھر جو نہ پائے تو دوران حج تین دن کے روزے ہیں اور سات روزے جب تم واپس آؤ یہ مکمل دس ہیں یہ احکام ان کے لئے ہیں جن کے اہل خانہ مسجد حرام کے حاضرین

نہ ہوں(یعنی اسکے اہل خانہ مسجد حرام کعبہ مشرفہ پر حاضر رہنے والے نہ ہو باہر کے ہوں) اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ سخت پکڑ والا ہے

آیات البقرۃ 197۔۔۔210

اس حاضری کے مہینے طے شدہ ہیں(یعنی عبادات کے لئے بیت اللہ کی حاضری طے شدہ مہینوں میں مشروع ہے ورنہ اس حاضری کی ادائیگی شمار نہیں ہوگی۔ مہینوں کی تعیین اللہ نے انسانوں پر چھوڑدی ہے وہ اس حاضری کے لئے خود مہینے طے کرلیں جیسے ذی الحجہ کا مہینہ حاضری کے لئے طے ہے) تو جو ان مہینوں میں یہ حاضری مقرر کرلے تو اس حاضری کے دوران نہ کوئی جنسی گفتگو ہو اور نہ گناہ ہو اور نہ ہی کوئی بحث و مباحثہ ہو(یعنی اسلام میں اس حاضری کے دوران ان میں سے کسی حرکت کی گنجائش نہیں ہے لہذا جس حاضری میں ان میں سے کوئی حرکت کی جائے وہ مشروع نہیں ہوگی وہ حاضری باطل ٹھہرے گی) اور جو بھی بھلائی تم کرو گے اللہ اسے جانتا ہوگا اور زاد راہ لے لو کیونکہ سب سے اچھا زاد راہ پرہیزگاری ہے(یعنی جب اس حاضری کے لئے جاؤ تو زار راہ لو یہ فرض ہے تو اللہ پر اعتماد و توکل کے نام پر زاد راہ مت چھوڑ دو بلکہ لو یہ اللہ کا حکم ہے) اور اے حق پرستوں مجھ سے ڈرو تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے آقا کے فضل کا ارادہ کرو پھر جب تم عرفات سے آؤ تو محترم عبادت گاہ کے پاس اللہ کا ذکر کرو اور اسکا ذکر کرو جیسا اس نے بتایا ہے اگرچہ تم اس سے پہلے ضرور گمراہ تھے پھر جس طرح لوگ نکلیں تم بھی نکلو اور اللہ سے معافی مانگو یقینا اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے پھر جب تم اپنے تابعداری کے طریقے پورے کرلو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے تمہارے اپنے اکابروں کا ذکر ہو بلکہ اور شدت سے تو بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں ہمارے آقا ہمیں دنیا میں دے اور انکا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے(یعنی وہ دنیا کو آخرت پر فوقیت دیتے ہیں اور دنیا ہی مانگتے ہیں) اور ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں ہمارے آقا ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو انھوں نے کمایا اور اللہ تیز حساب لینے والا ہے اور اللہ کو گنے ہوئے دنوں میں یاد کرو تو جو دو دنوں میں جلدی(مناسک حج کی ادائیگی) کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو دیر کرے گا تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے یہ حکم اسکے لئے ہے جو ڈرا(اور جو اللہ نے نہیں ڈرا اس کے لئے یہ تخفیف نہیں ہے) اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تم اسکی طرف جمع کرکے لائے جاؤ گے اور بعض انسان ایسے ہیں جنکی بات دنیوی زندگی کے بارے میں تجھے پسند آئے گی اور وہ اللہ کو اس پر گواہ بناتے ہیں جو انکے دل میں ہے اور وہ سخت جگڑالو ہیں(یعنی بعض انسان ایسے ہیں کہ دنیاوی معاملات میں انکی باتیں اچھی اور نفع مند لگتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے انکے دل میں اچھائی نہیں ہے اور وہ باطل کے ذریعے بہت بحث و مباحثہ کرنے والے ہیں) اور جب وہ منہ پھیرتے ہیں تو زمین میں فساد اور کھیتی اور نسلوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا اور جب انھیں کہا جائے اللہ سے ڈرو تو عزت انھیں گناہ کے ساتھ باندھ دیتی ہے تو انھیں جھنم کافی ہے اور کتنا برا بستر ہے اور بعض انسان ایسے ہیں جو اللہ کی خوشی حاصل کرنے کے لئے اپنی ذات کو بیچ

دیتے ہیں(یعنی اللہ کی رضا کی حصول کے لئے اپنے آپ کو وقف کردیتے ہیں) اور اللہ بندوں سے نرم رویہ رکھتا ہے اے مومنوں سب کے سب سلامتی میں داخل ہوجاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر مت چلو(شیطان کے نقش قدم کے خلاف سلامتی اسلام ہی ہے) یقینا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے پھر اگر تم غلطی کرو جبکہ تمہارے پاس واضح دلیلیں آچکیں ہوں تو جان لو کہ اللہ غالب ہے حکمت والا ہے(یعنی واضح دلیلیں آجانے کے بعد جرم معاف نہیں ہے) وہ اسکے سوا کس بات کا انتظار کررھے ہیں کہ بادلوں کے سائے میں انکے پاس اللہ آجائے اور فرشتے بھی اور معاملہ طے کردیا جائے(یعنی وہ دلیلوں کو نہیں مانتے وہ تو بس اس بات کا انتظار میں ہیں کہ بادلوں کے سائے میں اللہ اور ملائکہ آجائیں) اور صرف اللہ کی طرف سارے معاملات لوٹائے جاتے ہیں(یعنی جو بھی سارے معاملات اس کائنات میں ہوتے ہیں وہ اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں تو یہ کہنا کہ اولاد کی نیکیاں اسکے والدین کی آتما کو پیش کی جاتی ہیں یا نبی محمد کی آتما کی پیش کی جاتی ہیں یہ سب جھوٹ ہے اسلام میں کسی انسانی آتما کا کوئی تصور نہیں ہے اور سارے معاملات صرف اللہ کی جانب لوٹتے ہیں یہ اللہ کا خاصہ ہے لہذا کسی اور کے لئے یہ عقیدہ رکھنا کہ معاملات اسے پیش کئے جاتے ہوں یہ شرک ہے)

آیات البقرۃ 211 ـــ 216

اے بندے اسرائیل کی اولادوں سے پوچھ ہم نے انھیں کتنی واضح دلیلیں دی تھیں اور جو بھی اللہ کی نعمت کو تبدیل کرے گا جبکہ اس کے پاس وہ آچکی ہو تو یقینا اللہ سخت پکڑ والا ہے(نعمت سے مراد یہاں اللہ کی دلیلیں و آیتیں ہیں یعنی یہ واضح دلیلیں جو اللہ نے اپنی کتاب کے ذریعے دی ہیں ان میں جو بھی تبدیلی کرے گا تو اس حرکت پر اللہ سخت پکڑ کرنے والا ہے اور یہ کفر ہے کیونکہ اللہ کی سچی خبر کا انکار ہے) کافروں کے لئے دنیوی زندگی سنواردی گئی ہے(کہ انھیں باطل حق کے مقابلے میں اچھا اور درست محسوس ہوتا ہے) اور وہ مومن پرہیزگار لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں جو روز قیامت ان پر غالب ہونگے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب نعمت دیتا ہے انسان ایک جماعت تھے(یعنی ایک وقت ایسا تھا کہ سارے انسان کفر پر جمع ہوکر ایک جماعت تھے) پھر اللہ نے انبیاء کو خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور ان کے ساتھ برحق کتاب نازل کی تاکہ وہ انسانوں کے درمیان ان معاملات میں فیصلہ کردے جن میں وہ مخالفت کا شکار ہیں اس میں سرکشی کے طور پر صرف انھوں نے مخالفت کی تھی جنھیں وہ (کتاب) دی گئی تھی جبکہ انکے پاس واضح دلیلیں آچکی تھیں(یعنی انبیاء انکے پاس دلیلوں کی کتاب لائے تو انھوں نے سرکشی و زیادتی سے انکار کردیا) تو اللہ نے اپنی اجازت سے مومنوں کو اس معاملے میں ہدایت دی تھی جس میں انھوں نے حق سے مخالفت کی تھی اور اللہ جسے چاہتا ہے درست راہ کی رہنمائی کرتا ہے کیا تم نے یہ اندازہ لگالیا کہ تم جنت میں داخل ہوجاؤ گے اور ابھی تک تمہارے پاس جو تم سے پہلے کے لوگ تھے انکے مثل حالات نہیں آئے انھیں تنگی اور تکلیف پہنچی وہ ہلادیئے گئے حتیٰ کہ قاصد اور جو اسکے ساتھ ایمان لائے تھے انھوں نے کہا اللہ کی مدد کب آئے گی سنو بے شک اللہ کی مدد قریب ہے(یعنی ایسے سخت حالات ہر اس شخص پر آئیں گے جو ایمان کا دعویدار ہے جنت جیسا ابدی نعمت کا ٹھکانہ اتنا سستا نہیں ہے کہ

وہ آسانی سے مل جائے اور یہ آزمائش اس لئے آتی ہے کہ اللہ مخلص اور نام نہاد مومنوں کو الگ کرلے)وہ(یعنی پوچھنے والے) تجھ سے اپنے خرچ کرنے کے بارے میں پوچھتے ہیں اے بندے کہہ دے جو بھلائی تم خرچ کروگے تو وہ والدین اور قریبی رشتے داروں اور یتیموں اور سخت محتاجوں اور مسافر کا ہے(یعنی جو بھی خرچ کرنے والا خرچ کرے تو اس اموال میں اسکے والدین اور قریبی رشتے داروں اور یتیموں اور سخت محتاجوں اور مسافر کا حق ہوتا ہے اور یہ حق اللہ نے رکھا ہے جو وہ ان سے زبردستی لے سکتے ہیں) اور جو بھی بھلائی تم کروگے تو یقینا اللہ اسے خوب جانتا ہے تم پر قتال کرنا فرض کردیا گیا ہے اور وہ تمہارے لئے ناگوار ہے اور قریب ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور قریب ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لئے بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے(یعنی اللہ ہر اچھے برے کو جانتا ہے جب اس نے تم پر قتال کو فرض کردیا ہے تو اسے ناگوار مت سمجھو وہ تمہارے لئے اچھا اور بھلا ہے اور تمہاری عقل فیصلہ کرنے میں ناقص اور اللہ کا علم کامل ہے تمہارے سمجھ کا اعتبار نہیں وہ غلط بھی ہوسکتی ہے اللہ کا فیصلہ غلط نہیں ہوسکتا لہذا قتال کو ناگوار مت سمجھو یہ تمہارے لئے بہتر ہے یہ بلکل صحیح ہے دنیا والوں کا اصول ہے جسکی لاٹھی اسکی بھینس)

آیات البقرۃ 217 ۔۔۔ 221

اور وہ(یعنی پوچھنے والے اب وہ کوئی بھی ہوں) تجھ سے حرام مہینے میں لڑائی کرنے کے بارے میں سوال کرتے ہیں(حرام مہینے چار ہیں 1) محرم 2) رجب 3) ذی قعدہ 4) ذی الحجہ انکا تذکرہ سورہ توبہ الاشھر الحرم کے نام سے قرآن مجید میں بھی ہے الاشھر الحرم عربی میں انہی چار مہینوں کو بولتے ہیں یعنی لوگ تجھ سے اس مہینے میں قتال کرنے کا حکم پوچھتے ہیں اے بندے) کہہ دے اس میں قتال کرنا بڑی بری بات ہے(ماہ حرام میں قتال کرنے کو اللہ نے بڑی برائی قرار دیا لہذا یہ کبیرہ گناہ ہے تو وہ کفر بھی ہے) اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اللہ سے کفر کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے باشندوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑی برائی ہے(معلوم ہوا مسجد حرام سے اسکے باشندوں کو نکالنا بھی گناہ کبیرہ اور کفر ہے کیونکہ اسے بڑا کرکے بیان کیا گیا ہے اور یہ فساد ہے)اور فساد قتل سے بڑی برائی ہے اور وہ تم سے لڑتے رہیں گے حتی کہ وہ تمہیں تمہارے مذہب سے پھیردیں اگر ان میں قدرت ہو اور تم میں سے جو بھی اپنے مذہب سے پھرے گا پھر منکر ہی مرجائے تو یہ وہ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں برباد ہونگے اور وہ آگ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں(یعنی مرتد جو اسلام لاکر کفر کرے اسکے سارے اعمال صلات و زکات وحج و روزے زندگی بھر کے اور جتنی بھی نیکیاں و صدقات وغیرہ ہیں سب برباد ہوجائیں گے اور ابدی جھنمی ہونگے وہاں سے نہ نکلیں گے) یقینا جن لوگوں نے تسلیم کیا اور اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور پوری کوشش کی تو وہ لوگ اللہ کی رحمت کی امید کرتے ہیں اور اللہ بہت معاف کرنے والا ہے خصوصی مہربان ہے وہ (سوال کرنے والے) تجھ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں(وہ شخص جس سے سوال کیا گیا ہے) کہہ دے ان دونوں میں بڑا نقصان ہے اور انسانوں کے لئے کچھ فوائد بھی ہیں اور ان دونوں کا نقصان ان دونوں کے فائدے سے زیادہ بڑا ہے(شراب اور جوئے میں کتنا بڑا نقصان ہے ہر عاقل

سمجھتا ہے کہ ہر برائی کی جڑ شراب ہے قتل ناحق ہو یا کسی کی حق تلفی ہو یا اپنا گھر خراب کرنا ہو بلکہ ہر برائی کی جڑ یہ شراب ہے کیونکہ انسان کو برائی سے عقل ہی بچاتی ہے اور شراب پینے سے یہ معطل ہوجاتی ہے تو اب انسان اور جانور کے درمیان کوئی فرق نہیں رہے گا تو جو اپنا ایک پاگل کتے سے توقع رکھتے ہیں وہی شرابی سے بھی توقع رکھ سکتے ہیں اور عقل کا تحفظ ضروری ہے ورنہ فرائض باری تعالی ادائیگی نہیں ہوسکے گی اور شرابی اللہ کے فرائض ترک کر کے حرام کام کرتا ہے الغرض شراب فساد و گناہ کی اصل ہے اور اس سے حاصل ہونے والا فائدہ نقصان کے مقابلے میں کم ہے کہ کچھ دیر کے لئے ذھنی دباؤ کم ہوجاتا ہے۔ جوا تو جوئے یہ فساد انکے منافع سے بڑ کر ہے جوا قتل وغارت و نفرت و کینہ و بغض و حسد و لڑائی و جگڑا اور کسی کو کنگال کرنے کا سبب ہے اور اسکے نتیجے میں گھروں کا برباد ہوجانا، طلاقیں ہونا، فقر و فاقہ ہونا جو الگ سے قتل و غارت کا سبب بنتا ہے جوئے میں جس طرح سے مال برباد ہوتا ہے جوئے میں ہارا ہوا شخص اسے زیادہ برداشت نہیں کرتا یہ لڑائی اترآتا ہے یا قتل کردیتا ہے جس کے نتیجے میں اس کے اپنے گھر والے دربدر ہوجاتے ہیں اس کے نقصانات پر تو موٹی موٹی کتابیں لکھی جاسکتی ہیں اس پر تحقیق کرنے کے لئے جواریوں کے حالات کا جائزہ لیں اور اسکا فائدہ بس یہ ہے کہ اگر جوئے میں جیت گیا وہ مقررہ مال مل سکتا ہے اور ضروری بھی نہیں ہے کہ مل ہی جائے کیونکہ کوئی انسان اتنی آسانی سے اپنا مال و دولت کسی کو نہیں دیتا ہے خصوصا بڑی مقدار میں وہ بھی صرف اس وجہ سے کہ وہ کھیل میں ہار گیا ہے خیر یہ دونوں امور اسلام میں مطلقا ہر صورت میں حرام ہیں فائدہ ہو یا نقصان ہو اور یہ کرکے اسلام نے انکی جڑ ہی کاٹ دی ہے) <u>اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں وہ کیا خرچ کریں کہہ دے مال کا افضل حصہ</u> (یعنی مال کے افضل حصہ وہ اللہ کی بتائے ہوئے مقامات پر خرچ کرنا ہے۔ یہاں سے روایتی زکات کا معنی بھی باطل ہوتا ہے کہ ضرورت سے اضافی مال کا چالیسواں حصہ دینا ہوگا اس بات کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ قرآن حکیم کے خلاف ہے قرآنی حکم اور سنت رسول وہی ہے جو آیت کریمہ میں موجود ہے) <u>یوں ہی اللہ تمہارے لئے آیتوں کو صاف صاف بتاتا ہے تاکہ تم دنیا اور آخرت کے معاملات میں تفکر کرو</u> (جب اللہ نے اپنی دلیلیں و احکام صاف صاف بتادیئے ہیں تو ہمیں کسی روایتی معانی اور تفسیر و تشریح کی ضرورت نہیں) <u>اور وہ تجھ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دے ان کے لئے اصلاح کرنا بہت اچھا ہے اور اگر تم ان کے ساتھ مل کر رہتے ہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ فسادی اور اصلاحی کو صاف صاف جانتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تم پر تنگی کرتا یقینا اللہ غالب ہے حکمت والا ہے اور مشرکہ عورتوں سے نکاح مت کرو حتی کہ وہ ایمان لے آئیں اور مومنہ باندی مشرکہ سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں اچھی لگے</u> (کسی بھی اعتبار سے اچھی لگے جسمانی یا ذہنی یا مالی یا نسبی و حسبی یا دنیاوی تعلیم کے اعتبار سے بہت لگتی ہو پھر بھی اللہ واحد قھار کے نزدیک ایک مومنہ باندی ہی مشرکہ سے بہتر ہے اور ہر مومن بھلائی کو قبول کرنے اور اسے انجام دینے کے لئے پیش پیش رہتا ہے اور حق کا وفادار ہوتا ہے اور وہ اللہ کے حق کی طرف بلاتا ہے اور ابدی نقصان و خسارے کو دور لیجاتا ہے) <u>اور مشرک مردوں سے نکاح مت کرواؤ حتی کہ وہ ایمان لے آئیں</u> (یعنی اپنی مسلم عورتوں کا مشرک مردوں سے نکاح نہ کرواؤ حتی وہ ایمان لے آئیں لیکن یہ بھی ہوتا ہے کہ کسی مسلم عورت سے نکاح

کرنے کے لئے مشرک مرد ڈرامہ کرتے ہیں کہ اس نے اسلام قبول کرلیا ہے کیونکہ مسلم عورتیں کافرہ عورتوں کی طرح اکثر بے غیرت و بے وفا نہیں ہوتیں تو اگر کوئی مشرک مرد اسلام قبول کرنے کا دعوی کرے اور عورت کو کہے اب مجھ سے شادی کرلو اب میں مسلمان ہوگیا ہوں تو محض اسکے زبان پر بھروسہ کبھی نہ کیا جائے جب تک کوئی عملی و فعلی طور پر اپنی بات کو ثابت نہ کردے مثلا عالم قرآن بن گیا اور اسکی تبلیغ شروع کردی یا اپنے کفر کے سخت خلاف ہوگیا ہو یا اسکے علاوہ ایسے دلائل سامنے آئیں جس سے اسکے اسلام کا یقین ہوجائے اور یہ تحقیق ہر مدعی ایمان کو مومن ماننے کے لئے ضروری ہے) اور مؤمن غلام مشرک مرد سے اچھا ہے اگرچہ وہ تمہیں اچھا لگے (کسی بھی اعتبار سے اچھا لگے جسمانی یا ذہنی یا مالی یا نسبی و حسبی یا دنیاوی تعلیم کے اعتبار سے بہت لگتا ہو پھر بھی اللہ واحد قھار کے نزدیک ایک مومن غلام ہی مشرک سے بہتر ہے اور ہر مومن بھلائی کو قبول کرنے اور اسے انجام دینے کے لئے پیش پیش رہتا ہے اور حق کا وفادار ہوتا ہے اور وہ اللہ کے حق کی طرف بلاتا ہے اور ابدی نقصان وخسارے کو دور لیجاتا ہے اور اسکی مزید وجہ اللہ بتاتا ہے کہ) یہ لوگ آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنی اجازت سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے (یعنی مشرکین گمراہی و کفر کی دعوت دیتے ہیں اور آخرت تباہ و برباد کرتے ہیں اور ظاہر ہے جب وہ شریک حیات بن جائے تو کتنا ایمان خراب کرے گا اور مومن سے نکاح ہوگا تو ایسا نہ ہوگو وہ اللہ کی آیتیں بتاتا ہے اور اللہ تو جنت اور مغفرت کی دعوت دیتا ہے) اور وہ اپنی آیتوں کو انسانوں کے لئے صاف صاف بتاتا ہے تاکہ وہ نصیحت لے سکیں (جب اللہ نے اپنی دلیلیں و احکام صاف صاف بتادیئے ہیں تو ہمیں کسی روایتی معانی اور تفسیر و تشریح کی ضرورت نہیں)

آیات البقرۃ 222 ۔۔۔ 228

اور وہ (سوال کرنے والے وہ جو بھی ہوں) تجھ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں (اے بندے) کہہ دے وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے حیض میں دور رہو اور قریب بھی مت آؤ حتی کہ وہ پاک ہوجائیں (معلوم ہوا زوجات و عابدات سے دوران حیض جماع کرنا تو دور کی بات انکے قریب آنا بھی حرام ہے لہذا وہ لوگ غلط ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ حائضہ بیوی سے مرد کپڑوں کی آڑ میں بغیر جماع کے لطف لے سکتا ہے) پھر جب وہ پاک ہوجائیں (یعنی جو ناپاکی ان سے جاری ہورہی ہے وہ اس سے فارغ ہوجائیں کیونکہ انسان تو ویسے ہی پاک ہے) تو انکے پاس اس طرح آؤ جیسے اللہ نے حکم دیا ہے (اور اللہ نے حکم دیا ہے جو آگے آرہا ہے کہ عورتیں تمہاری کھتیاں ہیں جہاں سے چاہو انکے پاس آؤ) یقینا اللہ بہت توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھتیاں ہیں تو اپنی کھتیوں کے پاس جہاں سے چاہو آؤ (اگلی شرمگاہ کی شرط کے بغیر) اور اپنے لئے آگے بڑھاؤ اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تم اس سے ملاقات کرنے والے ہو اور مؤمنوں کو خوشخبری دے (یعنی مومنوں کو خوشخبری دینا فرض ہے کیونکہ اسکا حکم دیا ہے) اور نیک بننے اور پرہیزگاری کرنے اور انسانوں کے درمیان اصلاح کرنے کے خاطر اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ مت بناؤ (یعنی ان مذکورہ مقاصد کے لئے اللہ کی قسم لینا حرام و ممنوع ہے لہذا اللہ کی قسم بلکل نہ لینا ہی بہتر ہے ہاں مخلوق کی قسم لے سکتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں رات اور چاند وغیرہ کی قسمیں

اللہ لیتا ہے اور اسکے ممنوع ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے) اور اللہ سننے والا ہے وسیع علم والا ہے اللہ تمہاری قسموں کے فضول حصے پر تمہاری گرفت نہیں کرتا بلکہ وہ تمہاری گرفت اس پر کرتا ہے جو تمہارے دلوں نے کمایا ہو اور اللہ بہت معاف کرنے والا ہے بردبار ہے جو لوگ اپنی عورتوں سے ہمبستری نہ کرنے کی قسم لیتے ہیں ان کے لئے چار ماہ رکے رہنا ہے(اسے ایلا کہتے ہیں یعنی اپنی عورت سے جماع نہ کرنے کی قسم کھالینا تو اگر کوئی ایسی قسم کھالے تو وہ چار ماہ تک جماع سے باز رہے اور اللہ نے باز رہنے میں اسکی بیوی کی قید نہیں لگائی تو مطلب ہے کہ وہ کسی کے بھی ساتھ چار ماہ تک جماع نہیں کریں گے) پھر اگر وہ رجوع کریں (یعنی اپنی اس بد اخلاقی کی قسم سے رجوع کریں)تو یقینا اللہ بہت معاف کرنے والا ہے خصوصی مہربان ہے(یعنی اگر وہ اس قبیح قسم سے رجوع کرلیں تو اللہ انھیں معاف کردے گا معلوم ہوا ایسی قسم لینا یعنی ایلا کرنا گناہ ہے) اور اگر وہ طلاق کا ارادہ کرلیں تو یقینا اللہ سننے والا ہے وسیع علم والا ہے اور جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہے وہ اپنے نفس کو تین حیض روکے رکھے(یعنی جب طلاق ہوگئی تو وہ خود کو اپنے تین حیض کی مقدار روکے رکھیں یہ تین حیض اس عورت کے اپنے ہی ہونگیں کیونکہ کلام سے یہ ہی ظاہر ہے اور طلاق کے بعد خود کو روکنے کا مطلب خود کو اگلے نکاح سے روکنا کیونکہ ظاہر سی بات ہے کہ اسے اب اگلا نکاح ہی کرنا ہے اور فقہاء بھی اس فکر پر متفق ہیں) اور اگر وہ اللہ اور (دنیا کے)آخری دن کو مانتی ہیں(یعنی وہ مومن ہیں) تو ان کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ اسے چھپالیں جو اللہ نے انکے ارحام میں تخلیق کیا ہے(یعنی اگر رحم میں بچہ آگیا ہے اور حیض نہیں آرہا تو اسے چھپائے مت یہ حرام ہے اور حمل والی عورت کی عدت الگ ہے) اور انکے شوہر اس حالت(یعنی حالت عدت) میں واپس کرنے کے زیادہ حقدار ہیں اگر وہ دونوں اصلاح کا ارادہ کریں(یعنی اسے دوبارہ اپنے نکاح میں واپس کرسکتا ہے اگر وہ حالت عدت میں ہو اور دونوں فرد اصلاح چاہتے ہو اور اگر ایک فرد بھی اصلاح نہیں چاہتا تو رجعت باطل ہوگا)اور ان عورتوں کے لئے بھلائی کے ساتھ اتنا ہی ہے جتنی ذمہ داری ان پر ہے(یعنی جتنی ذمہ داری عورتوں پر ہے ان کے لئے حقوق مرد پر اتنے ہی ہیں) اور مردوں کے لئے ان پر ایک درجہ فوقیت ہے اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے(وہ جو چاہے کرے اور اسکا ہر فیصلہ حکمت سے بھرا ہوا ہے)

آیات البقرۃ 229 ۔۔۔ 231

(یہاں سے اللہ احکم الحاکمین اسلام میں طلاق کا مشروع طریقہ بتا رہا ہے کہ)طلاق دو مرتبہ ہے پھر بھلائی کیساتھ روک لینا ہے یا نیکی کرکے چھوڑدینا ہے(یعنی وہ طلاق جس کے بعد امساک کرسکتے ہیں دو مرتبہ ہے تو معلوم ہوا طلاق مرتبوں میں ہوگی ایک مرتبہ میں ایک طلاق پھر دوسری مرتبہ میں دوسری طلاق ہوگی اکھٹی نہیں ہوگی لہذا اگر شوہر نے بیوی کو کہا تجھے تین طلاق یا تجھے دو طلاق تو ایک بھی طلاق نہیں ہوگی کیونکہ اسلام میں طلاق ایک مرتبہ میں ایک مشروع ہے وہ یہ ایک مرتبہ میں دو یا تین طلاق بول رہا ہے اللہ ایسی طلاق کو نہیں مانتا اور یوں ہی اگر شوہر نے بیوی کو کہا تجھے طلاق تجھے طلاق تجھے طلاق یہ طریقہ مشہور ہے تو صورت میں بس ایک طلاق ہوگی کیونکہ عورت پہلی طلاق سے ہی زوجیت سے خارج ہوگئی باقی طلاقیں تب نکلیں جب وہ محل طلاق ہی نہیں تھی یعنی پہلی طلاق کی وجہ سے اسکی زوجیت میں ہی نہیں رہی

تھی اور طلاق عورت کو تب ہوتی ہے جب وہ زوجیت میں ہو تو اب دوسری طلاق تب ہوگی جب وہ اس عورت سے دوبارہ نکاح کرے گا اور ایک مرتبہ میں ایک طلاق دے۔) اور تمہارے لئے حلال نہیں ہے کہ جو تم نے ان عورتوں کو دیا ہے اس میں سے کچھ بھی لو (یعنی جو بھی اسکے مرد نے اسے دیا ہے مہر ہو یا کچھ اور وہ اس سے نہیں لے سکتا) مگر یہ کہ ان دونوں کو یہ خدشہ ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود کو قائم نہ کرسکیں گے تو اگر تمہیں خدشہ ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود کو قائم نہ کرسکیں گے (یعنی اللہ کے احکام کے مطابق اپنی زندگی نہ گذار سکیں گے) تو ان دونوں پر اس مال میں کوئی حرج نہیں جس کے بدلے عورت فدیہ ہوجائے (یعنی وہ مال مرد لے سکتا ہے جو عورت عقد نکاح سے چھٹکارے کے لئے اسے دے اسے خلع کہتے ہیں خلع طلاق نہیں ہوتی کیونکہ اللہ نے اسے طلاق سے ہٹ کر ذکر کیا ہے یہ بس اس سے مرد و عورت کے درمیان تفریق واقع ہوجائے گی۔ اس جملے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طلاق کا مالک مرد ہے عورت نہیں کیونکہ اگر عورت بھی مرد کی طرح طلاق کی مختار و مالک ہوتی تو طلاق کرکے عقد نکاح ختم کردیتی اسے خلع لینے کی ضرورت نہ پڑتی) یہ اللہ کی حدود ہیں تو انھیں پامال مت کرو اور جو اللہ کی حدود کو پامال کریں گے وہ لوگ ظالم ہونگے پھر اگر وہ مرد اس عورت کو طلاق دے تو اس کے بعد وہ اس کے لئے حلال نہ ہوگی حتی کہ وہ اسکے سوا دوسرے جوڑے سے نکاح کرلے (بغیر جماع کی شرط کے اللہ نے تیسری بار طلاق کے بعد عورت کے مرد کے لئے حلال ہونے کے لئے صرف یہ شرط رکھی ہے کہ وہ دوسرے مرد سے نکاح کرلے تو جب وہ اسے طلاق دے دے تو پہلے والا اس سے نکاح کرلے دوسرے شوہر کا اس سے جماع کرنا ضروری نہیں۔ یہ ہر تیسری واقع ہونے والی طلاق میں جاری ہوگا) پھر اگر وہ اسے طلاق دے تو ان دونوں پر کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ دونوں رجوع کرلیں اگر انکا اندازہ ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود قائم کریں گے (یعنی یہ رجوع اس سے مشروط ہے کہ انکا اندازہ ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود کو قائم کرلیں گے ورنہ یہ رجوع شرعا منعقد نہیں ہوگا) اور یہ اللہ کی حدود ہیں جنھیں وہ یقین کرنے والوں کے لئے صاف صاف بتاتا ہے اور جب تم عورتوں کو طلاق دو پھر وہ اپنی مقرر مدت کو پہنچیں (یعنی وہ عورتیں اپنی عدت کی مقرر مدت تک پہنچیں) تو انھیں بھلائی سے روک لو یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دو (یعنی عدت ختم ہونے پر بھی مرد کو اس عورت کو روکنے کا اختیار ہے جب کہ اسے امساک کہتے ہیں لیکن اگر اسے چھوڑ دیا مثلا گھر سے جانے دیا تو امساک نہیں ہوسکتا) اور انھیں تکلیف دینے کے لئے نہ روک لو کہ تم حد سے بڑھو اور جو ایسا کرے گا تو وہ اپنے نفس پر زیادتی کریگا (یعنی اسطرح امساک کیا یعنی بدنیتی سے روکا تو وہ دوبارہ زوجیت میں نہیں آئے گی کیونکہ اس طرح کا امساک مشروع و مجوزہ نہیں ہے) اور اللہ کی آیتوں کو مذاق مت بناؤ (یعنی امساک کی الہامی سہولت کا غلط استعمال کرنے کے لئے امساک کرنا اللہ کی حکم اور اسکی آیتوں کو مذاق بنانا ہے اور یہ حرکت حرام ہے کہ آیتوں سے اپنی نفسانی خواہشات پوری کی جائیں) اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہے اور جو اس نے تم پر کتاب و دانشوری نازل کی ہے وہ تمہیں اس سے نصیحت کرتا ہے (معلوم ہوا کہ دین اسلام کا مرجع صرف قرآن شریف ہے کیونکہ اللہ نے یہاں نصیحت کا مرجع واحد یعنی ایک ہی

بتایا ہے اور ضمیر واحد الکتاب کی طرف لوٹ رہی ہے) اور اللہ سے ڈرتے رہو جان لو کہ اللہ ہر شیء خوب جانتا ہے (لہذا تم اللہ سے نہ ڈرو گے تو وہ تمہیں سزا دے گا اور اگر ڈرو گے تو وہ اچھی جزا دے گا)

آیات البقرۃ 232 ---- 235

اور (اے مردوں جن کے عقد میں عورتیں ہیں) جب تم عورتوں کو طلاق دو پھر وہ اپنی مقرر مدت کو پہنچیں (یعنی عدت کے اختتامی مدت کو پہنچے) تو انھیں انکے جوڑوں سے نکاح کرنے سے مت رکھو (یعنی انھیں دوسرا نکاح کرنے سے مت روکو) جبکہ وہ آپس میں بھلے طریقہ سے راضی ہوں یہ وہ بات ہے جس کے ذریعے تم میں سے ان لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور آخری دن کو مانتا ہے یہ تمہارے لئے بہت ستھرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور جو مائیں اپنی اولاد کو اسکے لئے جو ماں کے دودھ پینے کو مکمل کرنا چاہے مکمل دو سال دودھ پلائیں گی (یعنی اسلام میں بچے کے لئے دودھ پلانا مکمل دو سال ہے اس سے آگے اگر دودھ پلایا تو اس پر کوئی حکم جاری نہیں ہوگا کیونکہ وہ وقت اسلام کے حساب سے دودھ پینے کا وقت نہیں ہے لہذا اگر دو سال کے بعد کسی عورت نے کسی بچے اور بڑے کو دودھ پلادیا یا اس سے خود استعمال کرلیا تو شرعا رضاعی رشتہ قائم نہیں ہوگا اس پر کوئی اور حکم بھی جاری نہیں ہوگا) اور جس کے لئے بچہ جنا گیا ہو (وہ کوئی بھی ہو شوہر ہو یا دادی ہو یا نانی ہو کوئی بھی ہو) اس پر ان ماؤں کو (طلاق یافتہ ہوں یا منکوحہ ہوں) نعمت مہیا کرنا اور انکے ملبوسات لازم ہیں (یعنی ملبوسات سمیت ہر وہ نعمت جو وہ مہیا کرسکتا ہے جیسے جس کے لئے بچہ جنا گیا ہو اگر شوہر ہے تو اسکی جنسی ضرورت پوری کرنا اس پر فرض ہوگا یوں ہی کھانا پینا اور دیگر ضروریات کیونکہ یہ سب نعمت میں شامل ہیں) کسی نفس کو اسکی طاقت سے زیادہ پابند نہیں کیا جاتا (مطلب جتنی طاقت ہو اتنی ہی ذمہ داری ادا کرے) والدہ کو اسکی اولاد کی وجہ سے اور نہ ہی جس کے لئے بچہ جنا گیا ہے اسے اسکے بچے کی وجہ سے نقصان دیا جائے گا (یعنی کسی کو نقصان نہیں ہے بس جتنی ذمہ داری ادا کرنا اسکی قدرت میں ہے ادا کریں) اور وارث پر بھی اسی طرح ذمہ داری ہے (یعنی مولود لہ جس کے لئے بچہ جنا گیا ہے اسکی موت کے بعد اسکے وارث پر بھی یہ ہی ذمہ داریاں لازم ہیں) پھر اگر وہ دونوں اپنی باہمی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانے کا ارادہ کریں تو ان پر کوئی حرج نہیں اور اگر تم اپنی اولادوں کے لئے دودھ پلانے والی چاہو تو تم پر کوئی حرج نہیں جبکہ جو تم نے دینا ہے اسے بھلائی سے سپرد کردو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور ازواج چھوڑ جاتے ہیں تو وہ اپنے نفس کو چار ماہ دس دن روکے رکھیں گی (یہ بیوا عورتوں کی عدت ہے کہ وہ خود کو نکاح سے اتنے عرصے تک روکے رکھیں گی) پھر جب وہ اپنی مقرر مدت کو پہنچیں تو جو بھی انھوں نے اپنے ذات کے معاملے بھلائی کی اس میں کوئی حرج نہیں (یعنی اختتام عدت پر وہ عورتوں جو بھی امر درستی کے ساتھ انجام دیں یعنی جائز طریقے سے نکاح کریں تو ان پر کوئی حرج نہیں ہوگا کیونکہ عدت میں ممنوع نکاح ہی تھا) اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے اور تمہارا اشارے سے نکاح کا پیغام دینے میں یا تمہارا اپنے دلوں میں چھپالینے میں تم پر کوئی حرج نہیں اللہ جانتا ہے تم جلد ان عورتوں کا ذکر کروگے

لیکن تم انھیں پوشیدہ طور پر مت دھمکاؤ مگر یہ کہ تم بھلی بات کرو اور نکاح پکا کرنے کا عزم نہ کرو حتی کہ حکم اپنی مقرر مدت کو پہنچے (یعنی نکاح پکا کرنے کا عزم تب تک نہ کرنے کا حکم ہے جب تک عدت تمام نہ ہوجائے) اور جان لو کہ اللہ جو تمہارے دلوں میں ہے اسے جانتا ہے تو اس سے بچو اور جان لو کہ اللہ بہت معاف کرنے والا ہے بردبار ہے

آیات البقرۃ 236 ۔۔۔ 242

اگر تم عورتوں کو طلاق دو تو تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا جبکہ تم نے انھیں چھوا نہ ہو یا تم نے انکے لئے کچھ مقرر نہ کیا ہو (یعنی اس صورت میں کوئی طلاق دینے والے مرد پر کوئی حرج نہیں) اور انھیں سامان دو وسعت والے پر اسکی قدرت کے مطابق اور تنگ دست پر اسکی طاقت کے مطابق فرض ہے (یعنی ایسی مطلقہ عورتوں کو سامان زیست دینا مرد پر ضروری ہے کیونکہ اسکا حکم ہے لیکن یہ مرد کی قدرت و استطاعت کے حساب سے فرض ہے۔ سامان زیست میں کھانا پینا ملبوسات مکان کچھ بھی دے دے کیونکہ یہ سب سامان زیست میں شامل ہے) یہ بطور مہلت ہے نیکوکاروں پر طور تاکید ہے (یعنی یہ حکم نیک مومنین پر سختی سے فرض ہے) اور اگر تم انھیں انکو چھونے سے پہلے طلاق دے دو اور تم انکے لئے کچھ مقرر کرچکے ہو تو جو تم سے مقرر کیا ہے اسکا آدھا حصہ ہے الا یہ کہ وہ عورتیں معاف کردیں یا جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے وہ دے دے (یہ دو ہی صورتیں ہیں جس سے مقررہ مال کی ذمہ داری ساقط ہوسکتی ہے عورت مہر معاف کردے یا زوج خود ہی دے دے اور وہ زوج ہے جس کے ہاتھ میں نکاح کا گرہ ہے جیسا کہ آگے قرینہ کلام آرہا ہے تو معلوم ہوا طلاق کا مالک زوج ہے زوجہ نہیں وہ نکاح کی گرہ کا مالک ہے چاہے تو کھول دے پورا قرآن میں جب بھی طلاق کی بات آئی تو طلاق دینا زوج کی طرف ہی منسوب ہوا) اور تیرا دے دینا پرہیزگار کے بہت قریب ہے (یعنی زوج کا مہر دے دینا ہی زیادہ اچھا ہے معلوم ہوا جس کے دینے کی بات ہورہی تھی وہ زوج تھا جس کے ذمہ مہر ہے) اور اس فضل کو نہ بھولو جو تمہارے درمیان ہے یقینا اللہ تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے دین کے دروس اور درمیانے درس کی حفاظت کرو اور اللہ کے لئے ادب سے کھڑے رہو پھر اگر تمہیں حالت خوف میں ہو تو پیدل ہی یا سوار ہوکر (یعنی حالت خوف میں بھی دین کا درس دینا معاف نہیں ہے بلکہ وہ قائم کرو پیدل ہو یا سوار ہو) پھر جب تم مطمئن ہوجاؤ تو اللہ کا ذکر کرو جسطرح اس نے تمہیں بتایا ہے جبکہ تم نہ جانتے تھے اور تم میں جو فوت ہورہے ہوں اور ازواج چھوڑ رہے ہوں ان پر انکی ازواج کے لئے وصیت کرنا ہے نہ نکالنے کی یہ قدرت حاصل ہونے تک مہلت کی طور پر ہے (یعنی جب مرد کو لگے کہ اسکی موت قریب ہے تو وہ وصیت کریں کہ میری عورت کو گھر سے نہ نکالا جائے جب تک وہ خود کہیں اور سکونت پر قادر نہ ہوجائے) پھر اگر وہ نکل جائیں تو جو بھی بھلائی سے انھوں نے اپنے معاملے میں کیا ہو اس میں تم پر کوئی حرج نہیں (یعنی اگر وہ خود ہی نکال جائے تو مرد پر کوئی حرج نہیں) اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے اور طلاق یافتہ عورتوں کے لئے بھلائی کیساتھ سامان ہے یہ پرہیزگاروں پر بطور تاکید ہے (یعنی نیکوکاروں پر یہ سامان طلاق یافتہ عورتوں کے لئے فرض ہے) یوں ہی اللہ تمہارے لئے اپنی آیتوں کو صاف صاف بتاتا ہے تاکہ تم عقل استعمال کرو (یعنی اللہ نے اپنی دلیلوں کو اتنا آسان و واضح

کردیا ہے اس مقصد سے کہ ہم انھیں سمجھیں لیکن افسوس لوگوں کا کہنا ہے کہ قرآن کو سمجھنا ناممکن ہے ہم مولویوں اور اماموں کے پاس آؤ وہ قرآن سمجھائیں گے نعوذ باللہ)

آیات البقرۃ 243 ۔۔۔ 248

کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا(یعنی یہ عام محاروہ ہے جیسے کیا تم نے فرعون کو نہیں دیکھا کتنا ظالم تھا تو فرعون کو تو ہم میں کسی نے نہیں دیکھا مطلب کیا تجھے ان کے بارے میں نہیں پتا) جو اپنے گھروں سے موت کے خوف سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے تو اللہ نے انھیں کہا مرجاؤ پھر اس نے انھیں زندہ کیا بے شک اللہ انسانوں پر فضل والا ہے لیکن اکثر انسان احسان نہیں مانتے(یعنی انھیں دوبارہ زندہ کرکے احسان کیا یہ ایک شاذ صورت ہے) اور اللہ کی راہ میں قتال کرو(معلوم ہوا قتال کرنا فرض ہے اگر اسباب نہیں ہیں تو اسباب جمع کرکے قتال کریں کیونکہ یوں قتال پر قدرت باقی ہے)اور جان لو کہ اللہ سننے والا وسیع علم والا ہے کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے تو وہ اسکے لئے کئی کئی گنا زیادہ دے اور اللہ تنگی اور کشادگی کرتا ہے اور اسھی کی طرف انھیں لوٹایا جائے گا کیا تجھے موسی کے بعد آنے والی بنی اسرائیل کی اشرافیہ کے بارے میں نہیں پتا جب انھوں نے اپنے نبی کو کہا کہ ہمارے لئے ایک امیر مقرر کردیں ہم اللہ کی راہ میں قتال کریں گے اس نے کہا کیا ایسا نہیں ہے کہ اگر تم پر قتال فرض کردیا جائے تو تم قتال نہ کرو انھوں نے کہا ہم کیوں اللہ کی راہ میں نہیں لڑیں گے حالانکہ ہمیں ہمارے گھروں اور ہمارے بیٹوں کے پاس سے نکال دیا گیا ہے تو جب ان پر قتال کرنا فرض کردیا گیا تو ان میں سے چند کے سوا سب نے منہ موڑ لیا اور اللہ نافرمانوں کو خوب جانتا ہے اور انکے نبی نے انھیں کہا یقینا اللہ نے تمہارے لئے طالوت کو امیر مقرر کیا ہے انھوں نے کہا کہ اسے ہم پر کیسے اختیار حاصل ہوسکتا ہے حالانکہ ہم اس سے زیادہ امارت کے حقدار ہیں اور اسے مال میں کشادگی نہیں دی گئی(معلوم ہوا جاھلوں کے نزدیک امیر بننے کا اختیار کثیر مال والے کو ہوتا ہے) اس نے کہا بے شک اللہ نے اسے تم پر فوقیت دی ہے اور اسے علم و جسم میں اضافہ دیا ہے(یعنی علم و جسم میں اضافہ اللہ نے نزدیک امیر بننے کے لائق ہونے کی دلیل ہے اور علم کا مطلب علم قرآن تاکہ صحیح اور پر عدل فیصلے کرسکے جسے علم قرآن نہ ہو وہ فاسق ہے اور فاسق کی امارت مقبول نہیں اور علم حکومت جو حکومت و سیاست چلانے میں اہم ہو) اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنا اختیار دیتا ہے اور اللہ کشادہ ہے وسیع علم والا ہے اور انکے نبی نے انھیں کہا اسکی امارت کی دلیل یہ ہے کہ تمہارے پاس تابوت آئے گا اس میں تمہارے آقا کی طرف سے سکون اور موسی والوں اور ہارون والوں کے ترکے کے بقیاجات ہیں جسے فرشتے اٹھائے ہونگے یقینا اس میں تمہارے لئے ضرور دلیل ہے اگر تمہیں ماننا ہے

آیات البقرۃ 249 ۔۔۔ 253

توجب طالوت لشکروں کو لے کر نکلا اس نے کہا اللہ تمہیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے تو جو اس میں سے پیئے گا تو وہ مجھ سے ہوگا اور جو اس میں سے نہیں پیئے گا تو وہ مجھ سے ہوگا سوائے اسکے جو اپنے ہاتھ سے ایک چلو لے لے تو ان میں سے چند کو چھوڑ کر سب نے پیا(یعنی

طالوت سے اپنی فوج کو آزمایا کہ ظاہر ہو کون اسکا فرمان بردار اور صابر ہے تو فوج کی اکثریت سے امیر کی نافرمانی کی اور وہ سب فوج سے خارج کردیئے گئے اور تھوڑے سے لوگ رہ گئے جو قتال کریں) تو جب وہ اور جو ایمان والے اس کے ساتھ تھے وہ وہاں سے عبور کر گئے (یعنی ان نہر کی جگہ سے عبور کر گئے) تو انھوں نے کہا آج ہماری جالوت اور اسکے لشکروں کے مقابلے میں کوئی طاقت نہیں ہے (یعنی اپنی قلت کو دیکھ کر انکا یہ نظریہ بن گیا کہ اب ہم جالوت سے مقابلہ کرنے کی حالت میں نہیں ہیں) جو لوگ یہ یقین رکھتے تھے کہ وہ اللہ سے ملاقات کرنے والے ہیں انھوں نے کہا کتنی کم تعداد جماعتیں اللہ کی اجازت سے کثیر تعداد پر حاوی ہوجاتی ہیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (اور ظاہر ہے اللہ جس کے ساتھ ہے وہ ہمیشہ غالب رہے گا اور اگر انسان کو شکست ہو تو وہ اسکی غلطی سے ہوتی ہے) اور جب وہ جالوت اور اسکے لشکروں کے لئے سامنے آئے تو انھوں نے کہا ہمارے آقا ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمارے قدموں کو ثابت رکھ اور ہماری کافروں کے خلاف مدد کر تو انھوں نے اللہ کی اجازت سے انھیں ہرادیا اور داود نے جالوت کو قتل کیا اور اللہ نے اسے امارت اور دانشوری عطا کی اور جو چاہا سیکھایا اور اگر بعض انسانوں کو بعض انسانوں سے دفع کرنے کا نظام نہ ہوتا تو زمین فساد سے بھر جاتی لیکن اللہ سارے جہان پر فضل والا ہے (یعنی اگر اللہ قتال فی سبیل اللہ کا سلسلہ نہ رکھتا تو ضرور زمین کفار و منافقین کے فساد سے بھر جاتی) یہ اللہ کی آیتیں ہیں جنھیں ہم تجھے برحق پڑھ کر بتاتے ہیں (معلوم ہوا اللہ اپنی آیتیں پڑھ کر بتاتا ہے) اور تو ضرور قاصدوں میں سے ہے ہم نے ان قاصدوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ان میں سے بعض سے اللہ نے گفتگو کی اور بعض کو درجوں بلند کیا اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسی کو واضح دلیلیں دی تھیں اور ہم نے پاک جان سے اسکی مدد کی اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے لوگ واضح دلیلوں کے انکے پاس آجانے کے بعد نہ لڑتے لیکن انھوں نے مخالفت کی تو ان میں سے بعض مومن ہیں اور ان میں سے بعض کافر ہیں اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے (یعنی جو جس کے لائق ہے اللہ اسے وہی چاہتا ہے)

آیات البقرۃ 254 ۔۔۔ 257

اے مومنوں جو ہم سے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ ایسا دن آجائے جس میں نہ کوئی فروخت ہوگی اور نہ کوئی دوستی یاری ہوگی اور نہ کوئی سفارش ہوگی (معلوم ہوا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا فرض ہے ورنہ روز قیامت عذاب کے لئے تیار رہے ۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اسلام کا رکن ہے اسکی اسلام میں بہت تاکید ہے اور معلوم ہوا کہ قیامت کے دن کسی قسم کی سفارش نہیں ہوگی کیونکہ اللہ شفاعت کا غیر مشروط انکار کررہا ہے) اور کافر تو ظالم ہیں اللہ کے سوا کوئی تابع داری کے لائق نہیں ہے (معلوم ہوا اللہ کے سوا کسی کی تقلید و محکومی کرنا حرام کفر و شرک ہے اگرچہ وہ کتنا ہی نیک پرہیزگار ہو کیونکہ اللہ نہیں ہے) زندہ ہے سارا نظام چلانے والا ہے (لہذا اگر کوئی یہ مانے کہ اللہ کے سوا مرجانے والے نیک لوگ زمین کے مختلف خطوں کے مدبر و نظام چلانے والے ہیں یہ طاقت اللہ نے انھیں عطا کی ہے تو وہ کافر و مشرک ہے کیونکہ اللہ کسی کو ایسی طاقت دے کر اپنا شریک نہیں بنایا جو حرکت نہ کرسکے اسے اللہ شریک بنانا کتنا برا ہے) اونگھ اور

نیند اسے نہیں پہنچ سکتی جو بھی آسمانوں اور جو بھی زمین میں ہے اسکا اختیار صرف اسکے پاس ہے کون ہے جو اس کے پاس اسکی اجازت کے بغیر سفارش کرے(اور اللہ کی طرف سے کسی کو شفاعت کی اجازت بھی نہیں ہے)جو بھی انکے آگے ہے اور جو بھی انکے پیچھے ہے اسے جانتا ہے اور وہ اسکے علم کے کسی حصے کو پہنچ نہیں سکتے مگر اسے جو اس نے چاہا ہو(یعنی جب بھی کوئی مخلوق اللہ کے علم میں سے کچھ حاصل کرتی ہے تو وہ اللہ کی اجازت سے ہی ہوتا ہے اسکی اجازت کے بغیر کسی کو کوئی علم حاصل نہیں ہوسکتا)اسکی نشت گاہ آسمانوں اور زمین کو گھیری ہوئی ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے نہیں تھکاتی اور وہ بلندی والا بڑائی والا ہے دین اسلام کے معاملے میں کسی قسم کی زبردستی نہیں ہے ہدایت گمراہی سے الگ ہوکر نمایاں ہوچکی ہے(یعنی اسلام قبول کرنے کے معاملے میں کسی پر کوئی زبردستی کرنا اسلام میں نہیں ہے کیونکہ ہدایت اور گمراہ درمیان کوئی پیچیدگی نہیں ہے وہ صاف صاف سب کے سامنے ہیں)تو جو جھوٹے آقا کا انکار کرے(یعنی اللہ کے سوا کسی اور آقا نہ مانے جسکی تقلید ،تابعداری اورنیازمندی کی جائے) اور اللہ کو مانے(یعنی اللہ کو اپنا آقا مانے)تو اس نے مضبوط رسی تھام لی جس میں کوئی ٹوٹنا نہیں(یعنی اس نے ایسا مضبوط سہارا تھام لیا ہے جو ختم ہونے والا نہیں ہے نہ دنیا میں نہ آخرت میں) اور اللہ سننے والا بہت علم والا ہے اللہ مومنوں کا دوست ہے انھیں اندھیروں سے نکال کر اجالے میں لاتا ہے(اور اللہ جسکا دوست ہوجائے تو اس کے ساتھ وہ کبھی بھی برا نہیں ہونے دے گا بلکہ اس کے ساتھ ہونے والی برائی میں بھی اچھائی ہوگی)اور باطل آقا کافروں کے دوست ہیں وہ انھیں اجالے سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں(یعنی انھیں گمراہ کرتے ہیں یہ کفارو منافقین امام ہیں جو اپنے تابعداروں و پیروکاروں کو گمراہ کرتے ہیں) وہ آگ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں(یعنی یہ محکومی ونیاز مندي کرنے والے اور اپنی محکومی و نیازمندی کروانے والے سارے جھنمی ہیں)

آیات البقرۃ 258 ۔۔۔ 260

اے بندے کیا تو نے اسے نہ دیکھا(یعنی کیا تجھے اس شخص کے بارے میں کیا پتا)جس نے ابراہیم سے اسکے آقا کے بارے میں مباحثہ کیا تھا کہ اللہ نے اسے بادشاہت دی تھی(یعنی اللہ نے ہی اسے بادشاہت دی اور اسہی بنیادپر وہ حضرت ابراہیم سے انکی آقا کے بارے میں ناحق بحث کرنے لگا)جب ابراہیم نے کہا کہ میرا آقا وہ ہے جو جان ڈالتا ہے اور بے جان کرتا ہے اس نے کہا کہ میں ہی جان ڈالتا ہوں اور بے جان کرتا ہوں(یعنی کہ حیات و ممات کا مالک و آقا میں ہوں تمہارا آقا نہیں) ابراہیم نے کہا تو یقینا اللہ سورج کو مشرق سے لاتا ہے تو اسے تو مغرب سے لے آ(یعنی حضرت ابراہیم نے اسے اسکی ربوبیت و آقائیت کا ثبوت طلب کیا کہ اگر تو ہی آقا ہے تو سورج مغرب لا کر دیکھا) تو کافر حیران رہ گیا(کیونکہ یہ الوہیت کی دلیل ہے یہ کام اللہ کے سوا کوئی نہیں کرسکتا۔ہمارے یہاں بریلوی فرقہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ نے مغرب سے سورج نکالا تھا تاکہ علی بن ابو طالب کو نماز عصر واپس مل سکے یہ عقیدہ رکھنے والے مشرکین منافقین ہیں جھوٹی روایت ہے وہ بلکہ کئی محدثوں سے اسے موضوع مانا ہے یہ کام صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے یہ اللہ کی شان ہے کسی اور کے لئے یہ ماننا

اسکا شریک ماننا ہے) اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا یا جیسے وہ شخص جو کسی بستی پر گذرا (یہ اللہ کے کوئی رسول ہیں جیسے کہ آگے ظاہر ہورہا ہے کہ انھیں غیب کی بات بتائی گئی کہ وہ سو سال تک مرے ہوئے رہے اور غیر یقینی تاریخ کے مطابق یہ عزیر نامی اللہ کے رسول تھے) اور وہ اپنے چھپڑوں کے بل گری ہوئی تھی اس نے کہا اسکی موت کے بعد اللہ اسے کیسے زندہ کرے گا (یعنی بستی بول کر اہل بستی مراد لیا ہے کہ ان اہل بستی کے مرنے کے بعد اللہ انھیں کیسے زندہ کرے گا اس شخص کو اس بات کا خیال آیا) تو اللہ نے اسے سو سال کے لئے موت دے دی پھر اسے زندہ کیا اس نے کہا تو کتنا عرصہ ٹھیرا رہا اس نے کہا ایک دن یا دن کا بعض حصہ اس سے کہا نہیں بلکہ تو سو سال تک ٹھیرا رہا ہے (یعنی اسے موت کے بعد زندہ ہونے والے کو نہیں پتا کہ وہ سو سال تک مرا رہا یہ اس بات کی دلیل ہے مرنے کے بعد انسان کو وجود مٹ جاتا ہے احساسات ختم ہوجاتے ہیں اگرچہ وہ اللہ کا کوئی رسول ہی کیوں نہ ہو اور روح بمعنی انسانی آتما وغیرہ کچھ نہیں ہوتی کیونکہ اگر مرنے کے بعد آتما و روح کا کوئی وجود ہوتا تو اسے پتا ہوتا کہ وہ سو سال پر مرا رہا ہے اس پر ہزاروں موسم گذر چکے ہیں ہزاروں بار دن و رات آئے لیکن اسے کچھ علم نہیں پھر حساب کے دن اس میں دوبارہ جان ڈال کر زندہ کیا جائے گا۔ قرآن مجید میں الروح کا ذکر آیا ہے الروح اس جان و توانائی کو بولتے ہیں جس کی وجہ سے زندگی ہوتی ہے جب روح و جان ختم ہوجاتی ہے تو انسان مرجاتا ہے۔ قرآن مجید میں یہ واقعہ موجود ہے اور یہاں کے لوگ رسولوں کو مرنے کے بعد بھی زندہ مانتے ہیں شہید بھی ہمارے سامنے ہی مرجاتا ہے اسے دفن کردیتے ہیں یا اسے جانور کھالیتے ہیں لیکن وہ اللہ کے پاس بغیر روح و جسم کے زندہ ہے اور کس طرح زندہ ہے اسکی کیفیت نامعلوم ہے) تو اپنے کھانے اور مشروب کی طرف دیکھ اس میں بو نہیں آئی اور اپنے گدھے کی طرف دیکھ (یعنی گدھے کی طرح کھانا اور مشروب بھی گل سڑ کر ختم ہوجانا چاہئے تھا لیکن اللہ نے اسے باقی رکھا اور گدھے کو فطری حالت پر چھوڑ دیا تو وہ ختم ہوگیا) اور یہ اس لئے کہ ہم تجھے انسانوں کے لئے دلیل بنادیں (اسطرح کہ اس کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں بتایا ہے اور ہم اسے نصیحت و حق حاصل کررہے ہیں اور اس دور کے لوگوں کے لئے براہ راست دلیل بنے) اور ہڈیوں کی طرف دیکھ ہم کیسے اسے جوڑتے ہیں پھر ہم اسے گوشت پہناتے ہیں تو جب اس پر وہ واضح ہوگیا تو اس نے کہا میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر شیء اچھی طرح کرسکتا ہے اور جب ابراہیم نے کہا میرے آقا مجھے دیکھا تو کیسے بے جانوں میں جان ڈالے گا اس سے کہا کیا تو نے تسلیم نہیں کیا اس نے کہا کیوں نہیں بلکہ یہ اس لئے کہ میرے دل کی بے قراری ختم ہوجائے (معلوم ہوا نبی ہماری ہی طرح کا ایک انسان ہوتا ہے اس کے دل میں بھی اللہ کی بعض باتوں سے بے قراری و بے اطمینانی ہوسکتی ہے لیکن ایمان برقرار رہتا ہے) اس نے کہا چار پرندے لے پھر انھیں خود سے مانوس کرلے پھر ہر پہاڑ پر انکے ایک حصے کو رکھ دے پھر انھیں پکار وہ تیرے پاس دوڑتے چلے آئیں گے (یعنی مرنے کے بعد مردے کے اجزا دور دراز میں بھی چلے جائیں تب بھی اللہ انھیں زندہ کرنے پر سو فیصد قدرت رکھتا ہے) اور جان لے کہ اللہ غالب ہے حکمت والا ہے

آیات البقرۃ 261 ۔۔۔ 266

ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں جیسے ایک دانہ جس نے سات بالیاں اگائیں ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے اور اللہ کشادہ ہے وسعت علم والا ہے(یعنی جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ انھیں سات سو گنا اور عطا کرتا ہے اور جس کے لئے چاہے مزید دے) جو لوگ اپنے اموال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر جو انھوں نے خرچ کیا اسکے پیچھے نہ احسان جتاتے ہیں نہ اذیت دیتے ہیں انہی کے لئے انکے آقا کے پاس انکا بدلا ہے(یعنی وہ صدقہ جس کے پیچھے اذیت دی جائے یا احسان جتایا جائے وہ اللہ کے نزدیک بیکار ہے اسکی کوئی بدلہ نہیں جیسا کہ آگے آئے گا) اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے بھلی بات اور معافی اس صدقے سے بہتر ہے جسکے بعد اذیت آئے اور اللہ بے پرواہ ہے بردبار ہے اے مومنوں اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور اذیت دے کر بیکار مت کرو اس شخص کی طرح جو اپنے مال کو انسانوں کو دیکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور اللہ اور آخری دن کو نہیں مانتے(یعنی انکے خرچ کی طرح انکا خرچ کرنا بھی بیکار و باطل ہے جو کسی پر خرچ کرکے احسان جتادیں یا اذیت دیں) تو اسکی مثال جیسے ایک چٹان جس پر مٹی ہو پھر اسے تیز موٹی بوندوں والی موسلادھار بارش پہنچی تو اس نے چکنا کر چھوڑا(یعنی جس طرح وہ چٹان بلکل صاف ہوگئی اسہی طرح اسکا نامہ اعمال احسان جتا کر یا اذیت دے کر صاف کردیا) وہ اپنی کمائی کے کسی حصے پر قادر نہ ہونگے اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا(کیونکہ وہ اللہ سے ہٹدھرمی و لاپرواہی میں کفر کرتا ہے اور ہدایت حاصل کرنے کے لئے ان دونوں باتوں کا نہ ہونا ضروری ہے) اور انکی مثال جو اپنے اموال کو اللہ کی خوشنودی اور اپنے نفس کو ثابت قدم رکھنے کے لئے خرچ کرتے ہیں جیسے کسی ٹیلے پر ایک باغ جسے موسلادھار موٹی بوندوں والی بارش پہنچی تو وہ اپنے کھانے دو گنا لے آیا تو اگر اسے موٹی بوندوں والی موسلادھار بارش نہ پہنچے تو شبنم تو ہے(یعنی اللہ کی خوشنودی اور خود کو ثابت قدم رکھنے کے لئے خرچ کرنا نفع پر نفع ہے) اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو یہ پسند کرتا ہو کہ اسکے کھجور کے درخت اور انگوروں کا باغ ہو جس کے نیچے نہریں جاری ہوں اس میں انکے لئے سارے پھل ہوں اور انھیں بڑھاپا پہنچے اور انکی کمزور اولاد ہو پھر اس پر ایک شعلے والی آندھی آئے تو وہ جل جائے(بے شک یہ کوئی بھی پسند نہیں کرے گا کہ اپنی زندگی کے کمزور ترین اور سخت بے بسی کے وقت اسکا سہارا ختم ہوجائے) اسہی طرح اللہ تمہارے لئے آیتوں کو صاف صاف بتاتا ہے تاکہ تم غور کرو(معلوم ہوا کہ اللہ اپنی آیتوں کو صاف صاف بتاچکا ہے اسے روایتوں اور فقہیوں اور مفتیوں کی تفسیر و تشریح کی ضرورت نہیں ہے اور وہ آسان ہے جو بھی اس سے نصیحت لینا چاہے لے سکتا ہے)

آیات البقرۃ 267 ۔۔۔ 273

اے مومنوں جو مفید نعمتیں تم نے کمائی ہیں ان میں سے اور جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا اس میں سے خرچ کرو(یعنی اپنی کمائی کا مفید حصہ اور جو بھی اشیاء زمین سے نکلتی ہیں مثلا سبزیاں یا پھل یا سونا یا چاندی اور دیگر معدنیات یا ان سے بنی ہوئی چیزیں یا لکڑیاں وغیرہ ان میں سے راہ خدا میں خرچ کرو) اور بیکار چیز کا ارادہ نہ کرو تم اس میں سے خرچ کرتے ہو حالانکہ تم اسے بغیر کمی کرائے نہ لوگے(یعنی حقیر

شیء اللہ کی راہ میں خرچ نہیں ہوسکتی کہ اگر تم اسے لو تو کی کروا کر لوگے) اور جان لو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں ہے تعریف والا ہے(یعنی تمہارے اس صدقے کی اللہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے) شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے(تاکہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو) اور تمہیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے(یعنی وہ بے حیائی کا حکم دیتا ہے تاکہ تم بے حیائی میں مال و دولت برباد کرو) اور اللہ تم سے اپنی طرف سے معافی اور فضل کا وعدہ کرتا ہے(جو خرچ کرنے پر تمہیں حاصل ہوگا) اور اللہ کشادہ ہے وسیع علم والا ہے وہ جسے چاہتا ہے دانشوری عطا کرتا ہے اور جسے دانشمندی دی جائے تو اسے کثیر بھلائی دے دی گئی(یہاں دانشمندی سے مراد احکام قرآن ہیں کیونکہ جو دانشمندی اللہ کے حکم کے مطابق نہ ہو وہ بھلائی نہیں ہوسکتی) اور نصیحت صرف حق پسند لوگ لیتے ہیں اور جو بھی تم خرچہ کرو یا نذر مانو تو یقینا اللہ اسے جانتا ہے اور ان نافرمانوں کا کوئی مددگار نہیں(یعنی وہ نافرمان جو نصیحت نہیں لیتے) اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تو یہ کتنا اچھا ہے اور اگر تم انھیں چھپاؤ اور انھیں محتاجوں کو دو تو وہ تمہارے لئے اور اچھا ہے اور وہ تم سے تمہاری بعض برائیاں دور کرتا ہے(یعنی تمہارے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے اللہ تمہاری بعض برائیاں دور کرتا ہے کہ آپسی محبت پیدا ہوتی ہے فقر و محتاجی ختم ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسان کفر و حرام پر ابھرتا ہے مجبور ہوتا ہے وغیرہ) اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے تجھ پر انکی ہدایت ضروری نہیں ہے لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جو بھی تم خرچ کروگے تو وہ تمہارے فائدے کے لئے ہے(یعنی تمہارے مال خرچ کرنے سے نقصان نہیں ہورہا یہ فائدہ ہی ہے دنیا اور آخرت میں) اور جو بھی تم خرچ کرتے ہو وہ اللہ کے خوشنودی کے لئے ہونا چاہے اور جو بھلائی تم خرچ کروگے وہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہ ہوگا اسکے مستحق وہ محتاج ہیں جنھیں اللہ کی راہ میں روک دیا گیا وہ زمین میں لڑنے کی طاقت نہیں رکھتے انجان شخص خداری کی وجہ نے انھیں غنی گمان کرتا ہے تو انھیں انکی علامتوں سے پہچانے گا وہ انسانوں سے مانگتے ہوئے انکے پیچھے نہیں پڑھ جاتے(یعنی یہ سفید پوش لوگ ہیں یہ مانگنے پر اصرار نہیں کرتے انھیں صرف نشانیوں سے پہچان سکتے ہیں یہ لوگ صدقات کے مستحق ہیں) اور جو بھلائی بھی تم خرچ کروگے تو اللہ اسے جانتا ہوگا(یعنی تمہاری بھلائی اللہ کے علم میں ہے اسکا بدلہ ضائع نہیں ہوگا)

آیات البقرة 274 ـــ 281

جو لوگ اپنے اموال رات و دن پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں تو انھی کے لئے تو انکے آقا کے پاس انکا اجر ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہونگے جو لوگ سود کھاتے ہیں(سود اس شیء کو کہتے ہیں جو عقد میں طے ہو اور بلاعوض حاصل ہو مثلا ادھار پر زائد پیسہ لینا جو عقد میں مقرر ہوا ہو کہ دس ہزار ادھار لئے اور ایک ماہ میں واپس کردے گا اور یہ طے ہوا کہ جب تک ادھار واپس نہیں کرتا تب تک دس ہزار کے سوا ایک ہزار ہر ماہ دے گا) وہ اس طرح کھڑے ہونگے جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر پاگل کردیا ہو یہ اس وجہ سے کہ انھوں نے کہا ہے کہ فروخت کرنا اور سود ایک ہی تو ہے(یعنی انھوں نے فروخت کرنے اور سود لینے ایک ہی چیز مانا اور حلال مانا کہ جسطرح کسی چیز کے فروخت کرنے سامان بیچ کر نفع ہوتا ہے اسی طرح سود میں بھی مال کے بدلے نفع ہوتا) اور اللہ نے فروخت

کرنے کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا(یعنی وہ لوگ غلط ہیں فروخت کرنے اور سود میں فرق ہے اور فروخت کرنا حلال اور سود حرام ہے فرق یہ ہے کہ فروخت کرنے میں نفع مبیع یعنی سامان کے عوض حاصل ہوتا ہے اور سود میں نفع بلاعوض ہوتا ہے یہ حرام ہے) تو جس کے پاس انکے آقا کے طرف سے کوئی نصیحت آئی پھر وہ باز آجائے تو جو گذر گیا وہ اسی کا ہے(یعنی حکم نازل ہونے سے قبل جنھوں نے سود کھایا یا اسکے پاس باقی ہے وہ اسی کا ہے) اور اسکا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو پھر بھی اسکے مرتکب ہونگیں تو وہ لوگ آگ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے(یعنی حکم نازل ہونے کے بعد جو سود کھائے گا وہ گناہ گار اور ہمیشہ کا جھنمی اور کافر ہوگا) اور اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی بڑے ناشکرے گناہگار کو پسند نہیں کرتا(یعنی سود خور بڑا ناشکرا گناہگار ہوتا ہے) جنھوں نے تسلیم کرلیا اور نیک عمل کئے اور قرآن کا درس قائم کیا اور مال کا افضل حصہ دیا تو یقینا انہی کے لئے انکے آقا کے پاس انکا اجر ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے اے مومنوں اللہ سے ڈرتے رہو اور جو سود باقی ہے اسے چھوڑدو اگر تم مومن ہو تو اگر تم نہیں کروگے تو اللہ اور اسکے قاصد سے جنگ کا اعلان کردو(یعنی اب بھی سود نہ چھوڑنے والے کو اللہ اور اسکے رسول سے اسے اعلان جنگ کردینا چاہئے کیونکہ یہ سودخوری اللہ اور اسکے رسول سے لڑائی اور مخالفت ہے اور ایسا شخص کافر ہے) اگر تم توبہ کرلو تو تم صرف تمہارے اصل اموال کے مستحق ہو نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے اور اگر وہ تنگ دست ہو تو فراخ دستی تک مہلت ہوگی(یعنی جس نے ادھار لیا ہے اگر وہ تنگدست ہے ادھار واپس نہیں کرسکتا تو فراخ دستی تک اسے مہلت ہوگی اس سے پہلے ادھار نہ مانگا جائے) تمہارا معاف کردینا تمہارے لئے اچھا ہے اگر تم یقین کرو(معلوم ہوا ادھار معاف کردینا مستحب و بہتر ہے) اور اس ایک دن سے ڈرو جس میں تمہیں اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا پھر ہر نفس کو جو اس نے کمایا ہوگا پورا پورا دیا جائے گا اور ان پر زیادتی نہ کی جائے گی(یعنی حساب کا دن بس ایک وہی دن ہے جس سے ڈرنے کا حکم ہے جب ہر نفس کو اسکے اعمال و اعتقاد کا پورا بدلہ دیا جائے گا تو معلوم ہوا قبر کا دن ڈرنے کا دن نہیں ہے ایک ڈرنے کا دن بس ایک ہی ہے وہ یوم حساب ہے لہذا قیامت سے پہلے اور مرنے کے بعد کوئی عذاب نہیں ہوتا)

آیات البقرۃ 282 ۔۔۔ 286

اے لوگوں جنھوں نے تسلیم کیا ہے جب تم قرض کا کسی مقرر وقت کے لئے لین دین کرو تو اسے لکھو(یعنی ایسا قرض جسکی میعاد مقرر ہو اسے لکھنا فرض ہے کیونکہ لکھنے کا حکم ہے لیکن اگر میعاد مجھول ہو تو لکھنا فرض نہیں مثلا ادھار دیا اور کہا جب میرے پاس آئیں گے لوٹا دونگا) اور تمہارے درمیان ایک کاتب انصاف سے لکھے اور کاتب جسطرح اللہ نے اسے سیکھایا ہے لکھنے سے انکار نہ کرے تو وہ لکھے(یعنی تیسرا شخص اسے انصاف کے ساتھ اور جیسا اللہ نے سیکھایا ہے ویسا لکھے) اور جس پر حق آتا ہے وہ املاء کروائے(اور حق قرض لینے والے پر آتا ہے) اور وہ اپنے آقا اللہ سے ڈرے اور اس میں کوئی کمی نہ کرے(یعنی آدھی ادھوری بات نہ لکھوائے پوری پوری بات لکھوادے) پھر اگر حقدار بے وقوف ہو یا کمزور ہو یا خود سے املاء نہ کرواسکتا ہو تو اسکے نگران کو چاہئے کہ انصاف سے املاء کروادے(اور وہ

نگران مرد ہی ہوگا اور حقدار مرد ہو کیونکہ اسلام میں عورت کی مرد پر نگرانی نہیں ہے) اور اپنے مردوں میں سے(یعنی مسلمانوں میں سے) دو کو گواہ بنا لو پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جو تمہارے پسند کے گواہان میں سے ہوں یہ اس لئے کہ اگر ان میں سے ایک عورت غلطی کرے تو ان میں سے دوسری اسے تنبیہ کردے(یہ ایک ہی مقام ہے جہاں اللہ نے ایک مرد کی جگہ دو عورتوں کی گواہی رکھی ہے ورنہ باقی مقامات پر ایسا نہیں ہے) اور جب گواہان کو بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں اور تم اسے اسکے مقررہ وقت میں لکھنے سے سستی مت کرو قرض چھوٹا ہو یا بڑا ہو(یعنی قرض ایک روپیہ بھی ہو تو یہ سب انتظام کرنا پڑے گا یہ اللہ کا حکم ہے ہاں قرض کی جگہ صدقہ کردے تو اور بات ہے) یہ اللہ کے نزدیک بہت درست ہے اور گواہی کے لحاظ سے بہت مضبوط ہے یہ اس بات کے بہت قریب ہے کہ تم شک میں نہ پڑو لیکن اگر تجارت فوری لین دین والی ہو جو تم اپنے درمیان کرتے ہو(جیسا کہ اکثر سودے ایسے ہی ہوتے ہیں ان میں ادھار نہیں ہوتا) تو نہ لکھنے میں تم پر کوئی حرج نہیں ہے اور جب تم خرید و فروخت کرو تو پیش کردو(یعنی جب تم خریدو فروخت کرو تو ثمن و مبیع حاضر کردو وہ فریقین سے پوشیدہ نہیں رہنی چاہیں ورنہ خرید و فروخت منعقد نہیں ہوگی) اور کاتب اور گواہ کو نقصان نہیں پہنچایا جائے اور اگر تم کروگے (یعنی اگر نقصان دوگے) تو یقینا وہ تمہاری نافرمانی ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ تمہیں تعلیم دیتا ہے اور اللہ ہر شیء خوب جانتا ہے اور اگر تم سفر میں ہو اور تم کاتب نہ پاؤ تو گروی سامان کی صورت ہے جس پر قبضہ کرلیا جائے(یعنی تم مسافر ہو اور تیسرا کاتب نہ ہو تو قرض لینے والے سے گروی کے طور پر سامان لے کر قبضہ کرسکتے ہیں یہ گروی صرف اسی حالت میں اللہ نے مشروع کی ہے باقی حالتوں میں نہیں ہے) اگر تم میں سے بعض بعض سے مطمئن ہوں تو جس کے پاس امانت رکھوائی گئی ہے وہ ادائیگی کردے(یعنی اطمینان ہو کہ قرضہ دے دیگا تو جو گروی لے ہوا ہے جو کہ اسکے پاس امانت ہے وہ قرض لینے والے کو واپس کردے اور واپس کرنے کا حکم ہے تو یہ واپس کرنا فرض ہوگا اگر اس پر اطمینان ہو) اور اپنے آقا اللہ سے ڈرے اور گواہی کو مت چھپاؤ اور جو اسے چھپائے گا تو اسکا دل گناہگار ہوگا اور اللہ تمہارے اعمال اچھی طرح جانتا ہے جو بھی آسمانوں اور جو بھی زمین میں ہے اللہ کے اختیار میں ہے(اللہ نے کسی کو کچھ اختیار عطا نہیں کیا سب اللہ کے قابو میں ہے باقی سب کٹ پتلیاں ہیں) اور تم اپنے دلوں کی بات کو ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ تو اللہ اسکا حساب کرے گا(معلوم ہوا حساب کا وعدہ اللہ کا ہے وہ حساب کرے گا لہذا یہ کہنا کہ فلاں نبی یا نیک انسان بلا حساب جنت میں جائے گا بدعقیدگی و کفر ہے اس آیت کا انکار ہے) تو جسکو چاہے گا معاف کرے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ سب اچھی طرح کرسکتا ہے اللہ کے قاصد نے اسے تسلیم کیا جو اسکی طرف اسکے آقا کی طرف سے نازل کیا گیا ہے(یعنی اللہ کی کتاب) اور مومنین نے بھی ان سب نے اللہ اور ملائکہ(ملائکہ مطلق غیر مشروط آیا ہے اس میں سارے ملائکہ شامل ہیں ملائکہ جن اور ملائکہ معصومین) اور اسکی کتابوں اور اسکے قاصدوں کو تسلیم کیا ہم اسکے قاصدوں میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے(یعنی ہم ایسا نہیں کرتے کہ بعض قاصدوں کا انکار کردیں اور بعض کو تسلیم کریں جیسے نصاریٰ اور یہود اور مندائی کرتے ہیں) اور انھوں نے کہا ہم سے سنا اور بات مان لی ہمارے آقا تیری معافی ہو اور تیری

ہی طرف لوٹنا ہے اللہ کسی نفس کو اسکی طاقت سے زیادہ پابند نہیں کرتا(یعنی اللہ کا حکم انھیں ہی متوجہ ہوتا ہے جو اسکی ادائیگی پر کسی بھی طرح قادر ہو) جو اس نے کمایا صرف کے لئے ہے اور جو اس نے کمایا اسکا وبال صرف اس پر ہے(یعنی بندے کی نیکی و بدی صرف اس کے لئے ہے وہ کسی اور کو ایصال نہیں ہو سکتی یہاں ایصال ثواب کا عقیدہ باطل ہوا) ہمارے آقا اگر ہم بھول جائیں یا ہم غلطی کریں تو ہمیں مت پکڑنا(یہ دعا اللہ نے ہمارے طرف نازل کی ہے معلوم ہوا بھول اور خطا پر کوئی پکڑ نہیں) ہمارے آقا ہم پر کوئی بھاری بوجھ مت ڈال جیسے تو نے اسے ہم سے پہلے والوں پر ڈالا تھا ہمارے آقا اور ہمیں اتنا بوجھ مت لاد جسکی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہمیں معاف کر اور ہماری مغفرت کر اور ہم پر رحم کر تو ہمارا آقا ہے(معلوم ہوا اللہ آقا ہے دین اسلام خصوصیت سے اسہی کے کو لاگو کرنے آیا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی آقا و الٰہ نہیں ہے لہذا لوگوں نے رسولوں اور صالحین اور اپنے اسلاف اور مفتیوں وپیروں کو آقا بنا لیا کہ انکے مقلد و محکوم بن گئے) تو کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔

ترجمہ سورہ آل عمران مع نظر و حواشی

اللہ کے نام سے جو عمومی و خصوصی مہربان ہے سنو اللہ اس کے سوا کوئی تابعداری کے لائق نہیں ہے(معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا کسی تقلید اور نیاز مندی حرام اور شرک ہے کیونکہ یہ غیر اللہ کی تابعداری ہے) زندہ ہے ہر شیء پر نگران ہے(یعنی اللہ ہر شیء تو قابو کرتا ہے) (اے بندے) اس نے تجھ پر برحق الھامی کتاب اتری ہے جو ان پیغامات کو سچا مانتی ہے جو اس سے آگے کے ہیں(یعنی پہلے کے ہیں) اور اس سے پہلے تورات اور انجیل اتاری جو انسانوں کے لئے رہنمائی رہیں اور حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب اتاری اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ جنھوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا ہے ان کے لئے شدید عذاب ہے اور اللہ غالب ہے انتقام والا ہے یقینا اللہ پر زمین اور آسمان کی کوئی شیء چھپ نہیں سکتی وہ ہی تو ہے جو تمہیں صورت دیتا ہے ارحام میں جسطرح وہ چاہتا ہے اس کے سوا کوئی تابعداری کے لائق نہیں ہے غالب ہے حکمت والا ہے وہ ہی تو ہے جس نے تجھ پر اے بندے الھامی کتاب اتاری ہے جس کی بعض آیتیں مستحکم ہیں(یعنی مضبوط ہیں کہ ان میں آپسی تضاد کا وھم نہیں ہوتا) یہ اس کتاب کی اَساس ہے(یعنی یہ ایسی آیات کریمہ ہیں جن میں کتاب اللہ کی بنیادی باتیں موجود ہیں) اور دوسری(آیتیں) جو ہم شکل ہیں(یعنی وہ آیتیں اہل باطل کی باتوں سے صورتا ملتی جلتی ہیں لیکن حقیقتا وہ ان باتوں کے موافق نہیں ہوتیں تو اہل باطل ان سے اپنی مرضی کی بات ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں) تو جن کے دلوں میں ٹیڑھاپن ہوتا ہے تو وہ لوگ جو اس میں سے ہم شکل آیتیں ہیں فتنہ اور تشریح چاہنے کے لئے انکے پیچھے لگتے ہیں حالانکہ انکی تشریح صرف اللہ اور علم دین میں پختہ لوگ جانتے ہیں جو کہتے ہیں ہم نے اسے تسلیم کرلیا یہ سب ہمارے آقا کی طرف سے ہے(یعنی وہ آیات اہل باطل کے اقوال سے صورتا ملتی ہیں اس وجہ سے علم دین میں راسخ لوگ ان آیات کا انکار نہیں کرتے بلکہ یہ جملہ کہتے ہیں) اور نصیحت صرف وہ لوگ لیتے ہیں جو حق پسند ہیں(یعنی جو حق پسند نہیں ہوتے وہ ان آیتوں سے نصیحت لینے کے بجائے اپنی مرضی کی بات نکالتے ہیں) ہمارے آقا ہمارے دلوں کو

ٹیڑا مت کر جب کہ تو نے ہمیں ہدایت دے دی ہے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر یقینا تو ہی تو بہت دینے والا ہے(یعنی یہ قرآنی دعا ہمیں کرنی چاہئے اس لئے بتائی جارہی ہے) ہمارے آقا یقینا تو انسانوں کو اس دن جمع کرنے والا ہے جس دن میں کوئی شبہ نہیں ہے یقینا اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا یقینا جنھوں نے انکار کیا ہے ان کے اموال اورانکی اولاد انھیں اللہ کے مقابلے میں کچھ فائدہ نہیں دے سکتے اور یہ لوگ آگ کے ایندھن ہیں

آیات آل عمران 11 --- 20

جسطرح فرعونی اور جو انکے پہلے والے تھے انکی سنت تھی کہ انھوں نے ہمارے آیتوں کو غلط مانا تو اللہ نے انھیں انکے گناہوں کی وجہ سے انکی گرفت کی اور اللہ شدید پکڑوالا ہے اے بندے منکروں سے کہہ دے جلد ہی تم مغلوب ہوگے اور تمہیں جمع کرکے جھنم کی طرف لیجایا جائے گا اور کتنا برا بستر ہے ان دو جماعتوں میں جو آپس میں لڑپڑے تمہارے لئے ایک دلیل ہے ایک وہ جماعت ہے جو اللہ کی راہ میں لڑائی کرتی ہے اور دوسری منکروں کی جماعت ہے وہ انھیں آنکھوں سے دوگنا دیکھ رہے ہیں اور اللہ اپنی مدد سے جس کو چاہتا ہے اس قوت بخشتا ہے(یعنی اس میں دلیل اسطرح ہے کہ اللہ مومنوں کے ساتھ ہے وہ جب کافروں سے قتال کریں تو اگرچہ وہ انھیں دوگنا سمجھتے ہوں اللہ انکی مدد کرتا ہے) یقینا اس میں اہل بصیرت کے لئے نصیحت موجود ہے(کیونکہ جو سمجھ سے کام نہیں لیتے انھیں نصیحت نہیں ملتی) انسانوں کے لئے عورتوں اور بیٹوں اور سونے چاندی کی انبار کے انبار اور نشان زدہ گھوڑے اور جانور اور کھیت کی خواہشات کی محبت کو آراستہ کردیا گیا ہے یہ قریبی زندگی کی مھلت ہے اور اللہ کے پاس اچھا ٹھکانہ ہے(یعنی یہ دنیاوی اشیاء دنیاوی زندگی کی مہلت ہے کوئی اصلی نعمتیں نہیں ہیں وہ تو اللہ کے پاس ہیں) اے بندے کہہ دے کیا میں تمہیں اس نے زیادہ بہتر کی خبر دوں جنھوں نے فرمانبرداری کی ہے ان کے لئے انکے آقا کے پاس باغات ہیں جن کے نیچے نھریں جاری ہونگی جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ ازواج اور اللہ کی رضامندی(یعنی یہ نعمتیں ابدی اور ہمیشہ کی ہیں اور دنیاوی نعمتوں سے بہتر ہیں لہذا عقلمندی کا فیصلہ یہ ہے کہ دنیاوی نعمتوں کے خاطر اللہ کی خوشنودی اور ابدی اور دائمی اور پائدار نعمتوں کو نہ چھوڑا جائے) اور اللہ ان تابعداروں کو دیکھتا ہے جو یہ کہتے ہیں ہمارے آقا یقینا ہم نے تسلیم کرلیا تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا وہ تابعدار برداشت کرنے والے ہیں اور سچے ہیں(یعنی اپنی دعوئے ایمان میں سچے ہیں) اور فرمانبردار ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں اور اوقات سحر میں معافی مانگنے والے ہیں اللہ کے سوا کوئی تابعداری کے لائق نہیں ہے اس بات کی یقینی خبر اللہ اور ملائکہ اور اہل علم نے انصاف کے ساتھ قائم ہوکر دی ہے اسکے سوا کوئی تابعداری کے لائق نہیں ہے غالب ہے حکمت والا ہے کوئی شک نہیں کہ مذھب اللہ کے نزدیک اسلام ہے(یعنی سارے مذاھب و ادیان میں اللہ کا مذھب اسلام ہے جو کسی بھی نام سے اسکے سوا مذھب اختیار کرے گا وہ اللہ کے مذھب پر نہیں لہذا مذھب اہل سنت مذھب اہل تشیع مذھب دیوبندیا مذھب سلفیت کچھ قبول نہیں حق صرف مذھب اسلام ہے) اور جنھیں الھامی کتاب دی گئی ہے انھوں نے اپنے درمیان ناجائز

مخالفت تب ہی کی جب ان کے پاس یقین آچکا تھا(یعنی جنھیں اللہ کی کتاب مثلا قرآن دیا گیا ہے یا پہلے کے ادوار میں تورات اور انجیل اور کتب ابراہیم وغیرہ دی گئی تھیں انھوں نے اپنے درمیان لاپرواہی اور ہٹدھرمی میں اختلافات کئے انکے اختلافات علمی اور اجتھادی نہیں تھے اور ہمارے دور میں انکی زندہ مثالیں فرقہ پرستوں اور دیگر ہٹدھرموں کی صورت میں موجود ہیں) اور جو بھی اللہ کی آیتوں کا انکار کرے تو یقینا اللہ تیز حساب والا ہے تو اگر وہ تجھ سے بحث کریں تو کہہ دے میں نے اپنی ذات کو اللہ کے سپرد کردیا ہے اور انھوں نے بھی جنھوں نے میری بات مانی ہے(یعنی ہم سب تمہاری بے دلیلی کی باتیں تسلیم نہیں کریں گے ہم خود کو اللہ کے تابع کرچکے ہیں ہم اسکو حجت مانیں گے) اور جنھیں الھامی کتاب دی گئی ہے اور جو کتاب اللہ سے جاہل ہیں(جو اللہ کو حجت نہیں مان رہے) انھیں کہہ دے کیا تم نے سپرد کردیا پھر اگر وہ سپرد کردیں(یعنی اگر وہ اللہ کے مقلد و تابع ہوجائیں اسے حجت مان لیں) تو وہ ہدایت پاجائیں گے اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو تجھ پر صرف تبلیغ کرنا لازم ہے اور اللہ تابعداروں کو دیکھتا ہے

آیات آل عمران 21 ۔۔۔ 30

پکی بات ہے کہ جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ کا پیغام بتانے والوں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور جو انسان حق بات کا حکم دیتے ہیں انھیں قتل کرتے ہیں تو اے بندے انھیں دردناک سزا کی خوشخبری دے دے(دردناک سزا کی خوشخبری نہیں ہوتی لیکن انھیں ذلیل کرنے کے لئے اسطرح کہا جارہا ہے) انکے اعمال دنیا اور آخرت میں برباد ہیں(یعنی یہ لوگ کتنی ہی اللہ یا انسانیت کے نام پر نیکیاں کرلیں انکا فائدہ نہ انھیں دنیا میں ہوگا نہ آخرت میں) اور انکا کوئی مددگار نہیں ہوگا کیا تو انھیں نہیں جانتا جنھیں الھامی کتاب کا ایک حصہ دیا گیا ہے(یعنی انکے پاس پوری کتاب نہیں بلکہ اسکا ایک حصہ موجود ہے) انھیں کتاب اللہ کی دعوت دی جاتی ہے تاکہ وہ انکے درمیان فیصلہ کرے پھر انکا ایک فریق نظر انداز کرتے ہوئے منہ موڑلیتا ہے یہ اسوجہ سے کہ انھوں نے یہ کہا ہمیں آگ صرف گنتی کے ایام ہی چھوئے گی اور انکے دین کے معاملے میں انھیں ان باتوں دھوکہ دیا جنھیں وہ گھڑتے تھے(یعنی اپنی اس غلط فھمی اور بدعت کی وجہ سے کہ گنتی کے دنوں کے بعد نجات پانے والے ہیں وہ اللہ کی کتاب کو نظرانداز کرتے ہیں یوں ہی مقلد ہیں جو اللہ کی کتاب وہ باتیں تسلیم نہیں کرتے جو انکے امام کے خلاف ہوں اس غلط فھمی کی وجہ سے کہ انکا امام غلط نہیں ہوسکتا) تو کیسا ہوگا جب ہم انھیں اس دن جمع کریں گے جس میں کوئی شک نہیں ہے اور ہر نفس کو اسکی کمائی پوری پوری دی جائے گی اور ان پر زیادتی نہیں کی جائے گی اے بندے کہہ دے اے اللہ حکومت کے مختار تو جس کو چاہتا ہے حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے حکومت چھین لیتا ہے اور تو جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے یقینا تو ہر شیء کو صحیح طرح کرسکتا ہے تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے(یعنی جب دن ہوتا ہے تو ماحول میں رات کی اثرات شامل کرکے رات لے آتا ہے) اور تو دن کو رات میں داخل کرتا ہے(یعنی جب رات ہوتی ہے تو ماحول میں دن کی اثرات شامل کرکے دن لے آتا ہے) اور تو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے(مثلا پانی سے جاندار پیدا کرتا ہے یا

مٹی پانی ہوا اور روشنی سے پودے و درخت تخلیق کرتا جو جان دار ہیں) اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے(مثلا انڈا جو بعض جانور دیتے ہیں) اور جس کو چاہتا ہے بے حساب نعمت دیتا ہے مومنین کافروں کو دوست نہ بنائیں مگر مومنوں کو(یعنی مومنین کو دوسرے مومنین کو چھوڑ کر کافروں سے دوستانہ رویہ رکھنا ممنوع اور حرام ہے دوستانہ رویے میں مشکل میں انکا ساتھ دینا اور اخلاص کے ساتھ انکی مدد کرنا یا انکی دعوتوں میں جانا وغیرہ اور یہ کبیرہ گناہ بھی ہے لہذا کفر ہے) اور جو بھی ایسا کرے گا تو وہ اللہ کی طرف سے کسی معاملے میں نہیں ہے(یعنی اللہ سے انکا کوئی تعلق نہیں اسکا صاف مطلب ہے کہ وہ کافر ہے کیونکہ ہر مومن کا اللہ سے تعلق ہے) سوائے اس صورت کے تم ان سے کچھ بچنا چاہو(یعنی ان سے بچنے کے لئے دوستانے کا اظہار کرے تو ممنوع نہیں لیکن ایسے اسباب بھی پیدا نہیں کرنا چاہئے کہ انھیں دوست بنانے پر مجبور ہونا پڑے) اور اللہ تمہیں اپنے نفس سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف انجام ہے اے بندے کہہ دے اگر تم اسے چھپاؤ جو تمہارے سینوں میں ہے یا تم اسے ظاہر کرو تو وہ اللہ کے علم میں ہوگی جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے اللہ کو اسکا علم ہے اور اللہ ہر شیء کو صحیح طرح کرسکتا ہے جس دن ہر نفس جو بھلائی اس نے کی اسے حاضر پائے گا اور جو برائی اس نے کی اسے بھی وہ یہ پسند کرے گا کہ اس (برائی) کے اور اسکے درمیان مدت کی دوری ہوتی اور اللہ تمہیں اپنے نفس سے ڈراتا ہے اور اللہ تابعداروں پر نرم رو ہے

آیات آل عمران 31 ۔۔۔ 40

اے راہ حق پر گامزن کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا(یعنی اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرا طریقے پر چلو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور انبیاء صالحین سب کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کی تابعداری نہ کی جائے اسکے سوا کسی کو سرپرست و حجت نہ مانا جائے صرف اللہ کو اپنا حاکم مانا جائے) اور وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اے بندے کہہ دے اللہ کی یعنی رسول کی اطاعت کرو پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو یقینا اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا(معلوم ہوا اللہ رسول کی اطاعت سے منہ پھیرنے والا کافر ہے مثلا مقلد کہتے ہیں ہمارے لئے قرآن وسنت حجت و دلیل نہیں یہ تو مجتھد کی دلیل ہے اور ہم تو مقلد ہیں) کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ نے آدم اور نوح اور ابراہیم کی اولادوں اور عمران کی اولادوں کو جہاں پر انتخاب میں فوقیت دی ان میں سے بعض بعض کی اُولاد ہیں اور اللہ سننے والا وسیع علم والا ہے جب عمران کی عورت نے کہا میرے آقا میں نے تیرے لئے نذر مانی ہے کہ جو بھی میرے پیٹ میں ہے آزاد ہے(یعنی وہ بچہ اللہ کی راہ میں وقف ہوگا اس سے ہم لوگ دنیاوی کام نہ لیں گے) تو مجھ سے قبول کر یقینا تو سننے والا خوب علم والا ہے تو جب اس نے اسے جن دیا تو اس نے کہا میرے آقا میں نے اسے جنا وہ مؤنث ہے اللہ اسے خوب جانتا تھا جو اس نے جنا تھا اور مذکر مؤنث کی مثل نہیں ہوتا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اسے اور اسکی اُولاد کو مردود ابلیس سے تیری پناہ میں دیتی ہوں(حضرت مریم کی والدہ کے اس عمل کو بتا کر نصیحت کی گئی ہے کہ ہمیں بھی اولاد پیدا ہونے پر اللہ کے سپرد کردینا چاہئے) تو اسکے آقا نے اسے اچھی طرح قبول کیا اور اسے اچھی طرح اگایا اور زکریا کو اسکا کفیل بنایا

جب بھی وہ اسکے پاس بالا خانے میں آتا تو وہ اس کے پاس نعمت پاتا اس نے کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا اس نے کہا یہ اللہ کے پاس سے ہے وہ جس کو چاہتا ہے بے حساب نعمت دیتا ہے(اسکا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ وہ نعمت آسمان سے اتر کر انکے پاس آتی تھیں بلکہ یہ اظہار تشکر کا انداز ہے کہ جو نعمت حضرت زکریا کی موجودگی میں آتی ہیں وہ سب اللہ کی بے حساب دین ہے) وہاں زکریا نے اپنے آقا سے دعا کی اس نے کہا میرے آقا مجھے اپنے پاس سے نفع مند اولاد عطا کرے شک تو دعا سننے والا ہے(معلوم ہوا ایسی دعا کرنا جائز ہے جو عادتا محال ہو جیسے کسی بوڑھے اور بانجھ عورت کو اپنی اولاد ہونا جیسے حضرت زکریا) تو ملائکہ نے اسے پکارا جبکہ وہ بالاخانے میں کھڑا ہدایت لے رہا تھا کہ اللہ تجھے یحیی کی خوشخبر دے رہا ہے جو اس کلمۃ اللہ (یعنی عیسی مسیح) کو سچا مانتا ہوگا اور بلند رتبہ اور باز رہنے والا اور نبی نیکوکار ہوگا اس نے کہا میرے آقا مجھے لڑکا کس طرح ہوگا حالانکہ مجھے بڑھاپا آچکا ہے اور میرے عورت بانجھ ہے اس نے کہا یوں ہی ہوگا(یوں ہی لڑکا ہوا لیکن اللہ نے انکی زوجہ کی سدھار دیا تھا) اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے(لہذا اس حالت میں اللہ کا کسی کو اولاد دینا کوئی محال نہیں)

آیات ال عمران 41 ۔۔۔ 50

اس نے کہا میرے آقا میرے لئے ایک نشانی قائم کردے(کہ بچہ ہونے والا ہے) اس نے کہا تیری نشانی یہ ہے(یعنی تیرے لئے اس بات کی پہچان یہ ہے) کہ تو انسانوں سے بس اشارے سے ہی تین دن گفتگو کرسکے گا اور اپنے آقا کا کثرت سے ذکر کر اور شام و سویرے پاکی کا اظہار کر اور جب ملائکہ نے کہا اے مریم یقینا اس نے تجھے منتخب کیا اور تجھے پاک کیا اور تجھے جہان کی عورتوں پر انتخابی فوقیت دی(یعنی ساری عورتوں کو چھوڑ کر تجھے اس کرشمے کا مظہر بنایا ہے) اے مریم اپنے آقا کی فرمانبرداری کر اور سر رکھ اور جھک جا جھکنے والوں کے ساتھ(یعنی اللہ کے تابع ہو کر زندگی گذار) اے بندے یہ غیب کی وہ خبر ہے جو ہم تجھے پہنچارہے ہیں اور تو انکے پاس حاضر نہ تھا جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ کون مریم کی کفالت کرے گا اور نہ ہی تو اس وقت انکے پاس تھا جب وہ جگڑرہے تھے جب ملائکہ نے کہا اے مریم یقینا اللہ تجھے اس کلمے کی خوشخبر دیتا ہے جو اس میں سے ہے جسکا نام مسیح عیسی بن مریم ہوگا(یعنی عیسی مسیح اللہ کا ایک کلمہ ہے جس سے اللہ نے ایک انسان تخلیق کردیا) دنیا اور آخرت میں بارتبہ اور مقرب ہوگا اور وہ انسانوں سے جھولے میں ادھیڑ عمر میں برابر گفتگو کرے گا اور نیکوکاروں میں ہوگا اس نے کہا میرے آقا مجھے بچہ کس طرح ہوگا حالانکہ مجھے کسی بشر نے نہیں چھوا اس نے کہا یوں ہی ہوگا اللہ جو چاہتا ہے تخلیق کرتا ہے جب وہ کسی امر کا فیصلہ کرتا ہے تو صرف اس کے لئے کہہ دیتا ہے ہوجا تو وہ ہوجاتا ہے اور وہ اسے (مسیح عیسی) کو الہامی کتاب اور دانشوری اور تورات اور انجیل کی تعلیم دے گا وہ بنی اسرائیل کی طرف بھیجا جائے گا کہ میں تمہارے پاس تمہارے آقا کی طرف سے ایک دلیل لایا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرندکی صورت کی طرح بناتا ہوں پھر میں اس میں پھونکتا ہوں تو وہ اللہ کی اجازت سے پرند بن جاتا ہے اور اللہ کی اجازت سے میں پیدائشی اندھے اور کوڑھی کو چھٹکارہ دیتا ہوں اور مردوں کو جلاتا ہوں اور

میں تمہیں اسکی خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو تم اپنی گھروں میں جمع کرتے ہو(یہ معجزات ہیں اور معجزات الوہی طاقتوں سے ہوتا ہے وہ نبیوں کے صلاحیت و طاقت میں نہیں ہوتے بس اللہ یہ ان کے ہاتھ پر ظاہر کرتا ہے ان الوہی کاموں کی طاقت اللہ قہار کے سوا کسی کے پاس نہیں ہوتی عیسی مسیح کو بھی اللہ نے ایسی کوئی طاقت عطا کر نہیں کی تھی کہ وہ اللہ کے شریک ہوجائیں بس یہ کرشمے اللہ ان کے ہاتھ پر ظاہر کرتا تھا اور ظاہرا ایسا لگتا تھا کہ وہ خود سے کررہے ہیں جیسے ہم کٹ پتلی کو حرکت دیتے ہیں تو لگتا ہے کٹ پتلی خود حرکت کررہی ہے تو اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ کٹ پتلی میں حرکت کرنے کی طاقت ہے لیکن عیسائیوں نے ان طاقتوں کو عیسی مسیح کی قدرت و طاقت مانا اور مشرک ہوگئے) یقینا اس میں ضرور تمہارے لئے دلیل موجود ہے اگر تم تسلیم کرو(یعنی یہ کام اللہ کے سوا کوئی نہیں کرسکتا لہذا میں اللہ کی طرف سے ایک نبی ٹہرا جسکا اللہ سے خاص تعلق ہے) اور میں اسے سچ مانتا ہوں جو مجھ سے آگے کی ہے یعنی تورات اور اس لئے کہ میں تمہارے لئے اسے حلال کردوں جو تم پر حرام کردیا گیا اور میں تمہارے پاس تمہارے آقا کی طرف سے ایک دلیل لایا ہوں لہذا اللہ کی پرہیزگاری کرو اور میری اطاعت کرو

آیات ال عمران 51 ـ ـ ـ 60

(عیسی مسیح نے کہا) یقینا اللہ میرا آقا اور تمہارا آقا ہے لہذا اس کی تابعداری کرو یہ سیدھا راستہ ہے(یعنی سیدھا راستہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی محکومی و نیاز مندی نہ کی جائے لیکن نصاری نے انکے بعد انہی کی تقلید و نیازمندی اختیار کرلی) تو جب عیسی نے ان کی طرف سے کفر محسوس کیا(یعنی عیسی مسیح نے انکے کفر کی وجہ سے انکی طرف سے دھوکہ محسوس کیا جیسا کہ آگے آرہا ہے) تو کہا اللہ کی جانب میرے مددگار کون ہیں(یعنی اللہ کی راہ میں میری مدد کون ہوں گے) دھوبیوں نے کہا ہم اللہ کے جانب مددگار ہیں ہم نے اللہ کو مانا اور گواہ ہوجا کہ ہم تابع ہیں(یعنی گواہ ہوجا کہ ہم اللہ کے مقلد و نیاز مند ہیں اسکے حکم کے بغیر کچھ نہیں کریں گے) ہمارے آقا ہم نے اسے تسلیم کیا جو تو اتارا اور ہم نے رسول کی اتباع کی لہذا ہمیں سچے گواہوں کے ساتھ لکھ دے اور انھوں نے دھوکہ دیا(یعنی جن کی طرف عیسی مسیح کو کفر کی وجہ سے دھوکہ محسوس کیا تھا) اور اللہ نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ سب سے بہتر خفیہ تدبیر کرنے والا ہے(تو اللہ کے خفیہ تدبیر کے سامنے کسی کا دھوکہ کارگر نہیں ہوتا) جب اللہ نے کہا اے عیسی میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں(یعنی عیسی مسیح کی وفات ہوچکی ہے اللہ نے انھیں زندہ اٹھالیا تھا پھر انھیں موت دے دی) اور تجھے منکروں سے پاک کرنے والا ہوں(یعنی تجھے زمین سے اٹھاکر ان کی قربت سے پاک کرنے والا ہوں) اور جنھوں نے تیری اتباع کی ہے انھیں منکروں پر روز قیامت تک غالب کرنے والا ہوں(یعنی جو عیسی مسیح کے سچے کا پیروکار ہیں انھیں منکروں پر مضبوط دلیلوں اور حقانیت کے حساب سے قیامت تک غالب و حاوی کرنے والا ہوں اور بلکل ایسا ہی ہوا آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلمین کا دین سارے منکروں پر حاوی ہے یہ مناظروں میں متبعین قرآن سے ذلیل ہی ہوتے ہیں) پھر تمہارا لوٹنا میری ہی طرف ہوگا پھر میں تمہارے درمیان ان معاملات میں فیصلہ کردوں گا جس میں تم اختلاف کیا

کرتے تھے(یعنی حساب کے روز زبردستی سارے اختلافات حل ہوجائیں گے او وہ خود اللہ حل کرے گا)پھر میں منکروں کو دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور انکا کوئی مددگار نہیں ہوگا(اس بات میں کوئی شک نہیں آخرت میں کافروں کو عذاب ہے ہی اور دنیا میں انکی بدعقیدگی اور غلط اعمال کی وجہ سے ہورہا ہے اور آپسی جنگیں اور زمینی و سماوی آفتوں کی وجہ سے اور مسلمین کا قتال کرنے کی وجہ سے انھیں عذاب دیا جارہا ہے)اور جنھوں نے تسلیم کیا اور نیکیاں عمل میں لائے(یعنی کبیرہ گناہوں سے اجتناب کی نیکیاں)تو وہ انھیں انکے بدلے پورے دیگا اور اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا یہ وہ آیتیں اور حکمت والی نصیحت ہے جسے ہم تجھے پڑھ کر بتاتے ہیں یقینا عیسی کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے اس نے اسے مٹی سے تخلیق کیا تھا پھر اس نے اس کے لئے کہا ہوجا تو ہورہا تھا(یعنی عیسی مسیح بھی ایک انسان ہیں جیسے آدم کہ انھیں بھی تخلیق کیا گیا ہے)سچ تیرے آقا کی طرف سے ہے لہذا شک کرنے والوں میں مت ہونا۔

آیات ال عمران 61۔۔۔70

تو جو اس معاملے میں تجھ سے بحث کرے(یعنی تجھ سے عیسی مسیح کے خدا ہونے کے بارے میں بحث کرے)جب کہ تیرے پاس یقین آچکا ہو(یعنی آیت کریمہ اس کے خلاف پہنچ چکی ہو)تو کہہ دینا آؤ ہم اپنے بیٹوں اور تمہارے بیٹوں اور اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں اور اپنے لوگوں اور تمہارے لوگوں کو بلاتے ہیں پھر گڑگڑا کر دعا کریں پھر ہم غلط لوگوں پر اللہ کی پھٹکار کریں(یعنی اللہ سے اہل باطل کو رحمت سے دور کرنے کی دعا کریں)شک نہیں ہے کہ یہ ضرور سچے قصے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی تابعداری کے لائق نہیں اور یقینا اللہ غالب ہے حکمت والا ہے پھر اگر وہ منہ موڑلیں تو یقینا اللہ مفسدوں کو خوب جانتا ہے اے بندے کہہ دے اے الھامی کتاب کے دعویداروں(یعنی جو تورات یا انجیل یا قرآن وغیرہ الھامی کتاب ماننے کا دعوی کرتے ہیں انھیں کہہ دے)اس بات کی طرف آؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان اتفاقی ہے کہ ہم صرف اللہ کی تابعداری کریں(یعنی اللہ کے سوا کسی کی تقلید اور نیازمندی نہ کریں گے)اور ہم اسکے ساتھ کسی کو بھی حصہ دار نہ بنائیں(یعنی جو صفات و طاقتیں اللہ ہی کی ہے اس میں دوسرے کسی کو شریک نہیں مانیں گے)اور ہم اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں(یعنی صرف اللہ کو اپنا آقا بنائیں گے اسکے سوا کسی اور اپنا آقا نہ مانیں گے)تو اگر وہ منہ موڑلیں تو کہہ دو گواہ ہوجاؤ کہ ہم تابع ہیں(یعنی اللہ جو بھی ہمارے لئے کرے ہمیں قبول ہے)اے الھامی کتاب کے دعویداروں(یہاں اہل کتاب سے یھود و نصاری مراد ہیں)تم ابراہیم کے بارے میں کیوں بحث کرتے ہوں حالانکہ تورات اور انجیل انکے بعد ہی اتاری گئی ہے تو کیا تم عقل استعمال نہیں کرتے سنو تم نے ان معاملات میں بحث کی ہے جسکا تمہیں کچھ یقین نہیں ہے تو تم اسطرح کے معاملے میں کیوں بحث کرتے ہو جس کے بارے میں کوئی یقین حاصل نہیں ہوتا(معلوم ہوا کہ جب بھی بحث کریں تو مضبوط دلیل کی بنیاد پر ہو بے دلیل بحث کرنا مذموم ہے)اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ابراہیم نہ یھودی تھا نہ نصرانی بلکہ وہ باطل سے جدا اللہ کا تابع تھا(یعنی اللہ کا مقلد و نیاز مند تھا)اور مشرکوں میں سے نہ تھا یقینا ابراہیم کے سب سے قریب تو وہ لوگ ہیں جنھوں نے اسکی اتباع کی اور یہ نبی اور جو ایمان لائے اور

اللہ مومنوں کا دوست ہے (معلوم ہوا کہ اللہ کبھی بھی مومنوں کے ساتھ برا نہیں کرسکتا کیونکہ وہ انکا دوست ہے اور جو برا ہوتا ہے اس میں انکے لئے اچھائی ہوتی ہے) الھامی کتاب کے دعویداروں (یعنی یھود و نصاری اور قرآن ماننے کا دعوی کرنے والے منافقین) کی ایک جماعت نے پسند کیا کاش وہ تمہیں گمراہ کردیں اور وہ صرف اپنے نفس کو گمراہ کررہے ہیں (کیونکہ وہ خود کو حق پر سمجھ رہے ہیں اور اپنے نفس کو دھوکے میں ڈال رہے ہیں) اور انھیں محسوس نہیں ہورہا اے الھامی کتاب کے دعویداروں تم اللہ کی آیتوں کا انکار کیوں کرتے ہو جب کہ تم یقینی طور سے باخبر ہو (یعنی تمہارے پاس کتاب اللہ موجود ہیں پھر بھی اسکے منکر بنے ہوئے ہو)

آیات ال عمران 71 ۔۔۔ 80

اے الھامی کتاب کے دعویداروں تم کیوں سچ کو غلط کے ساتھ ملا کر مشکل کرتے ہو (مثلا قرآن شریف کی ان آیتوں کا ترجمہ صاف صاف نہیں کرتے جو انکے فرقوں کے خلاف ہوتی ہیں مشکل کردیتے ہیں یا جب اپنے اوپر ہونے والے اعتراضات کا جواب دیتے ہیں تو اعتراضات صاف صاف نہیں بتاتے مشکل کردیتے ہیں) اور جان بوجھ کر سچ چھپاتے ہو (یعنی جب وہ حکم بتاتے ہیں تو غلط کتاب اللہ کے خلاف بتاتے ہیں اور انھیں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں کچھ اور لکھا ہے جس کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے وہ آیت کریمہ انکے امام کے خلاف ہوتی ہے) اور الھامی کتاب کے دعویداروں کی ایک جماعت نے کہا دن کی ابتدا میں اس کو تسلیم کرو جو مومنوں پر اتارا گیا اور اسکے آخر میں اسکا انکار کردو تاکہ وہ لوٹ آئیں (یعنی لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہ جنھوں نے دین کے صحیح نظریئے کو قبول کیا انھوں نے بھی بعد میں اسے چھوڑدیا اگر یہ مسلمان سچے ہوتے تو ہمارے لوگ اسے کبھی نہ چھوڑتے اس کی مثالیں آج بھی بعض فرقوں میں موجود ہیں وہ تھوڑے وقت کے لئے حق قبول کرتے ہیں اور چند دنوں بعد اسے ترک کرکے دوبارہ اپنا فرقے میں داخل ہوجاتے ہیں اور جھوٹ کہتے ہیں ہم نے انکا مذھب قبول کیا تھا لیکن ہم نے دیکھا یہ تو صالحین اور انبیاء کی توھین کرتے ہیں تو ہم نے انکا مذھب چھوڑدیا تاکہ وہ لوگ حق مذھب کو چھوڑدیں) اور صرف اسکی بات مانو جو تمہارے مذھب کی پیروی کرتا ہو اے بندے کہہ دے سچی ہدایت اللہ کی ہدایت ہے کہ کسی کو وہی پیغام دیا جائے جو تمہیں دیا گیا ہو (یعنی وہ یہ فرقہ پرستی کا جملہ کہتے ہیں کہ صرف اپنے مذھب والے کی بات مانو اور کسی کی مت مانا کرو اگرچہ اسکی بات ہی اللہ کی بات معلوم ہو) یا وہ تم سے تمہارے آقا کے پاس بحث کرسکیں (یعنی انکی بات نہ مانا کرو ورنہ وہ تمہارے آقا اللہ سبحانہ کے پاس تم سے بحث کریں گے کہ انھوں نے حق بات سن کر بھی کفر کیا تھا) کہہ دے بے شک فضل اللہ کے اختیار میں ہے وہ اسے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ کشادگی والا وسعت علم والا ہے جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور بعض الھامی کتاب کے دعویدار اسطرح کے ہیں اگر تو ان کے پاس ایک ڈھیر امانت رکھوائے تو وہ اسے تجھے ادا کردیں اور ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ اگر تو انکے پاس ایک دینار بھی امانت رکھوائے تو وہ تجھے ادا نہ کریں مگر یہ کہ تو ان پر نگہبانی کرتے ہوئے کھڑا رہے یہ اس وجہ سے کہ انھوں نے کہا ہے کہ ان پڑھوں کے معاملے ہمارے خلاف کوئی راہ نہیں ہے (یعنی یہ کتاب اللہ کے دعویدار

ان پڑھوں سے ان لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو انکے دین کو نہیں مانتے کہ ہم انکے ساتھ کچھ بھی کریں ہمیں معاف ہے ہم پر کوئی کاروائی نہیں ہو سکتی) اور وہ اللہ پر جھوٹ جان بوجھ کر کہتے ہیں (کیونکہ یہ بات اللہ نے نہیں کہی) کیوں نہیں (یعنی کیوں کاروائی نہیں ہو سکتی) جو اس کے وعدے کو پورا کرے گا اور پرہیزگاری کرے گا تو اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے (یعنی یہ امانت ادا کرنا تقوی پرہیزگاری ہے جو ادا کرے گا تو اللہ متقیوں کو پسند کرتا ہے) یقینا جو اللہ کے عھد اور اپنے وعدوں کے بدلے حقیر عوض لیتے ہیں انکا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا اور اللہ ان سے گفتگو نہیں کرے گا اور وہ انکی طرف روز قیامت نظر بھی نہیں کرے گا اور نہ انھیں ستھرا کرے گا (یعنی انکے گناہ معاف کرکے انھیں ستھرا نہیں کرے گا) اور انکے لئے دردناک سزا ہے (معلوم ہوا جو اللہ کے حکم اور اپنے وعدوں کے بدلے جو اللہ سے کئے ہیں حقیر عوض لیتے ہیں انکی معافی نہیں وہ پکے جھنمی ہیں اور یہ گناہ کبیرہ ہے لہذا وہ کافر بھی ہیں) اور یقینا انکی ایک جماعت اپنی زبانوں کو کتاب اللہ کے معاملے میں ٹیڑھا کرتے ہیں تاکہ تم اسے کتاب اللہ کا حصہ سمجھو حالانکہ وہ کتاب اللہ سے نہیں ہے (یعنی کسی خارجی بات کو دھوکے سے اس طرح پڑھتے ہیں کہ لگتا ہے کہ یہ اللہ کی کتاب میں لکھا ہے) اور وہ کہتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کے طرف سے نہیں ہے اور وہ اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ کہتے ہیں کسی بشر کو یہ لائق نہیں ہے کہ اللہ اسے الھامی کتاب اور حکومت اور نبوت دے پھر وہ انسانوں کو کہے اللہ کو چھوڑ کر میرے تابعدار بن جاؤ لیکن (وہ یہ کہے گا کہ) علم و عمل میں مضبوط بن جاؤ کیونکہ تم کتاب اللہ کو جانتے ہو اور پڑھتے ہو اور وہ تمہیں یہ حکم نہیں دیتا کہ تم ملائکہ اور انبیاء کو آقا بنالو (یعنی اللہ تمہیں یہ حکم نہیں دیتا کہ تم ملائکہ اور انبیاء کو اپنا مالک بنالو پھر تم انھیں اپنی تابعداری اور نیازمندی کا مستحق سمجھو معلوم ہوا ہم صرف اللہ کے محکوم و محتاج ہیں کسی فرشتے یا نبی کے نہیں بلکہ فرشتے اور نبی کا کام تو بس اللہ کا ہم تک اللہ کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے) کیا تمہارے تابع ہونے کے بعد وہ تمہیں کفر کا حکم دیگا (کیونکہ اللہ کے سوا کسی کو آقا بنانا اسکی محکومی و نیازمندی کرنا کفر و شرک ہے)

آیات ال عمران 81 ۔۔۔ 90

اور جب اللہ نے انبیاء سے وعدہ لیا کہ جب میں تمہیں کوئی کتاب اور دانشوری دوں پھر کوئی پیغام لانے والا تمہارے پاس آئے جو اسے سچ مانتا ہو جو تمہارے پاس ہے تو ضرور تم اسکو تسلیم کرلینا اور ضرور تم اسکی مدد کرنا تو اس نے کہا کیا تم نے اقرار کیا اور تم نے اس بات پر میرا عھد لے لیا؟ انھوں نے کہا ہم نے اقرار کیا اس نے کہا تو گواہ ہوجاؤ اور یقینا میں تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں (اللہ انبیاء کا طور طریقہ بتارہا ہے پہلے تو بتایا کہ جس کو اللہ نے حکومت و نبوت دی ہو وہ اپنی تابعداری نہیں کرواتا بلکہ وہ ربانی بننے کا یعنی اللہ کے دین کے علم و عمل میں پکا ہونے کا حکم دیتا ہے اور اسی طرح اس آیت میں بتارہا ہے کہ محمد رسول اللہ سے پہلے جب بھی اللہ نے کسی کو نبوت دی تو اس سے یہ عھد لیا تھا کہ تمہارے سوا کوئی دوسرا رسول تمہارے پاس آئے جو تمہاری وحی کو حق مانتا ہو تو اسکا انکار مت کرنا تسلیم کرلینا اور اسکی مدد بھی کرنا مثلا حضرت موسی کلیم اللہ اور حضرت خضر یہ دونوں ایک ہی وقت کے نبی ہیں یہ ایک دوسرے کا انکار نہیں

کرتے تھے) تو جو اس کے بعد منہ موڑیں گے تو وہ زیادتی کرنے والے ہونگے(یعنی اس معاہدے کے بعد کوئی نبی دوسرے نبی کو جھٹلائے گا تو وہ نافرمان ٹہرے گا۔یہاں پر بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبی تو اللہ سے وعدہ خلافی نہیں کرسکتا تو وہ کیسے مراد ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ ہی ظاہری مفہوم ہے پیچھے نبیوں کی ہی بات چل رہی ہے اور رہا مذکورہ اشکال تو اسکا جواب واضح ہے کہ نبی اللہ کاپیغام پہنچانے میں غلطی و گناہ سے محفوظ کرلیئے گئے ہیں لیکن دیگر باتوں میں محفوظ نہیں ہیں کیونکہ اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ نبی معصوم ہے سوائے تبلیغ احکام کے معاملے میں بلکہ حضرت یوسف نے خود کہا کہ میں اپنے نفس کو معصوم قرار نہیں دیتا اور قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اللہ نے نبی سمیت سب کو شرک و کفر سے بچنے کا حکم دیا اور بعض مقام پر اللہ نے انھیں نبوت سلب ہوجانے اور اعمال حسنہ برباد ہوجانے سے ڈرایا اور انھیں حرام سے بچنے اور فرائض ادا کرنے کا پابند کیا تو اگر وہ ان سب باتوں سے محفوظ ہیں تو یہ سب اللہ کی وعیدیں اور پابندیاں فضول و بے کار ہیں تو ظاہری مفہوم ہی لیا جائے گا کہ اگر کوئی نبی کسی ساتھ والے رسول کا انکار کرتا تو وہ نافرمان ٹہرتا) تو کیا وہ لوگ غیر اللہ کے مذہب کو طلب کرتے ہیں(یعنی لوگوں کو اللہ کے سوا کسی اور کے قانون و اصول کو مذہب بنانا مطلوب ہے) حالانکہ جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی اورناگواری سے اسہی کے تابع ہیں اور اسہی کی طرف وہ لوٹیں گے(یعنی جب ہر چیز اللہ واحد قہار کا تابع ہے اسکی کٹ پتلی ہے تو اسکے سوا کسی اور کا مذھب اور پابندی اختیار کیسے کی جاسکتی ہے معلوم ہوا فقہ حنفی فقہ شافعی فقہ مالکی اور فقہ حنبلی یا فھم سلف یا سنیت یا شیعت کو اپنا مذہب ماننے والے یعنی انکی پیروی کو واجب ماننے والے کافر و مشرک ہیں کیونکہ یہ سب فھم و عقل انسانی کے نتیجے ہیں مذھب اسلام نہیں ہیں کیونکہ فھم و فقہ غلط اور صحیح دونوں ہوسکتی ہے قطعی نہیں ہوتیں لیکن مذہب اسلام کبھی غلط نہیں ہوسکتا و قطعی ہے اور مذھب اسلام جس کے سوا کسی اور شیء کو مذھب ماننا حرام ہے وہ نبی کریم کی وحی ہے جو اللہ کی کتاب میں موجود ہے کہیں اور نہیں ہے اور مذھب اسلام ایک ہی ہے دو تین چار نہیں ہیں اس میں اختلاف و تضاد نہیں ہوتا لیکن فقہ و فھم میں ہر مجتھد و فقیہ دوسرے سے اختلاف رکھتا ہے تو کسی فقیہ کی فقہ و فھم کی پیروی مذھب اسلام کی پیروی نہیں ہے اور انھیں مذھب و حجت ماننے والے غیر اسلام کا پیروکار اور کافر و مشرک ہیں) اے بندے کہہ دے ہم نے تسلیم کیا اللہ کو اور اسکو جو ہماری طرف اتارا گیا اور اسکو جو اتارا گیا ابراھیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اسباط(یھود کے مخصوص قبائل) پر اور اسکو جو موسی اور عیسی اور دیگر انبیاء کو انکے آقا کی طرف سے دیا گیا ہے ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے(یعنی ہم سارے نبیوں کو مانتے ہیں بعض کا انکار اور بعض کا اقرار کرکے فرق نہیں کرتے) اور ہم اس کے تابع ہیں(یعنی اللہ کے محکوم و نیازمند اور اسکی کٹ پتلیاں ہیں) اور جو بھی غیر اسلام کو مذھب بنائے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھائے گا اللہ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جنھوں نے اپنے ایمان کے بعد انکار کیا حالانکہ انھوں نے گواہی دی تھی کہ رسول سچ ہے اور انکے پاس صاف دلیلیں آچکی تھیں اور اللہ زیادتی کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا ہے(یعنی جب تک انسان دلیلوں کا انکار کرتا رہے گا تو اسے کیسے ہدایت کیسے ملے گی) انکا بدلہ یہ ہے کہ ان پر اللہ اور ملائکہ اور سارے انسانوں کی پھٹکار ہے

جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان سے سزا کم نہ کی جائے گی اور انھیں مہلت نہ دی جائے گی سوائے ان کے جنھوں نے اسکے بعد توبہ کرلی اور اصلاح بھی کی تو یقینا اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے(یعنی کفر کے بعد توبہ کرلی اور اپنی غلطیوں کو اصلاح بھی کرلی یعنی اپنے کفر کے وجہ سے بھی برائی ہوئیں انکو ختم کرنے کی پوری کوشش کی تو اللہ اسے معاف کردے گا) بالیقین جنھوں نے اپنے ایمان کے بعد انکار کیا پھر انکار میں بڑھ گئے انکی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی اور وہ گمراہ ہیں (انکی توبہ اس وجہ سے قبول نہیں کی جائے گی کہ انکی توبہ سچی نہیں ہے کیونکہ اللہ انھیں گمراہ بھی کہہ رہا ہے اور سچی توبہ والا گمراہ نہیں ہوتا تو یہاں سے اس اشکال کا حل ہوگیا کہ اللہ تو بندہ کو توبہ قبول کرتا ہے تو یہاں توبہ قبول کرنے سے انکار کیوں کررہا ہے)

آیات ال عمران 91 ۔۔۔ 100

یقینا جنھوں نے انکار کیا اور منکر ہی مرگئے تو ان میں سے کسی سے زمین بھر سونا قبول نہ کیا جائے گا اگرچہ وہ اسے فدیہ کردیں ان کے لئے دردناک سزا ہے اور انکا کوئی مددگار نہ ہوگا(معلوم ہوا اللہ کے کسی بات کا انکار کرنے والے کی روز حساب معافی نہیں ہوگی نہ کوئی اسکی کسی قسم کی مدد کرسکے گا) تم ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچ سکتے حتی کہ اس میں سے خرچ کرو جسے تم محبوب رکھتے ہو(یعنی جو چیز محبوب نہ ہو اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اللہ کے نزدیک نیکی نہیں ہے اسکا کوئی ثواب نہیں ہوگا) اور جو بھی تم خرچ کروگے تو بے شک اللہ اسے خوب جانتا ہوگا(لہذا تمہارا خرچ جیسا ہوگا بدلہ بھی ویسا ہی ہوگا) ہر غذا بنی اسرائیل کے لئے حلال تھی سوائے اس کے جو اسرائیل نے اپنے نفس پر حرام کرلیا تھا تورات کے نازل کئے جانے سے قبل اے بندے کہہ دے تو تورات لے آؤ پھر اسے پڑھو اگر تم سچے ہو(معلوم ہوا جب یہ حکم ہوا تھا اس وقت تورات موجود تھی لیکن اب تورات موجود نہیں وہ نام نہاد تورات میں کوئی معجزہ نہیں جس کی بنیاد پر ہم اسے کتاب اللہ مان سکیں اس پر ہم نے ایک کتاب بنام معجزہ قرآن و تقابل ادیان لکھی ہے اسکا مطالعہ کریں) تو جو اس کے بعد اللہ پر الزام لگائے تو وہ زیادتی کرنے والے ہیں(یعنی اصلی توارت سے حق ظاہر ہونے کے بعد) اے بندے کہہ دے اللہ نے سچ کہا(یعنی اللہ نے سچ کہا ہے کہ یھود و نصاری حق نہیں بلکہ مذھب ابراہیمی حق ہے) لہذا ابراہیم جو باطل سے حق کی طرف آیا تھا اسکے مذھب کی پیروی کرو اور وہ مشرک نہ تھا یقینا سب سے پہلا گھر جو انسانوں کے لئے بنایا گیا تھا ضرور وہ مکہ میں ہے جو مبارک اور رہنمائی ہے جہان کے لئے(اور ظاہر ہے کہ وہ گھر کعبہ مشرفہ کے سوا کچھ اور نہیں اسے مسجد حرام بھی کہتے ہیں۔وہ مبارک ہے یعنی بات مکہ کی ہورہی ہے کہ وہ بھلائی کا ذریعہ ہے اور امن والی جگہ ہے اور جہان کے لئے رہنمائی ہے یعنی جہان کے لئے ہدایت کے چشمے وہیں مکہ سے پھوٹے ہیں ایسی عزت والی جگہ میں یہ انسانوں کا پہلا گھر موجود ہے) اس میں(یعنی مکہ میں) واضح نشانیاں موجود ہیں ابراہیم کی رہائش گاہ ہے اور جو بھی اس میں داخل ہوگا وہ امن میں آجائے گا(یعنی جو بھی مکہ میں داخل ہوگا اسے قتل نہیں کیا جائے گا حتی کہ وہ جانور ہی کیوں نہ ہو کیونکہ مکہ حرم ہے اور بلا اجازت شرعیہ وہاں لڑنا ممنوع ہے اسکے مزید احکام قرآن مجید میں آگے آئیں گے) اور اللہ ہی کے لئے ان انسانوں پر بیت اللہ کو عبادت کے لئے حاضر ہونا

لازم ہے جو اسکی طرف راستے کے اعتبار سے قدرت رکھتے ہوں(اس آیت سے ہر اس شخص پر عبادت کے لئے بیت اللہ کی حاضری فرض ہوجاتی ہے جس کو بیت اللہ تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اور جو شخص اس فرض کی ادائیگی کردے تو پھر اس پر یہ حکم فرض جائے گا کیونکہ آیت کا حکم پھر اس پر لاگو ہوجائے گا کیونکہ اللہ کے احکام خاص وقتوں کے لئے نہیں ہیں قیامت تک کے لئے ہیں) اور جو بھی انکار کرے گا(یعنی اس حاضری کا انکار کرے گا) تو یقینا اللہ جہان سے بےپرواہ ہے(یعنی تمہارے انکار سے اللہ کو کوئی نقصان نہیں پڑے گا وہ تمہیں اسکا بدلہ دے گا) اے بندے کہہ دے اے الھامی کتاب کے دعویداروں تم کیوں اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہو حالانکہ اللہ تمہارے اعمال کا گواہ ہے اے بندے کہہ دے اے الھامی کتاب کے دعویداروں تم کیوں اللہ کے راستے سے انھیں روکتے ہو جنھوں نے تسلیم کرلیا ہے تم اس میں مشکل چاہتے ہو حالانکہ تم یقینی باخبر ہو(مثلا وہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید سمجھنا بہت مشکل ہے تو جو مفتی و امام کہتا ہے اس کی پیروی کرو قرآن شریف سمجھنے سے تم گمراہ ہوجاؤ گے یا جب اللہ کی راہ میں قتال فرض ہوجائے تو اس سے ڈراتے ہیں روکتے ہیں یا جب مومنین قرآن مجید کی تبلیغ کرتے ہیں تو وہ اس میں رکاوٹ ڈالتے ہیں حملہ کرتے ہیں اسکے خلاف بیان بازیاں کرتے ہیں یہ سب اللہ کی راہ میں مشکلات ڈالنا ہے) اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے اے تسلیم کرنے والوں اگر تم انکی ایک جماعت کی اطاعت کرو جنھیں الھامی کتاب دی گئی ہے تو وہ تمہیں تمہارے تسلیم کرنے کے بعد(یعنی تمہارے حق تسلیم کرنے کے بعد) منکر کرلوٹائیں گے

آیات ال عمران 101 ۔۔۔ 110

اور کیسے تم انکار کرسکتے ہو حالانکہ تمہیں اللہ کی آیتیں پڑھ کر بتائی جاتی ہیں اور تم میں اس کا پیغام لانے والا موجود ہے(یعنی اللہ کی آیتیں بتانے والا تبلیغ کرنے والا تم میں موجود ہے اس میں محمد رسول اللہ کی تخصیص نہیں) اور جو بھی اللہ کو تھام لے گا تو اسے سیدھے راستے کی ہدایت دی جائے گی(سیدھا راستہ سمجھنے سے پہلے اللہ کو تھامنے کا مطلب ہے کہ یہ ذہن رکھے کہ جو بھی اللہ کی بات ہوگی میں اسے مان لوں گا اور ہدایت کے حصول کے لئے پوری کوشش کرے تو اسے ضرور ہدایت ملے گی) اے تسلیم کرنے والوں اللہ سے ڈرو جسطرح اس سے ڈرنے کا حق ہے(یعنی مجلسوں میں بیٹھ کر رلادینے والے بیانات سے آنسوں نکالنا اور رونے کا شور مچانا اور اپنے گالوں پر توبہ کے تمانچے مارنا یہ اللہ کا ڈر نہیں بلکہ اللہ کے ڈر کا حق تو یہ ہے کہ اللہ کے گناہوں سے حتی المقدور بچا جائے) اور ہر حالت میں تابع ہوکر ہی مرنا(یعنی مرتے دم تک اللہ کے مقلد و محکوم بن کر اسہی کے نیاز مند بن کر مرنا) اور اللہ کی رسی کو سب مل تھامے رہو اور الگ الگ نہ ہوجاؤ(رسی کا ذکر کرکے دین اسلام کی طرف اشارہ کیا ہے کیونکہ اللہ کی رسی اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اور وہ اسلام کے سوا کچھ نہیں یعنی سب بندے اللہ کی دین دین اسلام کو تھام لو اور اسے چھوڑ کر اپنے اپنے مذہب نہ بنالو لیکن افسوس صدیوں سے ایسا ہی ہوتا چلا آرہا ہے ہر فرقے سے اپنا مذہب بنایا ہے اس کی مخالفت کو حرام سمجھتا ہے اسے فرقہ پرستی کہتے ہیں حالانکہ انکے مذہب کی کوئی حیثیت نہیں مذہب صرف مذہب اسلام ہے جس میں اختلاف نہیں ہوتا) اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہے جب تم دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو ملادیا پھر تم اسکی

نعمت سے بھائی بھائی ہوگئے(یعنی تمہیں یہ بتایا کہ مسلمان آپس میں بھائی ہیں تو دور شرک میں تم آپس میں نفرت کرتے تھے) اور تم آگ کے گھڑے کے کنارے پر تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچایا(یعنی تم جھنم کا سبب کفر و شرک کرتے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا) یوں ہی اللہ تمہارے لئے اپنی آیتوں کو صاف صاف بتاتا ہے تاکہ تم رہنمائی لو(تو جب اللہ نے بندوں کے ہدایت حاصل کرنے کے لئے صاف صاف اپنی آیتوں و دلیلوں کو بتادیا لہذا اب قرآن سمجھنے کے لئے بس مکمل غور و فکر کی ضرورت ہے کسی فقیہ یا مفتی یا مولوی یا پیر فقیر یا پروفیسروں کی ضرورت نہیں) اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی ضروری ہے جو نیکی کی دعوت دے اور بھلائی کا حکم دے(یعنی فرض و مستحب باتوں کو ڈنڈے کے زور پر کروائیں کیونکہ یہ سب بھلی باتیں ہیں۔ حکم دینے کا مطلب نصیحت کرنا نہیں ہوتا بلکہ لازمی طور پر اس کام کو کروانا ہوتا ہے)اور ناگوار بات سے روکے (ناگوار بات میں مکروہ اور حرام امور دونوں شامل ہیں کہ تمہاری وہ جماعت ان سے روکے کیسے بھی روکے جسطرح بھی وہ برائی رکے قوت بازو سے یا زبان سے۔اس حکم کو اچھی طرح ادا کرنے کے لئے اسلامی حکومت قائم کرنا ضروری ہے) اور وہ کامیاب ہیں(یعنی ایسے لوگ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہونگے ظاہر ہے کہ وہ برائیوں سے روک رہے ہیں اور بھلائی کو زبردستی کرواتے رہے ہیں) اور اسکی مثل نہ بن جانا جو جماعتوں میں بٹ گئے اور اختلاف کیا جب کہ ان کے پاس صاف دلیلیں آچکی تھیں اور یہ ہیں انکے لئے بڑی سزا ہے(یعنی یہ لوگ کافر ہیں جنھوں نے اللہ کی آیتیں و دلیلیں پہنچنے کے بعد اپنے مذہب الگ الگ بنالیئے)جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے سیاہ ہونگے تو جن کے چہرے سیاہ ہونگے (انھیں کہا جائے گا) کیا تم نے اپنے ایمان کے بعد انکار کیا تھا(یعنی مسلمان ہونے کے بعد کفر کیا تھا) تو سزا چکھو اس انکار کا جو تم کیا کرتے تھے اور جن کے چہرے سفید ہونگے تو وہ اللہ کی رحمت میں ہونگے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کی آیتیں ہیں جنھیں ہم تجھے برحق پڑھ کر بتارہے ہیں اور اللہ جہان والوں پر ذرا بھی ظلم کا ارادہ نہیں کرتا اور جو بھی آسمانوں اور جو بھی زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے اور اللہ ہی کی طرف سارے معاملات لوٹائے جاتے ہیں تم بہترین جماعت ہو جو انسانوں کے لئے پیدا کی گئی ہے بھلائی کا حکم دیتی ہو اور برائی سے روکتی ہو اور تم اللہ کو تسلیم کرتے ہو اور اگر الھامی کتاب کے دعویدار تسلیم کرلیتے تو ضرور ان کے لئے بہت اچھا ہوتا ان میں سے بعض مومن بھی ہیں اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں(یعنی اہل کتاب میں سے بعض مومن ہیں اور اکثر کافر ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اہل کتاب صرف یھود و نصاری کو نہیں بولتے کیونکہ ان میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا بلکہ اہل کتاب کا مطلب جو الھامی کتاب کو ماننے کا دعوی کرتے ہوں اب وہ مومن بھی ہوسکتے ہیں اور غیر مسلم و کافر بھی لیکن بعض جگہ اہل کتاب سے صرف یھود و نصاری بھی مراد ہوتے ہیں اور بعض جگہ نام نہاد مسلمان بھی اور بعض جگہ نیک مسلمان بھی اہل کتاب سے مراد ہوتے ہیں یہ سب تناظر کلام اور سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے)

آیات ال عمران 111 ۔۔۔ 120

وہ(یعنی الھامی کتاب کے دعویداروں میں سے جو کافر ہیں وہ) تمہیں اذیت کے سوا اور کوئی نقصان نہ دے سکیں گے(یعنی یہ تمہارا ایمان ضائع نہ کرسکیں گے بس اذیت ہی دے سکیں گے اور اس کا ظھور ہمارے سامنے ہورہا ہے کہ کافر اہل کتاب فلسطین کے ہزاروں مسلمین کو ناحق قتل کرچکے ہیں افغانستان میں عراق میں شام میں اندلس میں وغیرہ لیکن اکثر جگہوں پر یہ ناکام ہوئے ہیں ذلیل ہوکر وہاں سے نکلے ہیں) اور اگر وہ تم سے لڑیں گے تو وہ تم سے پیٹ پھیردیں گے پھر انکی مدد نہ کی جائے گی ان پر ذلت ڈال دی جائے گئی جہاں بھی وہ پائے جائیں گے سوائے اللہ کی رسی اور انسانوں کی رسی کے ساتھ(یعنی وہ جہاں بھی جائیں گے وہ ذلیل و خوار ہی رہیں گے مگر وہ اللہ کے دین یعنی دین اسلام کے اصولوں سے مدد لے لیں اور دوسرے انسانوں کی حمایت لے لیں جیسا کہ آج اسرائیل ایک بڑی طاقت ہے ان سب طاقتوں کے حصول کے لئے اسکی مدد مسلم ممالک نے کی ہے کیونکہ وہ اس سے تجارتیں کرتے ہیں اور انکی اشیاء استعمال کرتے ہیں اور بعض مسلم ممالک نے اسے تسلیم بھی کرلیا ہے اور مخلصانہ طور پر بھرپور مدد امریکہ نے کی ہے تب جاکر انھیں ایک ملک ملا اور یہ ملک بھی صہیونیوں نے بنایا ہے جو یھود کی ایک تحریک ہے خود مذھبی یھودی انکے خلاف ہیں کیونکہ انکے نزدیک اپنے لئے کوئی ملک بنانا ممنوع ہے یعنی یہ مستقل طور پر ذلیل ہی رہیں گے) اور وہ اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹیں گے اور ان پر ناچاری ڈال دی گئی ہے کیونکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور انبیاء کا ناحق قتل کرتے تھے(یعنی انبیاء کا قتل کرنے والے انکے اسلاف ان سے یہ متفق ہیں ہم جماعت ہیں اس وجہ سے انکی طرف انبیاء کا قتل منسوب کردیا گیا ہے) یہ اسوجہ سے کہ انھوں نے مخالفت کی اور وہ حد سے بڑھتے تھے وہ(یعنی اہل کتاب)ایک جیسے نہیں ہیں الھامی کتاب کے دعویداروں میں سے ایک جماعت رات کے أوقات میں جاگتے ہوئے تابعدار بن کر اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں وہ اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور ناگوار بات سے روکتے ہیں اور آپس میں نیکیوں میں مقابلہ کرتے ہیں اور وہ لوگ نیک ہیں(اس میں معلوم ہوا کہ اہل کتاب صرف یھود و نصاری کو نہیں بولتے کیونکہ وہ نہ نیک ہیں نہ مومن ہیں بلکہ ہر وہ شخص اہل کتاب ہے جو الھامی کتاب کو ماننے کا دعویدار ہو وہ نیک مسلم بھی ہوسکتا ہے اور غیر مسلم بھی) اور وہ جو بھی بھلائی کریں گے تو ہرگز ان سے اسے ردنہ کیا جائے گا اور اللہ فرمانبرداروں کو خوب جانتا ہے یقینا جنھوں نے انکار کیا ہے انھیں انکے أموال اور انکی أولاد اللہ کے خلاف کچھ فائدہ نہ دے سکےگی اور وہ ناری ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ (یعنی کافر) جو بھی اس دنیاوی زندگی میں خرچ کرتے ہیں انکی مثال جیسے ہوا جس میں سخت سردی ہو جو ان لوگوں کی کھیتی کو پہنچے جنھوں نے اپنے نفوس پر زیادتی کی ہے پھر وہ (ہوا) اسے برباد کردے اور اللہ نے ان پر زیادتی نہیں کی بلکہ وہ اپنے نفوس پر زیادتی کیا کرتے تھے(یعنی کافروں کے اچھے برے خرچ کی کوئی حیثیت نہیں کوئی ثواب نہیں بیکار ہونگے خرچ صرف مومنین کا قبول ہے) اے تسلیم کرنے والوں اپنے سوا کسی کو رازدار مت بنایا کرو (یعنی اپنے سوا کسی منافق و کافر کو اپنا راز دار نہ بناؤ)وہ تمہاری خرابی میں کوئی کوتاہی نہ کریں گے تمہارا مشقت میں پڑنا انھیں محبوب ہے انکے منہوں سے بغض ظاہر ہوچکا اور انکے سینے جو چھپائے ہوئے ہیں وہ بہت بڑا ہے ہم نے تمہارے لئے آیتوں کو صاف صاف بتادیا ہے

اگر تم عقل استعمال کرو سن لو تم ان سے محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں کرتے ہیں (اللہ ایمان رکھنے والوں کو حقیقت سے آشنا کروارہا ہے کہ تم ان سے تو محبت کرتے ہو لیکن وہ تم سے محبت نہیں کرتے) اور تم پوری کتاب اللہ کو تسلیم کرتے ہو (یعنی وہ بعض آیتوں کو مانتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں) اور جب وہ تم سے ملاقات کریں تو وہ کہیں گے ہم نے تسلیم کیا اور جب وہ اکیلے ہوں تو تم پر غصے سے انگلیاں چھبائیں گے (یعنی وہ تمہارے درمیان مسلمان بن کر رہ رہے ہیں اور دل سے کافر ہیں) اے بندے کہہ دے اپنے غصے سے مرجاؤ یقینا اللہ سینوں والی کو جانتا ہے اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انھیں برا لگتا ہے اور اگر تمہیں کوئی برائی پہنچے تو وہ اس پر خوش ہوتے ہیں اور اگر تم برداشت کرو اور فرمانبردار بنو تو انکی چال تمہیں کچھ نقصان نہیں دے گی (یہ منافقین کی چالوں سے بچنے کا اہم و کارگر ذریعہ ہے) یقینا اللہ انکے اعمال کو گھیرے ہوئے ہے

آیات ال عمران 121۔۔۔130

اور اے بندے جب تو اپنے گھر والوں کے پاس سے نکلا تاکہ تو مومنوں کو قتال کے لئے بیٹھنے کی جگہیں دے اور اللہ سننے والا وسیع علم والا ہے جب تمہاری دو جماعتوں نے ارادہ کیا کہ وہ ہمت ہار دیں اور اللہ انکا دوست ہے اور اللہ ہی پر مومنوں کو اعتماد کرنا چاہئے (معلوم ہوا اللہ کے سوا کوئی لائق اعتماد نہیں نہ مفتی نہ مولوی نہ فقیہ نہ پیر و مرشد نہ صحابی نہ رسول اپنے اجتھاد میں ہاں جب رسول وحی لے کر آئے تو اس پر اعتماد اللہ پر اعتماد ہے کیونکہ یہ اللہ ہی کے فرمان سے معلوم ہوتا ہے لہٰذا اللہ کے سوا کسی اور کو لائق اعتماد ماننا شرک ہے کیونکہ یہ صرف اللہ کا حق ہے) اور اللہ نے تمہاری مدد بدر میں کی جب کہ تم کمزور تھے تو اللہ کی فرمانبرداری کرو تاکہ تم احسان مند بنو جب تو نے (یعنی نبی کریم نے) مومنین کو کہا کیا تمہیں یہ ہرگز کافی نہیں ہوگا کہ تمہارا آقا تمہاری مدد تین ہزار فرشتوں سے کرے جو اتارے جائیں گے کیوں نہیں اگر تم برداشت کرو اور پرہیزگاری کرو اور وہ تمہارے پاس اپنے اس جوش کے ساتھ آئیں تو تمہارا آقا تمہاری مدد پانچ ہزار نشان زدہ فرشتوں سے کرے گا اور اللہ نے اسے صرف تمہارے لئے خوشخبری بنایا ہے اور یہ (یعنی یہ مدد) اسلئے کہ تمہارے دل اس سے مطمئن ہوں اور وہ مدد صرف اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے ہے تاکہ وہ انکار کرنے والوں کا ایک کنارہ الگ دے (یعنی انکے لشکر کا ایک طرف الگ کردے) یا پھر یہ کہ وہ انھیں دبادے (یعنی ان پر تنگی کردے) کہ وہ ہار کر لوٹیں اے بندے تیرے لئے اس معاملے میں سے کوئی شیء نہیں ہوگی (یعنی نہ تو تم ہاروگے اور نہ ہی تمہیں تنگی ہوگی) یا تو وہ (یعنی وہ لوگ جن بدر میں مسلمین مجاہدین کے مقابلے میں آئے تھے) انھیں توبہ کی توفیق دے گا یا انھیں سزا دے گا کیونکہ وہ نافرمان ہیں اور جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے اللہ ہی کی ملکیت میں ہے وہ جسے چاہتا ہے معاف کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اے تسلیم کرنے والوں سود (سود اس مال کو کہتے ہیں جو عقد و معاہدے میں مقرر نہ ہو اور بلا عوض اضافی حاصل ہو اسکا بیان گذر چکا ہے) کئی کئی گنا مت کھاؤ اور اللہ کی پرہیزگاری کرو تاکہ تم کامیاب ہو

آیات ال عمران 131 ۔۔۔ 140

اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے (معلوم ہوا اخروی آگ کا عذاب کافروں کے لئے ہے انکے سوا کسی اور کے لئے نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سود خوری کفر ہے کیونکہ سود خور کو اس آگ کی دھمکی ہے جس میں صرف کفار داخل ہونگے اور سود خور بھی اس میں داخل ہوگا لہذا وہ بھی کافر ہے) اور اللہ کی یعنی اسکے خبر رساں کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جاسکے (معلوم ہوا اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت الگ الگ نہیں ہے ایک ہی ہے لہذا رسول کا ہر شرعی قول کتاب اللہ قرآن مجید میں بھی ہونا چاہئے کیونکہ رسول کی اطاعت اللہ کی بھی اطاعت ہوتی ہے اور اللہ اور رسول کی اطاعت الگ الگ اطاعتیں ماننا دو رب ماننا ہے) اور اپنے آقا کی معافی کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں مقابلہ کرو (یعنی اللہ کی فرمانبرداری میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا مقابلہ کرو جو روز حساب معافی کا باعث ہوگا) اور اس باغ کی طرف بھی جسکی چھوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے (معلوم ہوا جنت اخروی محض پرہیزگاروں کے لئے ہے جھنم سے نکل کر کوئی جنت میں نہیں جاسکتا جیسا کہ لوگ اور بہت سے روایتی حضرات سمجھتے ہیں کیونکہ وہ دنیا میں پرہیزگار نہ تھا) جو خوشی اور تنگی میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ برداشت کرنے والے اور انسانوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے اور وہ جب وہ کوئی بے حیائی کرتے ہیں یا اپنے نفوس پر زیادتی کرتے ہیں تو وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں پھر وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی ہے جو گناہوں کو معاف کرے اور وہ اپنے فعل پر جان بوجھ کر اڑے نہیں رہتے یہ ہیں جنکا بدلہ انکے آقا کی طرف سے معافی اور باغات ہیں جن کے نیچے نھریں رواں ہونگی جن میں وہ تا ابد رہیں گے اور ان عمل کرنے والوں کا بدلہ کتنا اچھا ہے (یعنی اللہ اچھے اعمال کو شمار کرکر کے بتا رہا ہے یہ سب ایسے اعمال ہیں جو مذکور اجر کا سبب بنتے ہیں) تم سے قبل کئی طریقے گذر چکے ہیں تو زمین میں سیر کرو پھر غور کرو غلط ماننے والوں کا انجام کیسا ہوا (سیر کرنے کا حکم ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ سیر کرنے والا تکذیب کرنے والوں کے انجام سے عبرت حاصل کرے) یہ تشریح ہے انسانوں کے لئے (یعنی ہر قسم کے انسانوں کے لئے جاھل ہو یا عالم مومن ہو یا کافر یا غافل یا ہٹدھرم یا انصاف پسند سب کے لئے یہ تشریح و توضیح ہے لہذا قرآن حکیم سمجھنے کے لئے مزید کسی مفتی یا فقیہ و مجتھد یا امام یا مولوی کی تشریح و توضیح کی ضرورت نہیں بس قرآن کی زبان عربی آنے چاہئے) اور رہنمائی اور نصیحت ہے ڈرنے والوں کے لئے (یعنی اس سے نصیحت صرف وہ اخذ کرتے ہیں جنھیں انجام کا ڈر ہو) اور کمزور مت پڑو اور غم مت کرو اور تم غالب ہوگے اگر تم مومن ہو اگر تمہیں کوئی زخم ملے گا تو ان لوگوں کو بھی اسکے مثل زخم ملے گا (یعنی جب اللہ کی راہ میں قتال فرض ہوجائے تو نہ کمزور پڑو اور نہ غم کرو تو تم ہی غالب ہوگے اگر تم مومن ہو یہ اللہ کا وعدہ ہے) اور یہ ایام ہم انسانوں کے درمیان تبدیل کرتے رہتے ہیں (یعنی اللہ کبھی کسی کے دن اچھے کردیتا ہے اور کبھی کسی جماعت کے دن اچھے کردیتا ہے اسکی مثال قطعی تاریخ میں مل جاتی ہے پہلے مغرب بڑی قوت تھا اب مشرقی ممالک کی قوت میں اضافہ ہوتا جارہا ہے پہلے آدھی سے زیادہ دنیا میں اسلامی حکومت تھی پھر جب انھوں نے قرآن حکیم کو

نافذ کرنا چھوڑ دیا تو اللہ نے دوسروں کو اختیار دے دیا پھر برطانیہ عظمی کی حکومت آگئی جنھوں نے مغرب سے لے کر مشرق تک برصغیر تک اپنی حکومت قائم کردی پھر انکی حکومت چلی گئی وہ یورپ میں سمٹ گئے اور اب انکی طاقت گھٹتی جارہی ہے ممالک انکا ساتھ چھوڑتے جارہے ہیں) اور یہ اسلئے کہ اللہ ان کو ظاہر کردے جنھوں نے تسلیم کیا اور تاکہ وہ تم میں سے بعض کو یقینی باخبر بنالے (یعنی اللہ لوگوں کے حالات بدلتے رہتا ہے تاکہ وہ سچے اور نام نہاد مسلمانوں کو نمایاں کرسکے اور ہم مسلمانوں میں سے بعض کو اس حقیقت پر گواہ بنالے) اور اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

آیات ال عمران 141 ۔۔۔ 150

اور یہ اس لئے کہ اللہ ماننے والوں سے آلودگی دور کرے اور کافروں کو مٹائے (یعنی انسانوں کے حالات کا بدلنا اس وجہ سے ہے اللہ کافروں کو مٹا کر مومنوں کو انکی گندگی سے دور کریں) یا تم نے یہ خیال کیا ہے کہ تم جنت میں داخل ہوجاؤ گے اور اب تک اللہ نے انھیں ظاہر نہیں کیا جنھوں نے تم میں سے پوری کوشش کی ہے اور برداشت کرنے والوں کو ظاہر نہیں کیا (یعنی اسلام قبول کرنے کے بعد اللہ تمہاری آزمائش کرے گا اور سچے مسلمانوں اور کچے ایمان والوں کو لوگوں کے درمیان ظاہر کردے گا) اور تم موت سے ملنے سے پہلے ہی موت کی تمنا کیا کرتے تھے تو تم نے اسے دیکھا اور تم دیکھتے ہی رہ گئے تھے اور محمد اس خبر رساں کے سوا کچھ بھی نہیں ہیں جن سے قبل اور بھی خبر رساں گذر چکے ہیں (یعنی محمد اللہ کا پیغام لانے والے ہی ہیں اور کچھ نہیں جیسے پہلے کہ خبر لانے والے تھے اسے ہی رسول کہتے ہیں کہ وہ سب اللہ کے سامنے عاجز مخلوق تھے وہ مر بھی سکتے ہیں اور قتل بھی ہوسکتے ہیں) تو (اے دور رسول کے مومنوں) کیا اگر وہ مرجائے یا قتل کردیا جائے تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاؤ گے اور جو بھی اپنی ایڑیوں کے بل پلٹے گا تو ہرگز وہ اللہ کو کچھ بھی ضرر نہیں دے سکے گا اور جلد ہی اللہ احسان مندوں کو بدلہ دے گا اور کسی نفس کو اللہ کی اجازت کے بغیر موت نہیں آسکتی جو مؤخر قانون کے طور پر ہے اور جو دنیا کے بدلے کا ارادہ کرے گا تو ہم اسے اس (دنیا) میں سے دیں گے اور جو آخرت کے بدلے کا ارادہ کرے گا تم ہم اسے اس (آخرت) میں سے دیں گے اور جلد ہم احسان مندوں کو بدلہ دیں گے اور بہت سے نبیوں کے ساتھ مل کر کثیر بڑی جماعتوں نے قتال کیا تو وہ اسکی وجہ سے کمزور نہ پڑے جو انھیں اللہ کی راہ میں پہنچا (یعنی اللہ کی راہ میں پہنچنے والی مصیبتوں کی وجہ سے وہ کمزور نہ پڑھے) اور نہ وہ ضعیف پڑے نہ وہ لاچار ہوئے اور اللہ (اپنی راہ میں) برداشت کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور (اس دوران) انکی بات اسکی سوا کچھ نہیں تھی کہ انھوں نے کہا ہمارے آقا ہمارے گناہ معاف کر اور ہمارے معاملے میں ہماری زیادتی کو بھی اور ہمارے قدموں کو ثابت رکھ اور ہماری کافروں کے خلاف مدد کر تو اللہ نے انھیں دنیا کا بدلہ اور آخرت کا اچھا بدلہ دیا اور اللہ نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے اے ایمان لانے والوں اگر تم منکروں کی بات مانو گے تو وہ تمہیں تمہاری ایڑیوں کے بل لوٹادیں گے (یعنی تمہیں کافر کردیں گے) تاکہ تم نقصان زدہ ہوکر لوٹو بلکہ اللہ تمہارا آقا ہے اور وہ سب سے بہتر مددگار ہے

آیات ال عمران 151 ۔۔۔ 160

جلد ہم منکروں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے کیونکہ انھوں نے اللہ کے ساتھ اسے حصے دار بنایا تھا اس نے جس کی شرکت کی کوئی دلیل نہیں اتاری اور انکا ٹھکانہ تو آگ ہے اور نافرمانوں کا ٹھکانہ کتنا برا ہے اور اللہ نے تم سے اپنا وعدہ سچا کیا جب تم اسکی اجازت سے انکی جڑ اکھاڑ رہے تھے حتی کہ جب تم نے ہار مانی اور اس معاملے میں جھگڑ پڑے اور تم نے مخالفت کی جب اس (اللہ) نے تمہیں وہ شیء دیکھا دی تھی جسے تم پسند کرتے تھے تم میں سے بعض وہ ہیں جو دنیا کا ارادہ کرتے ہیں اور تم میں سے بعض وہ ہیں جو آخرت کا ارادہ کرتے ہیں پھر اس نے تمہیں ان سے (یعنی مخالف لشکر سے) پھیر دیا تاکہ وہ تمہیں آزمائے اور اس نے تم سے در گذر گیا اور اللہ تسلیم کرنے والوں پر فضل والا ہے جب تم لوگ چڑھ رہے تھے اور تم کسی کی طرف التفات نہ کررہے تھے اور رسول تمہیں تمہاری دوسری جماعت میں بلارہے تھا تو اس نے تمہیں بدلے میں غم کے ساتھ غم دیا تاکہ تم اس پر غمگین نہ ہو جو تم سے فوت ہوگیا اور نہ ہی اس پر جو تمہیں پہنچا اور اللہ جو تم کرتے ہو اس سے باخبر ہے پھر اس نے تم پر غم کے بعد امن اتارا اونگھ جو تمہاری ایک جماعت پر چھاگئی تھی اور ایک گروہ کو انکے نفوس نے فکر میں ڈال دیا تھا وہ اللہ کے ساتھ ناحق گمان کررہے تھے جیسے دور جاھلیت والا گمان وہ کہہ رہے تھے کیا ہمارا اس معاملے سے کوئی تعلق بھی ہے (یعنی یہ جو جنگ ہورہی ہے اس سے ہمارا فائدے کا بھی کوئی تعلق ہے یا نہیں) کہہ دے یہ سارا معاملہ اللہ کا ہے (یعنی یہ سب جنگ کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو فائدے دے اور نقصان دے اسکی چاہت ہے) وہ لوگ اپنے نفوس میں موجود اس بات سے خوف کررہے تھے جسے وہ تجھ پر ظاہر نہیں کررہے تھے وہ کہہ رہے تھے اگر ہمارا اس معاملے سے کوئی تعلق ہوتا تو ہم یہاں مارے نہ جاتے (یعنی اگر ہمارا اس جنگ میں کوئی فائدہ ہوتا تو ہم اس میں شہید نہ ہوتے) کہہ دے اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن پر قتل لکھ دیا گیا ہے (یعنی جن کے نصیب میں قتل ہے) وہ ضرور اپنی کروٹ گاہوں کی طرف آجاتے (جہاں انھیں مرنا تھا) اور یہ اس لئے کہ اللہ اس سے اسے آزمائے جو تمہارے سینوں میں ہے (یعنی یہ آزمائش تم پر اس لئے ڈالی ہے کہ وہ تمہارے سینوں میں موجود ایمان کو پرکھے) اور اس لئے کہ وہ اسے جو تمہارے دلوں میں ہے اسے آلودگی سے پاک کرے (یعنی اس امتحان کا مقصد تمہارے دلوں کے ایمان کو کمزوری سے پاک کرنا ہے کیونکہ جب تک مومن پر کشیدہ حالات نہیں آتے اسکے ایمان میں مزید پختگی بھی نہیں آتی) اور اللہ سینوں والے کو خوب جانتا ہے یقینا جن لوگوں نے تم سے اس دن منہ موڑلیا جس دن دو جماعتیں ملیں تھیں ابلیس نے انھیں صرف انکی بعض کمائیوں کی وجہ سے غلطی کروائی اور اللہ نے ان سے در گذ کیا بے شک اللہ بہت معاف کرنے والا بردبار ہے اے ایمان لانے والوں انکی طرح مت بنو جنھوں نے انکار کیا اور اپنے بھائیوں کو کہا اگر وہ ہمارے ساتھ ہوتے تو نہ مرتے نہ قتل ہوتے جب انھوں نے زمین میں لڑائی کی تھی یا وہ غازی ہوئے تھے یہ اس لئے کہ اللہ اسے انکے دلوں میں حسرت بنادے (یعنی یہ مرنا جینا اللہ کے ہاتھ میں ہے مومن اللہ کی راہ میں قتال کرے اور مرجائے تو ماجور ہوتا ہے اور غیبی زندگی دی جاتی ہے جو کسی نبی و ولی کو نہیں دی جاتی اور اگر قتال میں فاتح بن کر آئے تو مال غنیمت و عزت

اسے ملے گی اور یہ باتیں ان قتال سے رکنے والے منکروں کے لئے حسرتیں بنیں گی اوریوں ہی روز حساب جب انھیں اجر دیا جائے گا تو یہ انکے دلوں میں حسرت بنے گا) اور اللہ جان ڈالتا ہے اور بے جان کرتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے اور اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کردیئے جاؤ یا مرجاؤ تو ضرور اللہ کی معافی اور رحمت ان سب سے بہتر ہے جو کچھ وہ جمع کرتے ہیں اور اگر تم مرجاؤ یا تم قتل کردیئے جاؤ تو ضرور تم اللہ ہی کی طرف جمع کرکے لائے جائے جاؤ گے تو اے مصداق اللہ کی رحمت کی وجہ سے ہی تو ان کے لئے نرم ہے اور اگر تو بدمزاج سخت دل ہوتا تو ضرور وہ تیرے اطراف سے دور ہوجاتے تو انھیں معاف کر اور انکے لئے دعا مغفرت کر اور ان سے معاملے میں مشورہ کر پھر جب تو ارادہ کرلے تو اللہ پر اعتماد کر(اس آیت سے خطاب اس شخص کو ہے جو ایسے صفات کا حامل ہو) یقینا اللہ اس پر اعتماد کرنے اولوں کو پسند کرتا ہے اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں ہوگا اور اگر وہ تمہیں رسوا کرے تو کون ہے جو اسکے بعد تمہاری مدد کرے گا اور مومنین کو صرف اللہ پر اعتماد کرنا چاہیئے(یعنی اللہ کے سوا کوئی بھی مخلوق اعتماد کے لائق نہیں ہے ہر مخلوق کی بات پر مضبوط دلیل طلب کی جائے گی اگر وہ نبی ہو تو اس سے معجزہ طلب کیا جائے گیا بے دلیل بات کسی کی قبول نہیں سوائے اللہ کے کیونکہ اللہ کے سوا کسی اور پر اعتماد نہیں ہے)

آیات ال عمران 161 ۔۔۔ 168

اور کسی نبی کے لئے یہ درست نہیں ہوتا کہ وہ خیانت کرے اور جو بھی خیانت کرے گا تو وہ اسے روز قیامت لائے گا پھر ہر نفس کو اسکا کمایا پورا پورا دیا جائے گا اور ان پر زیادتی نہیں کی جائے گی تو کیا جو اللہ کی رضا کی پیروی کرتا ہو اسکی طرح ہوگا جو اللہ کی ناراضی کے ساتھ لوٹے اور اسکا ٹھکانہ جھنم ہے(یعنی ہر وہ شخص جس سے اللہ روز قیامت ناراض ہوجائے اسکا ٹھکانہ جھنم ہے اور ہر کبیرہ گناہ کرنے والے سے اللہ ناراض ہوگا اور صغیرہ معاف کردے گا جب کبیرہ سے خالی ہوں اور جھنم عذاب کا ابدی ٹھکانہ ہے تو معلوم ہوا ہر کبیرہ گناہ کا مرتکب ہمیشہ کے لئے جھنم میں رہے گا) اور کتنا برا انجام ہے وہ اللہ کے نزدیک درجات کے لحاظ سے ہیں اور اللہ انکے اعمال کو دیکھتا ہے اللہ نے مومنوں پر احسان کردیا ہے جب اس نے اس میں انکی طبیعت کا خبر رساں بھیجا جو انھیں اسکی آیتیں پڑھ کر بتاتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب اللہ اور دانشوری کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ پہلے ضرور صاف غلطی میں تھے کیا ایسا نہ تھا جب تمہیں کوئی مصیبت پہنچی تو تم دوگنا مصیبت پہنچا چکے تھے تم نے کہا یہ کہاں سے ہوگیا کہہ دے وہ تمہارے نفوس کی جانب سے ہے یقینا اللہ ہر شی ء کو صحیح طرح کرسکتا ہے اور تمہیں جو بھی اس دن پہنچا جس دن دو جماعتیں ملیں تو وہ اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لئے تاکہ وہ مومنین کو ظاہر کردے اور تاکہ وہ منافقوں کو ظاہر کردے اور انھیں کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں قتال کرو یا بچاؤ کرو تو انھوں نے کہا اگر ہم لڑنا جانتے تو ضرور ہم تمہاری بات مانتے وہ اس دن ایمان کی بنسبت کفر کے زیادہ قریب تھے(یعنی منافقین جو جھاد سے منہ موڑرہے تھے وہ اپنے اس عمل کے اعتبار سے اس دن زیادہ کفر کے قریب تھے بنسبت ایمان کے اور ایمان کی بات اس وجہ سے کی جارہی ہے کہ وہ بظاہر ایمان کے مدعی

تھے لیکن اس وقت کفران پر غالب تھا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قتال فی سبیل اللہ ترک کرنا کفریہ عمل ہے) وہ لوگ اپنے منہوں سے ایسی بات کہتے ہیں جو انکے دلوں میں نہیں ہے اور اللہ اسے خوب جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں جو بیٹھے رہے اور کہا اگر وہ ہماری بات مانتے تو قتل نہ ہوتے کہہ دے اپنے نفوس سے موت دور کرکے دیکھاؤ اگر تم صحیح ہو (یعنی جھاد سے منہ موڑ کر بھی تم موت سے بچ نہیں سکتے وہ تو اپنے وقت پر ہی آئے گی تو قتال میں شرکت نہ کرنے کا کیا مطلب)

آیات ال عمران 169 --- 180

اور جنھیں اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا ہے انھیں مردہ مت گمان مت کرو بلکہ وہ حیات ہیں اپنے آقا کے پاس (یعنی وہ اپنے اجسام کے ساتھ قبر وغیرہ میں زندہ نہیں ہیں بلکہ اپنے آقا رحمن کے پاس حیات ہیں) انھیں نعمت دی جاتی ہے اسطرح کہ وہ خوش ہوتے ہیں اس پر جو اللہ نے انھیں اپنے فضل میں سے دیا اور اسطرح کہ وہ خوش ہوتے ہیں اس لوگوں پر جو ان نہ ملے نہیں ہیں انکے پیچھے ہیں کہ ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہونگے خوش ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل پر (یعنی ایک تو وہ اپنے اجسام کے اعتبار سے بے جان و بے وجود ہیں لیکن اپنے رب کے پاس زندہ ہیں وہ بھی اسطرح کہ انکے نعمت پر خوش ہونے کا احساس و ادراک باقی رکھا ہے اور کچھ نہیں) اور یہ کہ اللہ مومنین کا اجر ضائع نہیں کرتا جنھوں اللہ اور رسول بات مانی جب کہ انھیں زخم پہنچ چکا ہے ان میں سے جنھوں نے بھلائی ہے اور پرہیزگاری کی ہے ان کے لئے بڑا اجر ہے جنھیں انسانوں نے کہا بے شک دیگر انسانوں نے تمہارے لئے جمع کررکھا ہے تو ان سے ڈرو (یعنی انھوں نے تمہارے خلاف اسلحہ وغیرہ اسباب تیار کررکھے ہیں تو ڈرو) تو اس نے (یعنی اس بات نے) انکے ایمان میں اضافہ کردیا اور انھوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور کتنا اچھا کام بنانے والا ہے (یعنی فتح اہل اللہ کی ہے یہ اسلحہ وغیرہ تو اسباب ہیں وہ ہی ہماری مدد کرے گا) تو وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹے انھیں کوئی برائی نہیں پہنچی (یعنی جب وہ جھاد سے واپس آئے تو انھیں شکست نہ ہو فاتح بن کر آئے) اور انھوں نے اللہ کی رضا کا پیچا کیا اور اللہ بڑے فضل والا ہے وہ ابلیس تمہیں صرف اپنی ساتھیوں سے ڈراتا ہے تو ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم مومن ہو اور اے بندے تجھے وہ لوگ غمگین نہ کریں جو کفر میں ایک دوسرے سے سبقت کرتے ہیں (یعنی انکی وجہ سے تم غم مت کرو) بے شک وہ اللہ کو کچھ ہرگز نقصان نہیں دے سکیں گے اللہ یہ چاہتا ہے کہ ان کے لئے آخرت میں وہ کوئی حصہ نہ قائم کرے اور انکے لئے بڑی سزا ہے بے شک جنھوں نے ایمان کے بدلے کفر کو اختیار کیا وہ اللہ کو کبھی بھی کچھ نقصان نہیں دے سکیں گے اور انکے لئے دردناک سزا ہے کبھی بھی یہ گمان نہ کرنا کہ ہمارا انھیں ڈھیل دینا انکے نفس کے لئے بہتر ہے ہم انھیں صرف اس لئے ڈھیل دے رہے ہیں کہ وہ گناہ میں بڑھیں اور انکے لئے ذلیل کرنے والی سزا ہے (یہاں سے ان لوگوں کو سبق لینا چاہئے جو کمزور ایمان والے کافروں کو دیکھ کر افسوس کرتے ہیں کہ انھیں اللہ نے اتنا دیا ہے اور ہمیں اتنا نہیں حالانکہ ہم تو مومنین ہیں کیونکہ انکی وہ نعمت انھیں گناہوں بڑھانے کے لئے دی ہے تاکہ انھیں دنیا میں بھی عذابات کا سامنا کرنا پڑے اور آخرت میں تو ہمیشہ کا عذاب ہوگا جہاں

سے انھیں نکلنا نہیں ہے) اللہ مومنوں کو اس حالت پر چھوڑنے والا نہیں ہے جس پر تم ہو(یعنی کافروں کی حالت پر چھوڑنے والا نہیں)حتی کہ خبیث طیب سے الگ ہوجائے(یعنی مومنوں کی آزمائشیں ہوتی ہیں اور اسطرح اللہ ظاہر کرتا ہے کہ کون ان میں چھپا منافق ہے یا کون ان میں دین کا غیر اھم سمجھنے والا ہے اور یہ لوگ آزمائشیں ڈالیں بغیر نمایاں نہیں ہوسکتے) اور اللہ تمہیں غیب پر اطلاع دینے والا نہیں ہے لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے چنتا ہے تو اللہ اور اسکے خبر رساؤں کو مانو اور اگر تم تسلیم کرو اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لئے بڑا اجر ہے اور جو لوگ اس میں کنجوسی کرتے ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے عطا کیا ہے(یعنی جہاں قرآن مجید کے مطابق خرچ کرنا فرض ہے وہاں خرچ نہ کرکے کنجوسی کرتے ہیں) وہ کبھی بھی یہ گمان نہ کریں کہ یہ اچھا ہے بلکہ وہ انکے لئے برا ہے جلد انھیں روز قیامت اسکا طوق ڈالا جائے گا جس میں وہ کنجوسی کرتے تھے اور آسمانوں اور زمین کی میراث صرف اللہ کی ہے(یعنی سب کچھ اللہ کی میراث ہے تمہارا نہیں ہے لہذا خرچ کا حکم ہے وہاں کنجوسی نہ کرو) اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے(لہذا تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دیگا)

آیات ال عمران 181 ـ ـ ـ 200

اللہ انکا قول سن چکا ہے جنھوں نے کہا بلا شک اللہ محتاج ہے اور ہم بے نیاز ہیں جو انھوں نے کہا جلد ہم اسے لکھیں گے اور انھوں نے انبیاء کو ناحق قتل کیا اور ہم کہیں گے جلانے والی کی سزا چکھو جو انکے ہاتھوں نے آگے بڑھایا ہے(یعنی ان کے برے اعمال) یہ اسکی وجہ سے ہے اور یہ کہ اللہ بندوں پر بلکل زیادتی نہیں کرتا(یعنی اللہ کسی پر زیادتی نہیں کرتا بلکہ انسان برائی کرکے خود کو مستحق عذاب بنالیتا ہے) جنھوں نے کہا بے شک اللہ نے ہمیں اس بات کا پابند کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ہمارے پاس ایسی قربانی نہ لے آئے جسے آگ کھاتی ہو(اور یہ انھوں نے جھوٹ کہا تھا) اے مبلغ کہہ دے مجھ سے پہلے اور خبر رساں واضح دلیلیں لائے تھے اور وہ بھی لائے تھے جسکی تم نے بات کی ہے(یعنی وہ ثبوت کے طور پر ایسی قربانی لائے تھے جسے آگ کھاتی ہو) توتم نے انھیں کیوں قتل کردیا اگر تم سچے ہو پھر اگر وہ تجھے غلط مانیں تو اے خبر رساں تجھ سے پہلے اور بھی خبر رساؤں کو غلط مانا گیا جو صاف دلیلیں اور تختیاں اور صاف صاف بتانے والی کتاب لائے تھے ہر نفس کو موت چکھنی ہے(یعنی نفس انسان ہو یا جانور ہو یا ملائکہ جن و ملائکہ معصومین سب کو موت چکھنی ہے) اور تمہارے بدلے تمہیں پورے پورے صرف قیامت میں ہی دیئے جائیں گے تو جو آگ سے دور کردیا جائے اور جنت میں داخل کردیا جائے تو وہ کامیاب ہوگا اور دنیاوی زندگی دھوکے کی مہلت کے سوا کچھ نہیں ہے(یعنی جو شیء خالص دیناوی ہے وہ آخرت کے فائدے سے دھوکہ و غفلت کا باعث ہے) تمہارے اَموال اور تمہارے نفوس کے معاملے میں تمہیں ضرور آزمایا جائے گا اور جنھیں تم سے پہلے الھامی کتاب دی گئی(یعنی یھود و نصاری لیکن ہندوں اور مندائی مراد نہیں ہیں کیونکہ انھیں الھامی کتاب دیا جانا ثابت نہیں ہے) اور جنھوں نے شرک کیا ہے(مثلا ہندو یا نام نہاد مسلمان جو منافقین ہیں یا مجوسی یا مندائی) ان سے تم ضرور بڑی اذیت سنو گے اور اگر تم

برداشت کرو اور پرہیزگاری کرو تو بے شک یہ پختہ اُمور میں سے ہے اور جب اللہ نے ان سے وعدہ لیا جنھیں الھامی کتاب دی گئی ہے کہ ضرور تم انسانوں کو یہ صاف صاف بتادو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں تو انھوں نے اس کتاب کو اپنے پیٹھوں کے پیچھے ڈال دیا(یعنی اس کتاب کو حجت و دلیل ماننا چھوڑدیا یا اللہ کی اس کتاب سے استدلال و اجتھاد کرنا ترک کردیا یا اسے سرسری طور پر پڑھنا کافی و باعث ثواب سمجھا یا اسے سمجھنا گمراہی مان لیا)اور انھوں نے اسکے بدلے حقیر دام لئے(مثلا انھوں نے اللہ کی آیتوں کی تعلیم پرپیسہ لیا یا نماز پڑھانے یا اذان دینے یا تراویح پڑھانے یا شبینہ پڑھانے یا تلاوت قرآن کرنے پرپیسے لئے یا الھامی کتاب کا کاروبار کرلیا وغیرہ)تو وہ دام کتنا برا ہے جو وہ لیا کرتے تھے(یہ لوگ اب بھی کثرت سے موجود ہیں اور اس سخت حرام اور کفریہ کاموں کو حلال بلکہ واجب مان کررہے ہیں جب انھیں سمجھایا جاتا ہے تو کہتے ہیں ہمارے اسلاف تم سے زیادہ جانتے ہیں جب وہ یہ سب کررہے ہیں تو صحیح ہی کررہے ہونگے یہ کفریہ عقیدہ ہے جس کی وجہ سے یہ سب کافر و مرتد ہیں کہ حرام اور کفریہ کام بھی کیا اور پھر اور اوپر سے اپنے اسلاف کو دین کا حجت بھی مان لیا جو کہ محض اللہ کا مرتبہ ہے)جو لوگ اپنے کئے پر اتراتے ہیں اور اس پر اپنی تعریف کئے جانے کو پسند کرتے ہیں جو انھوں نے کیا ہی نہیں ہے تو انھیں کبھی بھی سزا سے محفوظ مت گمان کرنا اور انہی کے لئے دردناک سزا ہے(معلوم ہوا یہ بھی کبیرہ گناہ اور کفر ہے کیونکہ اس پر اخروی عذاب موعود ہے)آسمانوں اور زمین کا اختیار صرف اللہ کا ہے اور اللہ ہر شیٔ پر خوب قدرت رکھتا ہے یقینا آسمانوں اور زمین اور رات اور دن کے بدلنے میں ان حق پسندوں کے لئے ضرور دلیلیں موجود ہیں جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں اے ہمارے آقا تو نے اسے بیکار تخلیق نہیں کیا(یعنی وہ ان چیزوں میں غور کرکے یہ سمجھتے ہیں کہ انکے نظام میں کوئی خرابی نہیں ہے اور ہر شیٔ کا کوئی نہ کوئی اہم مقصد ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے)تو پاک ہے ہر عیب سے(یعنی اللہ غلطی و کمزوری سے پاک ہے ورنہ ایسی منظم و محتاط تخلیق کرنا ممکن نہ تھا)تو ہمیں آگ کی سزا سے بچا ہمارے آقا یقینا تو جس کو آگ میں داخل کرے گا تو اسے تو رسوا کردے گا اور نافرمانوں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا(جب کوئی نافرمانوں کا مددگار نہیں ہوگا تو کوئی شفاعت بھی نہیں ہوگی یہ بات یاد رہے)ہمارے آقا یقینا ہم نے اس منادی(یعنی پکارنے والے)کو سنا جو ایمان کی نداء کررہا تھا کہ اپنے آقا کو تسلیم کرو تو ہم نے تسلیم کرلیا تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دینا(معلوم ہوا کہ ہمیں موت کفار و منافقین یا بدکار لوگوں کے ساتھ نہ رہنا چاہیئے ہوسکتا ہے انہی کے ساتھ موت آجائے حالانکہ موت نیک لوگوں کے ساتھ ہونی چاہیئے)ہمارے آقا اور ہمیں وہ عطا کر جسکا وعدہ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعہ سے کیا ہے(یعنی دنیا اور آخرت میں نعمتوں اور رحمتوں کا وعدہ)اور ہمیں روز قیامت ذلیل مت کرنا یقینا تو وعدہ خلافی نہیں کرتا تو انکے رب نے انکی دعا قبول کی کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرونگا مذکر ہو یا مؤنث ہو تم میں سے بعض بعض میں سے ہیں(یعنی تم مومنین ایک دوسرے کے ساتھی ہیں)تو جنھوں نے ہجرت کی اور جنھیں انکے گھروں سے نکالا گیا اور انھیں میرے راستے میں اذیت دی گئی اور جنھوں نے قتال کیا اور قتل کئے گئے تو ضرور میں ان

سے انکی برائیاں دور کردونگا اور ضرور میں انھیں ایسے باغات میں داخل کرونگا جن کے نیچے نھریں رواں ہونگی اللہ کی جانب سے ثواب کے طور پر اور اللہ کے پاس اچھا ثواب ہے اے مومن منکروں کا شہروں میں آنا جانا تجھے دھوکا نہ دے تھوڑی مہلت ہے پھر انکا ٹھکانہ جھنم ہے اور کتنا برا بستر ہے(یعنی یہ جو حق کے منکرین شہروں میں آ اور جارہے ہیں اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ انھیں چھوڑدیا گیا ہے یہ تھوڑی مہلت ہے اور اسکے بعد انکا حشر خراب ہوگا) لیکن جنھوں نے اپنے آقا کی فرمانبرداری کی انکے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہونگی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ کی طرف سے مہمانی کے طور پر اور جو بھی اللہ کے پاس ہے وہ نیکوکاروں کے لئے بہت بہتر ہے اور بے شک بعض الھامی کتاب کے دعویدار ایسے ہیں جو اللہ کو مانتے ہیں اور جو کچھ تمہارے طرف نازل کیا گیا ہے اور جو کچھ انکی طرف نازل کیا گیا ہے اسکو مانتے ہیں اللہ سے ڈرتے ہوئے یہ ہیں انکے آقا کے پاس انکے لئے انکا اجر ہے یقینا اللہ حساب کا تیز ہے(یہاں مراد وہ یھود و نصاری ہیں جو اسلام قبول کرچکے ہیں) اے تسلیم کرنے والوں برداشت کرو اور ایک دوسرے سے برداشت میں مقابلہ کرو(یعنی اللہ کے حکم کو برداشت کرنے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرو) اور ہمیشہ کرتے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو۔

ترجمہ سورۃ النساء مع نظر و حواشی

آیات النساء 1۔۔۔10

اللہ کے نام سے جو عمومی مہربان خصوصی مہربان ہے(اللہ کی اپنی کتاب میں یہ سنت ہے کہ جب بھی کسی سورت کا آغاز کرتا ہے تو اسکی ابتدا بسم اللہ سے کرتا ہے لیکن سورہ التوبہ کی ابتدا میں بسم اللہ نہیں ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سورہ توبہ الگ کوئی سورت نہیں بلکہ اپنے سے پہلی سورت سورہ انفال کا ہی حصہ ہے اور یاد رکھیں یہ بسم اللہ اس سورت کا جزو حصہ ہوتی ہے جسکے ابتدا میں وہ آتی ہے لیکن ہمارے یہاں بسم اللہ کو سورت سے الگ شمار کرتے ہیں حتی کہ جب کسی سورت کی قراءت شروع ہوتی ہے تو بعض اوقات بسم اللہ سے سورت شروع نہیں کرتے اسکی بعد والی آیت سے آغاز کرتے ہیں اور جب آیت کا عدد لکھنے کی باری آتی ہے تو بسم اللہ کو پہلی آیت نہیں لکھتے بلکہ اسکی بعد والی کو لکھتے ہیں جیسے کہ وہ اس سورت کا حصہ ہی نہ ہو یہ غلط فکر ہے) اے انسانوں اپنے اس آقا کی پرہیزگاری کرو(یعنی اسکے احکام کے مطابق زندگی گذارو) جس نے تمہیں ایک نفس سے تخلیق کیا(یعنی حضرت آدم کو) اور اس نے اسکے جوڑے کو اسی نفس سے تخلیق کیا(یعنی حوا کو بھی حضرت آدم کی طبیعت و احساسات پر ہی تخلیق کیا ہے) اور اس نے ان دونوں سے کثیر مرد و عورتیں پھیلائیں اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں سے بھی(یعنی رشتوں کا لحاظ رکھو انکے حقوق ادا کرو) یقینا اللہ تم پر نگران ہے(یعنی اللہ تمہاری ہر شیء کو چلارہا ہے تمہاری ہر بات کو جانتا ہے) اور یتیموں کو انکے أموال دے دو اور حلال کے بدلے حرام کو اختیار مت کرو(یعنی جن کے سر پر باپ کا سایہ نہیں ہے انکے مال مت کھاؤ انکے مال انھیں دے دو) اور اپنے أموال کے ساتھ

انکے أموال ملا کر تصرف نہ کرو بے شک یہ بڑا گناہ ہے(معلوم ہوا یہ بڑا گناہ ہے لہذا کفر بھی ہے) اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے درمیان انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورت تمہیں مناسب لگے اس سے نکاح کر لو دو دو کر کے اور تین تین کر کے اور چار چار کر کے(یعنی تم شادی شدہ نہیں ہو اس وجہ سے یتیموں کے مابین انصافی رویہ نہیں ہو پارہا تو شادی کر لو اب آگے تمہاری مرضی ہے کہ دو دو کر کے نکاح کر و یا تین تین یا چار چار کر کے نکاح کر لو ان عورتوں سے جو تمہیں مناسب معلوم ہوں) پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ تم (بیویوں کے درمیان) انصاف نہ کر سکو گے تو ایک سے ہی کر لو یا اس سے جو تمہارے عقد خدمت کے تحت ہوں(یعنی خادمائیں و نوکرانیاں) یہ اس بات کے بہت قریب ہے کہ تم زیادتی نہ کرو اور عورتوں کو انکے مہر لازمی طور پر دو پھر اگر وہ اس کے کسی حصہ پر بذات خود(واپس دینے پر) راضی ہوں تو اسے خوشگواری سے کھاؤ اور کم سمجھوں کو اپنے وہ أموال مت دو جنکو اللہ نے تمہارے لئے بنیاد بنایا ہو(یعنی وہ مال جن کے بغیر تمہیں بنیادی نقصان ہو) اور انھیں (یعنی کم سمجھوں کو) ان میں سے نعمت دو اور انھیں پہناؤ اور ان سے درست بات کرو اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کو پہنچیں(یعنی وہ اپنے عقل و جسم سے نکاح کا لائق ہوجائیں) پھر اگر تم ان کی طرف سے کچھ سمجھداری سے مانوس ہو تو انھیں انکے أموال دے دو اور اس میں زیادتی اور جلدبازی کے طور پر تصرف نہ کرو کہ کہیں وہ بڑے ہوجائیں(اور انھیں انکا مال دینا پڑجائے) اور جو ضرورت مند نہ ہوں تو وہ بچیں(یعنی جو کفیل ضرورت مند نہ ہوں تو وہ ان یتیموں کے اموال نہ کھائیں) اور جو ضرورت مند ہوں انھیں جائز طریقے سے تصرف کرنا چاہیئے(یعنی جو کفیل ضرورت مند ہوں وہ اپنی ضرورت کے مطابق انکے اموال سے کھا سکتا ہے اور ناحق استعمال نہ کرے) تو جب تم انھیں انکے أموال واپس کردو تو انھیں گواہ بنالو اور اللہ کا حساب کافی ہے مردوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو والدین اور أقربا چھوڑجائیں اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو والدین اور أقربا چھوڑجائیں کم ہو یا زیادہ ہو مقرر حصہ ہے(اور وہ حصے کیا ہیں انکی تفصیل وراثت کا احکام صورت میں آگے آرہی ہیں) اور جب أقربا اور یتیم اور سخت محتاج لوگ وہ حضرات تقسیم پر(یعنی وراثت کی تقسیم پر) حاضر ہوں تو انھیں اس میں سے عطا کرو اور ان سے حق بات کرو اور ان لوگوں کو ڈرنا چاہیئے کہ اگر وہ اپنے پیچھے کمزور أولاد چھوڑتے تو وہ ان پر خوف کرتے تو انھیں اللہ سے ڈرنا چاہیئے اور سیدھی بات کرنی چاہیئے یقینا جو لوگ یتیموں کا مال زیادتی سے کھاتے ہیں وہ صرف اپنے پیٹ میں آگ داخل کررہے ہیں اور جلد وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہونگے(یتیم کا مال کھانا بڑا گناہ اور کفر ہے کیونکہ اس پر اخروی عذاب کی وعید آئی ہے)

آیات النساء 11 ـــــ 21

اللہ تمہیں تمہاری اولادوں کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ مذکر کے لئے دو مؤنث کے برابر حصہ ہو(اللہ نے یہ وراثت کے بارے میں ایک قاعدہ بتادیا ہے کہ جو دو مؤنث کے لئے طے ہوگا اتنا حصہ ایک مذکر کے لئے ہوگا مثلا کسی مومن مرد کی موت ہوئی اسکا کوئی وارث نہیں ہے سوائے دو بیٹیوں اور ایک بیٹے کے تو بیٹے کو میت کے چھوڑے ہوئے مال کا پچاس فیصد %50 اور ہر بیٹی کے لئے پچیس فیصد %25 ہوگا) پھر

اگر وہ دو سے زیادہ عورتیں ہوں تو انکے لئے ترکے کا دو تہائی حصہ ہے اور اگر وہ ایک ہی ہو تو اسکے لئے نصف حصہ ہے(یہ حکم اس صورت میں ہورہا ہے جب ورثا میں کوئی مرد نہ ہو جیسا کہ قاعدہ گذرچکا ہے اور اگر میت کی دو بیٹیاں ہوں اور کوئی وارث نہ ہو تو شرعا انکا کوئی حصہ نہیں ہے کیونکہ اللہ نے ایک عورت اور دو سے زیادہ عورتوں کے لئے تو حصہ قائم کیا ہے لیکن دو کے لئے کوئی حصہ قائم نہیں کیا جیسا کہ ظاہر ہے) اور اس (میت) کے والدین میں سے ہر ایک کے لئے ترکے کہ چھٹا حصہ ہے اگر اسکی کوئی اُولاد ہو پھر اگر اس میت کی کوئی اُولاد نہ ہو تو اسکے والدین وارث ہونگے اور اسکی ماں کے لئے تہائی حصہ ہوگا(تو ظاہر ہے کہ باپ کے لئے باقی دو تہائی حصہ ہوگا) پھر اگر(اسکی اولاد نہ ہو اور)اسکے کم از کم تین بھائی ہوں تو اسکی ماں کے لئے چھٹا حصہ ہوگا اس وصیت کے بعد جو وہ کرے یا قرض کے بعد تمہارے آباء اور تمہارے بیٹے تم نہیں جانتے ان میں سے کون تمہارے لئے زیادہ نفع بخش ہے یہ اللہ کی طرف مقرر شدہ ہے یقینا اللہ وسیع علم والا حکمت والا ہے اور تمہارے لئے اس مال کا نصف ہے جو تمہاری بیویاں چھوڑ جائیں اگر انکی کوئی اُولاد نہ ہو پھر اگر انکی کوئی اُولاد ہو تو تمہارے لئے انکے ترکے میں سے چوتھائی حصہ ہے اس وصیت کے بعد جو وہ کریں یا قرض کے بعد اور ان عورتوں(یعنی تمہاری بیویوں اگرچہ کتنی ہی ہوں ان) کے لئے تمہارے ترکے کا چوتھائی حصہ ہے اگر تمہاری کوئی اُولاد نہ ہو پھر اگر تمہاری کوئی اُولاد ہو تو ان عورتوں کے لئے آٹھواں حصہ ہے تمہارے ترکے کا اس وصیت کے بعد جو تم کرو یا قرض کے بعد اور اگر کسی مرد یا عورت کی وراثت جاری ہورہی ہو جو کلالہ ہو(یعنی نہ اسکے والدین ہوں نہ کوئی اُولاد ہو) اور اسکا کوئی بھائی یا بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک لئے چھٹا حصہ ہے پھر اگر وہ(یعنی بھائی یا بہن)اس سے زیادہ ہوں تو وہ تہائی میں شریک ہونگے اس وصیت کے بعد جو کی جائے یا قرض کے بعد(یہ جملہ بار بار کہا گیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ وراثت میت کی کی گئی وصیت اور اسکا قرضہ چکانے کے بعد جاری ہوگی اور اگر وصیت و قرض سے مال نہ بچے تو کوئی وراثت نہیں ہوگی اور یہ بھی یاد رہے کہ وصیت کے حکم میں اللہ نے تہائی کی شرط نہیں لگائی حکم مطلق ہے لہذا اگر مرنے سے پہلے وہ اپنا سارا مال کسی کو بھی وصیت کردے تو اب اسکے مال میں وراثت جاری نہیں ہوگی کیونکہ مال بچے گا ہی نہیں اوریوں ہی اگر ایک تہائی سے زائد مال کسی کو وصیت کردے تو اس سے بچے ہوئے مال میں ہی وراثت جاری ہوگی جب کہ مال قرض کی ادائیگی سے بچے اور یہ بھی ہے کہ اسکا مال ہے وہ اپنی زندگی میں کتنے بھی مال کی وصیت کرے جاری ہوگی تہائی مال میں کرے یا اس سے زیادہ میں کیونکہ وہ اپنے مال کا مختار ہے) ایک دوسرے کو نقصان پہنچائے بغیر یہ اللہ کے حکم کے طور پر ہے اور اللہ وسیع علم والا بردبار ہے یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ اور اسکے رسول کی مانے گا تو وہ اسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نھریں رواں ہونگیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے اور جو اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کرے گا اور وہ اسکی حدود کی پامالی کرے گا تو وہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ تا ابد رہے گا اور اسہی کے لئے ذلیل کرنے والی سزا ہے(معلوم ہوا یہ مذکورہ احکام وراثت کی پاسداری نہ کرنا گناہ کبیرہ اور کفر ہے کیونکہ اس پر اخروی عذاب کی وعید ہے) اور تمہاری عورتوں میں سے(یعنی تم مسلمین کی عورتوں میں سے) جو اسکا ارتکاب کرے جو اللہ کے مطابق

بے حیائی ہے (مثلا اپنے شوہر کے بیٹے سے نکاح کرنا یا زنا کرنا الغرض ہر وہ فعل جسے اللہ نے بے حیائی مانا ہے) تو ان پر تم ہی میں سے (یعنی مسلمین ہی میں سے) چار یقینی خبر دینے والے طلب کرو (یعنی عورت پر وہ بے حیائی ثابت کرنے کے لئے چار افراد ایسے طلب کرنا ضروری ہیں جنکی خبر یقینی ثابت ہو) پھر اگر وہ (اثبات میں) گواہی دیں تو انھیں گھروں میں روکے رکھو حتی کہ انھیں موت آجائے یا اللہ انکے لئے کوئی راستہ نکال دے (یعنی اللہ ان کے لئے ایسا کوئی راستہ پیدا کردے کہ انھیں گھر کی قید سے نکالنا ہی پڑے مثلا انکا نکاح ہوجائے یا ہجرت کرنی ہو وغیرہ۔ سورہ نور کی آیت میں اللہ نے سارے زانی اور زانیہ کے لئے سو ضربیں طے کی ہیں تو دونوں حکم اللہ کی طرف سے ہیں لہذا جس پر موقع کے اعتبار سے عمل کرنا زیادہ بہتر معلوم ہوگا اس پر عمل کیا جائے گا قرآن کا کوئی حکم منسوخ نہیں ہے) اور تم میں سے (یعنی تم مسلمانوں میں سے) دو مرد وہ کریں جو اللہ کے مطابق بے حیائی ہے (یعنی لواطت کیونکہ دو مردوں کی بے حیائی قرآن میں صرف لواطت کو قرار دیا گیا ہے اور کسی کو نہیں۔ لواطت کا مطلب مرد کا عورتوں کو چھوڑدینا اور مردوں سے ہمبستری کرنا) تو انھیں تکلیف دو (اللہ نے تکلیف کی کوئی حد مقرر نہیں کی تو گوشمالی سے بڑی سے بڑی تکلیف تک سب ہی تکلیف ہے کچھ بھی تکلیف دینے سے حکم ادا ہوجائے گا لیکن حالات کی سنگینی کے حساب سے قاضی تکلیف کا معیار بدل سکتا ہے مثلا وہ مرد پکے مجرم ہیں تو انھیں پابند کرنے کے لئے سزا سخت کردے یا عبرت بنانے کے لئے تکلیف سخت کردے لیکن قتل کا حکم نہیں ہے بس تکلیف دینے کا ہے لہذا لوطیوں کو قتل کرنا قتل ناحق اور ناانصافی ہوگی) پھر اگر وہ دونوں توبہ کریں اور سدھار لیں (یعنی اگر سزا دینے سے پہلے وہ توبہ کرلیں اور انکے فعل کی وجہ سے جو خرابی پیدا ہوئی ہے اسے سدھار لیں) تو انھیں نظر انداز کردو (یعنی ان پر عقوبت جاری نہ کرو اور نہ انکی عزت اچھالو مطلب کسی بھی اعتبار سے انکی پکڑ نہ کرو) یقینا اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا خصوصی مہربان ہے اللہ پر صرف انکی توبہ قبول کرنا لازم ہے جو برائی کا ارتکاب نادانی میں کریں پھر قریب ہی رجوع کریں (قریب سے مراد موت حاضر ہونے سے پہلے جیسا کہ آگے آرہا ہے) تو انکی توبہ اللہ قبول کرتا ہے اور اللہ خوب علم والا حکمت والا ہے اور توبہ ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جو برائیاں کریں یہاں تک کہ جب موت ان میں سے کسی کے پاس موت حاضر ہوتی ہے تو وہ کہتا ہے میں نے اب توبہ کی اور نہ ہی انکے لئے توبہ ہے جو منکر ہی مررہے ہیں یہ ہیں انکے لئے ہم نے دردناک سزا تیار کررکھی ہے (یعنی توبہ موت حاضر ہونے کے وقت قبول نہیں جو مررہا ہے وہ منکر حق ہو یا کوئی اور ہو۔ یاد رہے یہاں ان گناہوں کی بات ہورہی ہے جن پر عذاب ہوگا لیکن بڑے گناہوں سے خالی چھوٹے گناہ مراد نہیں کیونکہ ان پر کوئی عذاب نہیں) اے ایمان والوں تمہارے لئے حلال نہیں ہے کہ تم عورتوں کے جبر دستی وارث بن بیٹھو (یہ مختلف طریقے سے ہوسکتا ہے مثلا کسی عورت سے زبردستی نکاح کرنا یہ نکاح نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ زبردستی اسکا شوہر بننا ہے اور شوہر وارث ہوتا ہے یوں ہی زبردستی کوئی وراثتی تعلق عورت سے جوڑلینا وغیرہ) اور انھیں اس مقصد سے عاجز و پریشان نہ کرو تاکہ تم اسکا ایک حصہ لے جاؤ جو تم نے انھیں دیا ہے (یعنی ان کے حلال کام میں انکی رکاوٹ نہ بنو اس مقصد سے کہ جو تم نے ان پر خرچہ کیا ہے اسکا بعض حصہ تمہیں مل جائے) سوائے اس صورت کے کہ وہ کوئی کھلی بے حیائی کریں (یعنی اگر وہ کوئی کھلی بے

حیائی کریں جس میں کوئی شک نہ ہو تو انھیں عاجز کر کے ان سے اپنا کیا خرچہ لے سکتے ہوں۔ اگر نہ لے تو بھی جائز ہے)اور ان کے ساتھ جائز طریقے سے زندگی گذارو پھر اگر تم انھیں ناگوار سمجھو تو قریب ہے کہ تم کسی شیء کو ناگوار سمجھو اور اللہ نے اس میں کثیر بھلائی کر رکھی ہو(یعنی انھیں چھوڑنے سے پہلے یہ بات بھی ذہن میں رکھو کہ ہوسکتا ہے اس میں تمہارے لئے بڑی بھلائی ہو)اور اگر تم کسی زوجہ کے بدلے دوسری زوجہ لانا چاہو اور تم ان میں سے کسی کو ڈھیر دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ نہ لو کیا تم اسے تھمت اور صاف گناہ کے طور پر لوگے(ان آیتوں کے تحت خلع مشروع نہیں کیونکہ خلع میں بیوی سے تفریق کے بدلے مال لیا جاتا ہے اور آیات بقرۃ کے مطابق جو طلاق کے بیان میں ہیں خلع مشروع ہے لہذا دونوں حکم اللہ کے طرف سے موجود ہیں موقع کے حساب سے جو زیادہ بہتر معلوم ہو اس پر عمل کیا جائے گا)اور تم اسے کیسے لے سکتے ہو حالانکہ تم میں سے بعض بعض کے ساتھ کھل چکے ہیں اور انھوں نے تم سے مضبوط وعدہ لیا ہے(یعنی ایک دوسرے کا تاحیات ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا)

آیات النساء 22 ۔۔۔ 31

اور تم ان سے نکاح مت کرنا جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہو(اس حکم میں حقیقی اور سوتیلی ماں دونوں شامل ہیں کیونکہ اس سے بھی باپ نے نکاح کیا اور سوتیلی مائیں طلاق کے بعد بھی یہ حرام ہی رہیں گی کیونکہ باپ نے اس سے نکاح کیا تو تھا)مگر جو ہوچکا(یعنی مگر حکم نازل ہونے سے پہلے ایسا ہوگیا تو وہ معاف ہے لیکن اب یہ حرام ہوگیا ہے)یقینا وہ بے حیائی اور بے زاری ہے اور کتنا برا راستہ ہے تم پر حرام کردی گئیں ہیں تمہاری مائیں(یعنی مطلقا غیر مشروط طور پر ہر جنسی تعلق و عقد حرام ہے صرف نکاح حرام نہیں ہے یوں ہی)اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی بیٹیاں اور بہن کی بیٹیاں اور تمہاری وہ مائیں جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری رضاعی بہنیں(یعنی ان عورتوں کی بیٹیاں جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے)اور تمہاری عورتوں کی مائیں(یعنی تمہاری ازواج اور عابدات کی مائیں)اور تمہاری سوتیلی لڑکیاں جو تمہاری کفالت میں ہو تمہاری ان عورتوں سے ہوں جن کے ساتھ تم اندر گئے ہو(یہ ہمبستری سے کنایہ ہے یعنی جن عورتوں سے تم نے ہمبستری کی ہو انکی سوتیلی لڑکیاں بھی تم پر حرام ہیں جو کہ تمہارے زیر کفالت ہوں)تو اگر تم انکے ساتھ اندر نہ گئے ہو(یعنی تم نے ان سے ہمبستری نہ کی ہو)تو تم پر کوئی تنگی نہیں(یعنی انکی بیٹیاں تم پر حرام نہیں ہیں)اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہارے صلب سے ہوں(جب تک وہ بیویاں ہوں)اور یہ کہ تم دو بہنوں کو جمع کرو(یعنی کسی بھی جنسی عقد میں انھیں جمع کرنا اور یوں ہی تین یا چار یا پانچ جتنی بھی بہنیں جمع کرنا سب حرام ہے کیونکہ دو سے اوپر تعداد میں دو تو شامل ہیں جو کہ حرام ہے)مگر جو ہوچکا ہو(حکم نازل ہونے سے پہلے)یقینا اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اور سہاگن عورتیں بھی(تم پر حرام کردی گئی ہیں)سوائے انکے جو تمہاری خادمہ ہوں یہ تم پر اللہ کی لازم کی ہوئی بات ہے اور تمہارے لئے اسکے سوا جو ہے حلال کردیا گیا ہے کہ تم اپنے اموال کے بدلے(جنسی استعمال کے لئے)حاصل کرو(وقت کی قید و شرط کے بغیر، زندگی بھر کے لئے حاصل

کرے تو عمومی نکاح کہلاتا ہے اور محدود وقت کے لئے ہو تو نکاح متعہ کہلاتا ہے جنھیں اللہ نے حلال کیا ہے انھیں اموال کے عوض حاصل کرنے میں کسی خاص وقت یا پوری زندگی کی پابندی نہیں۔ مسئلہ حلال عورتوں کا جنسی استعمال جس میں جماع، شھوت سے دیکھنا چھونا وغیرہ اموال کے بدلے حاصل کرکے ہی ہوسکتا ہے اس سے پہلے جائز نہیں جیسا کہ آیت میں اموال کے بدلے حاصل کرنے کی شرط ہے۔) پاکدامنی سے نہ کہ زناکاری سے تو جس کے بدلے تم نے ان سے لطف لیا ہے تو انھیں انکے مقرر بدلے دو (یعنی جس عوض پر ان سے جنسی عقد و معاہدہ کیا ہے انھیں انکو دو معلوم ہوا مقررہ عوض دینا فرض ہے اسے مہر بھی کہتے ہیں) اور تم پر اس شیء میں کوئی حرج نہیں ہے جس پر تم باہم راضی ہوجاؤ جبکہ مقرر کرلیا ہو (یعنی جس شیء پر اور اسکی جتنی مقدار پر باہم رضامندی ہوجائے تو اسے مقرر کرسکتے ہیں وہ ایک مٹھی آٹا بھی ہوسکتا ہے یا ایک دیاسلائی کی ڈبیا یا سونے کا انبار ہو جو ملکیت میں ہو کیونکہ اللہ نے اس میں کسی شیء یا اسکی مقدار کی کوئی قید و شرط نہیں لگائی) یقینا اللہ وسیع علم والا حکمت والا ہے اور تم میں سے جو بھی اس پر قادر نہ ہو کہ معاہدے سے آزاد مومنہ سے نکاح کرے تو ان عورتوں سے جو تمہارے معاھدوں کے تلے ہیں مطلب تمہاری خادمائیں جو مومنہ ہوں (یعنی جو مومن عقد خدمت سے آزاد عورت کا مہر دینے کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ اپنی مومنہ خادماؤں سے ہی نکاح کرلے تو انکا مہر تو کم ہی ہوگا۔ اس آیت میں اللہ نے اہل ایمان سے نکاح کرنے پر زور دیا ہے کہ نکاح مومنہ عورت سے ہی ہونا چاہیئے اگرچہ وہ مومنہ خادمہ ہی کیوں نہ ہو لیکن کسی کافر و مشرک سے نکاح نہ ہو) اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم میں سے بعض بعض سے ہیں (یعنی تم مومنین ایک دوسرے کے ساتھی ہو) تو ان سے انکے اہل خانہ کی اجازت سے نکاح کرو اور انھیں انکے بدلے درست طریقے سے دو جو کہ پاکدامن ہیں زانیہ نہیں ہیں اور نہ ہی یارینانے والیاں ہیں (یعنی ان سب باتوں میں بھی نکاح میں لحاظ کرنا چاہیئے) پھر جب وہ سہاگن ہوجائیں (اور دوسرے مومنین کے عقد خدمت میں بھی ہوں) پھر اگر وہ کسی بے حیائی کا ارتکاب کریں تو ان پر اللہ کے اس عذاب کا نصف حصہ ہوگا جو ان عورتوں پر ہوتا جو عقد خدمت سے آزاد ہوتی ہیں یہ تم میں سے (خاص طور پر) اس کے لئے ہے جو گناہ سے خائف ہو اور تمہارا (اپنی شہوت کو) برداشت کرنا تمہارے لئے بہت بہتر ہے اور اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اللہ تمہارے لئے تشریح کرنا چاہتا ہے (معلوم ہوا اللہ کی کتاب اور اسکی آیتوں کو وضاحت و تشریح کی ضرورت نہیں ہے وہ خود تشریح ہے) اور وہ تمہیں تم سے پہلے والوں کے طریقے کی رہنمائی کرتا ہے (یعنی تم سے پہلے سلف صالحین جس طریقے پر چلتے تھے وہ ہی بتاتا ہے) اور تمہیں معاف کرتا ہے اور اللہ خوب علم والا دانش والا ہے اور اللہ تمہیں معاف کرنا چاہتا ہے اور جو لوگ خواہشات کی پیروی کرتے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم خوب مائل ہوجاؤ (یعنی تم انکی طرف خوب جھک جاؤ) اللہ تم پر نرمی کرنا چاہتا ہے اور انسان کو کمزور تخلیق کیا گیا ہے اے ایمان والوں اپنے اٗموال باہم ناجائز طور سے نہ تصرف میں مت لاؤ سوائے اس صورت کے تمہارے باہمی رضامندی سے خرید و فروخت ہو (یعنی مومنوں پر ایک دوسرے کے مال ناحق طریقے سے استعمال کرنا حرام ہے سوائے ایک صورت کہ وہ باہمی رضامندی سے تجارت کرنا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومنین کا

مومنین کی نوکری بلاعذر شرعی کرنا اس آیت کے مطابق حلال نہیں ہے کیونکہ یہ تجارت نہیں ہے)اور اپنے لوگوں کو قتل مت کرو یقینا اللہ تم پر خصوصی مہربان ہے اور جو بھی یہ زیادتی سے کرے گا(یعنی ناحق قتل کرے گا)تو جلد ہم اسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ پر آسان ہے اگر تم بڑے ممنوعات سے اجتناب کرو تو ہم تمہاری برائیاں تم سے دور کردیں گے اور ہم تمہیں عزت والے مقام میں داخل کریں گے(یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ بڑے گناہ نہ ہونے کی صورت میں چھوٹے گناہ معاف کرنا کا اللہ کا وعدہ ہے لیکن ایک بھی بڑے گناہ سے توبہ کیئے بغیر مرگیا تو اسکی معافی نہیں ہوگی اور چھوٹے گناہ بھی معاف نہیں ہونگے)

آیات النساء 32 ۔۔۔ 43

اور جس کے ذریعے اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر برتری دے چکا ہے اسکی تمنا مت کرو(یعنی جو برتری و فوقیت اپنی کتاب اللہ کسی کو دے چکا ہے تو اسکی تمنا مت کرو مثلا اللہ نے مرد کو عورت پر ایک درجہ فوقیت دی ہے تو عورت اسکی تمنا نہ کرے یہ اللہ کے فیصلے کے خلاف ہوگا اللہ کا فیصلہ غلط نہیں ہوتا اوریوں ہی کوئی نبی بننے کی تمنا کرے یہ بھی حرام ہے کیونکہ سلسلہ نبوت ختم ہوچکا ہے یعنی ایسی تمنا حرام ہے جو اللہ کے حکم کے خلاف ہو)مردوں کے لئے انکی کمائی کا ایک حصہ ہے اور عورتوں کے لئے انکی کمائی کا ایک حصہ ہے(یعنی جو بھی مال یہ کمائیں گے اس میں سے ایک حصہ انکا ہے اور باقی انکا ہے جو مصارف اللہ نے مقرر کئے ہیں)تو اللہ سے اسکے فضل کا حصہ مانگو(اور اللہ کے حکم کے خلاف تمنا مت کرو)بے شک اللہ ہر شیء کا خوب علم رکھتا ہے اور سب کے لئے ہم نے وارث بنائیں ہیں اس مال کے جو والدین اور اَقرباء چھوڑ جائیں اور جن سے تم نے اپنے وعدوں کو پختہ کیا ہو تو انھیں انکا حصہ دو(یعنی اپنے مال کا کوئی حصہ دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے تو اسے پورا کرو)یقینا اللہ ہر شیء سے باخبر ہے مرد عورتوں پر حکم نافذ کرنے والے ہیں(لہذا عورت کے معاملے انکے نگران کے بغیر شریعت میں نافذ العمل نہیں ہونگے مثلا نکاح میں عورت کو اپنے نگران سے اجازت لینی ہوگی یوں ہی خرید و فروخت کے معاملات اور اپنی زندگی کے ہر معاملے میں نگران کے زیر اطاعت رہ کر ہی چلنا ہےورنہ وہ اعمال شریعت میں مانے نہیں جائیں گے یوں ہی اگر مرد شوہر ہو اور وہ جماع کے لئے بلائے تو اس کے نگران ہونے کی حیثیت سے عورت کو اسکی بات ماننا ضروری ہے یہ ہی اللہ کا حکم ہے اگر عورت اپنے مرد کو جماع کے لئے بلائے تو مرد پھر بھی فرض ہے کہ اسکی خواہش پوری کرے اگر وہ اسکے لئے بچہ جن چکی ہو اور اگر نگران کی طرف سے زیادتی معلوم ہو تو اس معاملے کو اہل علم بڑوں کے درمیان لے جائے جو اسے سمجھائیں گے اسکا بیان آگے بھی آرہا ہے)اس ترجیح کی وجہ سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر دی ہے اور اپنے اموال میں سے خرچ کرنے کی وجہ سے(یعنی دو وجوہات ہیں جس کی بنیاد پر اللہ نے مردوں کو عورتوں پر نگران و نافذین حکم بنایا ہے کہ ایک تو اللہ نے ہی انھیں عورتوں پر برتری دی ہے اور دوسرا کہ انھوں نے اپنے اموال میں سے خرچ کیا ہے)تو نیک عورتیں وہ ہیں جو فرمانبردار ہیں(یعنی اپنے نگرانوں کی فرمانبردار اور انکی)غیر موجودگی میں حفاظت کرنے والی ہیں کیونکہ اللہ نے انکی حفاظت کی ہے(یعنی اللہ نے انھیں انکے نگران و نگہبان کے تحت رکھ کر انکی حفاظت کی ہے تو

انکی غیر موجودگی میں نیک عورتیں انکی اشیاء و انکی عزت وغیرہ کی حفاظت کرنے والیاں ہوتی ہیں) اور جن عورتوں کی زیادتی کا تمہیں خوف ہو(یعنی ابھی زیادتی کی نہیں ہے بس خوف ہے) تو انھیں نصیحت کرو اور انھیں کوتاہی کے اوقات میں چھوڑ دو(یعنی پہلے کوتاہی کا خوف تھا لیکن اب وہ کوتاہی کر رہی ہیں تو جب تک وہ اپنی کوتاہی پر برقرار ہیں ان سے تعلق ختم کردو بائیکاٹ کردو) اور انھیں ضرب لگاؤ() پھر اگر بات مانیں تو ان پر تم کوئی راہ اختیار نہ کرو(یعنی اب انکے خلاف کوئی کاروائی کا طریقہ نہ اپناؤ) یقینا اللہ بلند بڑا ہے اور اگر تمہیں انکے درمیان جدائی کا خوف ہو(یہاں سے خاص میاں بیوی کے احکام شروع ہوگئے ہیں کہ اگر تم مسلمانوں کو انکے درمیان تفریق و جدائی کا خوف ہو) تو اس مرد کے اہل خانہ سے ایک فیصلہ کرنا والا اور اس عورت کی طرف سے ایک فیصلہ کرنے والا بھیجو (تاکہ وہ ان کے درمیان صلح کروادیں) اگر وہ دونوں سنوارنے کا ارادہ کریں تو اللہ انکے درمیان ہم آہنگی پیدا کردے گا(اللہ یہ وعدہ کررہا ہے کہ اگر وہ میاں بیوی سدھار اور سنوار کا ارادہ کریں تو اللہ انکے درمیان موافقت و ہم آہنگی پیدا کردے گا) یقینا اللہ وسیع علم والا باخبر ہے اور اللہ کی تابعداری کرو اور اس کے ساتھ کسی کو حصہ دار مت بناؤ اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور رشتے دار کے ساتھ اور جن پر والد کا سایہ نہ ہو اور جو سخت محتاج ہوں اور جان پہچان کا پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور کروٹ کا ساتھی (یعنی جو سفر و حضر میں ساتھ رہتا ہو) اور مسافر اور تمہارے خدام ان سے اچھا سلوک کرو(یعنی ہر وہ عمل جو ان کے لئے بہتر ہو ان کے لئے کیا جائے) یقینا اللہ اکڑباز بڑے اترانے والے کو پسند نہیں کرتا جو کنجوسی کرتے ہیں(یعنی جہاں اللہ نے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے وہاں خرچ نہ کرنا) اور انسانوں کو کنجوسی کا حکم دیتے ہیں اور اسے چھپاتے ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل میں سے دیا ہے اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت کی سزا تیار رکھی ہے(ایسے لوگوں کو اللہ نے اشارے سے کافر قرار دے رہا ہے) اور جو اپنے أموال کو انسانوں کو دیکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور اللہ اور آخری دن کو تسلیم نہیں کرتے(یعنی اللہ کو حجت تسلیم نہیں کرتے اور آخری دن قیامت کا لحاظ نہیں کرتے یعنی کافر ہیں) اور جسکا ساتھی ابلیس بنے تو کتنا برا ساتھی ہے اور انھیں کیا پریشانی ہے اگر وہ اللہ اور روز آخرت کو تسلیم کریں(یعنی اللہ سبحانہ کو حجت کو تسلیم کریں اور قیامت کا لحاظ کریں) اور اس میں سے خرچ کریں جو اللہ نے انھیں عطا کیا ہے (یعنی جو اصل میں اللہ ہی کا ہے) اور اللہ انھیں خوب جانتا ہے یقینا اللہ کسی پر ذرہ برابر بھی زیادتی نہیں کرتا اور اگر کوئی بھلائی ہو تو وہ اسے کئی گنا کرے گا اور وہ اپنی طرف سے بڑا اجر دے گا تو کیسا ہوگا جب ہم ہر جماعت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ہم تجھے ان پر گواہ بنا کر لائیں گے(یعنی اللہ قیامت کے دن جیسا کہ آگے آرہا ہے کہ وہ ہر امتوں میں سے ایک گواہ لائے گا جو اپنی امت کی اچھائی اور برائی کی گواہی دے گا اور اس امت کا عالم قرآن ان گواہوں پر گواہ بنے گا کہ یہ کہاں تک درست ہیں) اس دن جنھوں نے انکار کیا اور نافرمانی کی پسند کریں گے کہ کاش ان پر زمین برابر کردی جاتی اور وہ اللہ سے کچھ بات چھپا نہیں سکیں گے اے ایمان لانے والوں نشے کی حالت میں قرآن کی دعوت کے قریب بھی مت آؤ حتی کہ تم جاننے لگ جاؤ جو تم کہہ رہے ہو(یوں ہی جب نماز میں امام قرآن سنا رہا ہو تو نشے کی حالت میں اس میں شامل ہونا حرام ہے جب کہ اسے اسکا علم ہونے لگ جائے کہ وہ کیا کہہ رہا

ہے)اور نہ ہی تب (قرآن کی دعوت کے قریب جاؤ) جب تمہیں انزال ہوا ہو (یعنی جب تمہاری منی خارج ہوئی ہو) سوائے اس صورت کے کہ تم مسافر ہو حتیٰ کہ تم غسل کرلو (یعنی جب تمہیں انزال ہو تو قرآن کی دعوت کے قریب نہ آؤ جب تک غسل نہ کرلو لیکن مسافر ہو تو معاف ہے غسل کی ضرورت نہیں) اور اگر تم مریض ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آئے یا تم نے عورتوں سے ہمبستری کی ہو (اور تمہیں قرآن کی دعوت قائم کرنی ہو) پھر تم پانی نہ پاؤ (کیونکہ قرآن کی دعوت قائم کرنے کے لئے وضوء کرنے کی ضرورت ہوتی ہے پھر تم پانی نہ پاؤ) تو پاکیزہ مٹی کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کو پونچھو یقینا اللہ معافی والا بہت (گناہ) مٹانے والا ہے

آیات النساء 45 ۔۔۔ 58

کیا تو نے ان پر غور نہیں کیا جنھیں کتاب اللہ کا ایک حصہ دیا گیا ہے وہ گمراہی حاصل کرتے ہیں اور وہ تمہیں راہ حق سے گمراہ کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے اور اللہ کی دوستی کافی ہے اور اللہ کی مدد کافی ہے بعض یھودی ایسے ہیں جو الفاظ کو اسکے مقامات سے پھیرتے ہیں (یعنی وہ الفاظ سے غلط معنی نکالتے ہیں اصل معنی بدل دیتے ہیں) اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور خلاف ورزی کی اور سن اسطرح کہ تیری سنی نہ جائے (یعنی تو باتیں تو سن لیکن تیری بات کی لوگ پیروی نہ کریں) اور اپنے زبان موڑکر اور مذھب اسلام پر طعن کرتے ہوئے راعنا کہتے ہیں (راعنا یہ عربی کا لفظ ہے یہ یھود محمد رسول اللہ کو زبان موڑ کر کہا کرتے ہیں تو زبان موڑنے پر راعنا سے راعینا ہوجاتا ہے راعینا کا مطلب ہمارے چرواہے) اور اگر وہ کہتے ہم نے سنا اور مان لیا اور سن اور انظرنا (انظرنا مطلب ہم پر غور کریں) تو ضرور انکے لئے بہتر ہوتا اور بہت درست ہوتا لیکن اللہ نے انکے انکار کی وجہ سے ان پر پھٹکار کی ہے (یعنی انھیں رحمت سے دور کیا ہے) لہٰذا وہ مانتے نہیں ہیں سوائے چند کے اے وہ لوگوں جنھیں کتاب اللہ دی ہوئی ہے (یہاں یھود و نصاری مراد ہیں دوران نزول قرآن انکے پاس اصل الھامی کتاب موجود تھیں) اسے تسلیم کرو جو ہم نے اتارا ہے جو اسکو سچ مانتی ہے جو تمہارے ساتھ ہے (یعنی قرآن مبین کو جو انجیل اور تورات و کتاب موسی کو حق مانتا ہے) قبل اس کے کہ ہم بعض چہروں کو مٹادیں پھر ہم اسے ان کی پیٹھ کے بل لوٹادیں (یعنی چہروں کو پیٹھ کی طرف موڑدیں) یا ہم انھیں رحمت سے دور کریں جس طرح ہم نے ہفتے والوں کو رحمت سے دور کیا اور اللہ کا حکم ہوکر رہنے والا ہے کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ معاف نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو حصہ دار بنایا جائے اور جو بھی اس سے کم درجے کا ہو اسے معاف کردے گا جس کے لئے چاہے (یعنی شرک سے کم درجے کے جتنے بھی گناہ ہیں اللہ اگر چاہئے تو جس کے لئے چاہئے معاف کردے وہ سب صغیرہ گناہ ہیں سارے کبیرہ گناہ اللہ کے نزدیک شرک کے مرتبے میں ہیں اسی وجہ سے ان پر کفر مرتب ہوتا ہے وہ معاف نہیں اگر زندگی میں توبہ نہ کی ہو) اور جو بھی اللہ کے ساتھ حصے دار بنائے گا تو وہ بڑا گناہ باندھے گا کیا تو نے ان پر غور نہ کیا جو اپنے نفس کو پاکیزہ مانتے ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ اللہ جس کو چاہے پاکیزہ کرتا ہے (یعنی خود کو غلطیوں سے پاک سمجھنا غلط ہے کسی کو پاکیزہ بنانا اللہ کا کام ہے کہ وہ اسے توبہ کی توفیق دے اور اسے گناہوں سے پاک کرے) اور ان پر (یعنی بندوں پر) بٹی ہوئی رسی کے برابر بھی زیادتی نہ کی جائے گی اے

بندے غور کر وہ کیسے اللہ پر الزام لگاتے ہیں(مطلب اللہ پر بے دلیل بات کہتے ہیں) اور اسکا کھلا گناہ ہونا کافی ہے کیا تو نے ان پر غور نہ کیا جنھیں کتاب اللہ کا ایک حصہ دیا گیا ہے وہ اور اللہ کے سوا دوسرا آقا اور بڑے سرکش کو تسلیم کرتے ہیں(یعنی اللہ کے سوا کسی اور کی آقائیت تسلیم کرتے ہیں اور بڑے سرکش کو حجت مانتے ہیں) اور وہ منکروں کو کہتے ہیں یہ لوگ(یعنی حق کا انکار کرنے والے) ایمان لانے والوں سے زیادہ ہدایت پر ہیں یہ ہیں اللہ نے انھیں رحمت سے دور کردیا ہے اور جسے بھی اللہ رحمت سے دور کریگا تو تو اسکے لئے کوئی مددگار نہ پائے گا یا انکا اللہ کی بادشاہت میں کوئی حصہ ہے(اور اگر ہوتا) تو تب تو وہ انسانوں کو کھرچی ہوئی چیز بھی نہ دیتے یا وہ انسانوں سے جلتے ہیں اس پر جو اللہ نے انھیں اپنے فضل میں سے عطا کیا ہے تو ہم نے اُولاد ابراہیم کو الھامی کتاب اور دانشوری دی اور ہم نے انھیں بڑی بادشاہت دی تو ان میں سے بعض نے اسے تسلیم کیا اور ان میں سے بعض اس سے باز رہے اور جھنم کی بھڑکتی آگ ہی کافی ہے کوئی شک نہیں جنھوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہے جلد ہم انھیں ایک قسم کی آگ میں ڈالیں گے جب بھی انکی جلدیں پک جائیں گی تو ہم انھیں دوسری سے بدل دیں گے تاکہ وہ سزا چکھتے رہیں یقینا اللہ غالب ہے حکمت والا ہے اور جنھوں نے تسلیم کیا اور نیکیاں عمل میں لائے جلد ہم انھیں ایسے باغات میں داخل کریں جن کے نیچے نھریں رواں ہونگی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے انکے لئے ان میں پاکیزہ جوڑے ہونگے اور ہم انھیں آرام دہ سائے میں داخل کریں گے بے شک اللہ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو انکے اہل کو واپس کرو(مسلم ہو یا غیر مسلم جس کی بھی امانت ہو اسے لوٹادو) اور جب تم فیصلہ کرو وہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم عدل سے فیصلہ کرو(مطلب اللہ کی کتاب قرآن مجید سے فیصلہ کرو کیونکہ سارا عدل و انصاف وہی ہے جو قرآن کہتا ہے) یقینا اللہ جس سے تمہیں نصیحت کرتا ہے وہ کتنی اچھی بات ہے یقینا اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے

آیات النساء 59 ۔۔۔ 70

اے ایمان لانے والوں اللہ کی اطاعت کرو یعنی رسول اللہ اور تم میں سے جو امرا ہیں انکی اطاعت کرو(یعنی رسول اللہ کی اطاعت اور مسلم امرا مثلا خلیفہ مسلمین یا مسلم سپہ سالار وغیرہ انکی جائز اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے لیکن امرا کی ناجائز اطاعت شیطان کی اطاعت ہے۔ رسول اللہ کی اطاعت یہ ہے کہ جو کتاب وہ لے کر آئے اسکی اتباع کی جائے پوری زندگی انھوں نے اس کتاب کی تبلیغ و نفاذ میں لگادی اللہ نے فرمایا ما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیه و ھدی و رحمة لقوم یؤمنون (النحل : 64) یعنی "ہم نے تجھے یہ کتاب صرف اس لئے اتاری ہے کہ تو ان کافروں کے لئے ان باتوں کو صاف صاف بتادے جس میں وہ مخالفت کئے ہوئے ہیں اور تسلیم کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت بن جائے" اور فرمایا فذکر بالقرآن من یخاف وعید (ق : 45) یعنی "تو قرآن کے ذریعے اسے نصیحت کر جو میری دھمکی سے ڈرتا ہو" امرا بر حق جب حکم دیں تو انکے حکم کو قرآن مجید پر پیش کیا جائے گا اگر اس کے مطابق ہو تو اس حکم پر عمل کرنا فرض ہے کیونکہ امیر کی اطاعت فرض ہے اگر قرآن حکیم کے مطابق نہ ہو تو اسے رد کرنا فرض ہے اس پر عمل

حرام ہے مثلا امیر شرک یا قتل ناحق کا حکم دے یا اپنی بے دلیل پیروی کرنے کا حکم دے کہ چھان بین کے بغیر میں جو بھی کہہ رہا ہوں اس کی تعمیل کرو) پھر اگر تم کسی معاملے میں آپس میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ(یعنی اللہ کی کتاب کی طرف رجوع کرو جس کی پیروی کا حکم رسول دیتا ہے) اگر تم اللہ اور آخری دن کو مانتے ہو(یعنی اگر تم اللہ کو حجت تسلیم کرتے ہو اور قیامت کا لحاظ کرتے ہو یعنی مومن ہو) تو یہ بہتر اور بہت اچھی تشریح ہے اے بندے کیا تو نے ان پر غور نہ کیا جو یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں جو تیری طرف اتاری گئی ہے (یعنی قرآن مجید) اور جو تجھ سے پہلے اتارا گیا تھا(یعنی انجیل و تورات اور دیگر الھامی پیغامات و صحیفے) وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ آپس کے مقدمے بڑے سرکش کی پاس لے جائیں(یعنی منافق و مقلد مفتی اور مذہبی پیشواؤں اور قاضیوں اور سرداروں کے پاس لے جائیں کیونکہ یہ سب بڑے سرکش اور کفر کے امام ہیں اور ہمارے یہاں ایسا بہت ہوتا ہے ایسے لوگوں کو اپنی اس کفریہ حرکت سے توبہ کرنی چاہئے اور علم قرآن حاصل کرنا چاہئے اور فیصلہ کروانے کے لئے کسی قرآن مجید کے عالم کی طرف رجوع کرنا چاہئے) حالانکہ انھیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ اسکا(یعنی اس بڑے سرکش کا) انکار کریں(یعنی اسے تسلیم نہ کریں اسے حجت و دلیل نہ مانیں) اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ وہ انھیں گمراہی میں دور لے جائے اور جب انھیں کہا جائے آؤ اس کتاب کی طرف جو اللہ نے اتاری ہے اور اللہ کے قاصد کی طرف تو منافقوں کو تو دیکھے گا وہ تجھ سے خوب باز رہتے ہونگے(معلوم ہوا کہ منافقین وہ ہیں جو قرآن مجید اللہ نے رسول پر نازل کی ہے جس کی پیروی کا رسول نے حکم دیا ہے اس سے دور رہتے ہیں جب انھیں اسکی آیتیں سنائی جاتی ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن مجید کو حجت و دلیل نہیں مانتے مثلاغیر اللہ کو حجت ماننے والے یعنی حنفی شافعی جعفری وغیرہ اور پاکستانی ملحدین دھریے جو خود کو مسلمان بولتے ہیں ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید کا جو حکم انکے مذھب کے مطابق ہو تو وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اگر قرآن مجید کا کوئی حکم انکے مذھب کے مطابق نہ ہو تو اسکا انکار کردیتے ہیں یا اس کا معنی بدل دیتے ہیں کیونکہ یہ انکے امام و فقیہ کے قول یا انکی ناقص عقل کے مطابق نہیں ہے اور یہ خود کو مسلمان بھی کہتے ہیں یہ سب کفار منافقین ہیں) تو کیسا ہوتا ہے جب انھیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے اسکی وجہ سے جو انکے ہاتھوں نے آگے بڑھایا ہے پھر وہ تیرے پاس آتے ہیں اللہ کی قسم لیتے ہوئے کہ ہم نے تو صرف بھلائی اور موافقت کا ارادہ کیا تھا یہ ہیں انکے دلوں میں جو ہے اللہ اسے جانتا ہے تو انھیں نظر انداز کردے(یعنی ان پر کاروائی مت کر) اور انھیں نصیحت کر اور ان سے انکے نفس کے بارے میں دل کو لگنے والی بات کر اور ہم نے ہر رسول کو صرف اس مقصد سے بھیجا تھا کہ اسکی اللہ کی اجازت سے اطاعت کی جائے(یعنی نبی کی اطاعت بھی اللہ کی اجازت سے ہے اور اللہ کی اجازت کے بغیر نبی کی بھی اطاعت نہیں) اور کاش کہ ایسا ہوتا جب انھوں نے اپنے نفس کے ساتھ ناانصافی کی ہو تو اے مومن وہ تیرے پاس آتے پھر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول انکے لئے معافی مانگتا تو وہ ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا خصوصی مہربان پاتے تو تیرے آقا کی قسم وہ (بڑے سرکش کے پاس مقدمہ لے جانے والے) مومن نہیں ہوسکتے حتی کہ (اے مومن عالم قرآن) وہ تجھے ان باتوں میں فیصلہ کرنے والا نہ بنالیں جن میں انکے درمیان اختلاف ہے پھر وہ

اپنے نفس میں تیرے فیصلے سے کوئی تنگی نہ پائیں اور خوب تسلیم کرلیں(یعنی یہ منافقین اس قرآنی فیصلے کے مقابل دوسری بات نہ کریں)اور اگر ہم ان پر یہ فرض کردیتے کہ اپنے نفس کو قتل کرو یا نکلو اپنے گھروں سے تو ان میں سے چند کے سوا وہ اسے نہ کرتے اور اگر وہ اسے بجالاتے جسکی انھیں نصیحت کی جاتی ہے تو ضرور انکے لئے بہتر ہوتا اور سخت ثابت قدمی کا موجب ہوتا اور تب تو ہم انھیں اپنے طرف سے بڑا اجر دیتے اور ضرور ہم انھیں سیدھی راہ دیکھاتے اور جو اللہ اور رسول کی پیروی کرے تو وہ انکے ساتھ ہے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور بڑے سچے لوگ اور اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے اور نیک لوگ اور وہ کتنے اچھے دوست ہیں(معلوم ہوا صحابی یعنی نبی کا ساتھی ہر وہ شخص ہے جو اللہ رسول کی پیروی کرے کیونکہ وہ انکے طریقے پر ہے اور صحابی صرف وہ نہیں جس نے نبی کو دیکھا ہو)یہ فضل اللہ کی جانب سے ہے اور اللہ کا وسعت علم کافی ہے

آیات النساء 71 ۔۔۔ 81

اے ایمان لانے والوں اپنا دفاع لئے رکھو(یعنی اپنا دفاعی سامان لئے رہو جو تمہیں حملوں سے بچائیں)پھر جماعتوں میں نکلو یا ایک ساتھ نکلو اور تم میں سے بعض لوگ ضرور سستی کرتے ہیں پھر اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو وہ کہتا ہے اللہ نے مجھ پر انعام کیا کیونکہ میں انکے ساتھ حاضر نہیں تھا اور اگر تمہیں اللہ کی طرف سے فضل پہنچے تو ضرور کہے گا جیسے کہ تمہارے اور اسکے درمیان کوئی محبت نہ ہو(یعنی خود غرضی کے ساتھ کہے گا)کہ اے کاش میں انکے ساتھ ہوتا کہ میں بڑا کامیاب ہوتا(یعنی مجھے بھی مال غنیمت اور عزت مل جاتی)تو جو دنیاوی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچتے ہیں وہ اللہ کی راہ میں قتال کریں(یعنی انھیں اللہ کی راہ میں قتال کرنا چاہئے جو اپنی زندگی کو آخرت کے نام کرتے ہیں کہ اپنی زندگی میں ایسا کوئی کام نہیں کرتے جس سے انھیں آخرت میں نقصان اٹھانا پڑے)اور جو اللہ کی راہ میں لڑے پھر قتل کردیا جائے یا غالب آجائے تو عنقریب ہم اسے بڑا اجر دیں گے(یعنی اللہ کی راہ میں لڑنا نقصان کا سودہ نہیں ہے غالب ہو کر آئے یا قتل ہو کر آئے ہر صورت میں اللہ کا بڑا اجر موجود ہے)اور تمہارے کیا ہوا کہ تم نہیں لڑتے اللہ کی راہ میں اور ان کمزور مرد اور عورتیں اور بچوں کے معاملے میں جو کہتے ہیں اے ہمارے آقا ہمیں اس بستی سے نکال جہاں کے باشندے ظالم ہیں(اگرچہ یہ عورتیں اور کمزور مرد غیر مسلم ہوں اگر ان پر ظلم کیا جارہا ہو)اور منکر بڑے سرکش کی راہ میں لڑتے ہیں تو ابلیس کے ساتھیوں سے لڑو یقینا ابلیس کی چال کمزور ہے کیا تو نے ان پر غور نہ کیا جنھیں کہا گیا اپنے ہاتھ روکے رکھو اور قرآن کی دعوت کو قائم کرو اور مال کا افضل حصہ دو(معلوم ہوا کہ جھاد و قتال فرض نہ ہو تو ہاتھ روکنے کا حکم ہے)تو جب ان پر قتال فرض کردیا گیا تو اچانک انکا ایک فریق انسانوں سے ایسے ڈرنے لگا جیسے اللہ سے ڈرتے ہیں بلکہ اس سے زیادہ اور انھوں نے کہا ہمارے آقا تو نے ہم پر قتال کو کیوں فرض کردیا تو نے ہمیں قریبی مقرر مدت تک مہلت کیوں نہ دی کہہ دے دنیا کی مہلت قلیل ہے(یعنی یہ دنیا فانی اور کم مدت کی ہے)اور آخرت پرہیزگار کے لئے بہت بہتر ہے(پرہیزگاروں کے لئے اخروی زندگی کی اعلی درجے کی نعمتیں ختم نہ ہوگی)اور تم پر ذرا بھی زیادتی نہ کی جائے گی تم جہاں بھی ہو موت تمہیں پالے گی اگرچہ تم

مضبوط قلعوں میں ہو اور انھیں کوئی بھلائی پہنچے تو وہ کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انھیں کوئی برائی پہنچے تو وہ کہتے ہیں یہ تیرے طرف سے ہے کہہ دے سب اللہ کی طرف سے ہے(یعنی خیر و شر سب اللہ کی طرف سے ہے) تو ان لوگوں کو کیا ہوا کہ بات سمجھنا نہیں چاہتے جو بھلائی تجھے پہنچے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی تجھے پہنچے تو وہ تمہارے نفس کے طرف سے ہے(یعنی ایسا ہی ذہن رکھنا چاہیئے) اور ہم نے تجھے انسانوں کے لئے خبر رساں بنا کر بھیجا اور اللہ کی یقینی خبر دینا کافی ہے (معلوم ہوا قرآن مجید ہی ہدایت کے لئے کافی ہے کیونکہ وہ اللہ کی یقینی خبر و گواہی ہے) جو رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ اللہ کی ہی اطاعت کرے گا(معلوم ہوا رسول کی اطاعت اور اللہ کی اطاعت ایک ہی چیز ہے یہ دو الگ الگ اطاعتیں نہیں ہیں لہذا یہ نہیں بول سکتے کہ اللہ کی اطاعت قرآن مجید کی اطاعت ہے اور رسول کی اطاعت حدیث کی اطاعت ہے بلکہ اللہ رسول کی اطاعت ایک ہی ہے اور وہ اس کتاب کی پیروی کرنا ہے جو اللہ نے نبی پر نازل کی اور وہ قرآن حکیم ہے) اور جو منہ موڑلے گا تو ہم نے تجھے ان پر نگران نہیں بنایا ہے(یعنی اگر وہ اللہ کی اطاعت کا پٹا اپنی گردن میں نہیں ڈالتے تو ان پر زبردستی نہیں کرنی اللہ کے حکم کو اپنے لئے حجت مانیں یا نہ مانیں) اُور وہ کہتے ہیں فرمانبرداری ہے پھر جب تیرے پاس سے نکلتے ہیں تو انکی ایک جماعت رات میں تیری کہی بات کے سوا دوسری بات کی تدبیر کرتے ہیں(یعنی تیری حق بات کے خلاف رات میں منصوبہ سازی کرتے ہیں) اور جو وہ تدبیر کرتے ہیں اللہ اسے لکھتا ہے تو انھیں نظر انداز کردے اور اللہ پر اعتماد کر اور اللہ کی حفاظت کافی ہے

آیات النساء 82۔۔۔ 91

تو کیا وہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے اور اگر وہ غیر اللہ کی جانب سے ہوتا تو وہ ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے(یعنی وہ غیر مسلم قرآن مجید کو اللہ کی کتاب تسلیم نہیں کرتے تو انھیں اس میں غور کرنا چاہیئے کہ اگر وہ کتاب مخلوق کی طرف سے ہوتی تو ضرور اس میں بہت اختلافات ہوتے کیونکہ قرآن جیسی معتدل احکام و نصیحت آموز واقعات اور خبروں سے بھری ہوتی کتاب کہ ایک پورا واقعہ مختلف مقامات پر بکھرا ہوتا ہے لیکن اس میں اختلاف نہیں ہوتا اور فطرت سے باریک دلیلیں دینا اور فطرت کے باریک اصول بتانا جو تکرار کے ساتھ آتے ہیں جو ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہوتے اور جھوٹ میں بے ثباتی اور بے قراری ہوتی ہے تردد و اضطراب ہوتا ہے وہ کبھی کچھ اور کبھی کچھ ہوتا ہے اس بات کا مشاہدہ ہر تجربہ کار کو ہے ہر اسلام کے سوا کسی مذہب کی کتاب قرآن کے طریقے پر لکھی نہیں ہے اور اگر وہ اس طریقے سے لکھی ہوتی تو ضرور ان میں کثیر اختلافات ہوتے یہ بہت طویل بحث ہے جو یہاں کے لئے موزوں نہیں ہے) اور جب انکے پاس امن یا خوف کی کوئی بات پہنچتی ہے تو اسے پہلا دیتے ہیں(جیسا کہ ہمارے یہاں اکثر ہوتا ہے جب کوئی امن یا خوف کی خبر سنتے ہیں تو اسے پہلادیتے ہیں) اور اگر وہ اسے رسول اور ان میں سے جو نافذین حکم ہیں(مثلا امیر المومنین یا سپہ سالار جو نافذین حکم بنایا گیا ہو) انکے پاس لے جاتے تو ان میں سے جاسوسی کرنے والے اسے جان لیتے(یعنی وہ جاسوس دلیلوں کی بنیاد پر اس خبر کی تحقیق کرلیتے اور اسکا سچ یا جھوٹ ہونا جان لیتے اور بے بنیاد بات نہ پہلتی) اور اگر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم ابلیس کی پیروی کرتے سوائے چند کے

(یعنی بے دلیل بات پھلانا شیطان کی پیروی ہے اللہ اگر تمہاری رہنمائی نہ کرتا تو ضرور تم بے دلیل بات پھلا کر گناہ کے مرتکب ہوتے)تو اللہ کی راہ میں لڑا کر تو صرف اپنے نفس کا پابند ہے اور مومنوں کو ابھار(یعنی اگر دیگر مومنین قتال نہیں کررہے تو تو ہی قتال میں شرکت کر اور دوسرے مومنوں کو بھی قتال کرنے کی ترغیب دے۔یاد رہے قتال اکیلے نہیں ہوتا سپہ سالار اور فوج کے ساتھ ہوتا ہے۔)قریب ہے اللہ منکروں کی سختی روکے اور اللہ بہت سختی والا ہے اور اسکی عبرتناک سزا بہت سخت ہے جو اچھی سفارش کردے تو اسکے لئے اسکا(یعنی اس اچھی میں سے)ایک حصہ ہے اور جو بری سفارش کرے گا تو اس کے لئے اسکا(یعنی اس برائی میں سے)ایک حصہ ہوگا اور اللہ ہر شیءپر قابو رکھتا ہے اور جب تمہیں سلامتی کی دعا دی جائے(کسی بھی الفاظ سے مثلا سلام یا سلامتی ہو یا سلام علیکم یا اللہ حافظ وغیرہ سب کا ایک ہی مطلب ہے)تو اس سے بہتر سلامتی کی دعا دو یا اسے ہی لوٹادو(یعنی اس میں اضافہ کرکے اور دعا دے دو مثلا اگر کہا ہے سلام علیکم تو تم کہہ دو سلام علیکم و رحمۃ اللہ یا پھر اتنی ہی دے دو جو اس نے کہی ہے۔معلوم ہوا سلام اگر کافر بھی کرے تو اسکا بھی جواب دینا فرض ہے کیونکہ اللہ نے سلام کے جواب میں سلامتی کی دعا دینے کا حکم اللہ نے غیر مشروط و مطلقا دیا ہے اس میں مسلمان کی شرط نہیں لگائی)یقینا اللہ ہر شیءپر حساب کرنے والا مقرر ہے اللہ کے سوا کوئی تابعداری کے لائق نہیں(یعنی اللہ کے سوا کوئی ایسا نہیں جسکی تقلید کی جائے اسے حجت مان کر اسکی اطاعت کی جائے اور جسکا محتاج بنا جائے یہ سب تابعداری ہے)ضرور وہ تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں ہے اور گفتگو میں اللہ سے سچا کون تو تمہیں منافقین کے معاملے میں کیا ہوا کہ دو جماعتوں میں بٹ گئے ہو(یعنی تم منافقین کے بارے میں اختلاف کا شکار ہوگئے ہو ایک جماعت نرمی کررہی ہے اور ایک سختی کررہی ہے بلکہ سب کو منافقوں کے خلاف اس پر ایک جماعت ہوجانا چاہئے کہ ان پر سختی کی جائے۔منافقین وہ ہیں جو زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں اور کفر و شرک کرتے ہیں)اور جو انھوں نے کمایا اسکی وجہ سے اللہ نے انھیں پلٹ دیا(یعنی انکی ہٹدھرمی اور لاپرواہی کی وجہ سے جو انھوں نے کمائی ہیں اللہ نے انھیں کفر و شرک میں پلٹ دیا)کیا تم انھیں ہدایت دینا چاہتے ہو جنھیں اللہ نے گمراہ کررکھا ہے اور جس کو اللہ گمراہ کرے تو ہرگز تو اسکے لئے کوئی راہ نہ پائے گا انھوں نے(یعنی منافقوں نے)یہ پسند کیا ہے کہ کاش تم انکار کردو جسطرح انھوں نے کیا ہے پھر تم برابر ہوجاؤ لہذا ان میں سے کسی کو دوست مت بناؤ(لیکن بعض مسلمان جو غافل ہیں جن کی نظر و علم کم ہے وہ منافقوں کو دوست بنالیتے ہیں انھیں دعوت میں بلاتے ان سے میل جول رکھتے انکے لئے مخلصانہ رویہ رکھتے ہیں حتی کہ ان سے نکاح تک کرلیتے ہیں یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ مسلمان ہیں کیونکہ یہ منافق اپنے اسلام کے دعوے سے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور انکے عقیدے بلا اجتھاد و نظر کفر و شرک پر مبنی ہوتے ہیں حالانکہ نکاح کرکے محبوب و جیون ساتھی بنانا تو بہت دور کی بات ہے ان پر تو سختی کرنا اور ان کے خلاف مقابلہ کرنا اور انکی حکومتوں کو ختم کرنا اور اسلامی حکومت قائم کرنا فرض ہے یہ اللہ اور اسکے رسول اور مسلمین کے چھپے دشمن اور آستین کے سانپ ہیں انکی بہترین مثال ہمارے معاشرے میں غیر اللہ کے مقلد اور غیر اللہ سے دعائیں مانگنے والے ہیں)حتی کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرلیں(یعنی ان سے دوستی کے جواز

کے لئے خالی منافقوں کی ہجرت کافی نہیں بلکہ اللہ کی راہ میں ہجرت ہو اور وہ تب ہی ہوگا جب وہ دل سے ایمان لائیں اور اللہ کے لئے ہجرت کریں کیونکہ ایمان لانے سے پہلے کوئی عمل نیکی شمار نہیں ہوتا۔) پھر اگر وہ منہ پھیر لیں (یعنی دل سے ایمان نہ لائیں اور ہجرت نہ کریں) تو انھیں پکڑو اور انھیں قتل کرو جہاں بھی تم انھیں پاؤ اور ان میں سے کسی کو بھی دوست و مددگار نہ بناؤ لیکن وہ لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو ایسی قوم کے پاس چلے جائیں جن کے اور تمہارے درمیان کوئی معاہدہ ہے (یعنی جنگ بندی کا معاہدہ ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ انکے خلاف قتال تو اسھی معاہدے پر رکے گا) یا تمہارے پاس آ تو جائیں لیکن انکے سینے اس بات سے تنگ ہیں کہ وہ تم سے لڑیں یا وہ اپنی قوم سے لڑیں اور اگر اللہ چاہتا تو ضرور انھیں تم پر مسلط کردیتا تو ضرور وہ تم سے لڑتے پھر اگر وہ تم سے الگ رہیں پھر وہ تم سے نہ لڑیں اور انھوں نے تمہاری طرف سلامتی ڈال دی ہو تو تمہارے لئے ان کے خلاف کوئی راستہ نہیں ہے (یعنی قتال وغیرہ کاروائیاں ان کے خلاف نہیں کرنی) جلد تم دوسرے لوگوں کو پاؤ گے جو تم سے اور اپنی قوم سے امان چاہتے ہونگے حقیقت یہ ہے کہ جب بھی انھیں فتنے میں واپس کیا جائے گا تو وہ اس میں اوندھے کردیئے جائیں گے (یعنی وہ اس فتنے کا شکار ہوجائیں گے) پھر اگر وہ تم سے نہ الگ رہیں اور نہ تمہاری طرف سلامتی ڈال دیں اور نہ اپنے ہاتھوں کو روکیں تو انھیں (یعنی ان منافقوں) پکڑو اور انھیں قتل کردو جہاں تم انھیں پاؤ (انھیں انکے گھروں میں پاؤ یا باہر مسجدوں میں پاؤ یا باہر ہسپتالوں میں پاؤ یا باہر جہاں بھی انھیں پاؤ قتل کردو) اور ان پر ہم نے تمہیں کھلا غلبہ دیا ہے (یعنی اس حکم کا پابند کرکے تمہیں ان پر کھلی چھوٹ دے دی ہے)

آیات النساء 92 ۔۔۔ 100

اور کسی مومن کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے مومن کو قتل کرے مگر خطا کی صورت الگ ہے (یعنی قتل کا ارادہ نہیں تھا لیکن قتل ہوگیا اسے قتل خطا کہتے ہیں) اور جو بھی کسی مومن کو خطا سے قتل کردے گا تو ایک مومن نفس کو آزاد کرنا (یعنی جو آزاد نہ ہو اسے آزاد کرنا مثلا مومن غلام یا مومن بے گناہ قیدی وغیرہ) اور خون بہا ہے جو اسکے اہل خانہ کے سپرد کیا جائے گا (یعنی مقتول کے اہل خانہ کو اس قتل کا عوض دینا ہوگا وہ سکہ رائج الوقت بھی ہوسکتا ہے سونا چاندی بھی ہوسکتا ہے کوئی بھی مال ہوسکتا ہے) مگر یہ کہ وہ معاف کردیں (تو خون بہا نہیں دینا) پھر اگر وہ (مقتول) تمہاری دشمن قوم سے ہے اور مومن ہے تو ایک مومن نفس کا آزاد کرنا ہے اور اگر وہ ایسی قوم سے ہو جس کے اور تمہارے درمیان کوئی معاہدہ ہو تو خون بہا (یعنی قتل کا عوض) ہے جو اسکے اہل خانہ کی سپرد کیا جائے گا اور ایک مومن نفس کا آزاد کرنا ہے تو جو نہ پائے (یعنی جو ان سب باتوں پر قادر نہ ہو) تو لگاتار دو ماہ کے روزے ہیں (سوائے رمضان کے کیونکہ ظاہر ہے کہ اسکے روزے رکھنا تو ویسے ہی ذمہ پر ہیں) یہ اللہ کی طرف سے رجوع کے طور پر ہے (یعنی یہ کفارہ اللہ کی طرف سے توبہ کے طور پر ہے ورنہ گناہ گار ہوگا کیونکہ اس کفارے کے بغیر توبہ واقع نہ ہوگی) اور اللہ وسیع علم والا حکمت والا ہے اور جو بھی کسی مومن کو قصدا قتل کرے گا تو اسکا بدلہ جھنم ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اسے رحمت سے دور کیا اور اس نے اس کے بڑا عذاب تیار کیا ہے (معلوم ہوا

کسی مومن کو ناحق کرنا کرنا ابدی جھنم کا باعث ہے جس سے اسکی کبھی بھی نجات نہیں ہوگا اور اخروی عذاب کا وارد ہونا اور اس امر کی سنگینی کو بیان کرنا واضح کرتا ہے کہ یہ گناہ کبیرہ اور کفر ہے۔یہاں پر ایک مشکل پیدا ہوتی ہے کہ شرک سے ہلکے درجے کے گناہوں کی تو معافی ہوجائے گی جس کے لئے اللہ چاہئے گا اور مشرک ہی ہمیشہ جھنم میں رہے گا لیکن ایک طرف اللہ کسی مومن کے ناحق قتل کی سزا ہمیشہ کے لئے جھنم بتارہا ہے کہ اسکی بھی معافی نہیں ہوگی جب کہ یہ تو شرک نہیں ہے تو اس پریشانی کا آسان جواب یہ ہے کہ مومن کا ناحق قتل اللہ کے نزدیک شرک کے ہم درجہ و ہم پلہ ہے اس سے کم درجہ نہیں ہے اسی وجہ سے اس پر ہمیشہ کے عذاب کی وعید ہے اور یہ عملا کفر ہے اگر یہ قتل کفر نہ ہوتا تو اللہ کبھی اس پر اخروی عذاب کی وعید نہ بتاتا)اے ایمان لانے والوں جب تم اللہ کی راہ میں لڑرہے ہو تو یقین حاصل کرو(کہ جیسے جھاد میں تم قتل کررہے ہو اس سے تمہاری جنگ ہے بھی یا نہیں)اور جو تمہاری طرف سلامتی ڈال دیں انھیں یہ نہ کہو تو مومن نہیں ہے دنیاوی زندگی کا سامان چاہتے ہوئے(یعنی دوران قتال تمہارے پاس کوئی آئے اور کہے کہ میں مومن ہوں یعنی مجھ سے تمہاری جنگ نہیں ہے تو مال غنیمت حاصل کرنے کی چکر میں اسکا انکار کرکے اسے قتل نہ کرو)تو اللہ کے پاس کثیر غنیمتیں ہیں پہلے تم بھی اسی طرح تھے(یعنی تم کمزور تھے)تو اللہ نے تم پر احسان کیا تو یقین حاصل کرلیا کرو کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے شرعی ضرر کے بغیر بیٹھے رہنے والے مومنین(یعنی وہ مومنین جنکی جھاد و قتال میں ضرورت نہیں تھی لہذا انھوں نے شرکت نہیں کی اور وہ شرعا مجبور بھی نہیں تھے)ان مومنین کے برابر نہیں ہیں جو(جھاد و قتال کے لئے)اللہ کی راہ میں اپنے أموال اور اپنے نفس سے پوری کوشش کرتے ہے اللہ نے اپنے أموال اور اپنے نفس سے پوری کوشش کرنے والوں کو بیٹھ جانے والوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے اور سب سے ہی بڑی بھلائی کا وعدہ کیا ہے(کیونکہ جھاد سے بیٹھ جانے والے یہ لوگ گناہ گار نہیں ہوئے اس لئے کہ انکی وہاں ضرورت نہیں تھی ورنہ وہ کافر و فاسق ہوتے چونکہ قتال فی سبیل اللہ بلا عذر شرعی ترک کرنا گنائے کبیرہ ہے)اور اس نے ان پوری کوشش کرنے والوں کو ان بیٹھنے والوں پر بڑے اجر کی فضیلت دی ہے(یعنی مجاہدین غیر مجاہدین پر ایک درجہ افضل ہیں اور انھیں ایسا بڑا اجر بھی دیا جائے گا جو غیر مجاہدین کو نہیں دیا جائے گا اور وہ اجر کیا ہے اللہ بتارہا ہے کہ)اسکی طرف سے درجات اور مغفرت اور رحمت ہیں اور اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے(یہ مجاہدین کی غیر مجاہدین پر جزوی فضیلت ہے اگرچہ غیر مجاہد نبی مرسل ہی کیوں نہ ہو اور اصل فضیلت اللہ کے نزدیک تقوی و فرمانبرداری کی بنیاد پر ہے جیسا کہ اللہ نے سورہ حجرات میں واضح کیا ہے)یقینا جنھیں ملائکہ نے وفات دی جو اپنے نفوس پر زیادتی کرنے والے ہیں تو انھوں نے کہا تھا تم کس حالت میں تھے تو انھوں نے کہا ہم زمین میں کمزور تھے تو انھوں نے کہا کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم وہاں ہجرت کرجاتے تو انکا مسکن جھنم ہوگا اور کتنا برا انجام ہے(یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو بلا عذر شرعی ہجرت نہ کرنے کی وجہ سے فسق و فجور میں بتلا تھے اور موت کے وقت ملائکہ سے بہانہ کرتے ہیں کہ ہم ہجرت سے عاجز تھے تو یہ جھنمی ہیں)مگر وہ کمزور مرد اور عورتیں اور بچے جو کسی تدبیر پر قدرت نہیں رکھتے ہوں اور نہ وہ کسی راستے کی رہنمائی رکھتے ہوں(مطلب یہ لوگ اللہ کے نزدیک ہجرت سے

معذور مانیں جائیں گے) تو قریب ہے کہ اللہ ان لوگوں سے در گذر کرے اور اللہ فیاض بہت گناہ مٹانے والا ہے اور جو بھی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا تو وہ زمین میں کثیر پناہ گاہ پائیں گے اور وسعت بھی اور جو اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کرتے نکلے (یعنی جو اپنے گھر سے اللہ کی فرمان برداری میں ہجرت کرتے ہوئے نکلے مثلاً قتال کے لئے یا اپنے وطن جہاں وہ اللہ کے احکام کی تعمیل نہیں کر پا رہا تھا تو ہجرت کرتے گھر سے نکالا وغیرہ) پھر موت انھیں پالے (یعنی گھر سے نکالنے کے بعد دوران ہجرت اسے موت آجائے) تو اسکا اجر اللہ کے ذمہ پر ہوگا اور اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے

آیات النساء 101 ۔۔۔ 115

اور جب تم زمین میں لڑرہے ہو تو تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا کہ تم قرآن کی دعوت سے کوتاہی کرلو جب کہ تمہیں خوف ہو کہ منکرین تمہیں آزمائش میں ڈال دیں گے یقیناً کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں اور اے بندے جب تو ان میں ہو (یعنی ان کے ساتھ ہو) پھر تو انکے لئے قرآن کی دعوت قائم کرے تو انکی ایک جماعت تیرے ساتھ کھڑی ہو اور انھیں چاہیئے کہ وہ اپنے اسلحہ لئے رکھیں پھر جب وہ تسلیم کرلیں (یعنی وہ دعوت سننے والے مکمل طور پر بات سمجھ لیں اور مان لیں) تو وہ تمہارے پیچھے آجائیں اور دوسری جماعت جس نے نصیحت نہ سنی ہو تو وہ تیرے ساتھ نصیحت سنیں اور وہ اپنا دفاعی سامان اور اسلحہ لئے رکھیں منکروں نے یہ پسند ہے کہ اگر تم اپنے اسلحے اور اپنے دفاعی سامان سے غافل ہوجاؤ تو وہ تم پر ایک ہی دم حملہ کرکے تمہیں ختم کردیں اور تم پر کوئی حرج نہیں ہے کہ اپنا اسلحہ رکھ دو اگر تمہیں بارش سے اذیت ہو یا تم بیمار ہو لیکن اپنا دفاعی سامان لئے رہو یقیناً اللہ نے منکروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب تم قرآن کی دعوت مکمل کرچکو تو اللہ کو یاد کرو کھڑے کھڑے اور بیٹھے بیٹھے اور اپنے کروٹوں پر پھر جب تم مطمئن ہوجاؤ تو قرآن کا درس قائم کرو (یعنی جب خوف کی صورت میں مذکورہ طریقے کے مطابق دعوت قرآن قائم کرلی ہو تو اس کے بعد قرآن کا درس خوف سے اطمینان کی صورت میں ہی قائم کیا جائے گا اس سے پہلے نہیں) یقیناً قرآن کا درس مومنوں پر وقت بندھا ہو فرض ہوا ہے (اس کے اوقات اللہ نے دوسری جگہ بتائے ہیں) اور اس قوم (یعنی جس دشمن قوم سے تمہاری لڑائی ہورہی ہے ان) کے تعاقب میں سست مت پڑو اگر تمہیں اذیت ہوتی ہے تو یقیناً انھیں بھی اذیت ہوتی ہے جسطرح تمہیں اذیت ہوتی ہے اور تم اللہ سے اس کی امید کرتے ہو جس کی وہ امید نہیں کرتے (یعنی رتبہ شہادت اور قتال فی سبیل اللہ کی نیکیاں وغیرہ بھلائیوں کی امید کرتے ہو) اور اللہ وسیع علم والا حکمت والا ہے اے بندے ہم نے تیری طرف برحق الہامی کتاب اس لئے اتاری ہے تاکہ تو انسانوں کے درمیان اس سے فیصلہ کردے جو اللہ نے تجھے دیکھایا ہو (یعنی قرآن کریم اتارنے کا مقصد ہے کہ انسانوں کے درمیان اس کے ذریعے حق و باطل حرام و حلال و فرضیت کا فیصلہ کیا جائے ۔ معلوم ہوا اللہ کی کتاب قرآن مجید کے سوا حدیث حجت نہیں انسانوں کے درمیان فیصلہ کرنے کا ماخذ نہیں کیونکہ اللہ نے یہاں فیصلے کے ذرائع و ماخذ میں صرف قرآن مجید کو رکھا اور کسی کو نہیں) اور خائنوں کے لئے جگڑا مت کرنا (یعنی اسطرح بحث و مباحثہ نہ کرکہ خائنوں کو فائدہ ہو) اور اللہ سے معافی مانگ یقیناً اللہ بہت

معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اور انکی طرف سے بحث نہ کرنا جو اپنے نفس سے خیانت کرتے ہیں(یعنی جو گناہ کرکے اپنے نفس کو نقصان میں ڈالتے ہیں) یقینا اللہ کسی بڑے خائن گناہ گار کو پسند نہیں کرتا وہ انسانوں سے تو چھپ سکتے ہیں لیکن اللہ سے نہیں چھپ سکتے وہ انکے ساتھ ہی ہوتا ہے جب وہ رات میں اس قول کی تدبیر کرتے ہیں جس سے وہ راضی نہیں ہوتا(یعنی ایسا منصوبہ بناتے ہیں جس سے اللہ راضی نہیں ہوتا) اور اللہ انکے اعمال کو گھیرا ہوا ہے(یعنی انکے اعمال مکمل طور پر اللہ کے علم و ادراک میں ہیں) سنو تم نے دنیاوی زندگی میں انکی طرف سے بحث کی تو روز قیامت انکے طرف سے اللہ سے کون جگڑے گا یا کون ان پر وکیل بنے گا(جو انھیں اللہ نے بچا سکے)اور جو بھی کوئی برائی کرے یا خود پر زیادتی کرے پھر اللہ سے معافی مانگے تو وہ اللہ کو بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان پائے گا(یعنی گناہ کرکے اپنے نفس سے خیانت کرنے والوں کو توبہ کرنی چاہئے توبہ کا دروازہ اللہ کی جانب سے کھلا ہے) اور جو گناہ کسب کرے تو وہ اسے صرف اپنے خلاف کسب کرے گا(یعنی وہ گناہ کمانا اسکے نقصان میں ہے) اور اللہ وسیع علم والا حکمت والا ہے اور جو کوئی غلطی یا گناہ کسب کرے پھر اسکا الزام کسی بے قصور پر لگادے تو وہ بھتان اور کھلا گناہ اٹھائے گا اور اگر تجھ پر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی(تو کیسا ہوتا) ضرور انکے ایک گروہ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ تجھے بھٹکادیں اور وہ صرف اپنے نفس کو ہی بھٹکارہے ہیں اور وہ تجھے کچھ دین میں نقصان نہیں دے پائیں گے(یعنی دین میں گمراہ ہوجانا خود انسان کے اپنے اوپر ہوتا ہے اکیلا کوئی کسی کو گمراہ نہیں کرسکتا) اور اے بندے اللہ نے تجھ پر(یعنی تیرے طرف) الھامی کتاب اور دانشوری اتاری ہے اور تجھے اسکی تعلیم کی جو تجھے معلوم نہ تھا(یعنی تم نصیحتیں اور احکام و قوانین اسلامی تم پتا نہیں دے اس کتاب کے ذریعے تجھے تعلیم دیئے) اور اللہ کا فضل تجھ پر بڑا ہے(اللہ یہاں قرآن مجید کی سمجھ اور علم حاصل ہونے کو بڑا فضل قرار دے رہا ہے ظاہر ہے کہ قرآن کی تعلیم دونوں جہاں کی کامیابی کا باعث ہے)انکی کثیر سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں ہے سوائے اس کے جو صدقے کا یا درست بات کا یا انسانوں کے درمیانی تعلق کو درست کرنے کا حکم دے اور جو یہ کرے گا تاکہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرسکے تو قریب ہی ہم اسے بڑا اجر دیں گے اور جو بھی رسول کی مخالفت کرے جب کہ اسکے لئے ہدایت واضح ہوچکی ہو(یعنی ہدایت واضح ہوجانے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرکے اس ہدایت کا انکار کرے گا) اور مومنین کی راہ کے سوا دوسری راہ کی پیروی کرے گا(یعنی مومنین کے راہ ایمان کو چھوڑدے گا اور دوسرے راستے پر چلے گا) تو ہم اسے اس پر ہی پھیر دیں گے جس پر وہ پھرا اور ہم اسے جھنم میں داخل کریں گے اور وہ کتنا برا انجام ہے(یہ آیت کفر کے بارے میں کہ جو کفر کرے گا تو اللہ اسے اسہی کفر پر پھیردے گا اور اسے جھنم میں داخل کرے گا۔ بعض لوگ اس آیت اسے فقہاء کے فرعی اتفاقی قول کو حجیت میں قرآن مجید کے برابر قرار دینے کے لئے استعمال کرتے ہیں حالانکہ یہ اجماع کو حجت ماننا سخت کفر و شرک ہے یہ آیت تو اجماع کا انکار کرتی ہے کیونکہ اجماع رسول اللہ کی مخالفت ہے اور کافروں مشرکوں کو طریقہ اور دلیل ہے انبیاء کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اللہ کی کتاب میں غور و فکر کرتے ہیں جیسا سختی سے حکم ہے اجماع کو ماننے والوں کی طرح اجماعی قول کی تابعداری کرکے قرآن میں غور و فکر نہیں چھوڑتے)

آیات النساء116۔۔۔ 135

یقینا اللہ معاف نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ شریک بنایا جائے اور جو اس سے کم درجہ گناہ ہیں انھیں معاف کرے گا جس کے لئے چاہے گا(یعنی شرک سے کم درجہ گناہ اللہ جس کے لئے چاہئے گا معاف کردے گا لیکن کفر و شرک کے سوا سارے کبیرہ گناہ اللہ کے نزدیک شرک کے درجے میں ہیں اسہی بنیاد پر اللہ کبیرہ گناہوں پر شرک کی مثل ابدی جھنم کا عذاب دے گا وہ سب اللہ کے نزدیک شرک کے حکم میں ہیں جیسا کہ دوسری آیتوں میں آچکا ہے لہذا اس آیت سے آخرت میں شرک کے سوا کبیرہ گناہوں کی معافی کا امکان ثابت نہیں ہوتا)اور جو اللہ کے ساتھ شریک بنائے گا تو وہ دور کی گمراہی میں پڑے گا وہ لوگ اس کے سوا محض دیویوں سے دعا مانگتے ہیں اور وہ صرف بڑے شیطان سے دعا مانگتے ہیں اللہ نے اسے(یعنی اس شیطان ابلیس کو) رحمت سے دور کیا ہے اور اس نے کہا تھا میں ضرور تیرے بندوں کا مقرر حصہ اختیار کروں گا اور میں ضرور انھیں گمراہ کروں گا اور میں ضرور انھیں امید دلاؤں گا(یعنی ایسی امیدیں دلاؤں گا جو انکے لئے نقصان کا باعث ہونگی مثلا ابھی زندگی لمبی ہے عیاشی و نافرمانی کرلو پھر بڑھاپے میں توبہ کرلینا یا توبہ بعد میں کرلینا ابھی تو زندگی ہے) اور ضرور انھیں حکم دوں گا تو ضرور وہ جانوروں کے کانوں کو کاٹ کر الگ کریں گے(معلوم ہوا یہ شیطانی عمل ہے اور حرام ہے)اور میں ضرور انھیں حکم دونگا تو ضرور وہ اللہ کی بناوٹ کو بدلیں گے(معلوم ہوا اللہ کی بناوٹ کو بدلنا بھی حرام اور شیطان کی پیروی ہے مثلا عورت کا اپنے جنسی اعضا بدل کر مرد بننے کی کوشش کرنا اور مرد کا اپنے اعضا بدل کر عورت ہونے کی کوشش کرنا یا سرجریاں کرواکر اپنی ناک یا ہونٹوں کو خوبصورت بنانے کے لئے انکی بناوٹ بدلنا اور شرمگاہ کی ختنہ کروانا وغیرہ یہ سب اللہ کی بناوٹ بدلنا ہے لیکن بناوٹ بدلنے اور بناوٹ ختم کرنے میں فرق ہے بناوٹ ختم کرنا حلال اور حرام دونوں ہوسکتا ہے مثلا سر سے لے کر سارے جسم کے بال مونڈھنا جائز ہے جب تک اس میں کوئی اور حرام شیء شامل نہ ہو مثلا انسان اپنا کان کاٹ کر الگ کردے جیسا کہ سرجریاں کی جارہی ہے یہ بناوٹ ختم کرنا بھی حرام ہے کیونکہ اس میں بناوٹ بدلنا بھی پایا جارہا ہے اس مثال سے اور بھی امور سمجھے جاسکتے ہیں) اور جو ابلیس کو اللہ کے سوا سرپرست بنائے گا(یعنی اسکی باتوں کو دلیل و حجت مانے گا) تو وہ کھلے خسارے میں پڑے گا وہ ان سے وعدہ کرتا ہے اور وہ انھیں امید دلاتا ہے اور ابلیس ان سے صرف دھوکے کا ہی وعدہ کرتا ہے(یعنی اس سے صرف ایسا وعدہ کرتا ہے جو انسان کو دھوکے میں ڈالے) یہ ہیں انکا مسکن جھنم ہے اور وہ اس سے بچنے کی پناہ نہ پائیں گے اور جن لوگوں نے تسلیم کیا اور نیکیاں عمل میں لائے جلد ہم انھیں ان باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نھریں رواں ہونگی جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے تا ابد اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے زیادہ سچا کون ہوگا تمہاری اور الھامی کتاب کے دعویداروں کی بے دلیل باتیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں(معلوم ہوا غیر اللہ کی تقلید حرام ہے کیونکہ تقلید دین میں بے دلیل پیروی کرنے کو کہتے ہیں) جو بھی برائی کرے گا اسے اسکا بدلہ دیا جائے گا اور وہ اپنے لئے اللہ کے سوا دوست و مددگار نہ پائے گا اور جو کوئی نیکی کرے گا مذکر ہو یا مؤنث اور وہ مومن بھی ہو تو وہ جنت میں داخل ہونگے اور ان پر کھرچی ہوئی شیء برابر بھی زیادتی نہ ہوگی اور اس سے اچھا مذھب کس

کا ہوگا جو اپنی ذات کو اللہ کے حوالے کردے(کہ اللہ جو چاہیئے اسکے ساتھ کرے)اور وہ نیک ہو اور مذہب ابراہیم کی پیروی کرے جو باطل سے حق کی طرف آیا تھا اور اللہ نے ابراہیم کو گہرا دوست بنا اور جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہیں صرف اللہ کی ملکیت میں ہے اور اللہ ہر شیء کو گھیرے ہوئے ہے اور اے بندے وہ تجھ سے عورتوں کے بارے میں جواب مانگتے ہیں کہہ دے اللہ تمہیں انکے بارے میں فتوی دیتا ہے اور اسکے بارے میں بھی جو کتاب اللہ سے تمہیں بتایا جاتا ہے ان یتیم عورتوں کے بارے میں جنھیں تم وہ نہیں دیتے جو ان کے لئے لازم کردیا گیا ہے اور تم ان سے نکاح کرنے کی رغبت رکھتے ہو اور کمزور بچوں کے بارے میں بھی اور یہ کہ تم یتیموں کے لئے انصاف کے ساتھ کھڑے رہو اور جو بھی بھلائی تم کرو گے تو اللہ کو اسکا خوب علم ہوگا اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا نظر اندازی کا خوف کرے(جیسا کہ عورتوں کو شکایت ہوتی ہے)تو ان دونوں پر کوئی تنگی نہیں ہے کہ وہ دونوں باہم درستی پیدا کریں اور صلح بہتر ہے اور نفس کو کنجوسی پر پیش کیا گیا ہے(یعنی نفس خود غرضی و بھلائی سے کنجوسی کرتا ہے)اور اگر تم نیکی کرو اور پرہیزگاری کرو تو یقینا اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے اور ہرگز تم استطاعت نہیں رکھو گے کہ تم عورتوں کے درمیان عدل کرو اگرچہ تم حریص ہو(یعنی مرد بتقاضی بشریت پوری طور پر عدل کرنا ممکن نہیں ہوتا اگرچہ مرد اس پر حریص ہوجائے)لہذا بلکل مائل مت ہوجاؤ کہ کہیں تم اسے اسطرح چھوڑ دو جیسے لٹکی ہوئی ہو(یعنی ایک عورت کی طرف بلکل مائل نہ ہوجاؤ اور دوسری کو بلکل ہی چھوڑ دو)اور اگر تم سنواروں اور پرہیزگاری کرو تو یقینا اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اور اگر وہ دونوں الگ ہوجائیں تو اللہ اپنی وسعت سے سب کو بے پرواہ کردے گا اور اللہ وسعت والا حکمت والا ہے اور جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے وہ اللہ ہی کی ملکیت میں ہے اور جنھیں تم سے قبل الھامی کتاب دی گئی اور تمہیں ہم حکم دے چکے ہیں کہ اللہ کی پرہیزگاری کرو اور اگر تم انکار کرو تو جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے وہ اللہ ہی کی ملکیت میں ہے اور اللہ بے پرواہ تعریف والا ہے اور اللہ ہی کا ہے جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے اور اللہ کی حفاظت کافی ہے اے انسانوں اگر وہ چاہے تو تمہیں ختم کردے اور دوسروں کو لے آئے اور اللہ اس پر خوب قادر بھی ہے(اور جب بھی انسانوں اسکی نافرمانی کا بازار گرم کیا تو ایسا ہی ہوا)جو دنیا کا بدلہ چاہے تو اللہ کے پاس دنیا اور آخرت کا بدلہ ہے(لہذا آخرت کا بدلہ چاہو تو آخرت اور دنیا دونوں ملے گی اگر دنیا کا ارادہ کرو گے تو بس دنیا ملے گی آخرت نہیں)اور اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے اے ایمان لانے والوں اللہ کے گواہ بن کر(یعنی اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے)انصاف کے ساتھ خوب قائم ہوجاؤ اگرچہ تمہیں اپنے نفس یا والدین واقربا کی مخالفت کرنی پڑے(یعنی انصاف پر ڈٹ جاؤ اگرچہ تمہیں تمہارے اور تمہارے والدین و رشتے داروں کے خلاف انصاف کرنا پڑے)اگر وہ(یعنی عورت کا مرد)غنی ہو یا محتاج ہو تو اللہ ان دونوں کا زیادہ حقدار ہے(یعنی مرد غنی ہو یا محتاج ہر صورت میں اللہ کا اس پر حق ہے کہ وہ اسکی فرمانبرداری کرے)لہذا نا حق خواہش کی پیروی مت کرو تاکہ عدل کرسکو اور اگر تم(حق بات سے)منہ موڑو یا نظر انداز کرو تو یقینا اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے(وہ بھولتا نہیں ہے وہ تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا)

آیات النساء 136 ۔۔۔ 176

اے ایمان لانے والوں تسلیم کئے رہو اللہ کو اور اسکے رسول کو اور اس کتاب کو جو اس نے اپنے رسول پر اتاری اور اس کتاب کو جو پہلے اتاری گئی (یہ دلیل ہے اس بات کی کہ نبی محمد پر قرآن مجید کے سوا کوئی ہدایت نازل نہ ہوئی ورنہ اللہ کی کتاب قرآن مجید کے ساتھ اس پر بھی ایمان برقرار رکھنے کا حکم ہوتا لہذا قرآن حکیم کے سوا کوئی بھی کتاب و قانون و اصول بندوں کے لئے دلیل و حجت و ہدایت نہیں مثلا حدیث وغیرہ حدیث کو تاریخ ہے مستقل دین نہیں) اور جو بھی اللہ اور اسکے ملائکہ اور اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں اور آخری دن کا انکار کرے گا تو وہ دور کی گمراہی میں پڑے گا (اس آیت میں بھی اللہ کی کتاب کے سوا حدیث کو ان باتوں میں شامل نہیں کیا گیا جن پر ایمان رکھنا ضروری ہے وہ حدیث مستقل دین ہوتی تو ضرور اسے بھی شامل ہونا تھا) یقینا جنھوں نے تسلیم کیا پھر انکار کیا پھر تسلیم کیا پھر انکار کیا پھر انکار میں بڑھ گئے اللہ انھیں معاف کرنے والا نہیں اور نہ ہی انھیں کسی راہ کی رہنمائی کرے گا (کیونکہ ایسے لوگ کبھی بھی سچی توبہ نہیں کرتے اور گمراہ ہی رہتے ہیں) منافقوں کو خوشخبر دو کہ ان کے لئے الم ناک عذاب ہے جو لوگ کافروں کو مومنوں کو چھوڑ کر ساتھی بناتے ہیں کیا وہ انکے پاس عزت کے طلبگار ہیں کیونکہ ساری عزت تو اللہ کی ہے اور وہ (اللہ) تم لوگوں پر الھامی کتاب میں یہ بات اتار چکا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ انکا انکار کیا جارہا ہو اور انکا مذاق بنایا جارہا ہو تو ان کے ساتھ تم مت بیٹھو (یعنی اسکے ساتھ نہ رہو۔بیٹھو کے مطلب صرف بیٹھو نہیں ہے یہ تو ایک محاروے کے طور پر بولا جاتا ہے کہ برے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھا کرو مطلب ان کے ساتھ نہ رہا کرو صرف بیٹھنے کی نفی نہیں ہے۔یاد رہے یہ حکم تب ہے جب یقین و ذاتی تحقیق سے معلوم ہو فلاں شخص اللہ کی آیتوں کا واقعی انکار کرتا ہے یا انکا مذاق اڑاتا ہے مثلا ہر فرقہ پرست جماعتیں ایسا ہی کرتی ہیں مثلا برصغیر میں شیعہ ،بریلوی اور دیوبندیوں کی اکثریت یا اہل حدیث کی ایک تعداد ایسے لوگ ہر جگہ ہوتے ہیں کہیں کم کہیں زیادہ اور یہ میری ذاتی تحقیق ہے اور یہ لوگ یہ ہی آیت دوسرے مسلمان اہل حق علماء دین جو انکی مخالفت کرتے ہیں ان پر فرقہ پرستی کی وجہ سے چسپاں کرتے ہیں اور اسکے ساتھ رہنے کا منع کرتے ہیں اور عوام اندھے ہو کر محبت یا اعتماد میں انکی بات مانتی ہے تو یاد رکھیں ذاتی طور پر تحقیق کرنی ضروری ہے کہ کون کیسا ہے پھر جا کر حکم لگے گا) حتی کہ وہ اسکے سوا دوسری بات میں مشغول ہوجائیں (یعنی پھر تم ان کے ساتھ رہ سکتے ہو) یقینا تم ورنہ تو انکے جیسے ہوجاؤ گے (یعنی انکی کفریہ باتوں کا اثر تم پر بھی چڑھ جائے گا اور ممکن ہے کہ تم بھی کافر ہوجاؤ) یقینا اللہ سب منافقوں اور کافروں کو جھنم میں جمع کرنے والا ہے جو لوگ تمہیں روکتے ہیں پھر اگر تمہارے لئے اللہ کی طرف سے کوئی کامیابی ہوجائے تو وہ کہیں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر کافروں کا کچھ حصہ ہوجائے تو کہیں گے کیا ہم صحیح نہیں تھے اور ہم نے تمہیں مومنوں سے نہیں روکا تھا تو اللہ تمہارے درمیان روز قیامت فیصلہ کردے گا اور ہر گز اللہ کافروں کے لئے مومنین کے خلاف کوئی راہ قائم نہیں کرے گا (یعنی قیامت کے دن کافروں کے پاس مومنوں کے خلاف کوئی دلیل نہ ہوگی) بے شک منافقین اللہ کو اپنے گمان میں دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ وہ انھیں دھوکے میں ڈالے ہوئے ہے اور جب قرآن کی دعوت کا ارادہ

کرتے ہیں تو سستی سے کھڑے ہوتے ہیں انسانوں کو دیکھاتے ہوئے اور وہ اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں (یعنی یہ سب منافقانہ مذموم اعمال ہیں ان سے پرہیز کرنا چاہئے) اسکے درمیان تذبذب میں ہیں نہ انکی طرف اور نہ ہی انکی طرف (یعنی یہ دو کشتیوں کے سوار رہنا چاہتے ہیں ظاہر سے مسلمان اور باطن سے کافر ہیں پورے طور پر کسی طرف نہیں ہیں) اور جسکو اللہ گمراہ کرے تو اس کے لئے تو کبھی بھی کوئی راہ نہ پائے گا اے ایمان لانے والوں مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم اللہ کے لئے اپنے خلاف صاف دلیل قائم کرلو یقینا منافقین (جو خود کو مسلمان کہتے ہیں اور عقیدے کافرانہ ہیں) آگ کے نچھلے ترین طبقے میں ہونگے اور تو ان کے لئے کوئی مددگار نہ پائے گا سوائے ان کے جنھوں نے توبہ کی اور سنوارا لیا (یعنی جو برائیاں ان سے حالت کفر و نفاق میں سرزد ہوئی تھیں انھیں سنوار لیا) اور اللہ کو تھام لیا (یعنی اللہ کے باپند ہوگئے اور خالص اللہ کے مقلد ہوگئے) اور اپنے مذہب کو اللہ کے ساتھ مخصوص کرلیا (یعنی وہ ہی مذہب اختیار کیا جو اللہ کا ہے اس میں بدعتیں و کفریہ شرکیہ عقائد و افکار شامل نہ کئے) تو وہ مومنین کے ساتھ ہونگے اور قریب ہی اللہ مومنوں کو بڑا اجر دے گا اللہ تمہارے عذاب کا اقدام نہیں کرے گا اگر تم احسان مانو (یعنی اللہ نے جو نعمتیں دی ہیں اسکے بدلے اللہ کی فرمان برداری کرو) اور (حق بات کو) تسلیم کرو اور اللہ جلد راضی ہونے والا وسیع علم والا ہے برے قول کو بلند کرنا اللہ پسند نہیں کرتا سوائے جس پر زیادتی ہوئی ہو (کیونکہ مظلوم ہے تو مظلوم اپنا بدلہ لینے کے لئے بری بات بلند آواز سے کرسکتا ہے) اور اللہ سننے والا وسیع علم والا ہے اگر تم بھلائی ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ یا برائی سے درگذر کرو تو یقینا اللہ فیاض ہے ہر شیء پر حکمت کیساتھ قادر ہے یقینا جو اللہ اور اسکے رسولوں کو نہیں مانتے (یعنی اللہ کو دلیل اور رسولوں کی لائی ہوئی بات تسلیم نہیں کرتے) اور وہ لوگ اللہ اور اسکے رسولوں کے درمیان فرق ڈالنا چاہتے ہیں (یعنی وہ یہ چاہتے ہیں کہ فلاں رسول اللہ کی طرف سے ہے اور فلاں رسول جھوٹا ہے اللہ کی طرف سے نہیں ہے جیسے یھود و نصاری اور مندائی) اور کہتے ہیں ہم بعض کو تسلیم کرتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان ایک راہ بنالیں وہ لوگ کٹر کافر ہیں (باوجود اسکے کہ وہ پورے قرآن کا انکار نہیں کرتے اور ادھے اسلام پر ایمان لائے اور ادھے کا انکار کردیا اسطرح ایک جدید مذھب بنالیا مثلا حنفیت و شافعیت و سنیت و شیعت وغیرہ اور ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ پوری تحقیق کرتے جو بات قرآن مجید کے مطابق ہوتی اسے لیتے اور جو مطابق نہ ہوتی اسے چھوڑدیتے) اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کیا ہے اور جنھوں نے اللہ اور اسکے رسولوں کو تسلیم کیا اور ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں ڈالا (یعنی سارے رسولوں کو حق مانا) یہ ہیں قریب ہی وہ انھیں انکا اجر دے گا اور اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اے بندے الھامی کتاب کے دعویدار تجھ سے پوچھتے ہیں کہ تو ان پر آسمان سے کوئی کتاب اتاردے تو انھوں نے موسی سے اس سے بھی بڑا سوال کیا تھا تو انھوں نے کہا ہمیں اللہ کو اعلانیہ دیکھا تو انھیں انکی زیادتی کی وجہ سے آسمانی کڑکدار بجلی نے آپکڑا پھر انھوں نے بچھڑا بنالیا جبکہ انکے پاس صاف دلائل آچکے تھے تو ہم نے اس سے درگذر کیا اور ہم نے موسی کو صاف دلیل عطا کی تھی اور ہم نے انکے اوپر طور کو بلند کیا انکے وعدے کی وجہ سے اور ہم نے انھیں کہا دروازے میں جھکتے

ہوئے داخل ہو اور ہم نے انھیں کہا ہفتے میں حد سے نہ بڑھو اور ہم نے ان سے مضبوط وعدہ لیا تھا تو انکا اپنا وعدہ توڑنے اور انکے اللہ کی آیتوں کے انکار کی وجہ سے اور انکے انبیاء کو ناحق قتل کرنے کیوجہ سے اور انکے یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دل غلاف ہیں بلکہ حقیقیت یہ ہے کہ اللہ نے انکے انکار کی وجہ سے ان پر مہر کردی اسہی وجہ سے وہ تسلیم نہیں کرتے سوائے چند کے اور انکے انکار اور انکے مریم پر بھتان عظیم بولنے کیوجہ سے اور انکے یہ کہنے کی وجہ سے کہ یقینا ہم نے مسیح عیسی بن مریم اللہ کے رسول کو قتل کردیا ہے اور انھوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ انکے لئے وہ مشابھت دے دیا گیا تھا(یعنی انھوں نے حلیہ ایک جیسا ہونے کی وجہ سے کسی دوسرے کو عیسی مسیح سمجھ لیا) اور جنھوں نے اس امر میں مخالفت کی ہے(یعنی جو سمجھتے ہیں کہ عیسی مسیح کو قتل کیا گیا تھا) ضرور وہ اس امر میں شک میں بتلا ہیں انکے پاس کوئی یقینی دلیل نہیں ہے سوائے گمان کی پیروی کے(یعنی وہ سنی سنائی لکھی لکھائی باتوں اور اندازوں کی پیروی میں ایسا مانتے ہیں) اور انھوں نے اسے بالیقین قتل نہ کیا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے اور بعض الھامی کتاب کے دعویدار ضرور وہ اپنی موت سے پہلے اس بات کو تسلیم کرلیں گے(اور اسلام قبول کرکے تسلیم کر بھی رہے ہیں) اور روز قیامت وہ (مسیح) انکا گواہ ہوگا تو یھود کی زیادتی کی وجہ سے ہم نے ان پر ان پاکیزہ اشیاء کو حرام کردیا ہے جو انکے لئے حلال کی گئی تھیں(یعنی یھود اگر پاکیزہ چیزیں کھائیں جب اللہ ان پر یہ حرام کرچکا ہے تو قیامت کے دن انکی اس پر پکڑ ہوگی اور جب مسلمان قاضی کسی یھودی کے لئے فیصلہ کرے تو اللہ کے اس حکم کو ملحوظ رکھے گا اور پاکیزہ چیزیں ان کے لئے اللہ کے حکم سے حرام قرار دے گا) اور انکے اللہ کی راہ سے کثرت سے روکنے کیوجہ سے اور انکے سود کھانے کی وجہ سے جس سے انھیں روکا گیا تھا اور انکے انسانوں کے اَموال کو ناحق استعمال کرنے کی وجہ سے(ان پر پاکیزہ اشیاء حرام کردی ہیں) اور ہم نے ان میں کے منکروں کے لئے الم ناک سزا تیار کی ہے لیکن ان میں سے جو علم میں مضبوط لوگ ہیں اور جو تسلیم کرنے والے ہیں وہ اسے تسلیم کرتے ہیں جو تیری طرف نازل کیا گیا(یعنی قرآن مجید کو) اور جو تجھ سے پہلے اتارا گیا اور قرآن کی دعوت قائم کرنے والے اور مال کا افضل حصہ دینے والے اور اللہ اور آخری دن کو تسلیم کرنے والے(یعنی اسلام قبول کرچکے ہیں اور یہ سب کام بھی کرتے ہیں) یہ ہیں جنھیں ہم جلد ہی بڑا اجر دیں گے ہم نے تیری طرف پیغام پہنچایا جسطرح ہم نے نوح اور اسکے بعد والے نبیوں کی طرف پیغام پہنچایا اور ہم نے ابراھیم اور اسماعیل اور اِسحاق و یعقوب اور اسباط(مخصوص یھودی قبیلوں) اور عیسی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف پیغام پہنچایا اور ہم نے داود کو ایک کتاب دی تھی اور بعض رسولوں کا قصہ ہم تجھے پہلے ہی بتا چکے ہیں اور بعض رسولوں کا قصہ ہم نے تجھ نہیں بتایا ہے(معلوم ہوا رسولوں کی پوری تعداد کا علم ہمیں نہیں دیا گیا لہذا اس حوالے سے خاموشی اختیار کرنی چاہئے اور بعض لوگ کہتے ہیں ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول آئے ہیں یا تیس سو تیرا آئے ہیں یہ سب جھوٹ بے بنیاد بات ہے کیونکہ رسولوں کی تعداد اللہ نے نہیں بتائی) اور اللہ نے موسی سے خوب کلام کیا رسولوں (کو بھیجا) خوشخبر دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر تاکہ انسانوں کے لئے اللہ کے خلاف رسولوں کے بعد کوئی حجت قائم نہ ہو(یعنی ایسا نہ ہو

کہ انسان روز حساب یہ بولیں کہ ہمیں سچے مذھب کا کیا پتا تھا ہمارے طرف تو اللہ کی طرف سے ہدایت نہیں آئی اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ رسول کا پیغام پہنچ جانے کے بعد کسی کا کوئی عذر قبول نہیں کہ مجھے پتا نہیں تھا اس وجہ سے مذھب اسلام کو مکمل طور پر قبول نہ کرسکا تو رسول بھیج کر اللہ ہدایت دے چکا ہے تو بندوں پر لازم ہے کہ عقل استعمال کرے تحقیق و اجتھاد کریں اور حق بات کو قبول کرے اور باطل کا انکار کرے)اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے لیکن اے بندے اللہ اسکی یقینی خبر دیتا ہے جو تیری طرف نازل کیا گیا ہے اس نے اسے یقین کے ساتھ نازل کیا ہے(یعنی قرآن شریف) اور ملائکہ بھی یہ یقینی خبر دیتے ہیں اور اللہ کی یقینی خبر کافی ہے یقینا جنھوں نے انکار کیا ہے اور راہ خدا سے روکا وہ دور کی گمراہی میں پڑ چکے ہیں بے شک جنھوں نے انکار کیا اور زیادتی کی اللہ نے انھیں معاف کرنے والا نہیں اور وہ انھیں کسی راستے کی رہنمائی نہیں کرے گا(کیونکہ اللہ انھیں راہ حق دیکھائے گا ہی نہیں تو توبہ کیسے کریں گے تو معافی بھی نہیں ہوگی) سوائے راہ جھنم کے جس میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہ اللہ پر آسان ہے اے انسانوں تمہارے پاس رسول تمہارے آقا کے پاس سے حق لایا ہے تو تسلیم کرو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اور اگر تم انکار کرو تو جو بھی آسمانوں اور زمین ہے اللہ ہی کی ملکیت ہے(یعنی اللہ کچھ بھی کرسکتا ہے)اور اللہ وسیع علم والا حکمت والا ہے اے الھامی کتاب کے دعویداروں(یعنی اے شیعہ و حنفی و جعفری اثنا عشری اسماعیلی و بریلوی و دیوبندی و اہل حدیث و جماعۃ المسلمین و قادیانی و یھود و نصاری ہر وہ شخص جو الھامی کتاب ماننے کا دعویدار ہو)اپنے دین میں بے جا شدت مت کرو(یعنی بے دلیل شرعی کسی شیء کو حرام یا مکروہ نہ کرو اور نہ ہی کسی چیز کو بے دلیل شرعی لازم و فرض کرلو جیسا کہ آج کل مسلمان کہلانے والوں کی اکثریت یہ غلو و بے جا شدت دین میں کرچکی ہے اور اسکے خلاف انھیں سمجھایا جائے تو ہٹدھرمی پر آجاتے ہیں انکے بڑے حق کے خلاف آجاتے ہیں شریعت اسلام کی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات ثابت کرنے کے لئے اللہ کی کتاب سے آیت سے اسکا قطعی ثبوت ہونا ضروری ہے)اور اللہ پر حق کے سوا کچھ نہ بولو(یعنی اللہ کے بارے میں وہی بات بولو جسکا تمہارے پاس قطعی ثبوت ہو) مسیح عیسی بن مریم صرف اللہ کا رسول اور اسکا وہ کلمہ ہے جو اس نے مریم کی طرف القا کیا(یہ بلکل واضح ہے کہ عیسی اللہ کا کلمہ ہیں جس سے حضرت مریم کے رحم میں ایک انسان بنا)اور اس(اللہ) میں سے روح ہے(یعنی اللہ کی روح و جان کا ایک حصہ ہیں جیسے کہ اللہ اپنی جان میں سے ہر انسانی جسم میں ایک حصہ پھونک دیتا ہے جس سے وہ زندہ ہوجاتا ہے یوں ہی عیسی مسیح ایک روح و جان ہیں) لہذا اللہ اور اسکے رسولوں کو تسلیم کرو اور تین مت کہو(یعنی تین آقا مت مانو اور اس عقیدے سے) باز رہو تمہارے لئے بہت بہتر ہوگا صرف اللہ تابعداری کے لائق ہے(یعنی اللہ کے سوا کوئی بھی محکومی و نیازمندی کے لائق نہیں کیونکہ اسکے سوا کسی کی تابعداری نہیں) وہ اس بات سے پاک ہے کہ اسکی کوئی اولاد ہو جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے محض اللہ کی ملکیت ہے(یعنی جب ہر شیء کا مالک اللہ ہے تو اسکی کوئی اولاد نہیں ہوسکتی کیونکہ والد اپنی اولاد کا مالک نہیں ہوتا) اور اللہ کی حفاظت کافی ہے مسیح عار نہیں کرتا اور نہ ہی مقرب ملائکہ کہ وہ اللہ کے غلام بنیں اور جو اسکی تابعداری سے عار کرے گا اور ہٹدھرمی کرے گا تو وہ ان سب

کو جلد ہی اپنے طرف جمع کر کے لائے گا تو جنھوں نے تسلیم کیا اور نیک اعمال کئے ہیں وہ انھیں انکے بدلے پورے پورے دے گا اور انھیں اپنی فضل میں سے اضافی دے گا اور جنھوں نے عار اور ہٹدھرمی کی ہوگی تو وہ انھیں المناک سزا دے گا اور وہ انکے لئے اللہ کے مقابل کوئی دوست اور مددگار نہیں پائیں گے اے انسانوں تمہارے پاس تمہارے آقا کے پاس سے قطعی دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف وضاحت کرنے والا نور نازل کیا(یعنی قرآن مجید فرقان حمید نازل کیا) تو جنھوں نے اللہ کو تسلیم کیا اور اسے تھام لیا(یعنی اللہ کا پابند ہوگیا) تو جلدہی وہ انھیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور وہ انھیں سیدھا راستہ دے گا جو اسکی طرف جاتا ہے(یعنی جو اللہ کو حجت و دلیل مانے گا اسکی تقلید کرے تو وہ اسے گمراہ ہونے سے بچائے گا) وہ لوگ تجھ سے فتوی مانگتے ہیں کہہ دے اللہ تمہیں کلالہ (جسکی نہ اُولاد ہو نہ والدین) کے بارے میں فتوی دے رہا ہے اگر کوئی مرد مرجائے جسکی کوئی اُولاد نہ ہو اور اسکی بس ایک بہن ہو تو اس بہن کے لئے مرد کے ترکے کا نصف حصہ ہے اور (اگر وہ میت عورت ہوتی اور اسکا بس ایک بھائی ہوتا تو وہ بھی اسکا وارث ہوتا اگر اس بہن کی کوئی اُولاد نہ ہوتی(یعنی مطلقا بغیر کسی تقسیم کی شرط کے بھائی وراث ہوگا لہذا اس صورت میں بھائی بہن کے کل ترکے کا مالک ہوگا کیونکہ اللہ نے یہاں بھائی کو بہن کا غیر مشروط وارث بنایا ہے) پھر اگر دو بہنیں ہوں تو ان دونوں کے لئے اسکے ترکے کا دوتہائی حصہ ہوگا(یعنی ترکے کے دو تہائی حصے میں وہ دو بہنیں شریک ہونگیں) اور اگر وہ بہن بھائی دو سے زائد ہوں تو دو مونث کے حصے کی مثل مذکر کا حصہ ہے(یعنی صورت مذکورہ میں بھائیوں کو بہنوں سے دوگنا ملے گا مثلا اگر دو بہنیں اور ایک بھائی ہے تو آدھا ترکہ بھائی کا اور ہر بہن کا چوتھائی حصہ) اللہ تمہارے لئے تشریح کرتا ہے کہیں تم گمراہ نہ ہوجاؤ اور اللہ ہر شیء کا خوب علم رکھتا ہے (لہذا اللہ کی کوئی بات غلط نہیں)

ترجمہ سورۃ المائدۃ مع نظر و حواشی

اللہ کے نام سے جو عمومی مہربان خصوصی مہربان ہے(اللہ کی اپنی کتاب میں یہ سنت ہے کہ جب بھی کسی سورت کا آغاز کرتا ہے تو اسکی ابتدا بسم اللہ سے کرتا ہے لیکن سورہ التوبہ کی ابتدا میں بسم اللہ نہیں ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سورہ توبہ الگ کوئی سورت نہیں بلکہ اپنے سے پہلی سورت سورہ انفال کا ہی حصہ ہے اور یاد رکھیں یہ بسم اللہ اس سورت کا جزو حصہ ہوتی ہے جسکے ابتدا میں وہ آتی ہے لیکن ہمارے یہاں بسم اللہ کو سورت سے الگ شمار کرتے ہیں حتی کہ جب کسی سورت کی قراءت شروع ہوتی ہے تو بعض اوقات بسم اللہ سے سورت شروع نہیں کرتے اسکی بعد والی آیت سے آغاز کرتے ہیں اور جب آیت کا عدد لکھنے کی باری آتی ہے تو بسم اللہ کو پہلی آیت نہیں لکھتے بلکہ اسکی بعد والی کو لکھتے ہیں جیسے کہ وہ اس سورت کا حصہ ہی نہ ہو یہ غلط فکر ہے) اے ایمان لانے والوں معاہدوں کو پورا کرو(معلوم ہوا وعدے پورے کرنا فرض ہے کیونکہ اسکا حکم ہے) تمہارے لئے چار پاؤں والے جانور حلال کردیئے گئے ہیں(مثلا گائیں بیل بھینس گھوڑا شیر وغیرہ) سوائے اس کے جو تمہیں تلاوت کرکے بتایا جاتا ہے(یعنی سور کا گوشت کیونکہ قرآن کی تلاوت سے اسہی جانور کے گوشت کے حرام ہونے کی دلیل ملتی ہے) لیکن یہ صورت مستثنی ہے کہ جب تم مکہ میں ہو اور شکار حلال کرو(یعنی تم مکہ محترمہ میں شکار نہیں کرسکتے

کیونکہ وہ امن کی جگہ ہے) یقینا اللہ جو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے (یعنی اللہ جو فیصلہ کرے وہ کرسکتا ہے جس کو چاہئے حلال کرے اور جس کو چاہے حرام کرے) اے ایمان لانے والوں اللہ کی علامتوں کو (یعنی جو چیزیں اللہ کی یاد دلاتی ہیں مثلاً قرآن مجید یا اللہ کے لکھے ہوئے نام یا صفا و مروہ یا اللہ کی مساجد یا مسجد حرام) حلال نہ کرو (یعنی انکی بے ادبیاں و بے حرمتیاں نہ کرو) اور نہ ہی ماہ حرام کو (یعنی اس ماہ میں قتال نہ کرو یوں ہی اسکے سوا اور بے حرمتی مت کرو) اور نہ ہی ہدی (حج کے لئے قربانی کا جانور) کو اور نہ ہی انکے گلے کے پٹوں کو اور نہ ہی محترم گھر (یعنی مسجد حرام) کا ارادہ کرنے والوں کو جو اپنے آقا کے فضل اور رضا کو طلب کرتے ہوں (یعنی یہ سب محترم ہیں ان سے بے حرمتی والا سلوک نہ کرو) اور جب تم مکہ سے باہر ہوجاؤ تو شکار کرلو اور لوگوں کی نفرت تجھے مجرم نہ بنادے کہ انھوں نے تجھے مسجد حرام سے روکا کہ تم حد سے بڑھو (یعنی نفرت میں اندھے نہ ہوجاؤ کہ مشرکین نے تمہیں مسجد حرام سے نکالا تھا تو اسکی نفرت میں تم ان سے حد سے بڑھ کر رویہ رکھو) اور بھلائی اور پرہیزگاری پر مدد کیا کرو (یعنی اگر کوئی بھلائی کررہا ہو تو اس کی مدد کرو یہ فرض ہے کیونکہ اسکا حکم دیا جارہا ہے اور یاد رہے بھلائی ایمان کے ساتھ ہی ہوسکتی ہے کیونکہ کافر کی نیکی قبول نہیں) اور گناہ اور زیادتی پر نصرت مت کیا کرو (یعنی گناہ پر مدد کرنا بھی ممنوع و حرام ہے اس وجہ سے بھی ہم کہتے ہیں کہ غیر مسلم حکومتوں سے تجارت کرنا یا انھیں قرض دینا حرام ہے کیونکہ وہ اپنی دولت حرام کاموں میں استعمال کرتے ہیں بلکہ بعض ممالک مسلمانوں کو ناحق قتل کرنے میں اسہی دولت کا استعمال کرتے ہیں جو تجارت کرکے وہ ہم سے کماتے ہیں اور خود کو مضبوط کرتے ہیں مثلا اسرائیل اس سے عرب و عجم کے کئی مسلم ممالک سے تجارت کرکرکے خود کو اتنا مضبوط کرلیا اور اپنی طاقت سے فلسطین کے مسلمانوں کو تباہ و برباد کرچکا ہے میرے خیال میں ابھی جو حماس و اسرائیل کی جنگ چل رہی ہے وہ ان کی جنگوں میں سب سے طویل و تباہ کن جنگ ہے جس میں دس ہزار سے زیادہ فلسطینی عوام قتل کی جاچکی ہے جن میں بے گناہ بچوں کی تعداد پچاس فیصد کے قریب ہے اور مجاہدین شہداء کی تعداد الگ ہے ان سب فساد و قتل عام میں مسلمان ممالک کا بڑا حصہ ہے کیونکہ انھوں نے ہی تجارتیں کرکے انھیں مضبوط کیا انکی مدد کی اور خود کو دفاعی حوالے سے کمزور رکھا اور دفاع میں امریکہ کے محتاج ہوگئے جس کے نتیجے میں وہ اس سے دب گئے اور اسرائیل کے خلاف باقاعدہ کاروائی کرنے سے رک گئے وہ عرب ممالک ہیں اور پاکستان جیسے ممالک قرضے کی وجہ سے دب گئے اسرائیل کی بے شمار چیزیں یہاں کثرت سے خریدی بیچی جاتی ہیں لہذا ہمیں پوری کوشش کرنی چاہئے کہ دیکھیں کون کون سی اشیاء کافروں سے تجارت کی صورت میں آتی ہیں اور جن چیزوں کی ہمیں مجبوری نہیں ہے انکی خرید و فروخت بند کردیں اللہ کے گناہ گار ہونگے اور ہماری معیشت اچھی نہیں ہے کیونکہ یہاں فساد و کرپشن عام ہے قرآن مجید کا نفاذ نہیں ہے یہاں اسلامی تعلیمات کو بگاڑنے اور کفر کے نفاذ کی خوب کوشش اور دین اسلام پر ہر لحظہ حملے ہوتے ہیں اور زبردست چالیں چلی جاتی ہیں جو ہمارے گمان میں بھی نہیں ہوتیں تو ہم پر فرض ہے کہ اس برائی کو ختم کرنے کی پوری کوشش کریں اور اللہ کی حکومت کو پوری دنیا میں نافذ کریں۔) اور اللہ سے ڈرو (یعنی اللہ کے عذاب سے ڈر کر اسکے گناہ گار مت بنو) یقینا اللہ کی پکڑ سخت ہے تم پر حرام کردیا گیا ہے جو طبعی موت مرجائے اور خون اور خنزیر کا

گوشت اور جسے غیر اللہ کے لئے مشہور کیا گیا ہو(یعنی جس چیز کو مشہور کر کے غیر اللہ کے لئے خاص کردیتے ہیں مثلا ہندو کا پرساد یا جانور جو وہ اپنے دیوتاؤں کے نام پر خاص کردیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ فلاں دیوتا و آقا کا ہے اسکا احترام کرو اسے مت کھاؤ وغیرہ یوں ہی نیاز کا وہ کھانا جس کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ فلاں بزرگ کا ہے یا امام حسین کی نیاز ہے یا شیخ جیلانی کی نیاز ہے اور اسکا احترام کرتے ہیں یہ فعل شرک ہے اور اس غذا کا کھانا حرام ہے)اور دم گھٹ کے مرنے والا اور جسے ڈنڈوں سے ماردیا گیا ہو اور وہ جو اوپر سے گرا ہو اور ٹکر کھا کر مرنے والا اور جس کو درندے نے کھالیا ہو مگر جسے تم ذبح کرلو تو الگ بات ہے(یعنی ان جانوروں میں سے دم گھٹ کر مرنے والے سے جس کو درندے نے کھالیا ہو تک کوئی حلال نہیں جب تک اسے ذبح نہ کرلیں)اور غیر اللہ کی عبادت کے لئے نصب کی ہوئی چیزوں پر جنھیں ذبح کیا گیا ہو(مثلا مزاروں یا مندروں یا وہ پتھر و تصویر یا بت جو غیر اللہ کی تعظیم و عبادت کے لئے نصب کئے جاتے ہیں ان پر ذبح کئے جانے والے جانور)اور تمہارا بے پر کے تیروں سے قسمت پتا کرنا(یعنی بے پر کے تیروں سے استخارہ نکالنا مثلا اگر تیر دائیں طرف گیا تو کام کرنا اچھا ہے اور اگر بائیں طرف گیا تو کام کرنا اچھا نہیں ہوگا)یہ نافرمانی ہے(حرام ہے)آج منکرین تمہارے مذہب سے مایوس ہوگئے ہیں(یعنی تمہارے مذہب اسلام کو ختم کرنے سے مایوس ہوچکے ہیں)لہذا ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لئے تمہارا مذہب مکمل کردیا(معلوم ہوا کہ یہ سورت سورہ مائدہ آخری نازل ہونے والی سورت ہے جس کے اترنے پر دین مکمل ہوگیا)اور میں نے تم پر اپنی نعمت مکمل کردی ہے اور میں تمہارے لئے اسلام سے بطور مذہب راضی ہوا ہوں(یعنی تمہیں جس قوانین کو تمہیں تسلیم کرنا ہے اور انکے مطابق زندگی گذارنی ہے وہ اسلامی قوانین ہیں)تو جو بھوک میں مجبور ہو گناہ کیطرف مائل نہ ہو تو اللہ بے شک بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے(یعنی یہ جو حرام اشیاء بتائی ہیں اگر تمہارے پاس کوئی چارہ نہ ہو اور انکا استعمال کرلو تو معاف ہیں)اے بندے وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا شیء ان کے لئے حلال کی گئی ہے کہہ دے تمہارے لئے ساری پاکیزہ اشیاء حلال کردی گئی ہیں اور جو شکاری جانوروں کو تم نے سدھایا ہے تم انھیں اس میں سے تعلیم دیتے ہو جو اللہ نے تمہیں سیکھایا ہے(اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کتے پالنا حرام نہیں ہے جنھیں شکار سکھایا جائے)تو اس میں سے کھاؤ جو وہ تم پر روک لیں(یعنی جو جانور شکار کرکے تم پر روک لیں)اور اس پر اللہ کا نام ذکر کرو اور اللہ سے ڈرو(مطلب یہ شکار کرنے اور کھانے کے حوالے سے اللہ سے نہ ڈر کر حد سے نہ بڑھو)یقینا اللہ حساب میں تیز ہے آج تمہارے لئے ساری پاکیزہ اشیاء کو حلال کردیا گیا ہے(یعنی ہر وہ شیء جو حرام نہیں کیں وہ پاکیزہ ہیں)اور جنھیں الھامی کتاب دی گئی ہے انکی غذا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہاری غذا انکے لئے حلال ہے(یعنی جنھیں کتاب اللہ فراہم کی جاچکی ہے انکی پاکیزہ غذائیں تمہارے لئے حلال ہیں اور یوں ہی تمہاری پاکیزہ غذائیں انکے لئے حلال ہیں۔پاکیزہ کی قید سیاق و سباق سے سمجھ آرہی ہے کیونکہ بات پاکیزہ اشیاء کی چل رہی ہے)اور پاک دامن مومنات اور تم سے پہلے جنھیں الھامی کتاب دی گئی تھی(یعنی پہلے کے وہ یھود و نصاری جن کے پاس اصلی تورات و انجیل موجود تھی)ان میں سے پاک دامن عورتیں جب کہ تم انھیں انکے بدلے دو پاک دامنی سے نہ کہ زناکار بن کر اور نہ ہی یار بناتے

ہوئے (لیکن اب یہ لوگ ختم ہو چکے ہیں جن کے پاس ہم سے پہلے نازل ہونے والی الہامی کتاب ہو کیونکہ موجودہ انجیل و تورات اصلی نہیں ہیں تورات و انجیل تو بلکل ختم ہو چکی ہے) اور جو بھی ایمان کا انکار کریگا (یعنی ایمان لانے سے انکار کرے گا) تو اسکا عمل برباد ہوگا (یعنی وہ کتنی ہی نیکیاں کرلے اسکے لئے بے سود ہونگیں اللہ انھیں قبول نہیں کرے گا) اور وہ آخرت میں نقصان اٹھائے گا اے ایمان لانے والوں جب تم قرآن کے درس کا ارادہ کرو تو اپنے چہرے اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو لو اور اپنے سروں اور اپنے پاؤں پر ٹخنوں تک ہاتھ پھیر لو اور اگر تمہاری منی خارج ہوئی ہو تو غسل کرلو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی پائے خانہ سے آئے یا تم نے عورتوں سے ہمبستری کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ (یعنی قرآن کی دعوت و درس قائم کرنے کا ارادہ ہو پھر ان میں سے کوئی کام کیا ہو تو تمہیں وضوء کے لئے پانی کی ضرورت پڑے گی پھر تم پانی نہ پاؤ مطلب تمہیں پانی پر قدرت نہ ہو) تو پاکیزہ مٹی کا ارادہ کرو پھر اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں پر اس سے ہاتھ پھیرو (اسے تیمم کہتے ہیں) اللہ تم پر کوئی حرج کرنا نہیں چاہتا (معلوم ہوا دین کے احکام و پابندیوں میں تنگی نہیں ہے وہ مجبوری و لاچاری میں معاف ہوجاتے ہیں) بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں صاف کرے اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کرے تاکہ تم احسان مانو (یعنی یہ مفید احکام تمہیں اس لئے دیئے ہیں کہ تم اللہ کی نعمت کے عوض انکی فرمان برداری کرو) اور یاد کرو اللہ کی اس نعمت کو جو تم پر ہے اور اسکے وعدے کو جو اس نے تم سے کیا جب تم نے کہا ہم نے سنا اور اطاعت کی (یعنی اسکے نتیجے میں دنیا اور آخرت کی بھلائی کا وعدہ کیا ہے) اور اللہ سے ڈرو یقینا اللہ سینوں والے (یعنی سینوں کی باتوں اور رازوں) کو خوب جانتا ہے

آیات المائدۃ 08 ۔۔۔ 18

اے ایمان لانے والوں اللہ کے لئے انصاف کے گواہ بن کر خوب قائم ہوجاؤ (یعنی انصاف و حق کا عقیدہ رکھو اور اسہی کی گواہی دو اور اس کام پر ڈٹ جاؤ اور ظاہر ہے حق پوری تحقیق اور مکمل تلاش کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا تو حصول حق کے لئے مکمل تحقیق کرنا فرض ہے تاکہ حق یقین سے حاصل ہو اور اسے ہی اجتھاد کہتے ہیں) اور کسی قوم کی نفرت تجھے مجرم نہ بنادے کہ تم انصاف نہ کرسکو (یعنی تم نفرت میں اندھے ہوکر انصاف کا دامن ہاتھ نہ جانے دو) انصاف کرو (اور انصاف کیا ہے اسکا علم قرآن سے ہوگا جو اللہ کی کتاب ہے کیونکہ انصاف کا فیصلہ اللہ ہی کرتا ہے) وہ پرہیزگاری کے بہت قریب ہے (یعنی انصاف کرنا انسان کو تقوی کے بہت قریب لے آتا ہے کہ جب وہ خود انصاف کرے گا تو اس پر عمل بھی کرے گا) اور اللہ سے ڈرو یقینا اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے (لہذا تمہیں تمہارے اعمال کے بدلے پورے پورے دیئے جائیں گے) اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کئے ہیں انکے لئے معافی اور بڑا اجر ہے اور جنھوں نے انکار کیا اور ہمارے آیتوں کو غلط مانا یہ بھڑکتی آگ والے ہیں اے تسلیم کرلینے والوں خود پر اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب وہ لوگ (یعنی منکرین حق) تمہارے طرف اپنے ہاتھ دراز کرتے تھے تو اس نے تم سے انکے ہاتھوں کو روکا اور اللہ سے ڈرو اور مومنوں کو صرف اللہ پر اعتماد کرنا چاہئے (یعنی اللہ کے سوا کسی کی بھی بات دلیل و حجت نہیں سب دلیل طلب کی جائے گی اگر دلیل مضبوط لگے گی

تو بات تسلیم کریں گے ورنہ انکار کردیں گے اور اللہ کی بات بے دلیل ہی قبول ہے کیونکہ اعتماد صرف اللہ پر ہے) اور اللہ نے اسرائیل کی اولادوں سے وعدہ لیا اور ہم نے ان میں سے بارہ سرداروں کو بھیجا اور اللہ نے کہا یقینا میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم قرآن کا درس قائم کرو اور مال کا افضل حصہ دے دو اور میرے خبر رساؤں کو تسلیم کرو اور تم انکی عزت کرو اور اللہ کو اچھا قرض دو تو میں ضرور تم سے تمہاری برائیاں دور کردونگا اور میں ضرور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جس کے نیچے نھریں رواں ہونگی تو تم میں سے جو اسکے بعد انکار کرے گا تو وہ سیدھی راہ سے بھٹک جائے گا تو انکا (یعنی ان بنی اسرائیل کا) اپنا عھد توڑنے کی وجہ سے ہم نے انھیں رحمت سے دور کیا اور ہم نے انکے دلوں کو سخت کردیا وہ باتوں کو انکے مقامات سے پھیرتے ہیں (یعنی باتوں کے حقیقی معنی کو بدلتے ہیں) اور جس سے انھیں نصیحت کی گئی تھی اسکا ایک حصہ بھول گئے (یعنی بنی اسرائیل دین کے بعض حصے کو مانتے تھے اور بعض حصے کو چھوڑ چکے تھے جیسے کہ ابھی نام نہاد مسلمانوں کی حالت ہے کہ قرآن کی وہ باتیں مانتے ہیں جو انکی اور انکے فرقے کی مطابق ہوتی ہیں اور جو انکے فرقے کے مطابق نہیں ہوتیں انکا کسی نہ کسی بہانے سے انکار کردیتے ہیں) ان میں سے چند کو چھوڑ کر تو انکی خیانت پر مطلع ہوتا رہے گا تو انھیں معاف کر اور در گذر کر (یعنی انکی امانت میں خیانت کو در گذر کردے) یقینا اللہ نیکوں کو پسند کرتا ہے اور جنھوں نے کہا ہم نصاری ہیں ان میں سے بعض سے ہم نے ان سے عھد کیا پھر جس سے انھیں نصیحت کی گئی تھی وہ اس کا ایک حصہ بھول گئے (یعنی انکا حال بھی یھود والا ہوا کہ بعض دین کو مانتے اور بعض کا انکار کرتے جیسے کہ امت محمدیہ کا بھی یہ ہی حال ہوا سوائے قلیل افراد کو چھوڑ کر) تو ہم نے انکے درمیان (یعنی نصاری کے درمیان) عداوت اور بغض روز قیامت تک کے لئے ڈال دیا ہے اور عنقریب اللہ انھیں ان باتوں کی خبر دے گا جو وہ کرتے تھے اے الھامی کتاب کے دعویداروں (یہاں مراد یھود و نصاری ہیں جیسا کہ آگے کی بات سے سمجھ آرہا ہے) تمہارے پاس ہمارا خبر رساں آگیا ہے جو کتاب تم چھپایا کرتے تھے اسکے کثیر حصے کو تمہیں صاف صاف بتاتا ہے اور کثیر باتوں سے در گذر کرلیتا ہے (یعنی کثیر ایذا رسائی کی باتوں سے در گذر کرلیتا ہے) تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور صاف صاف بتانے والی کتاب آچکی ہے (روشنی سے مراد قرآن مجید ہی ہے اور واو تفسیریہ ہے یعنی کتاب روشنی کی طرح ہدایت کو وضاحت سے بتاتی ہے) جس کے ذریعے اللہ اسے سلامتی کی راہوں کی ہدایت دیتا ہے جو اسکی خوشنودی کی پیروی کرے گا (اس آیت سے معلوم ہوا قرآن کے سوا حدیث وغیرہ دینی دلیل و حجت نہیں کیونکہ اللہ نے اس آیت میں ہدایت کے ذرائع میں صرف کتاب اللہ کو ہی رکھا کہ جس کے ذریعے سے اللہ ہدایت دیتا ہے کسی اور شیء کو شامل نہ کیا مثلا ہم کہتے ہیں ہمارا خدا اللہ ہے تو اسکا مطلب یہ نہیں نکالا جاسکتا ہے کہ اللہ بھی ہے اور اسکے علاوہ اور کوئی بھی خدا ہے کیونکہ اللہ کے سوا کسی اور کو خدا ہونے میں ذکر نہ کرنے کا مطلب کہ صرف اللہ خدا ہے یوں ہی صرف قرآن ہی دین حجت ہے دین قرآن سے باہر نہیں ہے) اور وہ (یعنی اللہ جل جلالہ) انھیں اپنی اجازت سے اندھیروں سے نکال کر اجالے کیطرف لاتا ہے اور انھیں سیدھے راستے کی رہنمائی کرتا ہے وہ انکار کرچکے جنھوں نے کہا اللہ ہی مسیح بن مریم ہے (یعنی یہ عقیدہ رکھ کر انھوں نے اللہ کے حکم کا انکار کردیا ہے) اے بندے کہہ دے تو کون

ہے جو اللہ کے خلاف کوئی اختیار رکھتا ہو اگر وہ مسیح بن مریم اور اسکی ماں اور جو بھی زمین میں ہیں سب کو ہلاک کرنا چاہے(اللہ نے جدلیل القدر نبی عیسی مسیح کو بھی نہیں چھوڑا اللہ انھیں مارنا چاہئے تو کوئی بھی اسکے خلاف اختیار نہیں رکھتا کہ وہ کچھ کر سکے) آسمانوں اور زمین اور جو انکے درمیان ہے اللہ ہی کی ملکیت ہے(یعنی ہر شیء کا آقا و مالک اللہ کے سوا کوئی نہیں وہ انکے ساتھ کچھ بھی کرسکتا ہے جو وہ چاہے)وہ جو چاہتا ہے تخلیق کرتا ہے اور اللہ ہر شیء پر حکمت کے ساتھ قادر ہے اور یھود و نصاری نے کہا ہم اللہ کے بیٹے اور اسکے محبوب ہیں اے بندے کہہ دے اگر ایسا ہے تو وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے عذاب کیوں دیتا ہے(یعنی دنیا میں ہی ان پر مختلف قسم کے عذاب آتے ہیں) بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تم اسکی مخلوق میں سے ایک بشر ہو وہ جسکو چاہتا ہے معاف کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور آسمانوں اور زمین اور جو بھی انکے درمیان ہے اسکی ملکیت محض اللہ کی ہے اور اسہی کی طرف انجام ہے(یعنی انجام کا فیصلہ کرنا والا اللہ ہی ہے وہ ہی سب کو بدلے دے گا)

آیات المائدۃ 19 ۔۔۔ 32

اے الھامی کتاب کے دعویداروں تمہارے پاس ہمارا خبر رساں آچکا جو تمہیں صاف صاف بتاتا ہے جب کہ رسولوں کا وقفہ ہو چکا تھا کہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا تو تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا آچکا اور اللہ ہر شیء پر حکمت کیساتھ قادر ہے اور جب موسی نے اپنی قوم کو کہا اے قوم خود پر اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب اس نے تم میں انبیاء قائم کئے اور اس نے تمہیں بادشاہ بنایا اور اس نے تمہیں وہ عطا کیا جو کسی جہان والے کو نہ دیا اے قوم اس مقدس زمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے لازم کردی ہے اور اپنی ایڑیوں پر مت پلٹو ورنہ تم خاسر ہو کر پلٹو گے انھوں نے کہا اے موسی وہاں تو ایک بڑی بے رحم قوم ہے اور ہم وہاں جانے والے نہیں حتی کہ وہ وہاں سے نکلیں پھر اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو پھر ہم داخل ہونگے خوف رکھنے والے دو مرد جن پر اللہ نے انعام کیا تھا انھوں نے کہا ان کے پاس دروازے سے داخل ہو تو جب تم داخل ہو جاؤ تو یقینا تم غالب ہوگے اور اگر تم مومن ہو تو فقط اللہ پر اعتماد کرو(یعنی اللہ پر اعتماد کرو نہ کہ اس اسباب پر جو تمہیں ڈرا رہے ہیں)انھوں نے کہا اے موسی ہم وہاں کبھی بھی بلکل داخل نہ ہونگے جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں(یعنی وہ اللہ سے نہیں بلکہ مخلوق سے ڈر رہے تھے) تو تم اور تمہارے آقا جاؤ پھر تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں(یہ انکی طرف سے اللہ اور اسکے رسول پر توہین آمیز جملہ تھا) اس نے کہا اے آقا میں صرف اپنا اور اپنے بھائی ہی کا اختیار رکھتا ہوں تو ہمارے اور ناانصافوں کے درمیان جدائی کردے اس نے کہا تو وہ (زمین) ان پر چالیس سال حرام ہے وہ زمین میں بھٹکیں گے لہذا ناانصافوں پر افسوس مت کر(کیونکہ وہ اپنی اس برائی و اذیت کے ذمہ دار خود ہی ہیں)اور اے بندے انھیں آدم کے دو بیٹوں کے بارے میں حق کیساتھ پڑھ کر بتا جب ان دونوں نے قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک سے قبول کی گئی اور دوسرے سے قبول نہ ہوئی تو اس نے کہا میں ضرور تجھے قتل کروں گا(یہ بات اس سے حسد کی بنیاد پر کہی تھی کہ اس سے قربانی قبول ہوئی اور میری قربانی

قبول نہ ہوئی) تو اس نے کہا اللہ صرف پرہیزگاروں سے قبول کرتا ہے (یعنی کہ تو پرہیزگار و نیک نہیں ہے اس لئے تجھ سے قربانی قبول نہیں ہوئی تو اس میں میری کوئی غلطی نہیں غلطی تو تیری ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیکی صرف نیک انسان سے قبول ہوتی ہے فاسق یا کافر سے کوئی نیک قبول نہیں ہوتی۔) اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے میرے طرف ہاتھ بڑھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے اپنا ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا میں اللہ آقا کائنات سے ڈرتا ہوں (نیک بھائی نے اپنے قتل کا دفاع کرنے سے انکار کردیا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس آیت کے حکم کے مطابق اپنے قتل کا دفاع نہ کرنا گناہ نہیں ہے یہ قصہ ہماری ہدایت کے لئے ہے لیکن اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ نے ان سے اپنی راہ میں لڑنے کا حکم دیا ہے جو ہم سے لڑتے ہیں قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم تو اس آیت کریمہ کی تعمیل کرتے ہوئے اپنا دفاع کرنا فرض ہے تو دونوں اللہ کی طرف سے موجود ہیں موقع کی مناسبت سے جو زیادہ بہتر معلوم ہو اس پر عمل کیا جائے گا) میں یہ چاہتا ہوں کہ تو میرے اور اپنے گناہ کے ساتھ لوٹے کہ تو آگ والا ہو جائے اور یہ زیادتی کرنے والوں کا بدلہ ہے (یعنی قیامت کے دن جب تو اللہ کی طرف لوٹے تو تجھ پر تیرا اور میرا گناہ ہو) تو اسکے نفس سے اسکے لئے اسکے بھائی کا قتل پسندیدہ بنا دیا تو اس نے اسے قتل کیا پھر نقصان اٹھایا پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کرید رہا تھا تاکہ وہ اسے دیکھائے وہ اپنے بھائی کی شرمگاہ کیسے چھپائے (یعنی اللہ نے کوا بھیج کر انسان کو یہ سیکھایا کہ مردے کا کیا کرنا ہے کہ اسے زمین میں دفن کرنا ہے اسے جلانا یا جانور کو نہیں دینا ہے) اس نے کہا اے خرابی کیا میں اس کوے کی طرح بھی نہ ہو سکا کہ میں اپنے بھائی کی شرمگاہ کو چھپاتا تو وہ نادم ہوا اسی وجہ سے ہم نے اسرائیل کی اولادوں پر یہ فرض کردیا جو بھی کسی نفس کے بغیر نفس کے یا زمین میں فساد کے بغیر قتل کرے گا (یعنی جو کسی نفس کو مار ڈالے جب کہ نہ اس سے ناحق قتل کیا تھا اور نہ ہی کوئی فساد کیا تھا) تو یہ ایسا ہے جیسے اس نے سارے انسانوں کو قتل کرڈالا ہو اور جو اسکی جان بچائے (یعنی جو ایسے شخص کو بچالے جس نے نہ ناحق قتل کیا اور نہ کوئی فساد کیا) تو یہ ایسا ہے جیسے اس نے سارے انسانوں کی جان بچائی اور ہمارے خبر رساں واضح دلیلیں انکے پاس لا چکے پھر یقیناً اسکے باوجود ان میں سے کثیر افراد زمین میں زیادتی کرنے میں مبتلا ہیں

آیات المائدۃ 33 ۔۔۔ 50

جو اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کرتے ہیں اور زمین میں بگاڑ کی کوشش کرتے ہیں (یعنی زمین میں اس فساد و بگاڑ کی کوشش کرتے ہیں جو اللہ کی نافرمانی ہے) اسکی سزا صرف یہ ہے کہ انھیں بری طرح قتل کردیا جائے یا انھیں سولی دے دی جائے (یعنی انھیں باندھ کر لٹکا دیا جائے پھر قتل کردیا جائے) یا انکے ہاتھ اور پاؤں کاٹ کر الگ کردیئے جائیں یا انھیں اس زمین سے نکال دیا جائے یہ انکے لئے دنیا میں ذلت اور انکے لئے آخرت میں عذاب عظیم ہے سوائے انکے جنھوں نے اس سے پہلے توبہ کرلی ہو کہ تم ان پر قادر ہو تو یقین کرلو کہ اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اے ایمان لانے والوں اللہ سے ڈرو اور اسکے قریب ہونے کا ذریعہ تلاش کرو (یعنی اللہ کی فرمان برداری کرو جو اس کے قریب ہونے کا واحد ذریعہ ہے) اور اسکی راہ میں پوری کوشش کرو (یعنی اللہ کی فرمان برداری میں پوری کوشش کرو کہ کوشش کی

کوئی کسر باقی نہ رہے) تاکہ تم کامیاب ہو (یعنی تمہارا کامیاب ہونا اسی پر نربر کرتا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں پوری کرشش کرو) یقینا جنھوں نے انکار کیا ہے اگر انکے پاس جو بھی زمین میں ہے سب کا سب اور اسکے مثل اور بھی ہو کہ وہ روز قیامت کے عذاب کا فدیہ کریں (یعنی اخروی عذاب کے بدلے یہ قیمت دیں) تو ان سے قبول نہ کیا جائے گا اور انکے لئے دردناک عذاب ہوگا وہ آگ سے نکلنا چاہیں گے اور وہ وہاں سے نہیں نکلیں گے اور انکے لئے دائمی عذاب ہے اور چور مرد اور چور عورت ان دونوں کے ہاتھوں کو کاٹ لو (اس میں دونوں ہاتھ شامل ہیں اور ہاتھ گٹوں تک ہے اور ہاتھ کاٹنا ہے جیسے حضرت یوسف کو دیکھ کر عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے ہاتھ کاٹ کر الگ کرنے کا حکم نہیں ہے جیسا کہ لوگ سمجھتے ہیں) یہ انکی کمائی کا بدلہ ہے (یعنی یہ جو چوری انھوں نے کی ہے اسکا بدلہ ہے کہ انکے ہاتھ کاٹے جائیں) اللہ کی طرف سے عبرت کی طور پر (یعنی یہ دنیاوی سزا اس لئے ہے کہ باقی لوگوں کے لئے عبرت کا سامان ہو اور وہ چوری کرنے سے بچیں) اور اللہ غالب ہے حکیم ہے تو جو اپنی زیادتی کے بعد توبہ کرلے اور سنوار بھی لے تو اللہ اسے معاف کرے گا (یعنی جو چوری کے بعد توبہ کرلے اور جو برائی چوری سے پیدا ہوئی ہے اسے جہاں تک ہوسکے سنوار لے مثلا چوری کیا ہوا مال کسی طرح مالک کو واپس کردے تو اللہ معاف کرے گا) یقینا اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے کیا تجھے یقین نہیں ہے کہ آسمانوں اور زمین کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے وہ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے معاف کرتا ہے اور اللہ ہر شیء پر حکمت سے قادر ہے اے خبر رساں تجھے وہ غمگین نہ کریں (یعنی تمہیں حکم ہے کہ تم ان لوگوں کی وجہ سے غم نہ کرو) جو انکار میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہیں جو اپنے منہوں سے کہتے ہیں ہم نے تسلیم کیا حالانکہ انکے دل ایمان نہ لائے (یعنی یہ لوگ منافق ہیں انکی وجہ سے تم غم میں نہ پڑو) اور بعض یھودی زیادہ غلط بات سنتے ہیں ان دوسرے لوگوں کو بھی سنتے ہیں جو تیرے پاس نہیں آئے وہ باتوں کو انکے مقام سے پھیر دیتے ہیں وہ کہتے ہیں اگر تمہیں وہ بات دی گئی ہو تو اسے لیا کرو اور اگر نہ دی گئی ہو تو پھر بچو (یعنی یھود اللہ کی ہدایت کی تلاش و تحقیق میں پوری کوشش نہیں کرتے بس خود کو ہی بے دلیل حق پر سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں وہی بات مانو جو تمہارے مذہب والے کہتے ہیں اور جو تمہارے مذہب والے نہ کہتے ہو اسکا انکار کردو اسے فرقہ پرستی کہتے ہیں) اور جس کے فتنے کا اللہ ارادہ کرے تو اللہ کے خلاف تو اس کے لئے کوئی اختیار نہ رکھے گا (جیسے کہ یھود کے فرقہ پرستی کے فتنے کا یہاں ذکر ہے اور اسی طرح خود کو مسلمان کہلانے والے منافق فرقے فرقہ پرستی کے فتنے میں پڑے ہیں) یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو پاک کرنے کا اللہ نے ارادہ نہیں کیا انکے لئے دنیا میں ذلت اور انکے لئے آخرت میں عذاب عظیم ہے (یعنی یہ فرقہ پرستی یھود کافر ہیں) بہت غلط بات سننے والے خوب حرامخوری کرنے والے پھر اے بندے اگر وہ تیرے پاس آئیں تو انکے درمیان فیصلہ کردے یا انھیں نظر انداز کردے اور اگر تو ان سے نظر انداز کرلے تو ہرگز وہ تجھے کچھ نقصان نہ دے سکیں گے اور اگر تو فیصلہ کرنے کا ارادہ کرے تو انکے درمیان انصاف سے فیصلہ کر یقینا اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور وہ تجھے کیسے قاضی بنائیں گے حالانکہ انکے پاس تورات ہے جس میں اللہ کا فیصلہ ہے پھر اسکے بعد وہ منہ پھیر لیتے ہیں اور وہ تسلیم کرنے والے نہیں ہیں (جب یہ آیت نازل ہوئی تو

توارت موجود تھی لیکن اب تک یہ ختم ہوچکی ہے جس کا اعتراف یھود بھی کرتے ہیں کہ تورات کے متن کا ایک حصہ ضائع ہوچکا ہے اور ابھی وہ کتاب جسے یہ تورات یا خمسہ موسوی یا قدیم عھد نامہ کہتے ہیں یہ متن تورات کے ترجمے مانے جاتے ہیں جو کسی بھی دلیل سے اصل تورات معلوم نہیں ہوتی تو انھیں چاہیئے کہ وہ ثابت کریں کہ یہ ہی اصل تورات ہے) بالیقین ہم نے تورات اتاری جس میں ہدایت اور نور ہے جس کے ذریعے یھود کے لئے وہ انبیاء جو اسلام لائے تھے اور پڑھنے والے معلمین اور علماء فیصلہ کیا کرتے تھے اسکے ساتھ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت طلب کی گئی تھی (یعنی انھیں جو کتاب دی گئی تھی اسکی حفاظت کی ذمہ داری اللہ پر نہیں انھی پر تھی) اور وہ اس پر یقینی باخبر تھے لہذا انسانوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے عوض حقیر دام مت لو (مثلا اللہ کی آیتوں کی تعلیم پر پیسہ مت لو یا نماز پڑھانے یا اذان دینے یا تروایح پڑھانے یا شبینہ پڑھانے یا تلاوت قرآن کرنے پر عوض نہ لو یا الھامی کتاب کا کاروبار مت کرو وغیرہ) اور جو بھی اس کتاب سے فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اتاری ہے تو وہ لوگ کافر ہیں (یعنی جو بھی اللہ کی کتاب قرآن مجید سے فیصلہ نہ کرے جو اس نے اتاری ہے بلکہ کہیں اور سے فیصلہ کرے مثلا حدیث جو قرآن کے مطابق نہ ہو یا قول صحابی یا قول فقیہ یا تاریخی باتیں یا فقہ حنفی و شافعی وغیرہ جو بھی قرآن کے سوا ہے اس سے فیصلہ کرنے والے کافر ہیں مثلا غیر اللہ کی تابعداری اور تقلید کرنے والے لوگ کیونکہ وہ قرآن سے فیصلہ کرنے کے قائل نہیں وہ قول امام سے فیصلہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں قرآن سے اجتھاد اور اس سے فیصلہ صرف فقیہ کرتا ہے اور ہمارے لئے تو قول فقیہ حجت ہے قرآن نہیں) اور ہم نے اس کتاب میں ان پر فرض کردیا (چونکہ اب آنے والا حکم ہماری کتاب قرآن مجید میں بھی ہے لہذا ہمارے لئے بھی حجت و دلیل ہے) کہ نفس کے بدلے نفس (قتل ناحق کے بدلے قاتل کا قتل) اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بھی بدلہ ہے (یعنی اگر کسی نے کسی کو زخم بھی دیا ہو تو اسکا زخم کا برابری سے بدلہ لیا جائے گا اور یہ بدلے لینا فرض ہے جیسا کہ اللہ فرمایا رہا ہے) تو جو اسے معاف کردے تو وہ اسکے لئے تلافی ہوگی (یعنی مظلوم کا معاف کرنا مجرم کے لئے معافی تلافی ہوجائے گا اس پر حکومت یا اسکے سوا کوئی کاروائی کرنے کا اختیار نہیں) اور جو بھی اس کتاب سے فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اتاری ہے تو وہ لوگ ظالم ہیں (یعنی جو بھی اللہ کی کتاب قرآن مجید سے فیصلہ نہ کرے جو اس نے اتاری ہے بلکہ کہیں اور سے فیصلہ کرے مثلا حدیث جو قرآن کے مطابق نہ ہو یا قول صحابی یا قول فقیہ یا تاریخی باتیں یا فقہ حنفی و شافعی وغیرہ جو بھی قرآن کے سوا ہے اس سے فیصلہ کرنے والے ظالم ہیں مثلا غیر اللہ کی تابعداری اور تقلید کرنے والے لوگ کیونکہ وہ قرآن سے فیصلہ کرنے کے قائل نہیں وہ قول امام سے فیصلہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں قرآن سے اجتھاد اور اس سے فیصلہ صرف فقیہ کرتا ہے اور ہمارے لئے تو قول فقیہ حجت ہے قرآن نہیں یہ سب کفر و شرک کرکے خود پر ظلم کررہے ہیں) اور ہم نے انکے پیچھے عیسی بن مریم کو بھیجا جو اسکو سچ مانتا ہے اس سے آگے کی ہے یعنی تورات اور ہم نے اسے انجیل دی جس میں ہدایت اور نور ہے (جو کہ اب ناپید ہوچکی ہے اور منسوب انجیل بہت سی روایتوں میں تقسیم ہے کہ متی سے مروی انجیل اور یوحنا سے مروی انجیل اور مرقس سے مروی انجیل اور لوقا سے مروی انجیل اسے

اناجیل اربعہ کہتے ہیں انکے مفاہم آپس میں موافقت نہیں کرتے الگ الگ باتیں ہیں ان میں اور یہ ہی نہیں بلکہ اور بھی مروی انجیلیں موجود ہیں لیکن عیسائی صرف ان چار مرویات کو مانتے ہیں اور لطیفہ یہ ہے کہ ان منسوب انجیلوں میں اللہ کا فرمان نہیں ہے بس یہ یوں ہے کہ یسوع مسیح نے فرمایا یسوع مسیح نے فلاں کام کیا وغیرہ جیسے ہماری حدیثوں کی کتابوں میں ہوتا ہے اور دوسرا لطیفہ یہ ہے کہ منسوب انجیلوں میں کوئی بھی ایک ایسی نہیں جو معجزہ ثابت ہو جس کی بنیاد پر ہم یہ کہہ سکتے ہوں کہ یہ کتاب اللہ ہے اور نہ ہی ان پر کوئی قطعی سند ہے لہذا یہ یقینی طور پر ثابت ہے کہ منسوب انجیل انجیل نہیں ہے بعد کی مصنوعات ہیں) اور اسے سچ مانتی ہے جو اس سے آگے کی ہے یعنی تورات اور ہدایت اور نصیحت ہے ڈرنے والوں کے لئے اور اہل انجیل کو چاہئے کہ اس سے فیصلہ کریں جو اللہ نے اس میں اتارا ہے اور جو بھی اس سے فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اتارا ہے تو وہ لوگ سرکش ہیں (یعنی جو بھی اللہ کی کتاب قرآن مجید سے فیصلہ نہ کرے جو اس نے اتاری ہے بلکہ کہیں اور سے فیصلہ کرے مثلا حدیث جو قرآن کے مطابق نہ ہو یا قول صحابی یا قول فقیہ یا تاریخی باتیں یا فقہ حنفی و شافعی وغیرہ جو بھی قرآن کے سوا ہے اس سے فیصلہ کرنے والے سرکش و فاسق فاجر ہیں مثلا غیر اللہ کی تابعداری اور تقلید کرنے والے لوگ کیونکہ وہ قرآن سے فیصلہ کرنے کے قائل نہیں وہ قول امام سے فیصلہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں قرآن سے اجتہاد اور اس سے فیصلہ صرف فقیہ کرتا ہے اور ہمارے لئے تو قول فقیہ حجت ہے قرآن نہیں یہ سب کفر و شرک کرکے اللہ واحد قہار پر سرکشی کررہے ہیں) اور اے بندے ہم نے تیری طرف برحق الہامی کتاب اتاری جو اس الہامی کتاب کو سچ مانتی ہے جو اس سے آگے کی ہے اور اس پر حاوی بھی ہے (یعنی قرآن مجید ان سب کتابوں پر حاوی و غالب ہے جب کہ توارت و انجیل بھی اللہ کی طرف سے اتاری ہوئی الہامی کتابیں ہیں تو جب ایسا ہے تو قرآن مجید بخاری و مسلم وغیرہ روایتوں کی کتابوں پر فائق و حاوی کیوں نہیں ہوگا یہ کتابیں تو انسانوں کی لکھی ہوئی ہے جنھیں سندوں کی محتاجی ہوتی ہے بے شک ذی معجزہ کتاب قرآن مجید ہر کتاب پر حاوی ہے ان پر فوقیت رکھتی ہے لہذا بخاری مسلم وغیرہ کی ہر وہ بات جو قرآن حکیم کے ظاہر کے خلاف ہو وہ متروک و مردود ہے وہ رسول کا فرمان نہیں ہے رسول کا فرمان قرآن کے مطابق ہوتا ہے کیونکہ حدیث کا ماخذ قرآن شریف ہے) لہذا انکے درمیان اس سے فیصلہ کر جو اللہ نے اتارا ہے اور انکے جذبات کی پیروی کرکے اسے مت ترک کر جو حق تیرے پاس آیا ہے (یعنی انکی جذباتی باتوں کی پیروی میں اللہ کی کسی بھی بات کو ترک مت کرنا جو تیری طرف نازل ہوئی ہے) ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک راستہ اور طریقہ قائم کیا ہے (یعنی اللہ نے ہر انسان کا ایک طریقہ اور راستہ نہیں بنایا بلکہ سب ایک دوسرے سے کہیں نہ کہیں اختلاف رکھتے ہیں) اور اگر اللہ چاہتا تو ضرور وہ تمہیں ایک جماعت ہی بنادیتا (یعنی سارے اختلافات ختم کردیتا) لیکن تاکہ وہ تمہیں آزمائے ان چیزوں میں جو اس نے تمہیں عطا کی ہیں (یعنی اللہ تمہارے درمیان اختلافات اس لئے پیدا کرتا ہے کہ تمہاری آزمائش و امتحان ہوسکے جس کے لئے انسان کو تخلیق کیا گیا ہے پھر نیک و بد کا فیصلہ ہوسکے) تو بھلائیوں میں مقابلہ کرو (یعنی بھلائی کرنے میں کسی مومن سے پیچھے نہ رہو دوسرے مومنوں سے نیکی میں آگے بڑھو یہ اللہ کا حکم ہے تو یہ مقابلہ فرض ہے یعنی کسی نیک مومن کو دیکھ کر اس سے نیکی میں

آگے نہ بڑھنا گناہ ہے) اللہ ہی کی طرف تم سب کو لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں ان باتوں کی خبر دے گا جن میں تم (حق بات سے) مخالفت کیا کرتے تھے (یعنی تم جو دین حق سے مخالفت کرتے ہو روز حساب وہ تمہیں بتائے گا کہ تمہاری کونسی مخالفتیں غلط تھیں) اور یہ کہ ان کے درمیان اس کتاب سے فیصلہ کر جو اللہ نے اتاری ہے (یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کی کتاب قرآن مجید کے سوا حدیث وغیرہ دینی حجت و دلیل نہیں کیونکہ اللہ نے فیصلہ کے ذرائع وماخذ میں صرف کتاب اللہ کو جگہ دی ہے حدیث کو نہیں) اور انکی خواہشوں کی پیروی مت کرو اور ان سے بچ کہ جو اللہ نے اتارا ہے اسکے بعض حصے کے حوالے سے وہ تجھے آزمائش میں ڈال دیں (یعنی انکی بے دلیل باتوں کے دباؤ و تاثر میں آکر اللہ کی کتاب کی بعض آیتوں کا مفہوم نہ بدل دو انکا انکار نہ کردو) تو اگر وہ منہ پھیر لیں تو جان لو کہ اللہ صرف یہ چاہتا ہے کہ انھیں انکے بعض گناہ پہنچائے اور یقینا بہت سے انسان ضرور سرکش ہیں تو کیا وہ گمراہیت کے فیصلہ کو طلب کررہے ہیں حالانکہ یقین کرنے والوں کے لئے اللہ کے فیصلے سے بہتر کس کا فیصلہ ہوگا (یعنی یقین کرنے والوں کے لئے اللہ کے فیصلہ و حکم کے سوا کچھ بھی لائق اتباع نہیں ہے کیونکہ انکے نزدیک وہ ہی سب سے بہتر ہے اور اللہ کے حکم کے سوا ہر فیصلہ جاہلیت و گمراہیت کے فیصلہ ہے)

آیات المائدۃ 51 ۔۔۔ 67

اے ایمان لانے والوں یھود اور نصاری کو دوست نہ بناؤ (یعنی ان لوگوں سے دوستانہ رویہ مت رکھو مثلا انھیں دعوت میں بلانا یا ان سے دلی ہمدردی رکھنا یا مدد میں انکے پیش پیش رہنا وغیرہ) وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں (اور یہ حقیقت ہے آج فلسطینیوں کو قتل کرنے کے لئے اسرائیل اور امریکہ اور برطانیہ وغیرہ متفق ہیں یہ سب یھود و نصاری ہیں) اور تم میں سے جو بھی انھیں دوست بنائے گا تو وہ ان میں سے ہے (یعنی جو بھی انھیں دوست بنائے گا تو وہ اللہ کے نزدیک یھودی و نصرانی ہے کافر ہے) یقینا اللہ بے انصافوں کی رہنمائی نہیں کرتا (کیونکہ جب تک انصاف نہ کریں حق کو تسلیم نہیں کیا جاسکتا) تو جن کے دلوں میں بیماری ہے تو انھیں دیکھے گا وہ انکے (یعنی یھود و نصاری کے) معاملے میں آپس میں جلدبازی کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ہمیں ڈر ہے کہ ہمیں کوئی مصیبت پہنچے (یعنی اہل ایمان کی مخالفت کی وجہ سے ہم پر کوئی مصیبت آجائے) تو قریب ہے کہ اللہ کامیابی دے یا اپنے پاس سے کوئی معاملہ لائے کہ وہ اس پر نادم ہوں جو انھوں نے اپنے دلوں میں چھپایا ہوا ہے (یعنی قریب ہے کہ اللہ اہل ایمان کو کامیابی دے یا کوئی ایسی بات پیدا کردے کہ ان دل کے بیماروں کو شرمندگی ہو) اور ایمان لانے والے کہتے ہیں کیا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے زور لگا کر اللہ کی قسمیں لیں تھیں کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں (یعنی ایسے لوگوں کے بارے میں اہل ایمان یہ جملہ کہتے ہیں کہ انھیں تعجب ہوتا ہے کہ یہ لوگ ایسی بات کررہے ہیں کیونکہ یہ منافق ہوتے ہیں) انکے اعمال برباد ہوگئے پھر وہ خاسر ہوئے اے ایمان لانے والوں تم میں سے جو اپنی مذھب سے پھرے گا (یعنی مذھب اسلام کو چھوڑدے گا) تو جلد ہی اللہ ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہونگے مومنین پر نرم ہونگے اور منکروں پر سخت ہونگے وہ اللہ کی راہ میں پوری کوشش کرتے ہوں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہ ہونگے (یعنی اس ارتداد کی نتیجے میں

اللہ نیک و پرہیزگار مومنین پیدا کردے گا اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے اور وقت آنے پر اللہ کی راہ میں جھاد و قتال بھی کریں گے اور کسی کی ملامت سے نہیں ڈریں گے) یہ اللہ کا فضل ہے وہ اسے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے (یعنی یہ صفت اللہ کی نعمت ہے ہر کوئی ان صفات عالیہ کا حامل نہیں ہوتا) اور اللہ کشادہ ہے وسیع علم والا ہے اللہ اور اسکا رسول اور جو ایمان لائے جو قرآن کا درس قائم کرتے ہیں اور مال کا افضل حصہ دیتے ہیں اور تابع ہیں انکے سوا کوئی تمہارے کوئی دوست نہیں ہے (یعنی انکے سوا کسی کو دوست نہیں بنانا ہے) اور جو اللہ اور اسکے رسول اور ایمان لانے والوں سے دوستی کرلے تو یقینا اللہ کی جماعت ہی غالب ہے (یعنی اللہ و رسول اور مومنین ایک جماعت ہیں تو جو ان سے دوستی کرے گا تو وہ اللہ کی جماعت کے ساتھ غالب رہے گا) اے ایمان لانے والوں جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے (یعنی یھود و نصاری) ان میں سے جنھوں نے تمہارے مذھب کو اہمیت نہیں دی اور جو کافر ہیں (یعنی یھود و نصاری کے علاوہ جو کافر ہیں) انھیں دوست مت بناؤ (یعنی انھیں دوست بنانا حرام ہے بلکہ کفر بھی ہے کیونکہ یہ کبیرہ گناہ ہے) اور اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو اور جب تم دین کی طرف بلاتے ہو تو وہ اسکا مذاق اور کھیل بناتے ہیں یہ اسوجہ سے ہے کہ وہ عقل استعمال نہیں کرتے (معلوم ہوا یہ منافقوں و کافروں کی سنت ہے جب قرآن مجید کی طرف بلایا جائے تو وہ اسے اہمیت نہیں دیتے اور جو ایسا کرتا ہے وہ سنت کفار پر ہے) اے بندے کہہ دے اے الھامی کتاب کے دعویداروں (مراد غیر مسلم دعویدار ہیں جیسا کہ قرینہ کلام سے معلوم ہورہا ہے) تم ہم سے اسکے سوا اور کس بات سے ناراض ہو کہ اللہ اور جو بھی ہماری طرف اتارا گیا اور جو پہلے اتارا گیا ہم نے اسے تسلیم کرلیا ہے اور یہ کہ تم میں سے اکثر نافرمان ہیں اے بندے کہہ دے کیا میں تمہیں اس سے بھی بری بات کی خبر دوں جو اللہ کے بدلے کے طور پر ہے (یعنی اللہ کی سزا جو انکے لئے مقرر ہے) جسے اللہ نے رحمت سے دور کیا اور جس پر اس نے غضب کیا اور اس نے ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنادیا اور جس نے بڑے سرکش کی تابعداری کی وہ گھٹیا ترین افراد ہیں اور سیدھے راستے سے بہت بھٹکے ہوئے ہیں اور جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو وہ کہتے ہیں ہم نے تسلیم کیا حالانکہ وہ کفر کے ساتھ داخل ہوئے اور وہ اسکے ساتھ ہی نکلے اور اللہ اسے خوب جانتا ہے جو وہ چھپاتے تھے (یعنی یہ لوگ منافق ہیں دل سے کافر اور زبان سے ایمان کا دعوی کرتے ہیں اور تمہارے پاس آتے ہیں تو کافر ہی ہوتے ہیں اور نکلتے ہیں تو بھی کافر ہی ہوتے ہیں) اور تو ان میں سے کثیر کو تو دیکھے گا وہ گناہ اور زیادتی اور اپنی حرامخوری میں آپس میں مقابلہ کرتے ہیں کتنا برا ہے وہ عمل جو وہ کیا کرتے تھے پڑھنے والے معلمین اور علماء نے انھیں گناہ کہنے اور اپنی حرام خوری سے کیوں نہیں روکتے تھے (یعنی انکے علماء اور پڑھنے پڑھانے والوں کو انھیں گناہ سے روکنا چاہئے تھا اسے گناہ کہنا چاہئے تھا لیکن انھوں نے ایسا کیوں نہیں کیا) جو عمل وہ کیا کرتے تھے وہ کتنا برا ہے (یعنی انکا انھیں گناہ سے نہ روکنا بھی بڑا برا عمل ہے معلوم ہوا گناہ سے اپنی قدرت کے مطابق روکنا فرض ہے نہ روکنا گناہ کبیرہ ہے اور کفر ہے) اور یھود نے کہا اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے (یہ محاورہ ہے اس طرح کہہ کر کسی کی کنجوسی کو تعبیر کرتے ہیں یھود کی مراد تھی کہ اللہ کنجوس ہے) انکے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں (تو اللہ نے جوابا فرمایا میں نہیں انکے ہاتھ بندھے ہیں یعنی یہ لوگ کنجوس ہیں) اور انکے قول کی

وجہ سے انھیں رحمت دور کیا گیا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسکے دو ہاتھ کھلے ہوئے ہیں(یعنی وہ کنجوس نہیں ہے) وہ جسطرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے(یعنی وہ اپنی چاہت سے خرچ کرتا ہے مخلوق کی مرضی کے مطابق خرچ نہیں کرتا) اور جو تیری طرف تیرے رب کی جانب سے اتارا گیا ہے اس نے ان میں سے کثیر کی طغیانی اور انکار میں اضافہ کردیا(یعنی جو باتیں اللہ نے نازل کیں ہیں وہ انکی مرضی کے مطابق نہیں تھیں تو انھوں نے انکا انکار کرکے کفر و طغیانی میں بڑھ گئے) اور ہم نے انکے درمیان روز قیامت تک عداوت اور بغض ڈال دیا(یعنی یھود قیامت تک آپسی بغض و عداوت کا شکار رہیں گے) جب بھی انھوں نے جنگ کی آگ بھڑکائی تو اللہ نے اسے بجادیا وہ زمین میں بگاڑ کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ بگاڑ پیدا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور اگر الھامی کتاب کے دعویدار(یعنی جو الھامی کتاب کے دعویدار کافر ہیں وہ) ایمان لے آتے اور پرہیزگاری کرتے تو ہم ان سے انکی برائیاں دور کردیتے اور ہم انھیں ضرور نعمت کے باغات میں داخل کرتے اور اگر وہ تورات و انجیل اور جو انکی طرف انکی رب کی طرف سے اتارا گیا ہے اسے قائم کرتے تو وہ اپنے اوپر سے اور پاؤں کے نیچے سے کھاتے ان میں سے ایک جماعت معتدل ہے(یعنی اگر انھیں حق پہنچے تو وہ قبول کرلیں) اور ان میں سے کثیر کے اعمال کتنے برے ہیں اے خبر رساں اسکی تبلیغ کر جو تیری طرف تیرے آقا کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور اگر تو نہیں کرے گا تو تو نے اپنا پیغام نہیں پہنچایا(معلوم ہوا نبی کریم نے ہر وہ بات جو اللہ نے نازل کی تھی سب کی سب انسانوں تک پہنچادی ہے کچھ نہ چھوڑا کیونکہ یہ ہی انھیں حکم تھا اور ظاہر ہے انھوں نے اس میں کوتاہی نہیں کی) اور اللہ تجھے انسانوں سے بچاتا ہے یقینا اللہ کافروں کی رہنمائی نہیں کرتا(کیونکہ حق قبول کرنے کے لئے انکار چھوڑنا ضروری ہے)

آیات المائدۃ 68 ۔۔۔ 81

اے بندے کہہ دے اے الھامی کتاب کے دعویداروں(مراد یھود و نصاری ہیں) تمہاری کوئی بنیاد نہیں حتی کہ تم تورات اور انجیل اور جو تمہاری طرف تمہارے آقا کی جانب سے اتارا گیا ہے اسے قائم کرو(یعنی جب تک تم تورات و انجیل اور قرآن مجید کا نظام نافذ نہیں کروگے تمہاری کوئی بنیاد نہیں ہوگی جیسے کہ ہمارا بھی حال ہے) اور جو تیری طرف تیرے رب کی جانب سے اتارا گیا اس نے ان میں سے کثیر کی طغیانی اور انکار میں اضافہ کیا(اسطرح کہ انھوں نے اللہ کی نازل کردہ بات کا انکار کرکے اور کفر و طغیانی میں بڑھ گئے) لہذا منکروں پر افسوس مت کر(یعنی ان کی بری حالت جب ان پر ہو تو ان پر افسوس نہ کر) یقینا جو ایمان لائے اور وہ یھودی اور ستارہ پرست اور نصاری جو اللہ اور آخری دن کو تسلیم کرچکے ہوں اور نیکی کی ہو تو ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہونگے(یعنی قیامت کے دن انھیں کوئی سزا تو دور کی بات انھیں کوئی خوف و غم تک لاحق نہ ہوگا) ہم اسرائیل کی اولادوں سے عھد لے چکے ہیں اور ہم نے انکی طرف کئی خبر رساں بھیجے جب بھی انکے پاس کوئی خبر رساں وہ بات لاتا جسکو انکے نفس پسند نہ کرتے تو ایک جماعت جھٹلادیتی تھی اور ایک جماعت قتل کردیا کرتی تھی اور انھوں نے یہ گمان کیا کہ کوئی آزمائش نہ ہوگی پھر وہ اندھے ہوگئے اور بھرے ہوگئے(یعنی ہدایت سے اندھے اور بھرے ہوگئے) پھر

(جب انھوں نے توبہ کی تو) اللہ نے معاف کیا پھر وہ (ہدایت سے) اندھے ہوگئے اور بہرے ہوگئے یہ ان میں سے بہت سے تھے اور اللہ انکے اعمال کو دیکھنے والا ہے وہ لوگ کفر کر چکے جنھوں نے کہا اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے حالانکہ مسیح نے کہا تھا اے بنی اسرائیل اللہ کے تابع ہوکر رہو جو میرا اور تمہارا آقا ہے (یعنی مسیح کیسے خدا ہوسکتے ہیں جب کہ وہ خود اللہ کی طرف بلایا کرتے تھے اور صرف اسے ہی رب و آقا مانتے تھے اور اسکی ہی تابعداری کے حکم دیتے تھے) جو اللہ کے ساتھ حصے دار بنائے گا تو اللہ اس پر جنت کو حرام کردے گا (یعنی وہ کبھی جنت میں نہیں جائے گا کیونکہ وہ ان پر حرام ہے) اور اسکا مسکن آگ ہے اور نافرمانوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا وہ کفر کر چکے جنھوں نے کہا اللہ تین میں سے تیسرا آقا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ایک ہی آقا ہے اور اگر وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں تو ضرور منکروں کو المناک عذاب پہنچے گا تو کیا وہ اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتے اور نہ وہ اس سے معافی مانگتے ہیں اور اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے (مطلب اگر یہ لوگ اپنے کفر سے توبہ کریں اور اللہ سے معافی مانگیں تو اللہ انھیں معاف کردے) مسیح بن مریم ایک خبر لانے والے کے سوا کچھ نہیں جس سے پہلے اور خبر رساں گذر چکے ہیں (یعنی وہ بھی دیگر رسولوں کی طرح ایک رسول ہی ہیں) اور اسکی ماں بہت سچی تھی (یعنی وہ بہت سچی عورت تھی اور اپنے پاکدامنی کے دعوے میں سچ اور حق پر تھی) وہ دونوں غذا کھاتے تھے (یعنی دونوں غذا کھاتے تھے تو آقا کیسے ہوئے وہ تو غذا کے محتاج ہوئے اور آقا کسی کا محتاج نہیں ہوتا) غور کر ہم انکے لئے آیتوں کو کیسے صاف صاف بتاتے ہیں پھر غور کر انھیں کہاں سے دھوکا دیا جارہا ہے (یعنی ہمارے صاف صاف ہدایت پہنچانے کے باوجود بھی وہ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں تو اسکی جڑ کا پتا لگاؤ کہ دھوکہ لگنے کی وجہ کیا ہے) اے بندے کہہ دے کیا تم سوائے اللہ کے اسکی تابعداری کرتے ہو جو تمہارے لئے کسی نقصان اور کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتے (بے شک اللہ کے سوا کوئی بھی نفع و نقصان کا مالک و مختار نہیں ہے تو اللہ کے سوا کسی کی تابعداری یعنی محکومی و نیازمندی حلال نہیں) اور اللہ سننے والا وسیع علم والا ہے اے بندے کہہ دے اے الھامی کتاب کے دعویداروں اپنے مذھب میں ناحق شدت نہ کرو (اللہ کی کتاب قرآن مجید یا تورات وغیرہ ماننے کا دعوی کرنے والوں بے دلیل قطعی کسی بات پر سختی نہ کرو مثلا حلال کو حرام کرلیا یا مستحب کو فرض کرلیا یا غیر ضروری بات کو ضروری کرلیا یا بے دلیل قطعی کوئی عقیدہ بنالیا وغیرہ) اور ان لوگوں کے جذبات کی پیروی مت کرو جو پہلے گمراہ ہوچکے ہیں اور بہت ساروں کو گمراہ کیا اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے (یعنی ایسے لوگوں کی ایسی باتوں کی پیروی مت کرو جو قطعی دلیل سے ثابت نہیں ہیں بس انکے جذبات ہیں) بنی اسرائیل کے منکروں پر داود اور عیسی بن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی ہے (یعنی انھیں دنیا و آخرت کی رحمت سے دور کردیا گیا) یہ اس وجہ سے کہ انھوں نے مخالفت کی اور وہ حد سے بڑھتے تھے وہ اس برائی سے روکتے نہ تھے جو انھوں نے کی تو جو وہ کرتے تھے وہ کتنا برا ہے (یعنی برائی سے روکنے کی وجہ سے ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کردی گئی یہ اس بات کی دلیل ہے کہ برائی سے روکنا ہر انسان پر فرض ہے اور اسکا خلاف کرنا کبیرہ گناہ اور کفر ہے) اے بندے تو ان میں سے بہت سوں کو دیکھے

گا وہ منکروں کو دوست بناتے ہیں جو انکے نفس نے آگے بڑھایا وہ کتنا برا ہے کہ اللہ ان پر ناراض ہوا اور وہ سزا میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور اگر وہ اللہ اور نبی اور جو اسکی طرف اتارا گیا انھیں تسلیم کرتے تو وہ انھیں دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے بہت سارے نافرمان ہیں

آیات المائدۃ 82 ۔۔۔ 93

انسانوں میں مومنوں کے لئے عداوت میں سب سے زیادہ تو ضرور یھود اور مشرکین کو پائے گا(یعنی یھود اور انکے سوا جتنے بھی کافر مشرک ہیں)اور مومنوں کی محبت میں(غیر مسلموں میں) سب قریب تو ضرور انھیں پائے گا جنھوں نے کہا ہم نصاری ہیں یہ اسوجہ سے ہے کہ ان میں سے بعض پادری اور درویش ہیں اور وہ ہٹدھرمی نہیں کرتے اور جب وہ اسے سنتے ہیں جو رسول کی طرف اتارا گیا تو اے بندے تو انکی آنکھوں کو دیکھے گا ان سے آنسوؤں بہتے ہوں گے اس حق کی وجہ سے جو انھوں نے پہچان لیا یہ کہتے ہوئے ہمارے آقا ہم نے تسلیم کیا لہذا ہمیں گواہوں میں لکھ دے اور ہمیں کیا نقصان ہے کہ ہم اللہ کو اور جو حق ہمارے پاس آیا اسے تسلیم نہ کریں اور ہم امید نہ کریں کہ ہمارا آقا ہمیں نیکوں کے ساتھ داخل کردے(یعنی ایسی صفت کے جو عیسائی ہیں وہ مومنوں سے سارے غیر مسلموں میں سب سے زیادہ قریب ہیں)تو اللہ نے انھیں انکے قول کے بدلے باغات عطا کئے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی جن میں وہ تا ابد رہیں گے اور یہ نیکوں کا بدلہ ہے اور جنھوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو غلط مانا وہ بھڑکتی آگ والے ہیں اے ایمان لانے والوں جو پاکیزہ اشیاء اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں انھیں حرام مت کرو(یعنی جس چیز کا اللہ نے حرام نہیں کیا اسے حرام نہ کرو لیکن یہ کام ہر مذھبی اور عام مسلمان کررہا ہے سوائے چند کو چھوڑ کر اور یہ کام شرک ہے کیونکہ حرام و حلال کا مالک محض اللہ ہے اور کوئی نہیں)اور حد سے نہ بڑھو(یعنی اللہ کے حکم کے دائرے سے آگے نہ نکلو) یقینا اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جو اللہ نے تمہیں حلال پاکیزہ دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اس اللہ سے ڈرو جس کو تم تسلیم کرتے ہو(یعنی جس کو تم اپنے لئے حرف آخر اور حجت مانتے ہو) اللہ تمہارے معاہدوں میں فضول بات پر تمہاری گرفت نہیں کرتا لیکن وہ تمہاری گرفت اس پر کرتا ہے جو معاہدے تم سے مضبوط کئے(یعنی جو معاہدہ غلطی سے ہوگیا اسکا ارادہ نہیں تھا اس پر گرفت نہیں ہے گرفت اس معاہدے پر ہے جو ارادے سے ہو) تو اسکا کفارہ(جب معاہدہ توڑدے تو) دس سخت محتاجوں کو درمیانی درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل خانہ کو کھلاتے ہو یا انکے کپڑے ہیں یا کسی نفس کو آزاد کرنا ہے تو جو نہ پائے تو تین ایام کے روزے ہیں یہ تمہارے معاہدوں کا کفارہ ہے جب تم عھد کرو اور اپنے معاہدوں کی حفاظت کرو(یعنی ہر جائز معاہدے کے مطابق چلنا ضروری ہے معاہدے توڑنا حرام ہے اور اس پر کفارہ بھی ہے) یوں ہی اللہ تمہارے لئے اپنی آیتوں کی تشریح کرتا ہے تاکہ تم فرمانبرداری کرو اے ایمان لانے والوں نشہ آور مشروب اور جوا(جوا مطلب ایسی بازی لگانا جس میں مال کو خطرے پر پیش کرنا پا جائے مثلا گھوڑ دوڑ میں اگر فلاں گھوڑا اول آیا تو بازی لگانے والے کو اتنا ملے گا ورنہ بازی لگانے والا اپنا پیسہ ہار جائے گا) اور غیر اللہ کی بندگی کے لئے نصب کی ہوئی اشیاء(یعنی درگاہیں مثلا مزار یا مندر یا گرجا یا وہ اشیاء جو غیر اللہ کی طرف منسوب کرکے لگائی جاتی ہیں اور پھر انکی تعظیم و تکریم کی جاتی ہے

مثلا بت یا کسی مخلوق کی تصویر کو تعظیم کے ساتھ آویزاں کرنا) اور بے پر کے تیر (یعنی وہ تیر جن سے لوگ استخارہ کرتے ہیں) ناپاکی ہیں (یعنی ان میں جو حسی چیزیں ہیں یہ ناپاک ہے مطلب نشہ آور مشروب یا غیر اللہ کی بندگی کے لئے نصب اشیاء اور بے پر کے تیر) شیطانی عمل ہیں (یعنی جوا کیونکہ ان میں سے عمل صرف جوا ہے) لہذا ان کے قریب بھی نہیں آؤ (یعنی یہ کام کرنا تو دور ان چیزوں کے قریب آنا بھی حرام ہے لہذا شراب کو اٹھانا یا ہاتھ لگانا یا جوئے خانے میں جانا یا جہاں جوا کھیلا جاتا ہو وہاں جانا بھی حرام ہے شراب پینا اور جوا کھیلنا تو دور کی بات ہے اور یوں ہی غیر اللہ کی بندگی کے لئے نصب کی ہوئی اشیاء مثلا مزار و گرجا و بت پرستوں کے بتوں وغیرہ کے قریب آنا یا بے پر کے تیروں کے قریب آنا بھی حرام ہے) تاکہ تم فلاح پاؤ (یعنی ان چیزوں سے دور رہنے میں ہی کامیابی ہے ورنہ نافرمان ٹھہرو گے) ابلیس صرف یہ چاہتا ہے کہ وہ تمہارے درمیان نشہ آور مشروب اور جوئے کے سبب سے عداوت اور بغض ڈال دے اور وہ تمہیں اللہ کی نصیحت اور فرماں برداری سے روکتا ہے (یعنی ابلیس تمہیں نشے اور جوئے میں بتلا کر کے اچھے کاموں سے روکتا ہے) تو کیا تم باز آؤ گے اور اللہ کی اطاعت کرو یعنی رسول کی اطاعت کرو اور گریز کرو (یعنی اللہ رسول کی نافرمانی سے گریز کرو) پھر اگر تم منہ موڑو تو یقین کرلو ہمارے رسول پر صاف صاف پیغام پہنچانے کے سوا کچھ نہیں (معلوم ہوا کہ رسول قرآن مجید پر اضافی تشریح و تفسیر نہیں کرتا بلکہ قرآن کو صاف صاف پہنچاتا ہے اور سب کی بھی یہ ذمہ داری ہے) جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے وہ جو کھا چکے ہیں (یعنی حکم اترنے سے پہلے حرام چیز کھا چکے ہیں) اس میں ان پر کوئی حرج نہیں ہے جب کہ وہ (آئندہ) بچیں اور (اس حکم کو) تسلیم کریں (جو نازل ہوا ہے) اور نیک اعمال کریں پھر بچتے رہیں اور تسلیم کئے رہیں پھر بچتے رہیں اور بھلائی کرتے رہیں اور اللہ نیکوں کو پسند کرتا ہے

آیات المائدۃ 94 ۔۔۔ 108

اے لوگوں جو ایمان لائے ضرور اللہ تمہیں شکار کے کسی حصے سے آزمائے گا جسے تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچیں گے تاکہ اللہ انھیں ظاہر کردے جو اس سے بالغیب ڈرتے ہیں تو جو اسکے بعد زیادتی کرے گا تو اسکے لئے المناک سزا ہوگی (یعنی یہ فعل کفر ہے کیونکہ ان پر عذاب کی وعید ہے اور اخروی عذاب صرف کافروں کے لئے ہے) اے ایمان لانے والوں شکار کو قتل نہ کرو (یعنی شکار کر کے قتل نہ کرو) جب تم مکہ میں ہو اور تم میں سے جو بھی اسے قتل کرے گا تو جس جانور کو اس نے قتل کیا اسکی مثل کا بدلہ ہوگا (یعنی اسی جیسا جانور بدلہ ہوگا) جسکا فیصلہ تمہیں میں سے دو انصاف والے فرد کریں گے قربانی کے جانور کے طور پر جو کعبہ پہنچے گا (یعنی وہ جانور جو بدلے کے طور پر طے ہوا ہے وہ کعبہ پہنچے گا وہاں اسکی قربانی ہوگی) یا کم ازکم تین سخت محتاج لوگوں کا کھانا ہے یا اسکا فدیہ کم ازکم تین روزے تاکہ وہ اپنے معاملے کا وبال چکھیں جو ہو چکا اللہ نے اس سے در گذر کیا اور جو پھر وہ کام کرے گا (یعنی کفارے کے بعد بھی جو یہ کام کرے گا) تو اللہ اس سے انتقام لے گا اور اللہ غالب ہے انتقام والا ہے بطور نعمت تمہارے لئے اور قافلے والوں کے لئے بھی پانی کا شکار کرنا اور اسکی غذا حلال کردی گئی ہے (یعنی سمندر و دریا وغیرہ پانی میں شکار کرنا اور پانی کی غذائیں مثلا مچھلیاں جھینگے وغیرہ جانور اللہ نے حلال کردیئے ہیں یہ بطور نعمت

ہے) اور تم پر خشکی میں شکار کرنا حرام کردیا گیا ہے جب تک تم مکہ میں ہو(یعنی مکہ میں رہتے ہوئے خشکی پر شکار کرنا حرام ہے) اور اللہ سے ڈرو جسکی طرف تم جمع ہو کرلے جائے جاؤ گے اللہ نے کعبہ جو محترم گھر ہے اسے انسانوں کے لئے وجود کا ذریعہ بنایا(مثلا مسجد حرام کے پاس لڑنا ممنوع ہے تو جو اسکے پاس ہوگا اسکا وجود باقی رہے گا یوں ہی بعض فعلی عبادات کا انعقاد اسہی کی وجہ سے ہوتا ہے) اور محترم مہینے(یعنی رجب یا ذی قعدہ یا ذی حجہ یا محرم یہ چاروں اشہر حرم یعنی محترم مہینے کہلاتے ہیں) اور قربانی کا جانور جو کعبہ جاتا ہے اور وہ پٹے جو انکے گلوں میں ڈالے جاتے ہیں انھیں قائم کیا ہے یہ اس لئے کہ تم یقین کرلو کہ اللہ اسے جانتا ہے جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے(یعنی ان چیزوں کو اللہ نے قائم کیا ہے اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ان سب کے قیام کا فیصلہ وہی کرسکتا ہے جو ان سب کی تفصیلیں جانتا ہو جو آسمانوں اور زمین میں ہے) اور یہ کہ اللہ ہر شی ء کا خوب علم رکھتا ہے یقین کرو کہ اللہ شدید گرفت والا ہے اور یہ کہ اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے رسول پر تبلیغ کے سوا اور کچھ ذمہ داری نہیں ہے(یہ صاف دلیل ہے کہ رسول صرف اللہ کی کتاب کی تبلیغ کرتا ہے اس پر اضافی تشریح و تفسیر نہیں کرتا ہے) اور جو بھی تم ظاہر کرتے ہو اور جو بھی چھپاتے ہو اللہ اسے جانتا ہے اسے بندے کہہ دے باطل اور حق برابر نہیں ہوسکتے اگرچہ باطل کی کثرت تمہیں تعجب میں ڈال دے(معلوم ہوا پوری دنیا بھی اگر کسی بات پر جمع ہوجائے تو ضروری نہیں وہ حق پر ہو کیونکہ باطل کی کثرت باطل کو حق نہیں بنادیتی اور گندگی زیادہ ہوجائے تو وہ پاک نہیں ہوجاتی بلکہ اسکی ناپاکی میں اضافہ ہوجاتا ہے یہ اجماع کا صاف انکار اگر کسی زمانے کے سارے فقہاء کسی موقف پر جمع ہوجائیں تو ضروری نہیں کہ وہ حق پر ہو کیونکہ تعجب خیز کثرت تو باطل کی بھی ہوتی ہے اور اس سے باطل حق نہیں ہوجاتا لہذا ان فقہاء کے قول کی تحقیق ہوگی اور اسے قرآن مجید پر پیش کیا جائے گا پھر اگر وہ قرآن مجید کے مطابق ہوا تو اسے مانیں گے ورنہ انکار کردیں گے اور یوں ہی جمہور فقہاء کسی شی ء کے حرام ہونے کے قائل ہوں اور ایک فقیہ اس شی ء کے حلال ہونے کا قائل ہے ممکن ہے کہ وہ ایک فقیہ ہی حق پر ہو کیونکہ باطل تعجب خیز کثرت میں بھی ہوتا ہے غلطی زیادہ ہوجانے سے صحیح نہیں ہوجاتی) تو اللہ سے ڈرو اے حق پسندوں تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ(یعنی تعجب خیز کثرت پر اعتماد نہ کرو اور حق پسندوں حق اختیار کرکے اللہ سے ڈرو یہ کامیابی کا ذریعہ ہے) اے ایمان لانے والوں ایسی اشیاء کے بارے میں سوال مت کیا کرو اگر بتادی جائیں تو وہ تمہیں بری لگیں اور اگر تم انکے بارے میں نزول قرآن کے وقت سوال کرو گے تو تم پر وہ ظاہر کردی جائیں گی اللہ نے تم سے در گذر کیا اور اللہ بہت معاف کرنے والا بردبار ہے تم سے قبل ایک جماعت نے انکے بارے میں سوال کیا تھا پھر وہ منکر ہوگئے(کیونکہ انھوں نے ایسی چیزوں کے بارے میں سوالات کئے جو انکی عقل اور مزاج کے خلاف تھیں تو جب انھیں اسکا جواب دے دیا گیا تو عقل یا مزاج کے خلاف ہونی کی وجہ سے وہ اسکے منکر ہوگئے) اللہ نے بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حام نہیں بنائے(یہ سب مخصوص اونٹنیوں اور اونٹ کے نام ہیں جو عرب نے رکھے تھے جس کے ذریعے وہ اپنے دیوتاؤں اور باطل آقاؤں کی بندگی کرتے تھے اللہ فرمارہا ہے کہ اللہ نے اسے کوئی شرعی حیثیت نہیں دی ہے) لیکن منکر اللہ پر بے بنیاد بات کرتے ہیں(یعنی یہ لوگ اسے اللہ پر منسوب کرتے

ہیں کہ اللہ نے انھیں مشروع کیا ہے جسکی انکے پاس کوئی قطعی دلیل نہیں ہے) اور ان میں سے اکثر عقل کا استعمال نہیں کرتے (یہاں بھی اکثریت کی مذمت ہے جو پورے قرآن مجید میں بار بار ہوتی ہے تو اکثریت سے متاثر ہونا غلط ہے) اور جب انھیں کہا جائے اس وحی کی طرف آؤ جو اللہ نے اتاری ہے یعنی رسول کی طرف تو وہ کہتے ہیں ہمیں وہ مذہب ہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا ہے (یعنی وہ اپنے بڑوں کو تقلید کرتے ہیں) کیا اسکے باوجود کہ انکے بڑوں کو کچھ یقین حاصل نہ ہو اور نہ ہی وہ حق پر ہوں (یعنی کیا وہ اپنے بڑوں کی بات مانیں گے جبکہ انکے پاس کوئی یقینی دلیل نہیں اور وہ ہدایت پر نہیں) اے ایمان لانے والوں تم پر اپنے نفس کو سنبھالنا فرض ہے جو گمراہ ہے وہ تمہیں نقصان نہ دے سکے گا جب تم ہدایت پر رہو تم سب کا لوٹنا اللہ ہی کی طرف ہے پھر وہ تمہیں ان باتوں کی خبر دے گا جو تم کرتے تھے اے ایمان لانے والوں تمہارے درمیان یقینی خبر (یعنی گواہی) کی صورت یہ ہے کہ جب تم میں سے کسی کے پاس وصیت کے وقت موت آئے تو تم میں سے ہی (یعنی تم مسلمین سے ہی) دو انصاف والے مرد ہوں یا تمہارے سوا دوسروں سے (یعنی غیر مسلموں میں سے) دو فرد ہوں اگر تم زمین میں لڑ رہے ہو پھر تمہیں موت کی مصیبت پہنچے اگر تمہیں (اپنے گواہوں پر) شک ہو تو تم ان دونوں کو قرآن کے درس کے بعد روکو گے پھر وہ اللہ کی قسم لیں گے کہ ہم اسکے بدلے کوئی دام نہ لیں گے اگرچہ وہ (یعنی رشوت دینے والے) قریبی ہی کیوں نہ ہو اور نہ ہی ہم اللہ کی گواہی کو چھپائیں گے ورنہ ضرور تب تو ہم گناہ گار ہونگے پھر اگر اس بات کی اطلاع ملے کہ وہ دونوں گناہ کے حقدار ہوگئے ہیں (یعنی ان گواہوں نے خیانت کردی ہے) تو جن کے خلاف پہلے دو فرد حقدار ہوئے تھے ان ہی میں سے دو فرد ان کی جگہ مانیں جائیں گے (یعنی پہلے دو گواہوں کی خیانت کی وجہ سے جن کا حق مارا جارہا تھا انہی میں سے دو فرد انکے قائم مقام ہوجائیں گے) پھر وہ اللہ کی قسم لیں گے کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ حق پر ہوگی اور ہم زیادتی نہ کریں گے ورنہ ضرور تب تو ہم ظالم ہونگے یہ (طریقہ) اس بات کے بہت قریب ہے کہ وہ درست گواہی دیں یا انھیں خوف ہو کہ انکے قسموں کے بعد اور قسمیں بھی رد کردی جائیں گی (جسطرح پہلوں کی قسمیں رد ہوگئیں) اور اللہ سے ڈرو اور سنو اور اللہ سرکشوں کی رہنمائی نہیں کرتا (کیونکہ تسلیم کرنے کے لئے سرکشی چھوڑنا ضروری ہے)

آیات المائدۃ 109 ۔۔۔ 120

جس دن اللہ رسولوں کو جمع کرے گا تو وہ کہے گا تمہیں کیا جواب ملا؟ (یعنی جو تم نے اپنی امتوں کو دعوت دی تھی تمہاری موت کے بعد تمہاری امتوں نے اسکا کیا جواب دیا قبول کیا یا انکار کردیا) تو وہ کہیں گے ہمیں کچھ علم نہیں ہے یقینا تو ہی تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے (یعنی وہ لاعلمی کا اظہار کردیں گے کہ ہماری موت کے بعد انھوں نے کیا کیا ہم نہیں پتا معلوم ہوا انبیاء موت کے بعد قیامت سے پہلے زندہ نہیں ہوجاتے جیسا کہ اللہ کا اصول ہے اگر وہ مرنے کے بعد زندہ ہوجاتے ہوتے تو انھیں علم ہوتا کہ انکی امت کیا کررہی ہے یہ حیات انبیاء کے انکار پر صریح دلیل ہے) جب اللہ نے کہا اے عیسی مریم کے بیٹے اپنی اس نعمت کو یاد کر جو تجھ پر ہے اور تیری والدہ پر ہے جب میں نے تیری مدد مقدس روح سے کی تو انسانوں سے جھولے میں اور ادھیڑ عمر میں برابر کلام کرتا تھا اور جب میں نے تجھے الھامی کتاب

اور دانشوری اور تورات اور انجیل دی اور جب تو میری اجازت سے مٹی سے پرند کی سی صورت بناتا پھر تو اس میں پھونکتا تو وہ میری اجازت سے پرندہ ہوجاتا(یعنی پھونک تو مارتا تھا اور اسے پرندہ میں بنادیا کرتا تھا) اور تو پیدائشی اندھے اور کوڑھ کے بیمار کو میری اجازت سے چھٹکارہ دیتا اور جب تو میری ہی اجازت سے مردے زندہ کرتا(یعنی یہ سب کچھ تیرے ہاتھ پر میں کیا کرتا تھا) اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا جب تو انکے پاس صاف دلیلیں لایا تھا تو ان میں سے منکروں نے کہا یہ صاف جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہے اور جب میں نے دھوبیوں کو الھام کیا(یعنی ان ذہن میں خیال ڈالا) کہ مجھے اور میرے خبررساں کو تسلیم کرو تو انھوں نے کہا ہم نے تسلیم کیا اور گواہ ہوجا کہ ہمیں تابع ہیں(یعنی ہم تیرے محکوم و نیازمند ہیں) جب دھوبیوں نے کہا اے مریم کے بیٹے عیسی کیا تیرا آقا قدرت رکھتا ہے کہ ہم پر آسمان سے ایک کھانا لگا دسترخوان اتارے اس نے کہا اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو تو انھوں نے کہا ہم اس میں سے کھانا چاہتے ہیں اور تاکہ ہمارے دل مطمئن ہوں اور ہم جان لیں کہ تو نے سچ کہا اور ہم اس پر یقینی باخبر ہوجائیں(یہ انھوں نے حضرت عیسی مسیح کی صداقت پر دلیل مانگی تھی کہ اگر وہ واقعی نبی ہوں تو وہ ان پر ایمان لے آئیں) مریم کے بیٹے عیسی نے کہا اے اللہ ہمارے آقا ہم پر آسمان سے کھانا لگا دسترخوان اتار وہ ہمارے اول اور ہمارے آخری فرد کے لئے وہ باربار لوٹ کر آئے(اس وقت موجود لوگوں کے لئے وہ کھانا لگا دسترخوان باربار لوٹ کر آئے) اور اپنی طرف سے ایک نصیحت بنادے اور ہمیں نعمت دے اور تو سب سے بہتر نعمت دینے والا ہے اللہ نے کہا میں اسے تم پر نازل کروں گا پھر تم میں سے جو اسکے بعد انکار کرے گا تو یقینا میں اسے ایسی سزا دونگا جو میں نے کسی جہان والے کو نہ دی ہوگی اور جب اللہ کہے گا اے مریم کے بیٹے عیسی کیا تو نے انسانوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا آقا بنالو وہ کہے گا تو پاک ہے میری یہ مجال نہیں کہ میں وہ کہوں جسکا مجھے حق نہیں اگر میں نے کہا ہو تو تو اسے جانتا ہی ہوگا تو جانتا ہے جو میرے نفس میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے نفس میں ہے یقینا تو ہی تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے میں نے انھیں بس وہ ہی کہا تھا جسکا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی تابعداری کرو جو میرا اور تمہارا آقا ہے اور میں ان سے باخبر تھا جب میں ان میں تھا تو جب تو میں مجھے وفات دے دی تھی تو تو ہی انکا نگہبان تھا(یعنی حضرت عیسی کی وفات تب ہی ہوگئی تھی جب وہ اپنی امت میں تھے اور اپنی موت کے بعد انکی امت پر کیا گذرا انھیں کچھ نہیں پتا معلوم ہوا عیسی مسیح کی موت ہوچکی ہے اور نبی کی موت کے بعد قیامت سے پہلے سے زندہ نہیں ہوتا) اور تو ہر شیء کا گواہ ہے اگر تو انھیں عذاب دے تو وہ تیری ہی بندے ہیں اور اگر تو انھیں معاف کرے تو تو ہی غالب ہے حکمت والا ہے اللہ نے کہا یہ دن ہے جس میں سچوں کو انکا سچ نفع دے گا انکے لئے باغات ہونگے جن کے نیچے نھریں رواں ہونگی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہوگا اور وہ اس سے راضی ہونگے یہ بڑی کامیابی ہے آسمانوں اورزمین اور جو بھی انکے درمیان ہے انکی ملکیت اللہ کے پاس ہے(یعنی ہر شیء کا مالک صرف و صرف اللہ ہے مخلوق نہیں مخلوق کو اللہ اپنی ملکیت استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے) اور وہ ہر شیء پر حکمت کیساتھ قادر ہے

ترجمہ سورۃ الانعام مع نظر و حواشی

آیات الانعام 01۔۔۔ 13

اللہ کے نام سے جو عمومی مہربان اور خصوص مہربان ہے(اللہ کی اپنی کتاب میں یہ سنت ہے کہ جب بھی کسی سورت کا آغاز کرتا ہے تو اسکی ابتدا بسم اللہ سے کرتا ہے لیکن سورہ التوبہ کی ابتدا میں بسم اللہ نہیں ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سورہ توبہ الگ کوئی سورت نہیں بلکہ اپنے سے پہلی سورت سورہ انفال کا ہی حصہ ہے اور یاد رکھیں یہ بسم اللہ اس سورت کا جز و حصہ ہوتی ہے جسکے ابتدا میں وہ آتی ہے لیکن ہمارے یہاں بسم اللہ کو سورت سے الگ شمار کرتے ہیں حتی کہ جب کسی سورت کی قراءت شروع ہوتی ہے تو بعض اوقات بسم اللہ سے سورت شروع نہیں کرتے اسکی بعد والی آیت سے آغاز کرتے ہیں اور جب آیت کا عدد لکھنے کی باری آتی ہے تو بسم اللہ کو پہلی آیت نہیں لکھتے بلکہ اسکی بعد والی کو لکھتے ہیں جیسے کہ وہ اس سورت کا حصہ ہی نہ ہو یہ غلط فکر ہے) ہر تعریف کے لائق اللہ ہے(یعنی اللہ ہر عیب سے پاک ہے ہر تعریف کے لائق ہونے کا مطلب ہر عیب سے پاک ہونا) جس نے آسمانوں اورزمین کو تخلیق کیا اور اس نے تاریکی اوراجالے کو قائم کیا پھر منکر اپنی آقا کے ساتھ برابر کرتے ہیں(یعنی اسکا شریک بناتے ہیں) وہ ہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے تخلیق کیا پھر ایک مقرر مدت طے کی(یعنی تمہاری زندگی کی مدت طے کی کہ کتنی ہوگی معلوم ہوا انسان کی تخلیق ہوجانے کے بعد انکی عمر کا تقرر ہوتا ہے جب کہ اللہ کے علم میں تخلیق سے پہلے ہی تھا کہ اسکی عمر اتنی ہوگی) اور اسکے پاس طے شدہ مدت ہے پھر تم شک کرتے ہو(یعنی اس نے تمہیں تخلیق کرکے تمہاری عمر طے کردی اور تمہیں اب بھی اسکی باتوں کے حق ہونے میں شک ہے) اور وہ اللہ آسمانوں میں اور زمین میں ہے(یعنی اللہ صرف آسمانوں میں ہی نہیں بلکہ زمین میں بھی ہے اور اللہ نے فرمایا ہے تم جہاں ہوتے ہو وہ تمہارے ساتھ ہی ہوتا ہے) وہ تمہارا راز اور تمہاری کھلی بات جانتا ہے اور وہ جانتا ہے جو تم حاصل کرتے ہو اور جب بھی انکے پاس انکے آقا کی دلیلوں میں سے کوئی دلیل آتی ہے تو وہ اسے نظرانداز کردیا کرتے ہیں تو انھوں نے سچ کو جھٹلادیا جب وہ ان کے پاس آیا تو عنقریب انکے پاس انکی خبریں آئیں گی جس کا وہ مذاق بنایا کرتے ہیں(یعنی جن غیبی باتوں کا وہ مذاق بناتے ہیں انکی خبریں انکے پاس اسطرح آئیں گی کہ وہ انکار نہ کرسکیں گے) کیا انھوں نے غور نہ کیا کہ ہم نے ان سے پہلے کئی نسلوں کو مارڈالا جنھیں ہم نے زمین میں ایسی قدرت بخشی تھی جو ہم نے تمہیں نہیں دی اور ہم نے ان پر موسلادھار بادل چھوڑدیا اور ہم نے نھریں قائم کیں جو انکے نیچے رواں ہوتی تھیں تو ہم نے انھیں انکی گناہوں کی وجہ سے مارڈالا(یعنی اتنی نعمتیں دینے کے بعد بھی انھیں انکے گناہوں کی وجہ سے ختم کردیا) اور ہم نے انکے بعد دوسری نسل پیدا کردی اور اگر ہم تجھ پر کوئی کتاب چمڑے میں اتارتے پھر وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوتے تو ضرور منکر کہتے یہ کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں ہے(یعنی یہ لوگ جادو بول کر لاپرواہی سے دلیل کا انکار کردیتے ہیں) اور انھوں نے کہا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتاردیا جاتا(یعنی یہ نبی اکیلا کیوں مبلغ ہے اس

پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا جسے ہم دیکھ لیتے) اور اگر ہم کوئی فرشتہ اتاردیتے تو معاملہ طے کردیا جاتا پھر انھیں مہلت نہ دی جاتی (یعنی فرشتہ جو انھیں اپنی اصلی صورت میں نظر آتا اسے اتارنے کے بعد انھیں مہلت نہ ہوتی اور ان پر عذاب کا فیصلہ کردیا جاتا) اور اگر ہم اسے (یعنی نبی کو) فرشتہ بناتے تو ہم اسے مرد بناتے (یعنی اس نبی فرشتے کو انسانی مرد کی صورت دیتے) اور ہم ان پر وہ پیچیدہ کردیتے جو ان پر پیچیدہ ہورہا ہے (یعنی نبی انسانی مرد ہے تو یہ بات سمجھ نہیں رہے تو جب کوئی فرشتہ انسانی مرد کی صورت میں بھیج دیا جاتا تب تو انھیں سمجھنے میں اور مشکل پیدا ہوتی کہ فرشتہ انسانی مرد کے روپ میں کیسے آیا اور حق اور پیچیدہ ہوجاتا) اور تجھ سے پہلے جو خبر رساں تھے انکا مذاق اڑایا گیا تو ان میں سے جنھوں نے مذاق اڑایا تھا انھیں اس نے گھیر لیا جسکا وہ مذاق بنایا (یعنی دنیاوی عذاب وغیرہ وعیدوں کا مذاق بناتے تھے تو اللہ نے ان پر عذاب اتاردیا) اے بندے کہہ دے زمین میں سیر کرو پھر غور کرو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا (یعنی ابھی دنیاوی عذاب کا سلسلہ بند نہیں ہوا ہے لہذا سیر کرکے دیکھو کہ پہلے والوں پر عذاب اتار کر اللہ نے انکا کیا حشر کیا تو حق کو قبول کرلو) اے بندے کہہ دے جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے کس کا ہے کہہ دے اللہ کا ہی ہے اس نے اپنے نفس پر رحمت کو لازم کرلیا وہ ضرور تمہیں روز قیامت جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں ہے جنھوں نے اپنے نفس کو خسارے میں ڈالا تو وہ تسلیم نہیں کرتے اور جو رات اور دن میں ٹھہرے ہوئے ہیں صرف اسکی ملکیت میں ہے (یعنی وہ انکے ساتھ جو چاہے کرسکتا ہے لیکن اس نے خود پر رحمت کو لازم کرلیا ہے تو اپنے وعدے کے مطابق جس پر رحم کرنا ہوتا ہے کرتا ہے) اور وہ سننے والا وسیع علم والا ہے

آیات الانعام 14۔۔۔ 33

اے بندے کہہ دے کیا میں غیر اللہ کو سرپرست بنالوں (یعنی یہ بات کہہ دے کہ میں اللہ کے سوا کسی اور کو اپنے لئے سرپرست و دلیل کیسے بناسکتا ہوں) حالانکہ وہ آسمانوں اور زمین کا بے مثال سابق خالق ہے اور وہ کھلاتا ہے اور اسے نہیں کھلایا جاتا اے بندے کہہ دے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے تابع بنوں (یعنی سب سے پہلے میں اللہ کا تابع ہوجاؤ کہ اسکا محکوم و نیازمند بن جاؤں) اور ہرگز مشرک نہ بنوں (یعنی اللہ کے سوا کسی کا محکوم یا نیازمند بن کر شرک نہ کروں) اے بندے کہہ دے اگر میں اپنے آقا کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے جو اس دن اس سے بچالیا جائے گا تو وہ اس پر رحم کردے گا (یعنی جو قیامت کے دن کے عذاب سے بچالیا جائے گا یہ اللہ کا اس پر رحم ہوگا) اور وہ کھلی کامیابی ہے اور اے بندے اگر اللہ تجھے کوئی نقصان پہنچائے تو اسے اللہ کے سوا دور کرنے والا کوئی نہیں ہے (یعنی جو نقصان تمہیں پہنچتا ہے اسے اللہ کے سوا کوئی دور نہیں کرتا نہ نبی نہ نیک بندہ خصوصا اپنی موت کے بعد باقی زندہ لوگ کوئی نقصان دور کرنے کا اختیار نہیں رکھتے وہ بس اللہ کی کٹ پتلیاں ہیں) اور اگر وہ تجھے کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر شیء پر حکمت کے ساتھ قادر ہے اور وہ اپنے غلاموں پر غالب ہے اور وہ حکیم باخبر ہے اے بندے کہہ دے کس کی گواہی بہت بڑی ہے کہہ دے میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہی دینے والا ہے (یعنی اللہ کی گواہی سب سے بڑی ہے تو تمہارے اور میرے درمیان وہی دلیل و حجت ہے) اور وحی کیا گیا

میرے طرف یہ قرآن اس لئے کہ میں تمہیں اس کے ذریعے ڈرادوں اور جس کو بھی وہ پہنچے(یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم پر قرآن مجید کے سوا اور کچھ وحی نہیں ہوا کیونکہ اللہ نے وحی کے زمرے میں قرآن مجید کے سوا کسی اور شیء کو جگہ نہیں دی صرف قرآن کریم کے ذکر پر اکتفاء کیا اور قرآن ہی سے ڈرانا مقصد بتایا گیا ہے اب رہی روایات تو جو قول نبی کریم سے یقینی طور پر مروی ہو وہ ہمیشہ قرآن حمید کے موافق ہوا جو قول رسول قرآن حکیم پر اضافی دین ثابت کررہا ہو وہ قول رسول نہیں بلکہ رسول پر جھوٹ ہے یاد رہے حدیث کا ماخذ قرآن ہے حدیث کو قرآن مبین کی روشنی میں سمجھا جاتا ہے) کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ہوتے ہوئے دوسرے آقا بھی ہیں اے بندے کہہ دے میں گواہی نہیں دونگا اے بندے کہہ دے صرف ایک ہی آقا ہے(یعنی ایک ہی ہستی ہے جس کی تابعداری کی جائے) اور یقینا میں اس سے بری ہوں جسے تم حصہ دار بناتے ہو جنھیں ہم نے الھامی کتاب دی ہے وہ اسے(یعنی اس کتاب کو) اسطرح پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں جنھوں نے اپنے نفس کو خسارے میں ڈالا ہے کہ وہ تسلیم نہیں کرتے اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بے بنیاد الزام رکھے(یعنی وہ بہت بڑا ظالم ہے جو اللہ کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو کسی قطعی دلیل سے ثابت نہ ہو اسے بدعت بھی کہتے ہیں) یا اسکی آیتوں کو غلط مانے(یعنی آیتوں کے ظاہری معنی کا انکار کردے کیونکہ آیات قرآن آسان اور ظاہر ہیں) یقینا یہ نافرمان کامیاب نہیں ہونگے(نہ دنیا میں نہ آخرت میں کیونکہ یہ کافر ہیں اور کافروں پر اللہ کی دنیا و آخرت میں لعنت ہے انکی کامیابی بھی حقیقت میں ناکامی ہے) اور جس دن ہم سب کو جمع کرکے لائیں گے پھر ہم شرک کرنے والوں کو کہیں گے کہاں ہیں وہ جنھیں تم شریک گمان کرتے تھے پھر انکا ہنگامہ صرف یہ ہوگا کہ وہ کہیں گے اور اللہ کی قسم جو ہمارا آقا ہے ہم مشرک نہ تھے اے بندے غور کر انھوں نے اپنے نفس پر جھوٹ بولا(یعنی اپنے شرک کا انکار کردیا) اور ان سے کھو گیا جو باتیں وہ گھڑتے تھے(یعنی جو باتیں انھوں نے دین میں داخل کی ہوئی تھیں ان سب کو انھوں نے چھوڑدیا) اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو تجھے توجہ سے سنتے ہیں اور ہم نے انکے دلوں پر انکے اس سمجھنے میں بندش کردی ہے اور انکے کانوں میں رکاوٹ ہے(یعنی یہ لوگ نہ سمجھتے ہیں نہ ہدایت سن کر قبول نہیں کرتے) اور اگر وہ ساری دلیلیں بھی دیکھ لیں وہ اسے تسلیم نہیں کریں گے حتی کہ اے بندے جب وہ تیرے پاس تجھ سے بحث کرتے ہوئے آئیں تو منکر کہیں گے یہ بس پہلوں کی لکھی ہوئے باتیں ہیں اور وہ اس سے(یعنی قرآن مجید سے) روکتے ہیں اور وہ اس سے دور رہتے ہیں اور وہ صرف خود کو ہلاک کررہے ہیں اور انھیں احساس بھی نہیں اور کاش کہ تو دیکھتا جب انھیں آگ کے پاس کھڑا کیا جائے گا تو وہ کہیں گے اے کاش ہمیں واپس کردیا جائے اور ہم اپنے آقا کی آیتوں کو غلط نہ مانتے اور ہم مومن ہوتے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے لئے وہ بات ظاہر ہوجائے گی جو وہ پہلے چھپاتے رہے تھے اور اگر وہ واپس بھی کردیئے جائیں تو ضرور وہ سب دوبارہ کریں گے جس سے انھیں روکا گیا تھا اور یقینا وہ جھوٹے ہیں(یعنی یہ آخرت کا عذاب دیکھنے کے بعد بھی اگر دنیا میں دوبارہ واپس کردیئے جائیں تو وہ سب کفر و شرک اور حرام کاریاں دوبارہ کریں گے جب کہ یہ لوگ ایسا نہ کرنے کا وعدہ کررہے ہیں) اور انھوں نے کہا کہ ہماری دنیاوی زندگی ہے بس اور ہم زندہ کرکے اٹھائے نہیں جائیں گے اور کاش کہ تو دیکھتا جب وہ

اپنے آقا کے پاس کھڑے ہونگے وہ کہے گا کیا یہ سچ نہیں ہے تو وہ کہیں گے کیوں نہیں ہمارے آقا کی قسم وہ کہے گا تو عذاب چکھو اس انکار کا جو تم کیا کرتے تھے جنھوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا وہ خسارے میں پڑے حتی کہ جب اچانک ان پر قیامت آن پڑے گی تو وہ کہیں گے اے ہماری حسرت اس پر جو کوتاہی ہم نے اس (قیامت کی گھڑی) کے بارے میں کی اور وہ اپنے بوجھ اپنے پیٹھوں پر اٹھائیں گے سنو جو بوجھ وہ اٹھاتے ہیں کتنا برا ہے اور دنیاوی زندگی غفلت کے سوا کچھ نہیں اور دار آخرت فرمانبرداروں کے لئے بہتر ہے تو کیا تم عقل استعمال نہیں کرتے(یعنی عقل استعمال کرو تو تمہیں ادراک ہو کہ آخرت کے بدلے دنیا کی چیزوں کو فوقیت دینا نقصان کا سودا ہے) ہم جانتے ہیں کہ انکی باتیں تجھے غمزدہ کرتی ہیں تو وہ تجھے غلط نہیں مان رہے بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کو تسلیم نہیں کرتے(یعنی اے قرآن حمید کے مبلغ وہ تجھ نہیں جھٹلارہے بلکہ اللہ کی آیتوں کو جھٹلارہے ہیں کیونکہ اگر تو انکے مطابق بات کرے تو وہ تیرے ساتھ ہیں تجھ نہ جھٹلائیں تو دراصل انکی دشمنی اللہ سے ہے)

آیات الانعام 34 ۔۔۔ 45

اور تجھ سے قبل اور خبر رساؤں کو جھٹلایا جاچکا ہے تو انھوں نے انکے جھٹلانے اور اذیت دینے کو برداشت کیا حتی کہ ہماری مدد انکے پاس آئی اور اللہ کی باتیں بدلنے والا کوئی نہیں ہے(معلوم ہوا اللہ کی آیتوں میں کسی بھی شیء سے کوئی تخصیص و تقیید و تاویل کرنا حلال نہیں) اور تیرے پاس رسولوں کی خبر آچکی ہے اور اگر تجھ پر انکا نظر انداز کرنا شاق گذرتا ہے تو اگر تجھ میں زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں سیڑھی تلاشنی کی طاقت ہو تو ایسا کر پھر تو انکے پاس کوئی دلیل لے کر آجا(یعنی اے مبلغ قرآن تیرا انکا حق کو نظر انداز کرنے پر افسردہ ہونا فضول ہے تو اگر تجھ میں کوئی کرشمہ تلاشنے کی طاقت ہو تو وہی انھیں پیش کردے لیکن وہ تب بھی ایمان نہیں لائیں گے) اور اگر اللہ چاہتا تو ضرور انھیں ہدایت پر جمع کردیتا لہذا احمق مت بن(یعنی انکے حق کو نظر انداز کرنے پر افسردہ ہونا بے وقوفی ہے اللہ نے خود انھیں گمراہ رکھا ہوا ہے) قبول صرف وہ لوگ کرتے ہیں جو سنتے ہیں(یعنی حق قبول کرنے کی پہلی سیڑھی یہ ہے کہ حق کو سنا جائے اور جو خود کو غلطی سے پاک سمجھ کر اپنے خلاف بات نہ سنے تو وہ حق قبول نہیں کرسکتا) اور اللہ مردوں کو زندہ کر اٹھائے گا(یہ اس بات کی دلیل ہے کہ موت کے بعد کوئی ابھی زندہ نہیں روز حساب اللہ انھیں زندہ کرے گا لہذا یہ عقیدہ کہ نبی زندہ ہے یہ جھوٹا و باطل ہے) پھر اسہی کی طرف انھیں واپس کیا جائے گا اور انھوں نے کہا اس (نبی) پر اسکے آقا کی طرف سے کوئی کرشمہ کیوں نہیں اتارا گیا اے بندے کہہ دے یقینا اللہ اس پر قادر ہے کہ کوئی کرشمہ اتارے لیکن ان میں سے اکثر یقین نہیں کرتے(یعنی اللہ چاہتا تو نبی محمد پر کرشمہ اتار دیتا لیکن نہیں اتارا یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کی طرف جو کرشمات منسوب کئے ہیں کہ نبی نے چاند کے ٹکڑے کئے تھے وغیرہ وغیرہ سب جھوٹ ہیں نبی کی نبوت کی صداقت کی دلیل قرآن مجید ہے جو کہ ایک معجزہ ہے جس پر علماء نے بے شمار دلائل معقولہ سے بھرپور کتابیں لکھی ہیں اس موضوع پر ہماری کتاب معجزہ قرآن و تقابل ادیان بھی موجود ہے) اور زمین میں ہر چلنے رینگنے والا اور پرندہ جو اڑتا ہے وہ تمہاری طرح جماعتوں کی

صورت میں ہیں() ہم نے اس کتاب میں کچھ نہیں چھوڑا(معلوم ہوا کہ سارا دین اللہ کی کتاب قرآن مجید میں ہی ہے حدیث سے کوئی ایسی دین کی بات ثابت نہیں کرسکتے جو قرآن مجید سے ثابت نہ ہو حدیث نبی کریم کے حالات و نصیحتیں ہیں جن کا ماخذ قرآن ہی ہے) پھر انھیں جمع کرکے انکے رب کے پاس ہی لے جایا جائے گا اور جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا بہرے اور گونگے ہیں تاریکیوں میں(یعنی انکا حال ایسا ہے کہ وہ اندھیروں میں گونگے اور بہرے ہوں نہ کچھ سنیں نہ بول سکیں نہ دیکھ سکیں) اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے وہ چاہتا ہے سیدھی راہ کی رہنمائی کرتا ہے اے بندے کہہ دے تمہاری خود کے بارے میں کیا رائے ہے اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے یا تم پر قیامت آن پڑے اگر تم سچے ہو تو کیا غیر اللہ سے دعا مانگو گے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تم اس (اللہ) سے ہی دعا کروگے پھر وہ اسے دور کردے گا جس کے بارے میں دعا مانگ رہے تھے اگر وہ چاہے اور تم اسے بھول جاؤ گے جسے تم شریک بناتے تھے اور اے خبر رساں ہم تجھ سے قبل کئی جماعتوں کیطرف خبر رساں بھیج چکے ہیں تو ہم نے انکی سختی اور ضرر سے پکڑ کی تاکہ وہ گڑگڑائیں تو ایسا کیوں نہ ہوا جب انکے پاس ہماری سختی آئی تو وہ گڑگڑاتے لیکن انکے دل سخت ہوگئے اور ابلیس نے انکے لئے اسے آراستہ کردیا جو عمل وہ کیا کرتے تھے(یعنی ابلیس نے ان کے قلوب میں برائیوں کو اچھا ثابت کرنے کے لئے کمزور دلیلیں دیں اور انھوں نے برائی کو اچھائی مان لیا) تو جب وہ اسے بھول گئے جو نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر شیء کے دروازے کھول دیئے حتیٰ کہ جب وہ اس پر خوش ہوگئے جو انھیں دیا گیا تھا تو ہم نے انکی اچانک گرفت کرلی پھر فوراً وہ حیران رہے گئے(کیونکہ وہ خود کو حق پر سمجھتے تھے یا پھر انھیں خوش حالی کے بعد عذاب آنے کی توقع نہ تھی) تو ظالموں کی جڑ کاٹ دی گئی اور تعریف کا لائق اللہ آقا کائنات ہے(یعنی وہ ہر عیب سے پاک ہے اور پوری کائنات کی محکومی و محتاجی صرف اللہ کے لئے ہے)

آیات الانعام 46۔۔۔67

اے بندے کہہ دے تمہاری کیا رائے ہے اگر اللہ تمہاری سماعت اور آنکھوں کو پکڑ لے اور تمہارے دلوں پر بندش کردے اللہ کے سوا کوئی دوسرا آقا ایسا ہوگا جو اسے واپس لے آئے(یعنی جب کوئی دوسرا آقا نہیں کوئی صاحب قدرت و اختیار نہیں تو پھر اسکے علاوہ کسی اور کو آقائیت و حاکمیت میں کیوں شریک کرتے ہو) غور کر ہم آیتوں کو کیسے صاف صاف بتاتے ہیں پھر وہ منہ موڑ لیتے ہیں(معلوم ہوا آیتوں کی تشریح و تفسیر و تاویل کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ انھیں صاف صاف بتاچکا ہے) اے بندے کہہ دے(یعنی اللہ اپنے بندوں کو تبلیغ کا حکم دے رہا ہے کہ کہہ دے) تمہاری خود کے بارے میں کیا رائے ہے اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک آجائے یا اعلانیہ آجائے تو ان نافرمانوں کے سوا اور کس کو ہلاک کیا جائے گا(معلوم ہوا عذاب میں نافرمان ہی مارے جاتے ہیں اور ہمارے یہاں اکثریت مذہبی لبادے میں نافرمانوں کی ہے) اور ہم رسولوں کو صرف خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بناکر ہی بھیجتے ہیں(معلوم ہوا رسولوں کا کام صرف تبلیغ کرنا ہوتا تشریحی اضافے کرنا نہیں جیسا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ محمد رسول اللہ قرآن مبین پر تشریحی اضافے کرتے ہیں) تو جو(انکے لائے ہوئے پیغام کو) تسلیم

کرے اور(اس پیغام کے مطابق اپنی اور دوسروں کی) اصلاح کرے تو ان پر نہ کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگیں ہونگے اور جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے انھیں اس زیادتی کا عذاب پہنچے گا جو وہ کیا کرتے تھے اے بندے کہہ دے میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے موجود ہیں اور میں غیب نہیں جانتا(معلوم ہوا نبی سمیت کوئی بندہ غیب نہیں جانتا یہ اللہ کا خاصہ ہے خود اللہ اپنی نبیوں کو غیبی خبریں بتاتا ہے اور نبی امتیوں تک پہنچادیتے ہیں جب اللہ نبی کو غیب بتاتا ہے اس کے بعد وہ غیب نہیں رہتا ظاہر ہوجاتا ہے مثلا جنت و جھنم کے بارے میں نبی پر قرآن میں اتارا اور نبی نے ہمیں قرآن پہنچادیا بس اتنا ہی اور جو کوئی یہ سمجھے کہ نبی کو اللہ نے غیب جاننے کی صلاحیت و طاقت دے دی ہے کہ جب چاہتے غیب کا علم حاصل کرلیتے ہوں تو وہ کافر ہے کیونکہ یہ اللہ کا خاصہ ہے معبود کی علامت ہے اور کسی اور کے لئے اسے ماننا شرک ہے) اور میں یہ نہیں کہتا کہ میں کوئی فرشتہ ہوں(یعنی میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں نصیحت کرنے کے لئے فرشتہ ہونا ضروری نہیں)میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہو جو میری طرف ہوئی ہے(یعنی اس کتاب جو اللہ نے میری طرف پہنچائی ہے) اے بندے کہہ دے اندھا اور انکھیارا برابر نہیں ہوسکتا تو کیا تم غور و فکر نہیں کرتے(یعنی غور و فکر نہ کرنے والا اندھا اور غور و فکر کرنے کا انکھیارا ہے یہ دونوں برابر نہیں ہوسکتی لہذا غور و فکر کرو)اور اے بندے اس کے ذریعے(یعنی اس کتاب کے ذریعے جو تمہاری طرف خفیہ طور پر پہنچائی گئی ہے) انھیں ڈرا جو اس بات سے خوف زدہ ہیں کہ انھیں جمع کرکے انکے آقا کے پاس لایا جائے گا انکا اسکے خلاف نہ کوئی مددگار ہوگا نہ کوئی سفارشی ہوگا تاکہ وہ پرہیزگار بنیں اور انھیں مت چھوڑ(یعنی ان سے قطع تعلق مت کر)جو اپنے آقا سے صبح اور شام اسکی رضا کی طلب میں دعا مانگتے ہیں تجھ پر انکا کچھ حساب نہیں ہے اور نہ ہی ان پر تیرا کوئی حساب ہے پھر تو انھیں چھوڑے گا تو تو ظالم ٹھیرے گا اور یوں ہی ہم نے ان میں سے(یعنی بندوں میں سے) بعض کو بعض کے ذریعے آزمائش میں ڈالا تاکہ وہ لوگ کہیں کہ کیا یہ ہیں جن پر اللہ نے ہمارے درمیان احسان کیا ہے(وہ تحقیرانہ انداز میں ایسا کہتے ہیں) کیا اللہ شکر گذاروں کو خوب نہیں جانتا(یعنی شکر گذار کون ہیں یہ اللہ خوب جانتا ہے تم اپنی اٹکل و اندازوں اسکا فیصلہ نہیں کرسکتے) اے بندے جب تیرے پاس وہ آئیں جو ہماری آیتوں کو تسلیم کرتے ہیں تو کہا کر تم پر سلامتی ہو(یعنی اس صورت میں سلام کرنے کا حکم ہے لہذا فرض ہے) تمہارے آقا نے خود پر رحمت کو لازم کرلیا ہے کہ جو بھی تم میں سے کوئی برائی نادانی میں کرے پھر اسکے بعد(موت حاضر ہونے سے پہلے زندگی میں کبھی بھی) توبہ کرے اور اصلاح بھی کرے(یعنی جو برائی اس نے کی ہے اس سے پیدا ہونا والی خرابی کو سدھار بھی لے) تو یقینا وہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اور یوں ہی ہم آیتوں کی تفصیل کرتے ہیں اور یہ اس لئے تاکہ مجرموں کا طریقہ واضح ہو(یعنی اللہ اپنی آیتوں کو تفصیل کرتا ہے کہ اسکو کسی حدیث وغیرہ کی تفصیل کی محتاجی نہیں رہتی اور اس لئے کرتا ہے کہ جرائم کیا ہیں یہ واضح ہوسکیں) اے بندے کہہ دے مجھے روکا گیا ہے کہ میں ان کے تابعداری کروں جن سے تم اللہ کے سوا دعا مانگتے ہو کہہ دے میں تمہارے جذباتوں کی پیروی نہیں کرسکتا ورنہ تو میں گمراہ ہوجاؤں اور میں ہدایت یافتہ نہ رہوں گا اے بندے کہہ دے میں اپنے آقا کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں(یعنی میری باتوں کو بنیاد اللہ کی واضح دلیل

ہے) اور تم اسے جھٹلا چکے ہو میرے پاس وہ نہیں ہے جس کی تم جلد بازی کرتے ہو(یعنی عذاب موعود کی جلدبازی کرتے ہو عذاب لانا میرے بس میں نہیں) فیصلہ صرف اللہ کا ہے(یعنی اللہ کے فیصلے کے سوا کسی کا فیصلہ قابل قبول نہیں قابل عمل نہیں لہذا جو بھی فیصلہ انسان کرے اسے اللہ کی کتاب سے ثابت کرنا ہوگا ورنہ وہ قابل قبول نہیں اور اللہ کے فیصلہ کے سوا کسی کے فیصلے کو دلیل و حجت ماننا کفر وشرک فی الحکم ہے اور اماموں اور مجتھدوں اور مولویوں کی تقلید کرنے والے اسہی وجہ سے کافر و مشرک ہیں کہ وہ لوگ اپنے اماموں و مجتھدوں کے موقف و اجتھاد کو حجت و دلیل مانتے ہیں اورکہتے ہیں کتاب اللہ ہمارے لئے حجت نہیں نعوذباللہ یہ تو مجتھدوں کے لئے حجت ہے یہ اللہ کے حاکمیت میں اماموں اور مجتھدوں کو شریک کرنا ہے یہ کفر و ارتداد ہے) وہ حق بتاتا ہے اور وہ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے(یعنی اللہ کا فیصلہ سب سے بہتر ہے لہذا اسکے سوا کسی کا فیصلہ توجہ کے بھی لائق نہیں) اے بندے کہہ دے اگر میرے پاس وہ ہوتا جسکی تم جلدبازی کرتے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان معاملہ طے ہوجاتا(یعنی عذاب اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں اسکا فیصلہ کرڈالتا) اور اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے اور غیب کی چابیاں صرف اسکے پاس ہے اسکے سوا انکا علم کسی کو نہیں ہے(یہ صاف دلیل ہے کہ اللہ کے سوا کوئی غیب جاننے والا نہیں نہ کسی کو اللہ نے غیب جاننے کی طاقت عطا کی ہے ہاں جو غیبی باتیں اللہ نے نبی کو بتائیں وہ نبی نے ہم تک پہنچادیں اب وہ غیب نہ رہیں ظاہر ہوگئیں بات ختم) اور وہ اسے جانتا ہے جو بھی خشکی اور تری میں ہے اور جو بھی پتہ گرتا ہے وہ اسے جانتا ہے اور زمین کی تاریکیوں میں موجود ہر دانہ اور ہر خشک اور تر ایک صاف صاف بتانے والی کتاب میں موجود ہے اور وہ ہی ہے جو تمہیں رات میں نیند دیتا ہے اور جو تم نے دن میں کمایا اسے جانتا ہے پھر وہ تمہیں اس میں جگاتا ہے تاکہ ایک مقرر مدت پوری ہوسکے(یعنی ان سب طریقوں سے اللہ تمہیں گذارتا ہے تاکہ تمہاری زندگی کی مقررہ مدت تمام ہوسکے) پھر اسہی کی طرف تمہارا لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں اسکی خبر دے گا جو تم عمل کیا کرتے تھے اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ تم پر محافظین بھیجتا ہے(معلوم ہوا اللہ انسانوں کی حفاظت کے لئے مخلوق بھیجتا ہے) حتیٰ کہ جب تم میں سے کسی کے پاس موت آتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے اسے وفات دیتے ہیں اور وہ کوئی کوتاہی نہیں کرتے(یعنی ایسا نہیں کہ غلطی سے کسی اور کی جان نکال لی یا ایک لمحے کی دیر یا جلدی کردی وغیرہ کوئی بھی کوتاہی نہیں کرتے) پھر انھیں اللہ کی طرف لوٹادیا جائے گا جو انکا سچا آقا ہے سن لو فیصلہ صرف اسہی کا حجت ہے(یعنی قانون و اصول اللہ کے سوا کسی کا نہیں چل سکتا اسکے سوا کسی اور کا اصول و فیصلہ حجت ماننا کفر وشرک فی الحکم اور ارتداد ہے) اور وہ سب سے تیز حساب کرنے والا ہے اے بندے کہہ دے کون ہے جو تمہیں خشکی اور تری کے اندھیروں سے نجات دیتا ہے تم اس سے عاجزی اور پوشیدگی سے دعا کرتے ہو کہ اگر وہ ہمیں اس سے نجات دے دے تو ہم ضرور فرمانبردار ہوجائیں گے اے بندے کہہ دے اللہ تمہیں اس سے اور ہر کرب سے نجات دیتا ہے پھر تم شرک کرنے لگ جاتے ہو(یہ انسان کے ناشکرا ہونے کی صاف دلیل ہے) اے بندے کہہ دے وہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے اور تمہارے قدموں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تمہیں فرقوں کا لباس پہنادے اور تم میں سے بعض کو بعض

کی سختی چکھائیں (جیسا کہ ہورہا ہے کہ انسان کی جماعتیں ایک دوسرے کو اختلاف کی بنیاد پر قتل کرتی ہیں اور ان میں عذاب ان پر ہوتا ہے جو ناحق ہوتے ہیں) غور کر ہم آیتوں کی کیسے تفصیل کرتے تا کہ وہ سمجھ سکیں (یعنی اللہ آیتوں کی اتنی تفصیل کرچکا ہے کہ سمجھنے والا اسے سمجھ لے لہذا قرآن سمجھنے کے لئے کسی حدیث یا فقیہ کے اجتہاد کی ضرورت نہیں) اور تیری قوم نے اسے (یعنی قرآن حکیم کو) جھٹلادیا حالانکہ وہ حق ہے کہہ دے میں تم پر نگران نہیں ہوں (یعنی میں تمہیں زبردستی اسلام قبول نہیں کرواسکتا) ہر خبر کے لئے ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب تم یقین کرلوگے (کہ اللہ کی باتیں سچی ہیں)

آیات الانعام 68 ---- 73

اور اے بندے جب تو انھیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں نکتہ چینی کرتے ہیں (یعنی آیتوں میں اعتراض کرنا مثلا اپنے مذہب کا دفاع کرنے کے لئے) تو انھیں نظر انداز کردے حتی کہ وہ اسکے سوا دوسری بات میں مشغول ہوجائیں اور اگر ابلیس تجھے بھلادے (کہ ان لوگوں کے ساتھ ایسی حالت میں نہیں رہنا ہے) تو یاد آنے پر ان نافرمانوں کے ساتھ مت بیٹھ (یعنی انکے ساتھ مت رہنا) اور پرہیزگاروں پر انکا کوئی حساب نہیں ہے لیکن نصیحت ہے تاکہ وہ نیک بنیں (یعنی انکا حساب پرہیزگار نہیں دیں گے لیکن وہ انھیں نصیحت کریں گے تاکہ وہ پرہیزگار بنیں) اور اے بندے انھیں چھوڑدے جنھوں نے اپنے دین کو اہمیت نہ دی اور دنیاوی زندگی نے انھیں دھوکہ دیا اور اس سے (یعنی دین اسلام کے ذریعے) انھیں نصیحت کر کہ نفس کو اس کی کمائی کے بدلے روک لیا جائے گا (یعنی اسکی کمائی برائی کے بدلے اخروی بھلائی سے روک لیا جائے گا) اسکا اللہ کے خلاف نہ کوئی مددگار ہوگا نہ ہی کوئی سفارشی ہوگا اور اگر وہ سب کچھ فدیہ کے طور پر دے دے تو اس سے وہ قبول نہ کیا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنھیں انکی کمائی کے بدلے روک لیا جائے گا انکے لئے گرم مشروب اور المناک عذاب ہوگا کیونکہ وہ انکار کیا کرتے تھے اے بندے کہہ دے کیا ہم اللہ کے سوا اس سے دعا مانگیں جو نہ ہمیں نفع دے سکتا ہے نہ ضرر دے سکتا ہے (اور اللہ کے سوا کوئی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا سب اسکی کٹ پتلیاں ہیں سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے) اور ہم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائیں جب کہ اللہ ہمیں ہدایت دے چکا ہے اسکی طرح جس پر زمین میں بڑے سرکش غالب آگئے ہوں وہ حیران ہو اسکے ساتھی بھی ہوں جو اسے ہدایت کی طرف بلارہے ہوں کہ ہمارے پاس آجا (یعنی ہماری رہنمائی ہوچکی ہے پھر بھی ہم اللہ کے سوا کسی سے دعا کریں تو ہم اس شخص کی طرح متردد ہیں) اے بندے کہہ دے اصل ہدایت اللہ کی ہدایت ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم آقائے کائنات کے حوالے ہوجائیں (یعنی ہمیں یہ حکم ہے کہ ہم اس ذات کے غلام و نیازمند بن جائیں جو پوری کائنات کی حاکم و مدبر ہے) اور یہ کہ قرآن کا درس قائم کرو اور اس سے ڈرو اور وہ ہی ہے جسکی طرف تمہیں جمع کرکے لیجایا جائے گا اور وہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو برحق تخلیق کیا (یعنی بے کار تخلیق نہیں کیا) اور جس دن وہ کہے گا ہوجا تو وہ ہوجائے گا اسکا قول سچ ہے اور جس دن بگل میں پھونکا جائے گا اختیار صرف اسکے پاس ہوگا جو غائب و حاضر کو جاننے والا ہے اور وہ حکمت والا باخبر ہے

آیات الانعام 74۔۔۔90

اور جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر کو کہا کیا تو بتوں کو آقا بناتا ہے(یعنی تو خود کو ان بتوں کا محکوم و محتاج مانتا ہے) میں تجھے اور تیری قوم کو صاف گمراہی میں دیکھ رہا ہوں اور یوں ہی ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت دیکھاتے تھے(یعنی اسے چاند تارے و سورج دیکھاتے تھے جس سے وہ حق کی تلاش کرتا حق تک پہنچنے کے لئے اجتھاد و استدلال کرتا)اور یہ اس لئے کہ وہ یقین کرے تو جب اس پر رات چھاگئی تو اس نے ایک تارہ دیکھا اس نے کہا یہ میرا رب ہے(یعنی اپنی اجتھادی و فکری غلطی سے اسے رب مان لیا) پھر جب وہ غروب ہوگیا تو اس نے کہا میں غروب ہونے والوں کو پسند نہیں کرتا(یعنی جب وہ غروب ہوگیا تو انھیں اپنی اجتھادی غلطی کا علم ہوا کہ جو غروب ہوجائے وہ رب و آقا نہیں ہوسکتا) پھر جب اس نے چمکتا چاند دیکھا تو اس نے کہا یہ میرا رب ہے پھر جب وہ غروب ہوگیا تو اس نے کہا اگر میرا آقا مجھے رہنمائی نہ کرتا تو ضرور میں غلطی کا شکار ہوجاتا(یعنی جب ان پر تارے کی حقیقت کھل گئی وہ انھوں نے اجتھاد کیا کہ چاند میرا رب ہے ظاہر وہ تاروں سے بڑا اور جگمگاتا ہوا نظر آتا ہے جب وہ غروب ہوا تو انھوں نے غلطی سے رجوع کیا) پھر جب اس نے چمکتا سورج دیکھا تو اس نے کہا یہ میرا رب ہے یہ بہت بڑا ہے(یعنی سورج کو دیکھ کر اسے رب مان لیا اور اسکی تعریف بھی کی) پھر جب وہ غروب ہوگیا(اور وہ سورج کے رب ہونے کے منکر ہوگئے) تو اس نے کہا اے میرے لوگوں جس کو تم شریک بناتے ہو میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے میں نے اپنی ذات کو ہر باطل سے الگ ہوکر اس ہستی کے تابع کردیا جس نے آسمانوں اور زمین کو بے مثال سابق تخلیق کیا ہے اور میں مشرک نہیں ہوں(یعنی میں برحق آقا کے ساتھ کسی شیء کو شریک نہیں کرتا اور میں اسی کا پابند و محتاج ہوں)اور اسکی قوم نے اس سے مناظرہ کیا تو اس نے کہا کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں مناظرہ کررہے ہو حالانکہ وہ مجھے ہدایت دے چکا ہے(یعنی جس کے پاس ہدایت ہوتی ہے اس سے بلا وجہ کی بحث نہیں ہوتی اسکی بات تسلیم کی جاتی ہے)اور میں ان سے نہیں ڈرتا جنھیں تم شریک بناتے ہو مگر یہ کہ میرا آقا کچھ چاہے میرے آقا کا علم ہر شیء کو گھیرے ہوئے ہے تو کیا تم نصیحت نہیں لیتے اور میں اس سے کیسے ڈروں جس کو تم نے شریک بنایا حالانکہ تم خوف نہیں کرتے کہ تم نے اللہ کے ساتھ اسے حصے دار بناڈالا ہے جس کے بارے میں اس نے تم پر کوئی دلیل نازل نہیں کی(یعنی دوسرے عقلی پہلو سے دیکھا جائے تو جب تم شرک کرکے نہیں ڈر رہے تو میں تمہارے جھوٹے آقاؤں سے کیسے ڈروں) تو کونسا فریق امن کا زیادہ حقدار ہے اگر تم یقین کرو(ظاہر ہے امن کا حقدار وہی فریق ہے جو سچے آقا کو مانتا ہے اسے خوف نہیں ہونا چاہئے) جنھوں نے تسلیم کیا اور اپنے ایمان کے ساتھ زیادتی کو شامل نہ کیا(یعنی اپنے ایمان کے ساتھ کفر کو شامل نہ کیا کیونکہ ایمان کے ساتھ کفر کے سوا کوئی زیادتی شامل نہیں ہوتی جو ایمان میں خلل پیدا کردیتی ہو) یہ وہ لوگ ہیں انکے لئے امن ہے اور وہ ہدایت پر ہیں(یعنی مومنین ہی امن میں رہنے کے لائق ہیں کیونکہ امن انکے لئے ہیں باقی کافروں پر دنیا و آخرت میں لعنت و عذاب ہے) اور یہ ہماری دلیل ہے جو ہم نے ابراہیم کو اسکی قوم کے خلاف دی تھی ہم جس کے چاہتے ہیں درجات بڑھاتے ہیں یقینا تیرا آقا حکمت والا وسیع علم والا ہے اور ہم نے اسے اسحاق

ویعقوب دیئے سب کو ہم نے رہنمائی کی اور پہلے ہم نے نوح کی رہنمائی کی تھی اور اسکی اولادوں میں سے داود و سلیمان و ایوب و یوسف و موسی وہارون کو بھی اوریوں ہی ہم نیکوں کو بدلہ دیتے ہیں اور زکریا اور یحیی اور عیسی اور الیاس کی بھی یہ سب ہی نیک تھے اور اسماعیل اور یسع اور یونس اور لوط کی بھی ان سب افراد کو ہم نے جہان والوں کو برتری دی ہے(یعنی ان اٹھارہ انبیاء کو اللہ نے سارے جہان پر فضیلت دی ہے اور سارے جہان میں نبی محمد بھی شامل یہ سب محمد رسول اللہ اور دیگر انبیاء سے افضل ہیں انھیں افاضیل العالمین کہتے ہیں) اور وہ آپس میں آباء اور اولاد اور بھائی ہیں اور ہم نے انھیں چنا اور ہم نے انھیں ہدایت دی درست راستے کی یہ اللہ کی ہدایت ہے جس کے ذریعے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے(یعنی ان اٹھارہ انبیاء کو جو اللہ نے ہدایات دی ہیں وہ اللہ کی ہدایات ہیں جسے ہمیں اخذ کرنا چاہئے) اور اگر وہ انبیاء بھی شرک کرتے تو ضرور انکے کئے اعمال برباد ہوجاتے(یعنی شرک انبیاء سے بھی ممکن ہے ورنہ اللہ ایسا جملہ نہ بولتا اور معلوم ہوا مشرکوں کے اعمال بے کار ہیں) یہ وہ ہیں جنھیں ہم نے الھامی کتاب اور شریعت اور نبوت دی تھی تو اگر وہ لوگ اسکا انکار کرتے تو ہم اسکی نگرانی دوسری ایسی قوم کو دے دیتے جو اسکی منکر نہ ہوتی(یعنی اگر یہ انبیاء کتاب و شریعت جو انھیں دی تھی انکا انکار کرتے تو اللہ ان سے نبوت سلب کرکے دوسروں کو دے دیتا جو اسکے منکر نہ ہوتے) انھیں اللہ نے ہدایت دی ہے لہذا اے بندے انکی ہدایات کی پیروی کر(یعنی ان انبیاء کو جو اللہ نے ہدایات دی ہیں جو کہ اللہ قرآن میں تفصیل سے بتاچکا ہے انکی پیروی کرو جو خصوصا انبیاء کے واقعات میں مندرج ہیں) کہہ دے میں تم سے اس پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا(یعنی قرآن کی تبلیغ پر میں تم سے کوئی عوض مثلا مال و دولت عزت و شہرت ورشتہ و عورت نہیں مانگتا) وہ تو صرف جہان کے لئے نصیحت ہے(یعنی قرآن نصیحت کے سوا کچھ نہیں لہذا قرآن مجید وظیفہ و منتر نہیں ہے کہ کوئی آیت پڑھ کر پھونکنے سر کا درد دور ہوجاتا ہو یا کوئی بیماری یا مشکلات و پریشانی دور ہوجاتی ہوں ایسا عقیدہ آیتوں کا انکار اور شرک فی الحکم ہے خیر قرآن نصیحت و ہدایت کے سوا کچھ نہیں)

آیات الانعام 91۔۔۔94

اور انھوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسی کرنی تھی(یعنی انھوں نے اللہ کو وہ مرتبہ و رتبہ نہ دیا اس کے لئے وہ قربانی نہ دی جو انھیں اللہ کے مطابق دینی چاہئے تھی) جب انھوں نے کہا اللہ نے کسی بشر پر کچھ نہیں اتارا اے بندے کہہ دے وہ الھامی کتاب کس نے اتاری تھی جو موسی لایا تھا جو نور ہدایت تھی انسانوں کے لئے تم اسے چند کاغذوں میں کرکے رکھتے ہو جسے تم پیش کرتے ہو اور بہت سا حصہ چھپالیتے ہو(اور انھیں پیش نہیں کرتے) حالانکہ تمہیں وہ سیکھایا گیا ہے جو تم اور تمہارے بڑے نہ جانتے تھے(یعنی تمہارے اسلاف کے پاس کتاب اللہ موجود نہ تھی تو وہ جاہل تھے اور تم تو عالم ہو) کہہ دے اللہ ہی نے (اتاری تھی) پھر انھیں انکی نکتہ چینی میں غافل چھوڑدو اور یہ کتاب ہے ہم نے اسے اتارا ہے مبارک ہے اپنے سے پہلی والی (کتاب) کو سچ مانتی ہے اور اس لئے تاکہ تو مرکزی شھر(یعنی ایسا شہر جہاں مختلف مقامات اور شہروں سے لوگ آتے جاتے ہوں مثلا پاکستان میں کراچی) اور جو لوگ اسکے اطراف میں ہیں(یعنی مرکزی شہر کے

اطراف میں جو بھی جتنی لوگوں ہیں) انھیں ڈرادے(یعنی اللہ نے قرآن مجید کو اس لئے نازل کیا ہے تاکہ ہم ہر مرکزی شہر اور اس کے اطراف کے جتنے بھی لوگ ہیں انھیں نصیحت کریں اس میں سارے انسان شامل ہوگئے) اور جو آخرت پر یقین کرتے ہیں وہ اسے(یعنی قرآن مجید کو) مانتے ہیں اور وہ اپنے درس قرآن کی محافظت کرتے ہیں(یعنی جسطرح اللہ نے قرآن مجید کے دروس کو قائم کرنے کا حکم دیا ہے اسکی پابندی کی جائے) اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر الزام لگادے(یعنی اللہ پر دین میں ایسی بات کہہ جس کے بارے میں اسکے پاس کوئی آیت نہ ہو) یا وہ کہے میرے طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ اسکی طرف کوئی وحی نہ کی گئی ہو(مثلا اپنے لئے جھوٹی نبوت کا دعوی کرے) اور جو کہے جلد ہی میں اسکی مثل ایجاد کروں گا جو اللہ نے نازل کیا ہے(یعنی وہ یہ دعوی کرے کہ وہ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کی طرح میں بھی ایجاد کرسکتا ہوں تو اس سے بڑا ظالم کون ہوگا) اور کاش کہ تو دیکھتا جب نافرمان موت کی سختیوں میں ہوتے ہیں اور ملائکہ اپنے ہاتھوں کو دراز کئے ہوتے ہیں نکالو اپنے نفوس کو آج کے دن تمہیں ذلت کی سزادی جارہی ہے(یعنی وہ سزا جو انھیں مرتے وقت ہورہی ہے) کیوں کہ تم اللہ پر بے بنیاد باتیں کرتے تھے اور تم اسکی آیتوں سے ہٹدھرمی کرتے تھے اور(حساب کے دن اللہ ان سے کہے گا) تم ہمارے پاس اکیلے آگئے جسطرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ تخلیق کیا تھا(یعنی تم ہمارے پاس اکیلے ہی آئے ہو اسی خلقت و بناوٹ پر جس پر ہم نے تمہیں تخلیق کیا تھا) اور تم نے وہ اپنی پیٹھوں کے پیچھے چھوڑدیا جو تم نے کمایا تھا(یعنی مال و دولت عزت و شہرت سلطنت و سطوت جو بھی کمایا وہ دنیا میں چھوڑدیا اور اکیلے آئے ہو) اور ہم تمہارے ساتھ تمہاری سفارشی نہیں دیکھ رہے جن کے بارے میں تمہارا گمان تھا کہ وہ تمہارے معاملے میں شریک بنیں گے جو تم گمان کیا کرتے تھے(یعنی تمہارے وہ عقیدے جس کی تمہارے پاس کوئی قطعی دلیل نہ تھی بس گمان تھا وہ سب) وہ تمہارے درمیان ختم ہوگیا اور وہ تم سے گم گیا(یعنی ان سب سے کا جھوٹا ہونا تم پر عیاں ہوگیا اور تم سے وہ سب دور ہوگئے)

آیات الانعام 95 ۔۔۔ 105

یقینا اللہ دانے اور گھٹلی کو چیرنے والا ہے وہ جاندار کو مردہ سے نکالتا ہے(مثلا ایک منی کے قطرے سے حیوان و انسان بناڈالتا ہے جو ظاہرا بے جان ہوتا ہے) اور بے جان کو جاندار سے نکالنے والا ہے(مثلا انڈا) یہ اللہ ہے تو تمہیں کہاں سے دھوکہ دیا جارہا ہے(یعنی اللہ اتنا صاحب قدرت ہے تو تمہیں کہاں سے اس کے شریک و اس کے ساتھ کفر کے حلال ہونے کا دھوکہ ہورہا ہے) صبحوں کو ظاہر کرنے والا اور اس نے رات کو سکون اور شمس و قمر کو شمار کیا ذریعہ بنایا(یعنی ان کے ذریعے ہم دن و رات کی مقدار اور اوقات طے کرتے ہیں اور دنوں کی تعداد کا حساب رکھتے ہیں) یہ غالب وسیع علم والے کا مقرر کرنا ہے(یعنی یہ قانون فطرت غالب خوب علم والی ذات کا مقرر کردہ ہے) اور وہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے تاروں کو قائم کیا ہے تاکہ تم تری و خشکی کے اندھیروں میں ان سے رہنمائی لے سکو(یعنی اندھیروں میں راستوں کی رہنمائی تاروں سے لی جاتی ہے اور ان کے قیام کی وجہ تمہارا یہ فائدہ ہے) یقین کرنے والوں کے لئے ہم تفصیل کرچکے ہیں(یعنی

یہ تفصیل ان کے لئے مفید نہیں جو یقین کرنا نہیں چاہتے) اور وہ ہی ہے جس نے تمہیں ایک نفس کے مطابق تخلیق کیا (یعنی تم سب انسانوں کو ایک ہی قسم ادراک و نفسیات کے مطابق تخلیق کیا ہے) تو ایک دائمی جائے قرار ہے اور ایک عارضی جائے قرار ہے (دائمی جائے قرار آخرت کا گھر اور عارضی جائے قرار دنیا کا گھر ہے) سمجھنے والوں کے لئے ہم آیتوں کی تفصیل کر چکے ہیں (یعنی اللہ اپنی آیتوں کی تفصیل و تشریح کر چکا ہے اسکی کسی تشریح کی ضرورت نہیں یہ اس لئے تاکہ سمجھنے والے سمجھیں) اور وہ ہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس نے ہر شیء کی نباتات نکالی (یعنی ہر وہ شیء جس کی نباتات نکلتی ہے ہم نے بارش برسا کر اسے نکالا) پھر ہم نے اس سے ہریالی نکالی جس سے ہم ڈھیر کی صورت میں دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے درختوں کو جن کے شگوفے میں پختہ کھجوروں سے بھرے ہوئے گچھے ہوتے ہیں جو قریب ہوتے ہیں اور باغات نکالے انگوروں اور انار کے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور بعض نہیں ملتے غور کرو اسکے پھل کی طرف جب وہ پھل دے اور اسکے تام ہونے کی طرف یقینا اس میں تسلیم کرنے والوں کے لئے دلیلیں موجود ہیں (یعنی یہ جو اللہ نے دلیلیں دی ہیں وہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ موجود ہے ورنہ ایسی منظم و باقاعدہ تخلیقات جو کائنات میں اتنی فوائد کی حاملین ہیں اور جنکے بغیر پوری دنیا میں زندگیاں باقی نہ رہیں اور قبرستان بن جائے لیکن وہ سب ایک منظم قانون و اصول کے مطابق روزانہ ہی جاری ہیں انکی چال چلن میں بے قاعدگی نہیں پائی جاتی اور اتفاق سے وجود میں آنے والی اشیاء ہر وقت منظم اصول و ضوابط کے مطابق اپنا کردار ادا نہیں کرتیں مثلا اگر تم کسی جنگل میں جاؤ اور دیکھ کہ ایک ٹہنی درخت سے الگ گری ہوئی تو انسان یہ گمان کرسکتا ہے کہ درخت ٹوٹ کر گر گئی ہوگی لیکن اگر وہیں جنگل بیابان میں ایک مجسمہ تراشہ ہوا رکھا ہو تو اسے یقین ہوجائے گا کہ یہاں پہلے انسان موجود تھے یا آس پاس انسانوں کی بستیاں ہیں جنھوں نے یہ مجسمہ بنایا ہے اور وہ کبھی یہ گمان نہیں کرسکتا کہ یہ مجسمہ خود بخود ترش گیا اور ایک صورت انسانی یا حیوانی وجود میں آگئی کیونکہ یہ کام کرنے کے لئے کسی ماہر فن ہونا ضروری ہے جو اپنی مہارت سے اسے انجام دے یہ اسکی مہارت کا شاہکار ہے یوں ہی یہ بارش کا زمین سے پیدا ہونا پھر اسکا بادل بن جانا اور ایک سرور افزا موسم پیش کرنا اور صرف مخصوص مقامات پر برسنا اور پھل و پھول و نباتات و کھیت پیدا کرنا جن کے بغیر انسان و جانور کا زندہ رہنا ناممکن ہے اور نافرمانوں پر بطور عذاب برسنا پھر واپس اسکا بخارات بن کر بادل بن جانا یوں ہی اسکا دائرہ جاری ہے جس کی وجہ سے حیات باقی ہے یہ سسٹم و نظم و ضبط خود سے نہیں بن سکتا بلکہ یہ کسی ماہر و خلاق کا انوکھا شاہکار ہے ورنہ انکار کرنے والے خود بنا کر دیکھا دیں کیونکہ جو شیء بغیر ماہر کے خود ہی وجود میں آگئی ہو اس سے وہ شیء بہتر ہوتی ہے جو ماہر اپنی مہارت و منصوبہ بندی سے بنائے یہ منکر سائنس کو اپنا رب ماننے والے خود سے بنا کر دیکھادیں بلکہ وہ تو کسی مرے ہوئے کیڑے کو زندہ تک نہیں کرسکتے اور انکا خالق وہی اللہ ہے اور یوں ہی اللہ نے تاروں اور رات کو سکون اور گھٹلی کو چیرنے وغیرہ کی دلیلیں دیں جو اللہ کے وجود اور اسکے اکیلے خالق اور آقا ہونے پر صاف دلیل ہیں جو عقل استعمال کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں) اور انھوں نے اللہ کے لئے جنوں کو حصہ دار بنا لیا حالانکہ اس نے ہی تو انھیں تخلیق کیا ہے (تو مخلوق خالق کی خصوصیات میں کیسے شریک ہو سکتی ہیں) اور

انھوں نے اسکے لئے بے یقینی دلیل کے بیٹے اور بیٹیاں تراش لیں وہ پاک ہے اور ان باتوں سے بلند ہے جو وہ کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کو ایجاد کرنے والا اسکی کہاں سے اُولاد ہوگی حالانکہ اسکی کوئی شریک حیات نہیں ہے اور اس نے ہر شی ء کو تخلیق کیا ہے(یعنی جب اللہ ہر شی ء کا خالق ہے کوئی دوسری شی ء اسکا بیٹا یا بیٹی کیسے ہو سکتی ہے کیونکہ والد اپنی اولاد کو جنتا ہے لیکن خالق نہیں ہوتا) اور وہ ہر شی ء کا خوب علم رکھتا ہے وہ اللہ تمہارا آقا ہے اس کے سوا کوئی تابعداری کے لائق نہیں ہے(یعنی اللہ کے سوا کوئی بھی ایسا نہیں جسکا محکوم و محتاج بنا جائے) ہر شی ء کا خالق ہے لہذا اسکے تابع ہو کر رہو(یعنی اسکے محکوم و محتاج بن کر رہو) اور وہ ہر شی ء پر نگران ہے آنکھیں اسکا ادراک نہیں کر سکتیں(یہ آیت بات کی دلیل ہے کہ اللہ کوئی آنکھ دیکھ نہیں سکتی محسوس نہیں کر سکتیں دنیا و آخرت کی شرط لگائے بغیر اللہ یہ اصول بتایا ہے) اور وہ آنکھوں کا ادراک کرتا ہے(یعنی ہر طرح سے ادراک کرتا ہے اپنی علم سے اپنی قدرت و بصارت سے) اور وہ باریکی والا باخبر ہے تمہارے پاس تمہارے آقا کی طرف سے بصیرتیں(یعنی صاف دلیلیں آچکی ہیں) آچکی ہیں تو جو غور کرے گا تو وہ اسکے فائدے کے لئے ہوگا اور جو اس پر اندھا ہو جائے گا تو وہ اسکے خلاف ہی ہوگا(یعنی جو اللہ آیتوں میں غور و فکر نہیں کرے گا تو اسکا وبال اسہی پر ہوگا) اور میں تم پر زبردستی کرنے والا نہیں ہوں(یعنی اللہ کیطرف سے تم کو چھوٹ ہے کہ تم جو چاہو کرو لیکن اگر تم قرآن مجید میں غور نہ کرو گے تو اللہ تمہیں روکے گا نہیں ہاں اسکی سزا ملے گی) اور یوں ہی ہم آیتوں کی تفصیل کرتے ہیں(قرآن مجید کو تفصیل کی ضرورت نہیں اللہ اسکی تفصیل کر چکا ہے) اور یہ اس لئے کہ وہ کہیں کہ تو نے (کہیں سے) پڑھا ہے(یعنی ہم نے آیتوں کو اتنی تفصیل سے بتایا ہے کہ منکر اللہ کی رسول پر اعتراض کریں کہ اس نے کہیں سے تعلیم حاصل کی ہے ورنہ یہ اپنے پاس سے اتنا کیسے بتا سکتے ہیں) اور ہم ضرور اسکی تشریح کرتے ہیں یقین کرنے والوں کے لئے

آیات الانعام 106 ۔۔۔ 117

اے بندے تیرے رب کی طرف سے جو کتاب تیری طرف وحی کی گئی ہے اسکی پیروی کر(یعنی پیروی اللہ کی کتاب کی ہے کیونکہ) اس کے سوا کوئی تابعداری کے لائق نہیں ہے(اور اللہ کے علاوہ کسی کی تابعداری کرنا اسے اللہ کی حاکمیت میں شریک کرنا ہے) اور مشرکین کو نظر انداز کر دو(یعنی انھیں انکے حال پر چھوڑ دو) اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تجھے ان پر نگران مقرر نہیں کیا(یعنی اے بندئے مومن تو ان مشرکوں پر نگران نہیں ہے کہ زبردستی انھیں شرک چھڑوائے) اور تو ان پر محافظ مقرر نہیں ہے جن سے وہ لوگ اللہ کے سوا دعا مانگتے ہیں انھیں برا مت بولو کہ وہ دشمنی میں بے یقینی دلیل اللہ کی توہین کریں گے(یعنی وہ کردار جو نیک مشھور ہیں اور حقیقت میں انکا وجود ثابت نہیں مثلا رابعہ بصری یا واقعی میں انکا وجود تو تھا اور وہ برے لوگ تھے لیکن اب وہ نیک مشھور ہیں لیکن لوگ ان سے دعائیں مانگتے ہیں تو انھیں ان سے دعا مانگنے والوں کے سامنے برا مت کہو کیونکہ وہ دشمنی میں اللہ کی توہین کریں گے) یوں ہی ہم نے ہر جماعت کے لئے انکے عمل کو آراستہ کر دیا ہے(یعنی سارے فرقے اپنے اعمال کو اچھا سمجھتے ہیں اور بے دلیل دشمنی میں اللہ کی توھین

کرتے ہیں جیسا کہ ہوتا ہے جیسے کسی فرقے کو حق سمجھایا جائے اور تعصب و اپنے اسلاف کی بندگی و تابعداری میں آپے سے باہر ہوجاتے ہیں اور اللہ کے فیصلے کی توہین کرکے اس کی توہین کرنے لگ جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ ہی حق پر ہیں) پھر انکے آقا ہی کیطرف انکا لوٹنا ہے پھر وہ انھیں ان سب باتوں کی خبر دے گا جو وہ کیا کرتے تھے اور انھوں نے زور لگا کر اللہ کی قسمیں لیں کہ اگر کوئی کرشمہ انکے پاس آئے گی تو وہ اسے تسلیم کرلیں گے اے بندے کہہ دے سارے کرشمے اللہ کے پاس ہیں اور تمہیں کیا شعور کہ جب وہ انکے پاس آئے گا تو بھی وہ تسلیم نہیں کریں گے (یعنی کرشماتی معجزات اگر بھیج بھی دیئے جائیں تب بھی یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے ۔ معلوم ہوا نبی کے پاس کوئی اسطرح کا کوئی کرشماتی معجزہ نہیں تھا جو موسی و عیسی وغیرہ انبیاء کے ہاتھوں پر اللہ نے ظاہر کئے مثلا چاند کا شق ہونا وغیرہ کو محمد رسول اللہ کی طرف منسوب ہے اور نہ ہی نبی ہونے کے لئے انکا ہونا ضروری ہے اسطرح کا معجزہ حضرت اسماعیل اور ابراہیم اور اسحاق اور لوط اور یونس اور شعیب وغیرہ انبیاء سے ثابت نہیں اسطرح کے معجزہ عارضی وجود رکھتے ہیں مثلا اگر کوئی منکر حضرت موسی و عیسی کے کرشماتی معجزات کا انکار کردے کہ میں تو خود ان معجزوں کو نہیں دیکھا تو یہ اسکے لئے موقع بن سکتا ہے کیونکہ وہ معجزات ختم ہوگئے اور نبی محمد کو اللہ نے مستقل اور باقی رہنے والا عقلی معجزہ دیا وہ ہی قرآن مجید جو اس بات پر معجزہ ہے کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی اور سے صادر نہیں ہوسکتا) اور ہم انکے دل اور انکی آنکھیں (حق بات سے) پلٹ دیتے ہیں جسطرح کہ وہ پہلی مرتبہ ایمان نہ لائے تھے اور ہم انھیں انکی طغیانی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتے ہیں اور اگر ہم انکی طرف ملائکہ اتارتے اور بے جان ان سے کلام کرتے اور ہم ان پر ہر شیء کو جمع کرکے انکے سامنے لے آتے پھر بھی وہ تسلیم نہیں کرتے (یعنی اسطرح کے کرشمے بھی دیکھادیتے تب بھی وہ حق کو تسلیم نہ کرتے کہہ دیں گے کہ جادو ہے) مگر یہ کہ اللہ چاہے اور ان میں سے اکثر جہالت کرتے ہیں اور یوں ہی ہم نے ہر نبی کے لئے جنوں اور انسانوں میں سے بڑے سرکش افراد کو دشمن قائم کیا وہ ایک دوسرے کو خفیہ طور پر فریب آمیز کلام پہنچاتے تھے (یعنی آپس میں ایک دوسرے سے ایسا کلام کرتے ہیں یا پیش کرتے ہیں جو لوگ کو حق سے بھٹکانے میں فریب آمیز ثابت ہو مثلا رسول کے نام پر جھوٹی حدیثیں گھڑدیں کہ رسول نے اسے حرام بولا ہے یا حلال بولا ہے اور اسے پھیلادیا یا کتابوں میں لکھ دیا اور لوگ اس بات کو بے تحقیق قطعی تسلیم کرلیں جیسا کہ لوگوں بلکہ جاہل مولویوں کی عادت ہے کیونکہ اس پر رسول کے نام کی مہر لگائی ہے وغیرہ) اور اگر تیرا آقا چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو انھیں اور انکی گھڑی ہوئی باتوں کو چھوڑدے اور یہ اس لئے تاکہ جو آخرت کو تسلیم نہیں کرتے انکے دل انکی طرف مائل ہوں (یعنی ہم نے انھیں یہ فریب آمیز کلام پہنچانے کی توفیق اس لئے دی ہے کہ جو آخرت کا لحاظ رکھ کر زندگی نہیں گذارتے وہ اس کلام سے متاثر ہوں اور قبول کرکے گمراہ ہوں) اور تاکہ وہ اس سے راضی ہوں اور تاکہ وہ اسے حاصل کریں جو وہ حاصل کرنے والے ہیں (یعنی ایسے لوگ اپنی برائی کے انجام کو بھی پہنچیں جو وہ حاصل کرنے والے ہیں) تو کیا میں غیر اللہ کو حاکم بنالوں حالانکہ وہ ہی تو ہے جس نے تمہاری طرف تفصیل شدہ کتاب اتاری ہے (یعنی اللہ کے سوا کوئی حق و باطل کا حاکم نہیں ہے تو کیا میں کسی اور کے حاکم بنالوں جب کہ اللہ تعالی نے ہماری طرف تفصیل شدہ کتاب اتاردی ہے جس

میں ہر حق و باطل کی تفصیل اچھی طرح ہوچکی ہے اور اس نے ہمیں کسی اور حاکم بنانے سے غنی کردیا ہے) اور جنھیں ہم نے الہامی کتاب دی ہے وہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ تیرے آقا کی طرف سے برحق اتاری ہوئی ہے لہذا شک مت کرنا اور تیرے آقا کی باتوں کی سچائی اور عدالت میں مکمل ہیں اسکی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا (یعنی اللہ کا کلام بلکل واضح و مکمل ہے اسکے ظاہری معنی کو بدلنے کا اختیار کسی کے پاس نہیں ہے) اور وہ سننے والا خوب علم والا ہے اور اے بندے جو زمین ہیں ہیں اگر تو ان کی اکثریت کی اطاعت کرے گا تو وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکادیں گے (یعنی اہل زمین کی اکثریت ہمیشہ گمراہ کافروں کی رہے گی) وہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور وہ صرف اندازے لگاتے ہیں (یعنی اہل زمین کی اکثریت اپنے افکار پر کوئی قطعی دلیل نہیں رکھتی وہ تو بس سنی سنائی اور لکھی لکھائی باتوں کو قبول کرلیتے ہیں اور اندازے لگاکر عقیدے بناتے ہیں اور یہ مشاہداتی حقیقت ہے اور اللہ کے بڑے شکر گذار بندے قلیل ہیں) یقینا تیرا آقا اسے خوب جانتا ہے جو اسکے راستے سے گمراہ ہے اور وہ ہدایت یافتہ کو خوب جانتا ہے (تو ہدایت یافتہ کون ہے اسکی پہچان اللہ کے کلام سے ہوگی کہیں اور سے نہیں کیونکہ حق باطل کا حاکم اللہ ہے)

آیات الانعام 118 ۔۔۔ 135

تو اگر تم اسکی آیتوں کو تسلیم کرتے ہو تو اس میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام ذکر کیا گیا ہو اور تمہیں کیا پریشانی ہے کہ تم اس میں سے نہیں کھاتے جس پر اللہ کا نام ذکر کیا گیا ہو حالانکہ جو بھی اس نے تم پر حرام کیا ہے اسکی تفصیل کردی ہے (یہ آیت اس بات کو واضح دلیل ہے کہ ہر حرام کی تفصیل اللہ نے وحی میں کردی ہے جس شیء کے حرام ہونے کی تفصیل وحی میں مذکور نہیں وہ حرام نہیں وہ اپنے اباحت اصلیہ جو اباحت شرعیہ بھی ہے اس پر باقی ہے یہ قیاس کا رد ہے) مگر جس پر تم مجبور ہوجاؤ (یعنی وہ حرام شیء تم پر معاف ہے جس کے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہ ہو وہ مستثنی ہے) اور یقینا بہت سارے اپنے جذبات کی وجہ سے بے یقینی دلیل کے گمراہ کرتے ہیں (یعنی لوگوں کو باطل کی دعوت دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ حق پر ہیں جب کہ ان کے پاس کوئی قطعی دلیل نہیں ہوتی وہ صرف انکے تخیلات و اوہام ہوتے ہیں) یقینا تیرا آقا ہدایت یافتہ لوگوں کو جانتا ہے اور گناہ کے ظاہر اور اسکے باطن کو چھوڑدو (یعنی گناہ کے ظاہری اور باطنی ہر پہلو کو چھوڑدو) یقینا جو گناہ وہ کماتے ہیں جلد انھیں اسکا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کمایا کرتے تھے اور اس میں سے مت کھایا کر جس پر اللہ کا نام ذکر نہ کیا گیا ہو (یعنی ایسی چیز کھانا حلال نہیں جس پر اللہ کا نام ذکر نہ کیا گیا ہو اور اگر کسی نے ذکر نہیں کیا تو خود اللہ کا نام لے کر کھالو) اور یہ نافرمانی ہے اور بڑے سرکش اپنے ساتھیوں کو خفیہ طور سے بات پہنچاتے ہیں تاکہ وہ تم سے بحث کرسکیں (یعنی اپنے ساتھیوں کو بڑے نافرمان لوگ خفیہ طور پر باطل دلیلیں پہنچاتے ہیں کہ وہ تم مومنوں سے بحث و تکرار کرسکیں) اور اگر تم انکی اطاعت کروگے تو ضرور تم مشرک ہوگے جو مردہ ہو پھر ہم اسے زندہ کردیں پھر ہم اس کے لئے نور قائم کردیں جس کے ذریعے وہ انسانوں میں چلے کیا وہ اس کی طرح ہوسکتا ہے جس جیسے اندھیروں میں ہوں جہاں سے وہ نکلنے والے نہیں (بے شک یہ دونوں مثالیں برابر نہیں) یوں ہی ہم نے منکروں کے لئے اسے سجادیا ہے جو عمل وہ کیا

کرتے تھے(یعنی منکرین حق اپنے اعمال کو برحق سمجھتے ہیں اور انکے پاس کوئی قطعی و یقینی دلیلیں نہیں ہوتیں)اور یوں ہی ہم نے ہر بستی میں بڑے مجرموں کو قائم کیا تاکہ وہ وہاں مکر کریں اور وہ صرف اپنے ساتھ ہی مکر کرتے ہیں اور انھیں احساس نہیں ہوتا(یعنی یہ مجرمین جو مکر کرتے چالیں چلتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ انکو فائدہ دیں گی یہ حقیقت میں خود کے ساتھ دھوکہ کررہے ہیں اور انھیں حقیقت کا علم نہیں ہے)اور جب انکے پاس کوئی آیت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم ہرگز تسلیم نہیں کریں گے حتی کہ ہمیں وہ ہی دیا جائے جو اللہ کے رسولوں کو دیا گیا ہے(یہ انکا حق تسلیم نہ کرنے کا بہانہ ہے اور جن کی تعلیمات کو وہ پہلے والے رسولوں کی تعلیمات سمجھتے ہیں وہ انکی تعلیمات نہیں ہیں)اللہ جہاں اپنی رسالت رکھتا ہے وہ اسے خوب جانتا ہے جلد مجرموں کو اللہ کے نزدیک ذلت پہنچے گی اور شدید عذاب بھی کیونکہ وہ مکر کیا کرتے تھے تو اللہ جس کو ہدایت دینا چاہتا ہے وہ اسکا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے(یعنی حق قبول کرنے میں اسے دقت نہیں ہوتی)اور جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے تو وہ اسکا سینہ بہت تنگ کردیتا ہے(یعنی حق اسکے سینے سے اترنا مشکل ہوجاتا ہے ان دونوں کی مثالیں میں نے بہت دیکھی ہیں)گویا کہ وہ آسمان میں چڑھ رہا ہو(یعنی حق قبول کرنے کے دوران اسکی حالت ایسی ہوجاتی ہے جو بلندی پر چڑھ رہا ہو اور اسکی سانس پھول رہی ہو اور ہم دیکھتے ہیں فرقہ پرستوں اور سلف پرستوں کی یہ ہی حالت ہورہی ہوتی ہے جب انکے پاس دلیلیں ختم ہوجاتی ہیں اور وہ پریشان ہوجاتے ہیں نہ حق قبول کرسکتے ہیں کیونکہ وہ انکی مرضی کے خلاف ہے اور نہ دوسرے کو اپنے مذہب کا قائل بناسکتے ہیں کیونکہ مضبوط دلیل انکے پاس نہیں ہوتیں اور قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا تو وہ گھبرا جاتے ہیں اور ویسی ہی حالت ہوتی ہے جو اللہ بتارہا ہے یہ وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ گمراہ کرنا چاہتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے ہدایت دینے والا تجھے کوئی نہ ملے گا)یوں ہی اللہ ان پر ناپاکی ڈال دیتا ہے جو تسلیم نہیں کرتے(یعنی کفر و احمقیت کی ناپاکی جو ظاہری ناپاکی سے بھی بدتر ہے)اور یہ(اللہ کی بات پر ایمان لانا)سیدھا راستہ ہے ہم نصیحت لینے والوں کے لئے آیتوں کی تفصیل کرچکے ہیں(لہذا اب اللہ کے کلام کو کسی تفصیل و تشریح کی ضرورت نہیں وہ خود ہی تشریح و تفصیل ہے)انکے لئے انکے آقا کے پاس سلامتی کا گھر ہے اور وہ انکا ساتھی ہے اس اعمال کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے اور جس دن وہ انھیں جمع کرکے لائے گا اے جنوں کی جماعت تم نے انسانوں کی کثرت چاہی(یعنی تم نے کثرت کی چاہ میں انسانوں کو بہکا کران سے اپنی آقائیت یعنی الوہیت کو تسلیم کروایا اور انھیں اپنی طرف مائل کیا)اور انکے انسان ساتھی کہیں گے ہمارے آقا ہم میں سے بعض نے بعض کو توجہ سے سنا اور ہمیں ہماری وہ مقررہ مدت پہنچ گئی جو تو نے ہمارے لئے مؤخر کی تھی وہ کہے گا تمہاری رہائش گاہ آگ ہے جس میں تم ہمیشہ رہوگے مگر جو اللہ چاہے یقینا تیرا آقا حکمت والا وسیع علم والا ہے اور اسی طرح ہم بعض نافرمانوں کو بعض سے پھیر دیں گے اس کی وجہ سے جو وہ کماتے تھے اے جن و انس کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں سے ہی خبر رساں نہ آئے تھے جو تمہیں میری آیتیں بتاتے تھے(معلوم ہوا کہ رسول جنات میں بھی آتے ہیں اور انہی میں سے آتے ہیں)اور وہ تمہیں تمہاری اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے تو وہ کہیں گے ہم خود کے گواہ ہیں اور انھیں دنیاوی زندگی نے دھوکہ دیا(یعنی دنیاوی زندگی کی وجہ سے وہ آخرت سے غفلت میں پڑ گئے)اور وہ

اپنی ذات کے بارے میں گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے یہ ہے کہ تیرا آقا بستیوں کو کسی زیادتی کی وجہ سے ہلاک کرنے والا نہیں جبکہ اس کے باشندے غافل ہوں(یعنی اللہ کسی علاقہ یا شہر یا قصبہ وغیرہ پر عذاب نازل نہیں کرتا ہے جب تک اسکے باشندے حق وہدایت نہ پہنچنے کی وجہ سے انجان ہوں اور عذاب تب آتا ہے جب وہ لاپرواہی یا ہٹدھرمی سے علم دین سے جاہل رہتے ہیں یا علم ہونے کے بعد اسے نظرانداز کرتے ہیں جیسا کہ اللہ کی سنت ہے) اور ہر ایک کے لئے انکے اعمال کے حساب سے درجے ہیں اور تیرا آقا انکے اعمال سے غافل نہیں ہے اور تیرا آقا بے پرواہ ہے رحمت والا ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں مارڈالے اور تمہارے بعد جس کو چاہے جانشین بنادے جس طرح اس نے تمہیں دوسری قوم کی اولادوں سے پیدا کیا تھا(اسی طرح تمہیں بھی مار کر دوسری اولادیں پیدا کرسکتا ہے) یقینا جسکا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے ضرور ہونے والا ہے اور تم مجبور کرنے والے نہیں ہو اے بندے کہہ دے اے قوم اپنی قدرت کے مطابق عمل کرتی رہو میں بھی عمل کرتا ہوں پھر عنقریب تم اسے جان لوگے جس کے حق میں دار آخرت کا انجام ہوگا یقینا ظالم کامیاب نہیں ہونگے(یعنی ہر وہ شخص جو گناہ کرکے خود پر زیادتی کرتا ہے وہ روز آخرت کامیاب نہیں ہوگا سوائے صغیرہ گناہ کرنے والوں کے جو کبیرہ سے بچیں کیونکہ روز حساب انکی پکڑ نہیں ہے)

آیات الانعام 136 ۔۔۔ 145

اور انھوں نے اللہ کے لئے جو اس نے کھیت اور جانور تخلیق کئے انکا ایک حصہ اسکے لئے مقرر کرلیا پھر انھوں نے کہا یہ اللہ کا ہے انکے گمان کے مطابق اور یہ ہمارے شریکوں کا ہے تو جو انکے شریکوں کا ہے تو اللہ کو نہیں پہنچتا اور جو اللہ کا ہے وہ انکے شریکوں کو پہنچتا ہے کتنا برا ہے جو فیصلہ وہ کرتے ہیں(یعنی مشرکین نے اللہ کی نعمتوں کو جو اللہ نے انھیں دیں تھیں انکا ایک اللہ اور اور ایک اپنے دیوتاؤں اور اسلاف کے نام پر مقرر کرلیا کہ یہ انکے نام کا ہے جنھیں وہ اللہ کا شریک ٹھہرا رہے ہیں اور یہ عقیدہ بھی تراش لیا کہ جو حصہ شریکوں کو پہنچتا ہے وہ اللہ کو نہیں پہنچتا اور جو اللہ کا ہے وہ شریکوں کو پہنچتا ہے تو انکا یہ فیصلہ بے دلیل و بنیاد ہے) اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لئے انکی اُولاد کا قتل انکے شریکوں نے اچھا بنادیا کہ وہ انھیں ہلاک کریں(کہ مشرکین اپنے دیوتاؤں اور آقاؤں کے لئے اپنی اولادوں کی بلی دیتے ہیں اور انھیں بے علم و دلیل نیکی و پرہیزگاری سمجھتے ہیں) اور ان پر انکا مذہب پیچیدہ کردیں(یعنی انکا حقیقی دین کیا ہے ان پر انکی وجہ سے یہ پیچیدہ ہوگیا ہے کیونکہ ایک طرف وہ اپنی کفریہ روایت کو حق مان رہے ہیں اور دوسری طرف انکی عقل اس حرکت کے حق ہونا کا انکار کررہی ہیں) اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو انھیں اور انکی گھڑی ہوئے باتوں کو چھوڑدے اور انھوں نے کہا یہ جانور اور کھیت ممنوع ہیں انھیں صرف وہی کھاسکتا ہے جس کے لئے ہم چاہیں انکے گمان کے مطابق اور دوسرے جانوروں کی سواری حرام کردی گئی ہے اور دیگر وہ جانور جن پر وہ اللہ کا نام ذکر نہیں کرتے یہ وہ لوگ اللہ پر بے بنیاد الزام لگاتے ہوئے کرتے ہیں جلد وہ انھیں اسکا بدلہ دے گا جو وہ گھڑا کرتے تھے(یعنی یہ جن بدعتوں کو اپنے دین میں داخل کررہے ہیں یہ سب بے دلیل باتیں ہیں جنکا حقیقت سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اللہ

اسکی سزا دے گا) اور انھوں نے کہا جو ان جانوروں کے پیٹوں میں ہے خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے اور ہماری ازواج پر حرام ہے اور اگر وہ مردار ہو تو وہ لوگ اس میں حصے دار ہونگے جلد وہ انھیں انکے بیان کا بدلہ دے گا(یعنی یہ سب چیزیں انھوں نے خود سے حلال و حرام کرلی ہیں انھوں نے انکے حرام و حلال ہونے کا فیصلہ اللہ کے قول سے نہیں کیا) یقینا وہ حکیم ہے وسیع علم والا ہے وہ خسارے میں پڑ گئے جنھوں نے بے وقوفی میں بے یقینی دلیل کہ اپنی اولادوں کو قتل کیا اور اسے حرام کرلیا جو نعمت اللہ نے انھیں دی تھی اللہ پر بے بنیاد الزام لگاتے ہوئے وہ گمراہ ہو چکے اور وہ ہدایت یافتہ نہ ہوئے اور وہ ہی ہے جس نے چھت والے اور بنا چھت والے باغات بنائے اور کھجور کے درخت اور زراعت مختلف غذاؤں والی اور زیتون اور انار جو آپس میں ہم شکل ہیں اور جو ہم شکل نہیں ہیں اسکے پھل میں سے کھاؤ جب وہ پھل دے اور اسکی کٹائی کے دن اسکا حصہ دو(یعنی جب کٹائی ہو کر وہ تمہارے ہاتھ لگیں تو اس میں سے وہ حصہ اللہ کی راہ میں دو جو اس نے قرآن عظیم فرقان حمید میں مقرر کیا ہے) اور حد سے نہ بڑھو(یعنی غذا کھانے میں حد نہ بڑھو حرام غذا یا حلال غذا حرام طریقے سے مت کھاؤ) یقینا وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور بعض جانور وزن اٹھانے والے ہوتے ہیں اور بعض ایسے نہیں ہوتے اس میں سے کھاؤ جو نعمت اللہ نے تمہیں دی ہے اور ابلیس کی نقش قدم پر مت چلو یقینا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے آٹھ جوڑے بھیڑ میں سے دو اور بکریوں میں سے دو(مشرکین کے نزدیک خدا نے حرام کئے ہیں) کہہ دے اس نے دو نر حرام کئے یا دو مادہ یا جن پر دو مادہوں کے ارحام مشتمل ہیں(یعنی ارحام میں پلنے والا بچہ) انھیں حرام کیا مجھے یقین سے خبر دو اگر تم سچے ہو(لیکن وہ جھوٹے ہیں کیونکہ انکے پاس کوئی یقینی دلیل نہیں ہے) اور اونٹ میں سے دو اور گائے میں سے دو کہہ دے اس نے دو نر حرام کئے یا دو مادہوں کو حرام کیا یا جس پر دو مادہوں کے رحم مشتمل ہیں(یعنی جو بچے انکے ارحام میں ہیں) انھیں حرام کیا یا ایسا ہے کہ جب اللہ نے ایسا حکم دیا تھا تو تم حاضر تھے(یعنی ان سب کو اللہ نے حرام کیا ہے تمہیں کیسے معلوم ہوا نہ تمہارے پاس کوئی قطعی دلیل ہے اور نہ ہی تم اس وقت حاضر تھے جب اللہ نے ایسا کوئی حکم دیا تو اپنے پاس سے اشیاء کو حرام کررہے ہو) تو اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بے بنیاد الزام لگائے(یعنی اللہ پر ایسی بات منسوب کردے جسکا اسکے پاس کوئی قطعی ثبوت نہیں ہے) تاکہ وہ انسانوں کو یقینی دلیل کے بغیر گمراہ کریں یقینا اللہ نافرمانوں کی رہنمائی نہیں کرتا(یہاں تک اللہ نے بتایا ہے کہ کسی شیء کو بے دلیل حرام و حلال نہیں کرسکتے بلکہ کسی شیء کو حرام قرار دینے کے لئے آیت قرآنی کی ضرورت ہے جو کہ اللہ کا قول ہے کیونکہ فیصلہ و حاکمیت صرف اللہ جل جلالہ کی ہے کہیں اور سے کسی کے بھی حق یا باطل ہونے کا فیصلہ کرنا اسے اللہ عزوجل کی حاکمیت میں شریک کرنا ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ سب غذائیں حرام نہیں جو مشرکین نے خود پر حرام کرلی تھیں تو پھر کون کون سی غذائیں حرام ہیں تو اللہ نے اسکے بعد اسکا جواب دیا اور فرمایا) اے بندے کہہ دے جو بھی وحی میرے طرف ہوئی ہے اس میں غذا کھانے والے والے پر میں کوئی چیز حرام نہیں پاتا سوائے طبعی موت مرنے والا اور بہتا خون اور خنزیر کا گوشت کیونکہ وہ ناپاک ہے اور وہ نافرمانی جس پر غیر اللہ کو پکارا گیا ہو(یعنی کہہ دے اللہ کی وحی میں مجھے کوئی غذا حرام نظر نہیں آتے سوائے ان چار

غذاؤں کے) تو جسکے پاس کوئی چارہ نہ ہو نہ اُصول شکنی کرے نہ حد سے بڑھے تو تیرا آقا بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے(یعنی بس یہ چار ہی غذائیں حرام ہیں لیکن اگر کسی کے پاس ان حرام غذاؤں کو کھانے کے سوا کوئی چارہ نہ بچے تو یہ چار بھی معاف ہیں تو اللہ کی طرف سے اتنی سختی نہیں جو مشرکین نے کررکھی ہیں وہ تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے)

آیات الانعام 146 ۔۔۔ 150

اور یھودیوں پر ہم نے ہر ناخن والا حرام کیا(مثلا مرغی یا مگرمچھ یا ہر پرندہ وغیرہ)اور گائے اور بکریوں کی چربیاں ہم نے ان پر حرام کی ہیں سوائے اس چربی کے جو انکی پیٹھیں اٹھاسکیں اور انتڑیاں اور وہ جو کچھ ہڈی سے جڑا ہوا ہو(یہ سب یھود پر اللہ کے نزدیک حرام ہے اگرچہ وہ آیت کو نہیں مانتے لیکن انکا معاملہ ہمارے پاس آئے تو ہم ان کے لئے ان سب چیزوں کے حرام ہونے کا فیصلہ کریں گے)یہ ہم نے انھیں انکی سرکشی کا بدلہ دیا(یعنی ہم نے ان پر یہ سب نعمتیں حرام کردیں یہ انکی سرکشی کی دنیاوی سزا ہے)اور ہم ضرور سچے ہیں پھر اگر وہ تجھے جھٹلادیں تو کہہ دینا تمہارا آقا وسیع رحمت والا اور اسکا عذاب مجرموں سے نہیں دور کیا جاسکتا فورا شرک کرنے والے کہیں گے اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہی ہمارا بڑے شرک کرتے اور نہ ہی ہم کچھ حرام کرتے اسہی طرح ان سے پہلے والوں نے بھی جھٹلایا تھا(یعنی اپنی کوتاہی اور برائی کو چھپانے کے لئے اللہ کو ڈھال بناتے ہیں حالانکہ اللہ انھیں ضرورت ہدایت دیتا ہے جو اس کے معاملے میں پوری کوشش کرتے ہوں) حتی کہ انھوں نے ہمارا عذاب چکھا اے بندے کہہ دے کیا تمہارے پاس کوئی یقینی دلیل ہے کہ تم اسے ہمیں پیش کرسکو تم صرف گمان کرتے ہو اور تم صرف اندازہ لگاتے ہو(یعنی یہ جو بات تم کررہے ہو اسکی تمہارے پاس کوئی قطعی دلیل نہیں ہے بس تم گمان و اندازوں کے بنیادپر فیصلہ کرتے ہو اور ظن و گمان بے بنیاد چیز ہے) اے بندے کہہ دے دل کو لگنے والی دلیل صرف اللہ کی ہے(یعنی اللہ کی دلیل ہی مضبوط ہوتی ہے باقی باطل ہمیشہ کمزور ہوتا ہے اسے تسلیم کرنے کے لئے عقل و شریعت سے اندھا ہونا پڑتا ہے) تو اگر وہ چاہتا تو ضرور وہ تم سب کو ہدایت دیتا اے بندے کہہ دے اپنے گواہوں کو لے آؤ جو یقینی خبر دیں کہ اللہ نے اسے(یعنی ان جانوروں کو) حرام کیا ہے(یعنی اپنے ہم عقیدہ لوگوں کو بلاؤ پھر وہ قطعی دلیل کے ساتھ خبر دیں کہ یہ سب جانور اللہ نے حقیقتا حرام کئے ہیں) پھر اگر وہ(یہ جھوٹی) گواہی دیں تو ان کے ساتھ تو گواہی مت دینا اور جنھوں نے ہماری آیتوں کو غلط مانا ہے اور جو آخرت کو تسلیم نہیں کرتے اور وہ اپنی آقا کے ساتھ برابر کرتے ہیں انکے جذبات کی اتباع مت کر

آیات الانعام 151 ۔۔۔ 158

اے بندے کہہ دے آؤ میں تمہیں پڑھ کربتاؤں جو بھی تمہارے آقا نے تم پر حرام کیا ہے(یعنی اللہ ہمیں حکم دے رہا ہے کہ یہ بات تبلیغ کردو کہ جو کچھ بھی اللہ نے تم پر حرام کیا ہے وہ میں تمہیں پڑھ کربتاتا ہوں سن لو) کہ تم اسکے ساتھ کسی کو حصے دار نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ بھلائی کرو اور اپنی اُولاد کو افلاس کی وجہ سے قتل مت کرو ہم تمہیں اور انھیں نعمت دیں گے اور جو اللہ کے نزدیک بے حیائی

ہے(اور وہ زنا اور لواطت اور اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرنا ہے) اس کے ظاہر اور باطن کے قریب بھی مت آؤ(یعنی یہ کام کرنا تو دور کی بات ان کاموں کے قریب آنے بھی حرام ہے) اور جس نفس کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے ناحق قتل مت کرو یہ ہے اس نے تمہیں اسکا حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو اور مال یتیم کے قریب بھی مت آؤ(یعنی ہر وہ کام جو مال یتیم کے ناحق تصرف کے قریب ہو وہ کام بھی نہ کرو) مگر سب سے بہترین طریقے سے(یعنی مال یتیم کے قریب آنے کا سب سے اچھا طریقہ اختیار کرو) حتی کہ وہ (یتیم) اپنی پوری شدت کو پہنچے اور ماپ اور تول انصاف سے مکمل کرو ہم کسی نفس کو اسکی وسعت سے زیادہ پابند نہیں کرتے اور جب تم کہو تو عدل کرو اگرچہ قریبی ہی کیوں نہ ہو(یعنی ہمیشہ عدل و انصاف والی بات بولو اگرچہ وہ بات تمہارے کسی قریبی کے خلاف ہو) اور اللہ کے عھد ہی کو پورا کرو(یعنی اللہ کے عھد وپیمان کے سوا کسی کے عھد کو کرنا ضروری نہیں اللہ کے سوا اسہی کا عھد پورا کرنا فرض ہوگا جس کے عھد کو پورا کرنے کا حکم اللہ نے دیا ہو) یہ ہے اس نے تمہیں اسکا حکم دیا ہے تاکہ تم نصیحت لو اور یہ کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے لہذا اسکی پیروی کرو اور دوسرے راستوں کی پیروی مت کرو(یعنی اللہ کی کتاب قرآن مجید کے سوا اور کتابوں اور اقوال کی پیروی مت کرو) کہ یہ تمہیں اسکی راہ سے ہٹادے یہ وہ ہے جسکا اس نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم نیک بنو پھر ہم نے موسی کو مکمل الھامی کتاب دی جو بہترین طریقے پر مشتمل تھی اور ہر بات کو تفصیل سے بتاتی تھی اور ہدایت اور رحمت تھی(یعنی قوم موسی کو حدیث موسی کی ضرورت نہ تھی کیونکہ اللہ نے جو کتاب انھیں دی تھی وہ انکی ہدایت کے لئے کافی تھی ہر شرعی بات کو صاف صاف بتاتی تھی) یہ اس لئے تاکہ وہ اپنے آقا کی ملاقات کو تسلیم کریں اور یہ کتاب (قرآن مجید) جس کو ہم نے اتارا ہے مبارک ہے لہذا اسکی اتباع کرو(معلوم ہوا پیروی قرآن مجید کی ہے لہذا معاملے میں ہمیں قرآن مجید کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے) اور ڈرو(یعنی حرام امور کا علم حاصل کرکے ان سے بچو) تاکہ تم پر رحم کیا جائے یہ اس لئے کہ تم ایسا نہ کہو کہ الھامی کتاب تو بس ہم سے پہلے دو ہی جماعتوں پر اتاری گئی تھی(یعنی یھود و نصاری پر) اور ہم تو انکی شریعت سے غافل تھے یا یہ کہ تم یہ نہ کہو اگر ہم پر الھامی کتاب اتاردی جاتی تو ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے(یعنی یھود و نصاری کے سوا تم پر بھی کتاب اتار دی ہے تاکہ تم کوئی معذرت نہ کرسکو) تو تمہارے پاس تمہارے آقا کے پاس سے واضح دلیل اور ہدایت اور رحمت آچکی ہے(یعنی قرآن مجید آچکا ہے) تو اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی آیتوں کو غلط مانے اور اس سے منہ موڑے جلد ہم انھیں جو ہماری آیتوں سے انحراف کرتے ہیں بدلے میں بری سزا دیں گے کیونکہ وہ انحراف کرتے ہیں وہ لوگ اسکے سوا اور کس کا انتظار کررہے ہیں کہ انکے پاس ملائکہ آجائیں یا تیرا آقا آجائے یا تیرے آقا کے بعض کرشمے آجائیں(یعنی ہٹدھرم منکرین ہدایت قبول کرنے لئے قطعی و واضح دلیل کی طرف رجوع کرنے کے بجائے ان غیبی چیزوں کے مشاہدے کے انتظار میں ہیں) جس دن تیرے آقا کے بعض کرشمے آئیں گے تب اس نفس کو اسکا تسلیم کرنا فائدہ نہیں دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہوگا(یعنی غیبی کرشمے دیکھنے کے بعد ایمان لانا قابل قبول نہیں ہے) یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی حاصل نہ کی(یعنی انھیں بھی انکا ایمان نجات کے لئے کافی نہیں ہوگا جو دنیا میں ایمان تو لایا لیکن اس کے ساتھ کوئی بھلائی نہ کمائی مطلب فرائض کی

ادائیگی نہ کی جن کا نہ ادا کرنا حکما کفر ہے مثلا صلوۃ و زکاۃ و قتال فی سبیل اللہ وغیرہ تو ایمان کے باوجود وہ اللہ کے نزدیک کافر ہے) کہہ دے انتظار کرو میں بھی منتظر ہوں

آیات الانعام 159 ۔۔۔ 165

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جنھوں نے اپنے اپنے مذہب بنالئے اور جماعتوں کی شکل اختیار کرلی اے بندے تیرا ان سے تعلق نہیں انکا معاملہ اللہ کے سپرد ہے پھر وہ انھیں اسکی خبر دے گا جو وہ کیا کرتے تھے (ایسے لوگ ہمارے یہاں کثرت سے پائے جاتے ہیں ہر فرقے نے اپنا مذہب بنالیا ہے اور کہتے ہے جو ہمارے مذہب سے باہر نکلے گا گمراہ ہوجائے گا مثلا مذہب اہل سنت یا مذہب دیوبند یا مذہب سلفی یا مذہب تشیع اور جماعت جماعت ہوگئے ہیں اور کہتے ہر وہ شخص گمراہ ہے جو ہمارے مذہب پر نہ ہو تو یہ سب کافر ہیں حجت اور واجب الاتباع صرف اللہ ہے اپنے افکار و نظریات کو سب پر حجت ماننا اللہ کی حاکمیت میں خود اور اپنے اسلاف کو شریک کرنا ہے کسی مجتھد کا قول دوسرے کسی انسان پر حجت نہیں ہوتا ان سے کسی مومن کا کوئی تعلق نہیں ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا) جو بھلائی کرے گا تو اس کے لئے اسکی مثل دس ہیں (یعنی اللہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دے گا) اور جو برائی کرے گا تو اسے اسکی مثل ہی بدلہ دیا جائے گا (یعنی اللہ ایک برائی کا بدلہ ایک برائی سے ہی دے گا) اور ان پر زیادتی نہ کی جائے گی اے بندے کہہ دے یقینا مجھے میرے آقا نے اس سیدھے راستے کی ہدایت دی ہے جو دین واجب الاتباع ہے اس ابراہیم کا مذہب جو ہر باطل سے جدا ہوگیا تھا اور وہ مشرک نہ تھا (یعنی اے بندئے مومن ان فرقہ پرستوں کو کہہ دے کہ اللہ نے مجھے مذہب اسلام کی ہدایت دی ہے جو واجب الاتباع ہے مذہب ابراہیمی ہے بس اسہی کی پیروی واجب ہے ہمیں تمہارا مذہب مثلا مذہب اہلسنت یا مذہب اہل تشیع یا مذہب دیوبند کو ماننے کی ضرورت نہیں ہے) اے بندے کہہ دے میرا فرمان برداری کرنا اور میری قربانی اور میری زندگی و میری موت اللہ آقائے کائنات کے لئے ہے جسکا کوئی حصے دار نہیں ہے (یعنی میری پوری زندگی اور موت سب اللہ کے خاطر قربان ہے) اور مجھے یہ ہی حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے تسلیم کرتا ہوں اے بندے کہہ دے کیا میں غیر اللہ کو آقا بنالوں حالانکہ وہ خود ہر شیء کا آقا ہے (یعنی میں اللہ کے سوا کسی اور کا محکوم و محتاج نہیں بن سکتا حالانکہ مجھ سمیت ہر شیء اللہ کی محکوم و محتاج ہے) اور ہر نفس کی کمائی کی ذمہ داری اسہی پر ہوتی ہے اور بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (یعنی کسی کے جرم کی سزا دوسرے کو نہیں دے جائے گی) پھر تمہارے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں خبر دے گا جس میں تم مخالفت کیا کرتے تھے (یعنی کافروں نے کیا کیا کفر کیا ہے اسکی خبر اللہ روز حساب دے گا) اور وہ ہی ہے جس نے تمہیں زمین کا جانشین بنایا ہے اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجوں فوقیت دی ہے تاکہ وہ تمہیں ان میں آزمائے جو اس نے تمہیں دیا ہے (یعنی تمہیں خلافت اور ایک دوسرے پر فضیلت تمہیں آزمانے کے لئے دی ہے) یقینا تیرا آقا تیز گرفت والا ہے اور یقینا وہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے۔

ترجمہ سورۃ الاعراف مع نظر و حواشی

آیات الانعام 01 ۔۔۔ 27

اللہ کے نام سے جو عمومی مہربان خصوصی مہربان ہے سن اے بندے یہ تحریر تیری طرف اتاری گئی ہے لہذا اسکے طرف سے اپنے سینے میں تنگی نہ ہونے دے اس لئے تاکہ تو اس کے ذریعے ڈرا سکے (معلوم ہوا کہ جب ہمیں کسی کو نصیحت کرنی ہو تو قرآن مجید کی آیتیں اسے سنانی ہونگی اپنا اجتھادی قول نہیں بتانا ہوگا کیونکہ یہ قرآن مجید نصیحت کے لئے اتارا گیا ہے نہ کہ ہمارا اجتھاد و فکر وہ وحی قرآن نہیں ہے) اور مومنوں کے لئے نصیحت بن جائے اس کتاب کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے آقا کی جانب سے اتاری گئی ہے اور اسکے سوا سرپرستوں کے پیروی مت کرو تم کم نصیحت لیتے ہو (معلوم ہوا اللہ کی کتاب کی پیروی کرنا فرض ہے اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا سرپرست و حجت بنانا حرام اور شرک ہے چونکہ پیروی اللہ کی کتاب کی ہے لہذا ہر وہ قول جو کتاب اللہ کے مطابق ہو اسکی بھی پیروی کرنا حرام ہے کیونکہ پیروی اللہ کی کتاب کی ہے اور وہ اللہ کی کتاب سے ثابت تو ہے لیکن اللہ کی کتاب و آیت نہیں ہے) اور کتنی بستیاں ہیں جنھیں جو ہم نے تباہ و برباد کردی ہیں کہ اس پر ہمارا عذاب رات میں اچانک آگیا یا اس وقت جب وہ قیلولہ کررہے تھے جب انکے پاس ہمارا عذاب آیا تو انکی پکار صرف یہ تھی کہ انھوں نے کہا تھا ہم نافرمان نہیں تھے (یعنی اسطرح کا عذاب تم پر بھی آسکتا ہے لہذا اللہ سے ڈرو اور اسکی نافرمانیاں نہ کرو اور حقیقت یہ ہے کہ بے شمار عذاب اب تک امت پر آچکے ہیں) تو ضرور ہم ان سے سوال کریں گے جنکی طرف رسالت بھیجی گئی (یعنی رسولوں کی امت سے) اور ضرور مرسلین سے بھی سوال کریں گے تو ہم انھیں ضرور یقینی بات بتاتے ہیں اور ہم غیر حاضر نہ تھے اور اس دن تولنا سچ ہے تو جس کے ترازو بھاری ہونگے تو وہ کامیاب ہونگے اور جس کے ترازو ہلکے ہوں گے تو انھوں نے خود کو خسارے میں ڈال دیا ہوگا اس ظلم کی وجہ سے جو وہ آیتوں کے ساتھ کیا کرتے تھے اور ہم نے تمہیں زمین میں قدرت بخشی اور ہم نے تمہارے لئے اس میں سامان زندگی قائم کیا تم کم احسامندی کرتے ہو اور ہم نے تمہیں تخلیق کیا پھر ہم نے تمہیں صورت بخشی (یعنی بابا آدم کو) پھر ہم نے ملائکہ کو کہا آدم کے لئے جھک جاؤ تو وہ جھک گئے سوائے ابلیس کے وہ نہیں جھکا اس نے (یعنی اللہ نے) کہا تجھے کس نے جھکنے سے روکا جب کہ میں نے تجھے حکم دیا تھا اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے تخلیق کیا اور اسے مٹی سے تخلیق کیا (یعنی یہ جھکنے کا حکم اے آقا تو نے آدم کے مجھ سے افضل ہونے کی بنیاد پر دیا ہے جب کہ میں اس سے افضل ہوں کیونکہ میری تخلیق بہتر شیء آگ سے ہوئی ہے جو مٹی سے افضل ہے اور اس کے علاوہ آدم میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے وہ مجھ سے افضل ہوجاتا ہو) اس نے (یعنی اللہ نے) کہا وہاں سے اتر کہ تیری یہ شان نہیں ہے کہ تو وہاں ہٹدھرمی کرے (یعنی جس جگہ تو موجود ہے وہاں سے نکل جا تو نے اللہ کے فیصلے کے خلاف قیاس کیا ہے اور اللہ کے مقابل کھڑا ہوگیا ہے کیونکہ اللہ کے نزدیک آدم تجھ سے افضل ہے ورنہ وہ تجھے

اس کے لئے جھکنے کا حکم نہ دیتا اور تو نے اللہ سے تکبر کیا ہے) تو نکل کہ تو ذلیل ہے (یعنی اللہ کے حکم کے خلاف قیاس کر کے تو اللہ کے مقابلے میں آگیا ہے اور خود ہی حاکم و آقا بن گیا ہے لہذا تجھ پر اب ذلت کی مہر لگ گئی ہے) اس نے کہا مجھے اس دن تک مہلت دے جب وہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے اس نے کہا تجھے مہلت ہے اس نے کہا تو نے مجھے گمراہی میں ڈال دیا (گمراہ کرنے کی نسبت اس نے اللہ کی طرف کردی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے اسکی ظاہری وجہ یہ ہے کہ اس کو یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آدم اس سے کیسے افضل ہوگئے وہ ہر لحاظ سے آدم سے افضل ہی ہے آدم کو تو ابھی ابھی بنایا گیا ہے تو ابلیس کہنا چاہ رہا ہے کہ اللہ نے مجھے زبردستی گمراہ کیا ہے لیکن حق یہ ہے کہ آدم میں ضرور ایسی کوئی وجہ موجود تھی جو انھیں ابلیس سے افضل بناتی تھی لیکن ابلیس کو علم نہ تھا بس اللہ کا حکم تھا جو اس کی عقل کے خلاف تھا تو اس نے اللہ کے حکم پر اپنی عقل کو فوقیت دی اور کافر و مرتد ہوگیا اور اللہ سے معافی مانگنے کے بجائے اپنی انا پرستی سے کفر میں بڑھ گیا اور اللہ کے خلاف انسانوں کا دشمن ہوگیا معلوم ہوا عقل ہدایت تک پہنچانے میں بہترین معاون تو ہے لیکن حاکم صرف اللہ جل جلالہ ہے) اس وجہ سے میں ضرور ان کے لئے تیرے سیدھے راستے پر بیٹھوں گا (یعنی سیدھے راستے پر انسانوں کو چلنے نہیں دونگا) پھر میں ضرور انکے پاس انکے آگے سے اور انکے پیچھے سے اور انکے دائیں سے اور انکے بائیں سے آؤں گا (یہ محاورتا کہا گیا ہے یعنی ابلیس کی مراد ہے کہ میں انسان کو راہ حق سے بھٹکانے کی ہر طرح سے پوری کوشش کروں گا) اور تو ان میں سے اکثر کو تو فرمانبردار نہیں پائے گا (اور ایسا ہی ہوا یہ ہی اللہ علم بھی تھا اللہ کے فرمان بردار قلیل لوگ ہیں) اس نے کہا وہاں سے معیوب دھتکارہ ہو کر نکل ان میں سے جو تیرے تابع ہوگا (یعنی اللہ کے سوا کسی اور کا محکوم یا محتاج بنے گا) تو ضرور تم سب سے میں جھنم کو بھر دونگا اور اے آدم تو اور تیرا جوڑا اس باغ میں رہائش کرو تو جہاں سے تم چاہو کھاؤ اور اس درخت کے قریب بھی نہ آنا کہ تم نافرمان ہوجاؤ تو ابلیس نے انھیں ورغلایا تاکہ وہ ان دونوں کے لئے انکی شرمگاہ ظاہر کرے جو ان دونوں سے چھپائی گئی تھی (معلوم ہوا آدم اور انکی زوجہ اس باغ میں برہنہ نہیں رہتے ہیں جیسا کہ بائبل میں ہے جس کو لے کر بعض ملحدین اسلام پر اعتراض کرتے ہیں) اور اس نے کہا تم دونوں کو تمہارے آقا نے اس درخت سے محض اس لئے روکا ہے کہ تم دونوں فرشتے بن جاؤ یا تم ابدی ہوجاؤ (ابلیس نے ان دونوں کو لافانی ہونے اور فرشتہ بن جانے سے لالچ دی) اور ان دونوں کو قسم دی کہ میں تمہارا ہمدرد ہوں (یعنی مجھ بے دلیل یقین کرلو میں تمہارا ہمدرد ہوں اور اب بھی انسان دنیا کی لالچ کی وجہ سے دھوکہ کھاتا ہے) تو اس نے ان دونوں کو دھوکے میں ڈالا پھر جب ان دونوں نے درخت چکھا تو ان دونوں کے لئے انکی شرمگاہ کھل گئی اور وہ دونوں اپنے اوپر اس باغ کے پتے چپکانے لگے اور انکے آقا نے ان دونوں کو پکارا کیا میں نے تمہیں اس درخت سے نہ روکا تھا اور میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ ابلیس تمہارا صاف دشمن ہے ان دونوں نے کہا ہمارے آقا ہم نے خود پر زیادتی کی (یعنی ہاں تو نے ہمیں اس معلون درخت کے قریب آنے سے بھی روکا تھا اور ابلیس کی حقیقت بھی بتائی تھی لیکن اس نے ہمیں لالچ دیا اور قسم لی اور ہم اس ابدی زندگی وغیرہ کی لالچ میں پڑ کر نافرمانی کا شکار ہوگئے۔ معلوم ہوا وہ باغ جہاں آدم و انکی زوجہ کو ٹہرایا تھا وہ اخروی جنت نہیں تھی کیونکہ اس میں دنیاوی امتحان

کے بعد داخلہ ہوتا ہے اور وہاں معلون درخت بھی تھا اور اخروی جنت میں کوئی شیء معلون نہیں ہے اور وہاں گناہ ہوا تھا اور حضرت آدم کو گناہگار بھی قرار دیا گیا لیکن اخروی جنت میں یہ سب نہیں ہے اور وہاں بھکایا گیا تھا لیکن اخروی جنت میں بھکانا نہیں ہے) اور اگر تو ہمیں معاف نہ کرے اور رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان اٹھائیں گے (بعض لوگ کہتے ہیں آدم کی غلطی گناہ نہیں تھی حالانکہ یہ صاف طور پر گناہ ہے کہ سب کچھ سمجھانے اور بتانے کے باوجود یہ کام کیا جس کا اقرار انھوں نے خود بھی کیا اور معافی مانگ رہے ہیں اور اللہ سے رحم کی دعا کر رہے ہیں یہ معافی صرف گناہ پر ہوتی ہے اجتھادی خطا کوئی زیادتی نہیں ہوتی بلکہ اس میں اجتھاد کرنے پر ثواب ملتا ہے) اس نے کہا اترو (اس باغ سے) تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہونگے اور تمہارے لئے زمین میں ٹھہرنے کا مقام اور ایک مدت تک مہلت ہے اس نے کہا اس میں تم زندگی گذاروگے اور اس ہی میں تم مروگے اور اس ہی سے تم زندہ کرکے نکالے جاؤ گے (معلوم ہوا انسان پر تین حالتیں گذرتی ہیں دنیاوی زندگی پھر موت پھر اخروی زندگی لہذا عذاب قبر یا قبر کے سوال و جواب یہ سب جھوٹ ہے کیونکہ موت کے بعد زندگی روز حساب میں ہے اس سے پہلے نہیں اور قبر کے زندگی کو ماننا تیسری زندگی ماننا ہے اور یہ اللہ پر جھوٹ ہے جو کہ کفر ہے) اے آدم کی اُولاد ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہاری شرمگاہ کو چھپاتا ہے اور عمدہ لباس (یعنی وہ لباس تو تمہارے ستر کے چھپانے سے زائد ہے اور عمدہ ہے) اور فرمانبرداری کا لباس بہت بہتر ہے (یعنی اللہ کی فرمان برداری کرنا انسان کو اللہ کے عذاب سے بچاتا ہے اسہی وجہ سے فرمان برداری کو لباس سے تشبیہ دی ہے جیسے لباس برے اثرات سے ذی روح کو بچاتا ہے) یہ اللہ کی دلیلوں میں سے ایک دلیل ہے تاکہ وہ نصیحت لیں (یعنی یہ جو باتیں اللہ نے بتائی ہیں یہ ہمارے لئے حجت ہیں جس سے ہمیں اپنی اصلاح کرنی ہے) اے آدم کی اُولاد ابلیس تمہیں آزمائش میں نہ ڈالے جسطرح اس نے تمہارے والدین کو اس باغ سے نکالا اسطرح کہ اس نے ان سے انکا لباس اتار دیا تاکہ وہ ان دونوں کو انکی شرمگاہ دیکھادے (یعنی ایسا کچھ نہ کرو کہ ابلیس تمہیں بھی تمہارے والدین کی طرح نافرمان بنا کر نعمت سے محروم نہ کرے) وہ اور اسکی جماعت تمہیں دیکھتے ہیں اسطرح کہ تم انھیں نہیں دیکھتے (یعنی وہ جنات جو ابلیس کے ساتھی ہیں وہ تو تمہیں دیکھتے ہیں لیکن تم انھیں نہیں دیکھ سکتے) ہم نے ان بڑے سرکشوں کو تسلیم نہ کرنے والوں کا ساتھی بنادیا ہے (یعنی جو حق کو تسلیم نہیں کرتے انکے ساتھ شیاطین ہوتے ہیں وہ انکی برے کاموں میں ساتھی ہوتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ کافروں کی مدد تعویذوں، ٹوٹکوں اور منتروں اور جھاڑ پھونک وغیرہ سے انکا کام ہوجاتا ہے یہ سب شیاطین اپنی ناقص طاقت سے کرتے ہیں اور مومن کی مددگار اللہ ہوتا ہے ان پر کبھی شیطان کا غلبہ نہیں ہوتا اور نہ کبھی ان پر برائی آتی ہے سوائے اللہ کی آزمائش کے اللہ انکا ساتھی اور دوست ہے)

آیات الاعراف 28 ۔۔۔ 41

اور جب وہ (زیادتی کرنے والے) کوئی زیادتی کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں ہم نے اپنے اسلاف کو اس پر پایا ہے اور اللہ نے ہمیں اسکا حکم دیا ہے (یعنی غلط کام کرکے اسے اللہ کی طرف منسوب کردیتے ہیں کہ یہ اسکا حکم ہے اور کہتے ہیں کہ ہمارے اسلاف بھی یہ ہی کرتے تھے اور

ہمارے یہاں مذہبی لوگوں میں بلکہ غیر مذہبی لوگوں میں بھی ایسے لوگوں کی اکثریت ہے) اے بندے کہہ دے یقینا اللہ زیادتی کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ پر ایسی بات کہتے ہو جسکا تمہارے پاس یقینی ثبوت نہیں (معلوم ہوا اللہ کے معاملے میں ایسی کوئی بات کہنا حرام ہے جس پر کوئی قطعی دلیل نہ ہو حرام اور مشرکین کا طریقہ ہے) اے بندے کہہ دے میرے آقا نے انصاف کا حکم دیا ہے اور اپنی توجہات کو ہر جائے عبادت کے پاس برقرار رکھو اور پابندی کو اسکے لئے خاص کرتے ہوئے اس سے دعا مانگو (معلوم ہوا اللہ کے سوا کسی کا مذہب قبول نہیں اسکے سوا کسی کی پابندی نہیں دعا محض اللہ سے کرنی ہے کسی اور سے نہیں) جسطرح اس نے تمہاری ابتدا کی تم لوٹو گے (یعنی جسطرح تمہاری تخلیق ہوئی تھی یوں ہی تمہاری دوبارہ تخلیق ہوگی) ایک جماعت ہدایت لیتی ہے اور ایک جماعت پر گمراہی ثابت ہوجاتی ہے یقینا انھوں نے بڑے سرکشوں کو اللہ کے سوا سرپرست بنالیا اور گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں (یعنی یہ لوگ ان کے مقلد ہیں انھیں اپنے لئے حجت مانتے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بڑے سرکش نیک لوگ ہیں اور خود کو ہدایت پر سمجھتے ہیں اور اجتہاد کرکے نہیں دیکھتے کہ وہ حق ہیں یا باطل پر!) اے اولادِ آدم ہر عبادت گاہ کے پاس اپنے اسباب حسن لے لو (یعنی مساجد میں داخل ہونے کے وقت خود کو سنوار لو اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر انسان اللہ کی عبادت گاہ میں داخل ہوسکتا ہے اگرچہ وہ کافر ہو جب کہ وہ اس سے قبل اسباب حسن لے چکا ہو لہذا یہ جہالت ہے کہ بیت المقدس میں یھود کو آنے سے روک دیا جائے جب کہ وہ کوئی فساد برپا نہ کررہے ہوں) اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو (یعنی حرام مت کھاؤپیو) یقینا وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا اے بندے کہہ دے وہ کون ہے جس نے اس زینت کو حرام کیا جو اللہ نے اپنی بندوں کے لئےپیدا کی ہے (یعنی ہر وہ شیء جس کو اللہ نے کسی شیء کی زینت بنایا ہے یہ اللہ کے بندوں کے لئے حلال ہیں مثلا موسیقی مجالس کے لئے زینت ہے اور ذی روح مجسمے اور اشیاء عجیبہ گھروں کے لئے زینت کا کام کرتی ہیں یوں ہی سونا چاندی مردوں اور عورتوں کی زینت کا سامان بنتے ہیں لیکن اپنا چہرہ اور اعضاء تبدیل کرکے زینت حاصل کرنا جائز نہیں کیونکہ اللہ کی پیدا کی ہوئی زینت نہیں ہے بلکہ اللہ کی بناوٹ کو تبدیل کرنا ہے) اور پاکیزہ نعمتوں کو (یعنی ہر پاکیزہ نعمت حلال ہے) اے بندے کہہ دے یہ دنیاوی زندگی میں مومنوں کے لئے ہے (یعنی ان دنیاوی زندگی میں صرف مومنین ہی ان نعمتوں اور اس زینت کے حقدار ہیں جو اللہ نے بندوں کے لئے تخلیق کی ہے کوئی اور انکا حقدار نہیں) اور خاص طور پر روز قیامت میں اسی طرح ہم یقین کرنے والوں کے لئے تفصیل کرتے ہیں (یعنی یقین نہ کرنے والوں کے لئے یہ تفصیل مفید نہیں) اے بندے کہہ دے میرے آقا نے صرف حرام کیا ہے جو اسلام میں بے حیائی ہے ظاہری اور باطنی (یعنی زنا اور لواطت اور اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرنا کھلے طور سے ہو یا چھپ کر ہو حرام ہے) اور جو واجبات سے سستی کا سبب ہو (یعنی ہر وہ شیء بھی حرام ہے جو اللہ کے ذمے داریوں اور فرائض میں سستی کا باعث بنتی ہوں مثلا نشہ کرنا یا کسی مخلوق سے عشق کرنا وغیرہ یہ سب باتیں فرائض کی ادائیگی میں سستی کا باعث ہیں) اور بندوں کی حق تلفی کرنا اور تمہارا اللہ کے ساتھ اسے شریک بنانا جسکی (یعنی جس کے شریک ہونے پر) اس نے کوئی قطعی دلیل نہیں اتاری اور اللہ پر وہ بات کہنا جسکا یقینی ثبوت نہ ہو (یعنی اللہ کی طرف

ایسی بات منسوب کردینا جس کی کوئی قطعی دلیل نہ ہو اسے بدعت بھی کہتے ہیں یعنی یہ پانچ باتیں ہی حرام ہیں) اور ہر قوم کے لئے ایک مقرر مدت ہے پھر جب انکی مقرر مدت آتی ہے تو ان پر نہ ایک لمحہ دیری ہوتی ہے اور نہ جلدی ہوتی ہے (یعنی جو قوموں کے لئے اللہ نے طے کردیا ہوتا ہے تو اس ارادے کا وقوع بلکل اپنے وقت پر ہوتا ہے) اے اَولاد آدم اگر تمہارے پاس تم ہی میں سے خبر رساں آئیں جو تمہیں میری آیتیں بتائیں پھر جو فرمانبرداری کرے گا اور (اپنی اور دوسروں کی) اصلاح کرے گا تو ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمزدہ ہونگے (یعنی قیامت کے دن ان پر ایسی کوئی بات واقع نہ ہوگی جس سے انھیں خوف یا غم ہو) اور جو ہماری آیتوں کو غلط مانیں گے اور ان سے ہٹدھرمی کریں گے وہ آگ والے ہونگے وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے تو اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بے دلیل الزام لگائے یا اسکی آیتوں کو غلط مانے تو انھیں طے شدہ بات سے انکا حصہ ملے گا (یعنی ان کے لئے جو سزا طے ہے وہ انھیں ملے گی) حتی کہ جب انکے پاس ہمارے بھیجے ہوئے آئیں گے تاکہ وہ انھیں وفات دیں تو وہ کہیں گے وہ کہاں ہیں جن سے تم اللہ کے سوا دعا مانگا کرتے تھے وہ کہیں گے وہ ہم سے کھوگئے اور وہ خود کے بارے میں اس بات کے گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے وہ کہے گا جن و انس کی ان جماعتوں کے ساتھ جو تم سے قبل گذرچکی ہیں آگ میں داخل ہوجاؤ جب بھی کوئی جماعت اس میں داخل ہوگی تو اسکے ساتھ والی جماعت لعنت کرے گی حتی کہ جب وہ سب وہاں باہم ملیں گے تو ان میں سے دوسری جماعت ان میں سے پہلی جماعت کے بارے میں کہے گی ہمارے آقا انھوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تو انھیں آگ کا دوگنا عذاب دے تو وہ کہے گا سب کے لئے دوگنا عذاب ہے لیکن تمہیں علم نہیں ہے اور ان میں سے پہلی جماعت ان میں سے دوسری کے بارے میں کہے گی تمہاری ہم پر کوئی فضیلت نہیں تھی (یعنی ہم نے اگرچہ تمہیں گمراہ کیا لیکن پھر بھی تم ہمارے برابر ہی ہو) لہذا اسکا عذاب چکھتے رہو جو تم کسب کیا کرتے تھے یقینا جنھوں نے ہماری آیتوں کو غلط مانا اور ان سے ہٹدھرمی کی انکے لئے آسمان کے دروازے کھولے نہیں جائیں گے اور وہ جنت میں داخل نہ ہونگے (یعنی ایسے لوگوں کے لئے آسمان کے لئے دروازے کھول کرانھیں جنت میں داخل نہ کیا جائے گا معلوم ہوا جنت آسمان میں ہے) حتی کہ اونٹ سوئی کے سوراخ میں داخل ہوجائے (اور اونٹ کبھی بھی سوئی کے سوراخ میں داخل نہیں ہوسکتا لہذا جنت ان پر حرام ہے وہ وہاں کبھی داخل نہیں ہوسکتے اسطرح کے محاروہ وہاں پیش کئے جاتے ہیں جہاں ناممکنات و محالات کو بتانا مقصود ہو) اور اسیی طرح ہم مجرموں کو بدلہ دیں گے (یعنی انہی کی طرح ہم ہر مجرم کو بدلہ دیں گے معلوم ہوا کبیرہ گناہ کا مرتکب بھی کبھی جنت میں داخل نہ ہوگا کیونکہ وہ بھی مجرم ہے باقی صغیرہ گناہ کا مرتکب جب کبیرہ سے خالی ہو اللہ کے حضور مجرم نہیں ہوگا بلکہ اسکی بخشی طے ہے جیسا کہ آیت میں ہے) انکے لئے جھنم میں بستر ہوگا اور انکے اوپر پردے ہونگے اور اسیی طرح ہم نافرمانوں کو بدلہ دیں گے (یعنی انہی کی طرح ہم ہر نافرمان کو بدلہ دیں گے معلوم ہوا کبیرہ گناہ کا مرتکب بھی کبھی جنت میں داخل نہ ہوگا کیونکہ وہ بھی نافرمان ہے باقی صغیرہ گناہ کا مرتکب جب کبیرہ سے خالی ہو اللہ کے حضور نافرمان نہیں ہوگا بلکہ اسکی بخشی طے ہے جیسا کہ آیت میں ہے)

آیات الاعراف 42۔۔۔53

اور جنھوں نے تسلیم کیا(یعنی قرآن کریم کو حجت و دلیل تسلیم کیا) اور نیک اعمال کئے(یعنی فرض اعمال ادا کئے) ہم کسی نفس کو اسکی وسعت سے زیادہ پابند نہیں کرتے یہ جنت والے ہیں وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے(یعنی جنتی وہ لوگ ہیں جو قرآن مجید کو دلیل تسلیم کرے اور ہر اس عمل کی ادائیگی کریں جو ان پر فرض ہے) اور ہم جو کینہ انکے سینوں میں ہے اسے نکال دیں گے(اور انکا آپسی تنفر ختم ہوجائے گا یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جنت میں جانے والوں کے دلوں میں کینہ کیونکر ہوگا تو جواب یہ ہے کہ نیک لوگوں کے دلوں میں بھی ایک دوسرے سے کینہ ہوتا ہے لیکن وہ حرام کینہ نہیں ہوتا وہ اجتہادی خطا کے بنیاد پر کینہ ہوتا ہے جیسے کہ کوئی فقیہ اجتہادی خطا کی بنیاد پر کسی فقیہ کو کافر قرار دیتا ہے اور اس سے کینہ رکھتا ہے لیکن اللہ کے نزدیک وہ کافر مانا ہوا فقیہ جنتی ہوتا ہے یا اور کبھی کوئی کینہ کی صورت ہوسکتی ہے جو غلطی کی بنیاد پر پیدا ہو اور دونوں ہی جنتی ہوں یا واقعی دونوں میں ناحق کینہ ہو تو ایسا لوگوں کا بھی جنتی ہونا ممکن ہے جب وہ قرآن کو حجت مانیں اور اپنے فرض اعمال ادا کریں تو اللہ ان کینوں کو سینوں سے خارج کرکے جنت میں داخلہ دے گا) انکے نیچے نہریں رواں ہونگی اور وہ کہیں گے ہر تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہم اسکی رہنمائی کی اور ہم ہدایت پر نہ ہوتے اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ کرتا ہمارے آقا کے خبر رساں حق لائے تھے اور انھیں پکارا جائے گا کہ یہ جنت ہے جس کے تم وارث بنادیئے گئے ہو ان اعمال کی وجہ سے جو تم کیا کرتے تھے(یعنی اپنے فرض اعمال کو ادا کیا کرتے تھے) اور جنت والے آگ والوں کو ندا کریں گے کہ ہم نے اسے سچ پایا جو ہمارے آقا نے ہم سے وعدہ کیا تھا تو کیا تم نے اسے سچ پایا جو تمہارے آقا نے وعدہ کیا تھا وہ کہیں گے ہاں تو انکے درمیان ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ ان نافرمانوں پر اللہ کی لعنت ہے(یعنی انھیں اللہ کی رحمت کبھی نصیب نہ ہوگی) جو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اس میں مشکل چاہتے تھے اور وہ آخرت کے منکر تھے اور ان دونوں کے درمیان ایک رکاوٹ ہوگی اور بلندیوں پر بعض مرد ایسے ہونگے جو سب کو انکی نشانیوں سے پہچانیں گے اور وہ جنت والوں کو پکاریں گے کہ تم پر سلامتی ہے وہ وہاں داخل نہ ہوئے اور وہ امید رکھتے ہیں(ممکن ہے یہ وہ لوگ ہوں جنکا حساب کبھی باقی ہے اور جنت میں آنے کی امید ہے) اور جب انکی آنکھیں آگ والوں کی طرف پھریں گی تو وہ کہیں گے ہمارے آقا تو ہمیں نافرمانوں کے ساتھ مت کرنا اور بلندیوں والے ان مردوں کو پکاریں گے وہ انھیں انکی نشانیوں سے پہچان رہے ہونگے وہ کہیں گے تمہاری جماعت نے تمہیں فائدہ نہ دیا اور نہ ہی تمہاری ہٹدھرمی نے جو تم کیا کرتے تھے کیا یہ ہیں جنھوں نے قسم لی تھی کہ اللہ ان لوگوں(اہل جنت) کو رحمت نہیں دے گا(یعنی یہ لوگ نیکوکاروں کو بدبخت یا دوزخی سمجھتے تھے اور جن کے لئے جنت کا فیصلہ کردیا گیا ہوگا انھیں کہا جائے گا کہ) جنت میں داخل ہوجاؤ تم پر کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی تم غمگین ہوگے اور آگ والے اہل جنت کو پکاریں گے کہ ہم پر پانی یا اس میں سے اللہ نے تمہیں نعمت دی ہے بہاؤ انھوں نے کہا یقینا اللہ نے ان دونوں کو کافروں پر حرام کررکھا ہے(معلوم ہوا اہل نار صرف کافر ہونگے مومنین نہیں ورنہ وہ اہل نار کو کافر نہ بولتے) جنھوں نے اپنے دین کو اہمیت نہیں دی اور انھیں دنیاوی زندگی نے

دھوکہ دیا(یعنی دنیاوی زندگی میں مگھن اللہ کے دین کو اہمیت نہیں دے رہے بس کما رہے ہیں گھر والوں کو پال رہے ہیں اور دنیا داری میں لگے ہوئے ہیں دین کا علم نہیں ہے)تو آج ہم انھیں چھوڑے ہوئے ہیں جس طرح وہ اپنی اس دن کی ملاقات کو اور جو وہ ہماری آیتوں کا قصدا انکار کرتے تھے بھول گئے تھے اور ہم ان کے پاس ایسی کتاب لائے ہیں جسکی تفصیل ہم نے علم کی بنیاد پر کی ہے جو ہدایت اور رحمت ہے تسلیم کرنے والوں کے لئے(معلوم ہوا قرآن مجید کی تفصیل اللہ خود دلیل کی بنیاد پر کرتا ہے)وہ صرف اسکے انجام کے انتظار میں ہیں جس دن اسکا انجام آئے گا تو جو اسے پہلے بھول گئے تھے وہ کہیں گے ہمارے آقا کے خبر رساں ہمارے پاس حق لائے تھے تو کیا ہمارا کوئی سفارشی ہے کہ وہ ہماری سفارش کرے یا ہمیں واپس کر دیا جائے(دنیا میں)پھر ہم جو عمل کیا کرتے تھے اس کے سوا عمل کریں گے(یعنی اب ہم نیک اعمال کریں گے)انھوں نے خود کو نقصان میں ڈالا اور جو وہ گھڑتے تھے وہ ان سے گم جائے گا(یعنی جو باتیں وہ گھڑتے تھے اور خود کو اہل نجات سمجھتے تھے وہ ساری باتیں ان سے چھوٹ جائیں گی)

آیات الاعراف 54 ۔۔۔ 58

یقینا تمہارا آقا اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ ایام میں تخلیق کیا پھر وہ تخت نشین ہوا وہ رات کو دن سے ڈھانپتا ہے اسطرح کہ وہ(دن)اسے(یعنی رات کو)تیزی سے تلاشتا ہے(یعنی جب دن آتا ہے جو جہاں جہاں رات کی اندھیرا ہوتا ہے وہاں وہاں دن کی روشنی تیزی سے پہنچ کر اسے ڈھانپ لیتی ہے حتی کہ ہر طرف دن نظر آتا ہے)اور سورج اور قمر اور تارے اسکے حکم سے قانون کے تابع ہیں(کہ وہ اسکے حکم کے قانون کے حساب سے جاری رہتے ہیں)سن لو مخلوق اور حکم اسہی کا ہے(یعنی مخلوق کا مالک بھی اللہ ہے اور حکم بھی بس اللہ ہی چلتا ہے اور کسی کا نہیں)اللہ آقائے کائنات صاحب خیر ہے اے بندوں اپنے آقا سے گڑگڑاتے اور پوشیدگی سے دعا مانگا کرو(معلوم ہوا مذکورہ صفت پر ہمیں اللہ سے دعا کرنے کا حکم ہے تو یہ فرض ہے)یقینا وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور زمین میں اسکی اصلاح کرنے کے بعد بگاڑ پیدا مت کرو(یعنی نسلوں اور کھیتوں اور باغوں وغیرہ میں بگاڑ و فساد پیدا مت کرو)اور اس سے خوف اور امید سے دعا کرو یقینا اللہ کی رحمت نیکوں کے قریب ہے(یعنی نیک لوگ دنیا و آخرت میں اللہ کی رحمت میں ہیں)اور وہ ہی تو ہے جو ہواؤں کو خوشخبری بنا کر اپنی رحمت کے آگے آگے بھیجتا ہے(رحمت بارش کو کہا گیا ہے کیونکہ بارش سے پہلے ہوا چلتی ہے جو بارش کے لئے خوشخبری ثابت ہوتی ہے اور آگے آنے والے قرینے سے بھی پتا چلتا ہے کہ رحمت سے مراد بارش ہے)حتی کہ جب وہ(ہوا)بھاری بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم اسے مردہ شہر کی طرف ہانکتے ہیں پھر ہم اس سے پانی نازل کرتے ہیں پھر ہم اس سے سارے پھل نکالتے ہیں اسہی طرح ہم مردے بھی زندہ کریں گے یہ اس لئے تاکہ تم سبق لو(یعنی یہ تمہارے لئے دلیل ہے کہ جب اللہ مردہ زمین کو زندہ کرکے اس سے نعمتیں نکال سکتا ہے تو وہ تمہارے مرنے کے بعد تمہیں کیوں زندہ نہ کرسکے گا)اور مفید شہر اپنی نباتات اپنے آقا کی اجازت سے نکالتا ہے اور جو بیکار ہوتا ہے وہ کنجوسی سے ہی نکلتا ہے(یعنی پانی ہر زمین پر ایک ہی پڑھ رہا ہے لیکن کوئی زمین نباتات نکال رہی ہے اور کوئی زمین نباتات نکالنے میں کنجوسی

کرتی ہے وہ بیکار زمین ہے) اسی طرح ہم آیتوں کی تفصیل کرتے ہیں فرمان برداروں کے لئے (معلوم ہوا اللہ اپنی آیتوں کی تفصیل کرچکا ہے اسے کسی تفصیل و تشریح کی حاجت نہیں لیکن وہ تفصیل سے بھی فرمان برادر ہی ہدایت لیتے ہیں باقی ظالموں کو وہ تفصیل ھضم نہیں ہوتی)

آیات الاعراف 59 ۔۔۔ 102

ہم نے نوح کو اسکی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی تابعداری کرو جس کے سوا تمہارے لئے کوئی تابعداری کے لائق ہستی نہیں ہے یقینا میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے خائف ہوں اسکی قوم کے بڑوں نے کہا ہم تجھے صاف گمراہ سمجھتے ہیں اس نے کہا اے میری قوم میں گمراہ نہیں ہوں بلکہ میں آقائے کائنات کا خبر رساں ہوں میں تمہیں اپنے آقا کے پیغامات پہنچارہا ہوں اور میں تمہیں نصیحت کررہا ہوں اور مجھے اللہ کی طرف سے وہ علم حاصل ہے جو تمہیں حاصل نہیں کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ تمہارے پاس تمہارے آقا کی طرف نصیحت ایسے آدمی کے پر آئی جو تم میں سے ہی ہے تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور تم پرہیزگار بنو اور تاکہ تم پر رحم کیاجائے تو انھوں نے اسے جھٹلادیا تو ہم نے اسے اور جو اسکے ساتھ تھے انھیں کشتی میں ڈال کر نجات دی اور جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا انھیں غرق کردیا کہ وہ اندھے لوگ تھے (یعنی وہ علم وہدایت کے اندھے تھے) اور عاد کی طرف انکے بھائی ہود کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم اس اللہ کی تابعداری کرو جس کے سوا تمہارے لئے کوئی آقا نہیں ہے تو کیا تم ڈرتے نہیں ہو اسکی قوم کی منکر اشرافیہ نے کہا ہم تجھے بے وقوف سمجھتے ہیں اور میں تجھے غلطی کا شکار سمجھتے ہیں اس نے کہا اے میری قوم میں بے وقوف نہیں ہوں بلکہ میں آقائے کائنات کا خبر رساں ہوں میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچارہا ہوں اور میں تمہارے لئے امانتدار ہوں ہمدرد ہوں تو کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے آقا کے پاس سے نصیحت تم ہی میں سے ایک مرد پر آئی ہے تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور یاد کرو جب اس نے تمہیں قوم نوح کے بعد جانشین بنایا اور مخلوق میں تمہیں کشادگی بخشی تو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ انھوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہم صرف اللہ کی تابعداری کریں اور ہم اس مذہب کو چھوڑدیں جس کی تابعداری ہمارے اسلاف کرتے تھے اگر تو سچا ہے تو وہ لے آجسکا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے (یعنی عذاب) اس نے کہا تم پر تمہارے آقا کی طرف سے ناپاکی اور ناراضی آن پڑی ہے کیا تم مجھ سے ان ناموں کے بارے میں بحث کررہے ہو جنھیں تم اور تمہارے اسلاف نے گھڑرکھا ہے جسکی اللہ نے کوئی یقینی دلیل نہیں اتاری تو انتظار کرو یقینا میں تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں تو ہم نے اسے اور جو اسکے ساتھ تھے انھیں اپنی رحمت سے نجات بخشی اور ہم نے انکی جڑ کاٹ دی جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور انھوں نے تسلیم نہ کیا (یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس امت پر بھی عذاب آسکتا ہے اور آیا بھی ہے کیونکہ ہمیں پہلے والوں کے عذابات سے نصیحت کی جارہی ہے کہ تم پہلے والوں کی طرح مت کرنا ورنہ تم بھی عذاب آجائے گا) اور ثمود کی طرف انکے بھائی صالح کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم اس اللہ کی تابعداری کرو جس کے سوا تمہارے لئے

کوئی تابعداری کے لائق نہیں ہے تمہارے پاس تمہارے آقا کی طرف سے صاف دلیل آچکی ہے یہ اللہ کی اونٹنی ہے تمہارے لئے دلیل کے طور پر (یعنی یہ معجزہ ہے) تو تم اسے اللہ کی زمین میں کھاتا چھوڑدو اور اسے برائی کے ساتھ مت چھوؤ کہ تمہیں المناک عذاب پہنچے اور یاد کرو جب اس نے تمہیں عاد کے بعد جانشین بنایا اور اس نے تمہیں زمین میں جگہ دی تم اسکے نرم حصے سے محلات بناتے ہو اور تم پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو تو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد انگیزی مت کرو اسکی قوم کے ہٹدھرموں نے ان کمزوروں کو کہا جو ان میں سے ایمان لائے تھے کیا تم اس بات کا یقین رکھتے ہو کہ صالح اپنے آقا کی طرف سے بھیجا ہوا ہے تو انھوں نے کہا ہم اسے تسلیم کرتے ہیں جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے ہٹدھرموں نے کہا جس کو تم تسلیم کیا ہے ہم اس کے منکر ہیں تو انھوں نے اونٹنی کو ذبح کردیا اور انھوں نے اپنے آقا کی حکم عدولی کی اور انھوں نے کہا اے صالح اگر تو خبر رساں ہے تو ہمارے پاس وہ لے آجسکا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے تو زلزلے نے انھیں آپکڑا پھر وہ اپنے گھروں میں گٹنوں کے بل پڑے رہ گئے پھر اس نے ان سے منہ پھیرا اور کہا اے میری قوم میں تمہیں اپنے آقا کا پیغام پہنچا چکا ہوں اور میں نے تمہیں نصیحت کی تھی لیکن تم تو نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے تھے اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم اس بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو تم سے پہلے جہاں میں سے کسی نے بھی اسکی طرف سبقت نہیں کی تم عورتوں کے چھوڑ کر مردوں کے پاس آتے ہو (یعنی عورتوں کو اپنی زندگیوں سے نکال کر مردوں کے ساتھ جماع کرتے ہو) حقیقت یہ ہے کہ تم حد سے بڑھنے والے ہو اور اسکی قوم کا جواب بس یہ ہی تھا کہ انھیں اپنی بستی سے نکالو یہ لوگ پاکی چاہتے ہیں (یعنی انکے پاس حضرت لوط کا رد کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں بس یہ جملہ تھا) تو ہم نے اسے اور اسکے اہل کو نجات دی سوائے اسکی عورت کے وہ ٹہری رہی (یعنی وہ حضرت لوط کے ساتھ نہ نکلی) اور ہم نے ان پر ایک قسم کی بارش کی تو دیکھو مجرموں کا انجام کیسا ہوا اور مدین کی طرف انکے بھائی شعیب کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم اس اللہ کی تابعداری کرو جس کے سوا تمہارے لئے کوئی آقا نہیں ہے تمہارے پاس تمہارے آقا کی جانب سے صاف دلیل آچکی ہے تو ناپ اور ترازو پورا کرو اور انسانوں کے لئے انکی اشیاء میں ناانصافی نہ کرو اور زمین کی اصلاح کرنے کے بعد اس میں بگاڑ پیدا مت کرو (یعنی زمین میں خرابی پیدا مت کرو مثلاً کھیت و باغات تباہ کرنا یا ناحق جنگ کرنا یا راہ زنی کرنا وغیرہ) یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم تسلیم کرو اور کسی راستے پر دھمکاتے ہوئے اور اللہ کی راہ سے انھیں روکتے ہوئے جو ایمان لائے ہیں اور اس میں مشکل چاہتے ہوئے مت بیٹھا کرو اور یاد کرو جب تم قلیل تھے تو اس نے تم میں اضافہ کیا اور غور کرو فسادیوں کا انجام کیسا ہوا اور تمہاری ایک جماعت نے اس پیغام کو تسلیم کرلیا جس کے ساتھ میں بھیجا گیا تھا اور ایک جماعت نے تسلیم نہیں کیا تو رکو حتی کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کردے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے (لہذا اللہ کے فیصلے کے ہوتے ہوئے کسی کا فیصلہ توجہ کے بھی لائق نہیں ہے) اسکی قوم کی منکر اشرافیہ نے کہا میں تجھے اے شعیب اور جو اسکے ساتھ ایمان لائے ہیں انھیں اپنی بستی سے ضرور نکال دیں گے یا تم ہمارے مذہب میں واپس آجاؤ اس نے کہا کیا اسکے باوجود کہ ہم ناپسند کریں (یعنی کیا تم زبردستی کروگے) اگر ہم تمہارے مذہب میں لوٹ

آئیں جب کہ اللہ نے ہمیں اس سے نجات بخشی ہے تو ہم اللہ پر بے بنیاد الزام لگا چکے اور ہمارے لئے یہ نہیں ہے کہ اس میں لوٹ پڑیں مگر یہ کہ اللہ ہمارا آقا چاہے ہمارے آقا کا علم ہر شی ء کو گھیرے ہوئے ہے ہم نے صرف اللہ پر اعتماد کیا(معلوم ہوا نبی کی سنت ہے کہ اللہ کے سوا کسی پر اعتماد و بھروسہ نہیں کیا جائے) ہمارے آقا ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان برحق فیصلہ کردے اور تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے اور اسکی قوم کے منکر اشرافیہ نے کہا اگر تم شعیب کی پیروی کروگے تب تو تم ضرور نقصان اٹھاؤ گے تو زلزلے نے انھیں آپکڑا پھر وہ اپنے گھر میں اوندھے پڑے رہ گئے جنھوں نے شعیب کو غلط مانا ان کا حشر ایسا ہوا کہ جیسے کہ وہ وہاں رہتے ہی نہ ہوں اور جنھوں نے شعیب کو جھٹلایا انھوں نے نقصان اٹھایا تو اس نے ان سے رخ پھیر لیا اور اس نے کہا اے میری قوم میں نے تمہیں اپنے آقا کے پیغامات پہنچا چکا ہوں اور میں تمہیں نصیحت کرچکا ہوں تو میں منکروں پر کیسے افسوس کروں اور جب بھی ہم نے کوئی نبی کسی بستی میں بھیجا تو ہم نے وہاں کے باشندوں کو تنگی اور نقصان کے ساتھ پکڑا تاکہ وہ انکساری کریں پھر ہم برائی کی جگہ نعمت لے آئے حتیٰ کہ وہ آسودہ ہوگئے اور انھوں نے کہا کہ ہمارے بڑوں کو نقصان اور سرور پہنچا(یعنی پہلے ان پر تنگی کی تاکہ وہ توبہ کرلیں اور جب انھوں نے توبہ نہ کی تو انھیں خوشحالی عطا کی) پھر ہم نے انھیں اچانک پکڑ لیا اور انھیں احساس بھی نہیں ہوا(یعنی ان پر اچانک ہی عذاب آن پڑا) اور اگر بستیوں کے باشندے تسلیم کرتے اور نیک بنتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے بھلائیاں کھول دیتے لیکن انھوں نے جھٹلادیا پھر ہم نے انھیں اسکی وجہ سے پکڑا جو وہ کمایا کرتے تھے تو کیا بستیوں کے باشندے اس سے مطمئن ہوگئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب رات میں اچانک آجائے اور وہ سو رہے ہیں یا پھر کیا بستیوں کے باشندے اس بات سے مطمئن ہوگئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب عروج آفتاب کے وقت آئے اور وہ کھیل رہے ہوں تو کیا وہ اللہ کی چال سے مطمئن ہوگئے ہیں تو اللہ کی چال سے صرف نقصان زدہ ہی مطمئن ہوتے ہیں(یعنی اللہ کا سچا خوف جن کے دل میں ہوتا ہے وہی نقصان سے محفوظ ہیں) اہل زمین کے باشندوں(کے برے انجام) کے بعد کیا جو زمین کے وارث ہوتے ہیں انھیں اس بات سے رہنمائی نہ ہوئی کہ اگر ہم چاہیں تو انھیں انکے گناہوں کی بدلہ چکھائیں(یعنی پہلے والوں کی طرح ان پر بھی عذاب نازل کردیں) اور ہم انکے دلوں پر بندش کرتے ہیں کہ وہ سنتے نہیں ہیں یہ بستیاں ہیں جنکی بعض خبریں ہم اے بندے تجھے بتارہے ہیں اور انکے پاس انکے خبر رساں واضح دلیلیں لے کر آچکے ہیں(معلوم ہوا نبی واضح و صاف دلیل لے کر آتا ہے اسکو کسی تشریح و تفسیر کی ضرورت نہیں ہوتی) تو وہ اسے تسلیم کرنے والے نہیں جس کو انھوں نے پہلے جھٹلادیا تھا اسی طرح اللہ منکروں کے دلوں پر بندش کرتا ہے اور ہم نے ان میں سے اکثر کے لئے کوئی وعدے کا لحاظ نہ پایا اور یقیناً ہم نے ان میں سے اکثر کو نافرمان پایا

آیات الاعراف 103 ۔۔۔ 137

پھر ہم نے انکے بعد موسی کو اپنی دلیلوں کے ساتھ فرعون اور اسکی جماعت کیطرف بھیجا تو انھوں نے ان کے ساتھ زیادتی کی تو اے بندے غور کر فسادیوں کا کیسا انجام ہوا اور موسی نے کہا اے فرعون میں آقائے کائنات کا خبر رساں ہوں اس بات پر پختہ ہوں کہ میں اللہ

پر حق کے سوا کچھ نہ بولوں میں تمہارے پاس تمہارے آقا کی طرف سے صاف دلیل لاچکا ہوں تو میرے ساتھ اُولاد اسرائیل کو بھیج دے اس نے کہا اگر تو کوئی دلیل لایا ہے تو اسے پیش کر اگر تو سچا ہے تو اس نے اپنی لاٹھی ڈال دی پھر وہ اچانک واضح طور پر اژدھا بن گیا اور اس نے اپنا ہاتھ نکالا تو اچانک وہ دیکھنے والوں کے لئے روشن ہوگیا قوم فرعون کی اشرافیہ نے کہا یقینا یہ ماہر جادوگر ہے جو تمہیں تمہاری زمین سے نکالنا چاہتا ہے(یعنی یہ جادو دیکھا کر تمہیں اپنے ساتھ لیجانا چاہتا ہے اور اس زمین سے تمہیں محروم کردینا چاہتا ہے) تو تم لوگ کیا حکم دیتے ہو انھوں نے کہا اسے اور اسکے بھائی کو مہلت دے اور شہروں میں جمع کرنے والے بھیج دے وہ تیرے پاس سارے ماہر ساحروں کو لے آئیں(یعنی لوگوں نے دلیل کا مقابلہ دلیل سے کرنے کے بارے میں کہا انھیں قتل کی بات نہیں کی اور یہ ہی تبدیلی کی بڑی وجہ ثابت ہوئی)اور جادوگر فرعون کے پاس آئے انھوں نے کہا ہمارے لئے انعام ہوگا اگر ہم جیت جائیں اس نے کہا ہاں اوریقینا تم مقرب ہوجاؤ گے(یعنی اگر تم فتح یاب ہوئے تو تمہیں مال و دولت کی کوئی مقدار نہیں بلکہ ہمارے مقرب ہوجاؤگے پھر تم جو چاہو مانگ لو) انھوں نے کہا اے موسی تم ڈالو گے یا ہم ڈالیں اس نے کہا تم ڈالو پھر جب انھوں نے ڈالا تو انھوں نے انسانوں کی آنکھوں کو دھوکہ دیا اور انھوں نے انکی آنکھوں کو ڈرادیا اور انھوں نے بڑے دھوکے کا ارتکاب کیا اور ہم نے موسی کی طرف وحی کی کہ اپنا عصا ڈال دے پھر اچانک وہ اسے نگلنے لگ جائے گا جو وہ گھڑرہے ہیں(یعنی انکی حرکت کی وجہ سے وہ اشیاء سانپ ہونے کا خیال لوگوں کی نظروں میں ڈالنے لگے اور لوگوں کو دھوکہ لگا لیکن موسی کلیم اللہ کا عصا حقیقت میں اژدھا بن گیا اور انھیں نگلتا گیا) تو حق ثابت ہوگیا(یعنی جادو اور معجزے میں فرق واضح ہوگیا) اور جو کرتے تھے وہ بیکار ہوگیا تو وہاں وہ مغلوب ہوگئے اور ذلت سے لوٹے اور ساحر سجدے میں بے ساختہ گرپڑے انھوں نے کہا ہم نے آقائے کائنات کو تسلیم کرلیا جو موسی اور ہارون کا آقا ہے(وہ اسلام لے آئے تھے کیونکہ وہ جادو کی حقیقت جانتے تھے تو وہ جان گئے تھے جو موسی کلیم اللہ نے دیکھایا وہ جادو نہیں ہے حق ہے لہذا وہ جان گئے یہ اللہ رب العالمین کی طرف سے رسول ہیں اور ایمان لے آئے) فرعون نے کہا تم نے اسے تسلیم کرلیا جب کہ میں نے تمہیں اجازت نہ دی تھی یقینا یہ چال ہے جس کو تم نے اس شہر میں انجام دیا ہے(یعنی تم لوگ موسی سے ملے ہوئے ہو اور سب نے مل کر یہ منصوبہ بنا کر انجام دیا ہے) تاکہ تم اسکے باشندوں کو وہاں سے نکال دو(فرعون اپنی حکومت کو بچانے کے لئے اپنی عوام سے ہمدردی کا اظہار کررہاہے بار بار انھیں اپنی ان کے لئے فکر ظاہر کررہا ہے کہ وہ انھیں انکی زمین سے باہر نکالنا نہیں چاہتا حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ وہ بہانہ بنا کر اپنی جاہلی و سرکش حکومت کو بچانا چاہتا تھا) تو جلد تم جان جاؤگے میں ضرور تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں کاٹ کر الگ کردوں گا پھر میں تم سب کو ضرور سولی دونگا(یہ اس نے ہٹدھرمی پر ہٹدھرمی کا مظاہرہ کیا حق کو قبول کرنے کے بجائے اسے ختم کرنے کی کوششیں کرنے لگا) انھوں نے کہا یقینا ہم اپنے آقا کی طرف ہی پلٹنے والے ہیں اور تم ہم سے اسی وجہ سے ناراض ہو کہ ہم نے اپنی آقا کی دلیلوں کو تسلیم کیا ہے جب وہ ہمارے پاس آئیں ہمارے آقا ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں مسلم ہی موت دینا اور قوم فرعون کی اشرافیہ نے کہا کیا تو موسی اور اسکی قوم کو چھوڑرہا ہے کہ وہ زمین میں بگاڑ

پیدا کریں(یعنی ہماری سلطنت میں اپنا جادو دیکھا کر بغاوت پیدا کریں) اور وہ تجھے اور تیرے آقاؤں کو چھوڑدیں اس نے کہا جلد ہی ہم انکے بیٹوں کو قتل کریں گے اور انکی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے اور ہم ان پر غالب ہیں موسی نے اپنی قوم سے کہا اللہ سے مدد مانگو اور برداشت کرو یقینا زمین کا مالک اللہ ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے وارث بناتا ہے اور انجام خیر پرہیزگاروں کے لئے ہے(حضرت موسی نے مشکل میں اللہ ہی سے مدد مانگنے کو کہا کسی مخلوق سے نہیں) انھوں نے کہا تیرے ہمارے پاس آنے سے قبل ہمیں اذیت دی گئی اور تیرے ہمارے پاس آنے کے بعد ہمیں اذیت دی گئی اس نے کہا قریب ہے کہ تمہارا آقا تمہارے دشمن کو مار ڈالے اور تمہیں زمین میں جانشین بنائے کہ وہ دیکھے تم کیسا عمل کرتے ہو اور ہم نے فرعونیوں کی پکڑ سالوں اور پھلوں کی کمی سے کی(یعنی برے سال اور پھلوں کی کمی ان پر ڈال دی) تاکہ وہ سبق لیں تو جب ان کے پاس اچھائی آتی تو وہ کہتے یہ ہمارے لئے ہے اور اگر انھیں کوئی برائی پہنچے تو وہ موسی اور اسکے ساتھیوں سے بدشگونی لیتے(یعنی یہ برائی موسی کلیم اللہ اور انکے ماننے والوں کی وجہ سے آئی ہے) سن لو تمہارا اچھا و برا حصہ اللہ کے پاس ہے(یعنی اللہ کے قابو میں ہے) لیکن ان میں سے اکثر یقین نہیں کرتے اور انھوں نے کہا جب بھی تو ہمارے پاس کوئی کرشمہ لائے گا کہ تو ہمیں اس کے ذریعے دھوکہ دے تو ہم تیری بات نہیں مانیں گے تو ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈے اور کٹمل اور مینڈک اور خون بھیجے تفصیلی دلیلوں کے طور پر(یعنی یہ سب بھیج کر انھیں عذاب دیا جو انکے باطل پرست ہونے کی مفصل دلیلیں تھیں) تو انھوں نے ہٹدھرمی کی اور وہ مجرم ہوئے اور جب ان پر عذاب واقع ہوا تو انھوں نے کہا اے موسی ہمارے لئے اپنے آقا سے دعا کرو اس عھد کی بنیاد پر جو اس نے تجھ سے کیا ہے اگر تو ہم سے یہ عذاب دور کردے گا تو ہم تیری بات مان لیں گے اور ہم تیرے ساتھ اُولاد اسرائیل کو بھیج دیں گے پھر جب ہم نے اس مقررہ مدت تک جس کو پہنچیں گے ان سے عذاب دور کردیا تو فوراً وہ وعدہ توڑنے لگ گئے تو ہم نے ان سے انتقام لیا پھر ہم نے انھیں سمندر میں غرق کردیا کیونکہ انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ اس سے غافل ہوگئے اور وہ لوگ جنھیں ضعیف کیا گیا ہم نے انھیں زمین کے مشارق اور اسکے مغارب میں جن میں ہم نے خیر رکھی انکا وارث کیا اور تیرے آقا کا بڑا اچھا کلمہ اُولاد اسرائیل پر مکمل ہوا اس صبر کی وجہ سے جو انھوں نے کیا اور ہم نے اسے برباد کردیا جو فرعون اور اسکی قوم بنایا کرتی تھی اور وہ چھتیں بھی جو وہ لگایا کرتے تھے(معلوم ہوا برائی کا انجام ضرور برا ہوتا ہے)

آیات الاعراف 138 ۔۔۔ 156

اور ہم نے اُولاد اسرائیل کو سمندر عبور کروایا(جب ان کے پیچھے فرعونی لگے ہوئے تھے) تو وہ ایسی قوم کے پاس آئے جو اپنے بتوں کی پابندی کرتے تھے(یعنی انکا الوہی احترام وغیرہ کیا کرتے تھے) انھوں نے کہا اے موسی ہمارے لئے ایک آقا قائم کردے جسطرح انکے آقا ہیں اس نے کہا یقینا تم جھالت کرتے ہو یہ پکی بات ہے کہ جس میں وہ مشغول ہیں وہ تباہ کن ہے اور جو عمل وہ کرتے تھے وہ باطل تھا(یعنی تم بھی پہلے شرک کیا کرتے تھے وہ باطل تھا) اس نے کہا کیا میں تمہارے لئے غیر اللہ کی آقائیت طلب کروں حالانکہ اس نے

تمہیں سارے جہان سے زیادہ عطا کیا ہے(یعنی اللہ کے اس بڑی نعمت کے بعد جو اس نے تمہیں دی ہے کیا میں تمہارے لئے غیر اللہ کی آقائیت تلاشوں) اور جب ہم نے تمہیں فرعونیوں سے نجات بخشی جو تمہیں برا عذاب لازم کرتے تھے وہ تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے تھے اور وہ تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے آقا کی طرف سے بڑی آزمائش تھی اور ہم نے موسی سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور ہم نے اسے دس کے ساتھ مکمل کیا پھر اسکے آقا کا مقرر وقت چالیس راتوں کا وقت پورا ہوا اور موسی نے اپنے بھائی ہارون کو کہا میری قوم میں میرا جانشین بن جا اور اصلاح کر اور فسادیوں کے راستے پر مت چلنا اور جب موسی ہمارے مقرر وقت پر آیا اور اسکے آقا نے اس سے کلام کیا تو اس نے کہا میرے آقا مجھے دیکھا میں تجھے دیکھوں گا اس نے کہا تو مجھے کبھی بھی نہیں دیکھ سکے گا(معلوم ہوا اللہ کبھی بھی دیکھا نہیں جاسکتا کیونکہ اللہ نے اسکے دیکھنے کا مستقبل میں مطلقا انکار کردیا کہ تو مجھے کبھی بھی نہیں دیکھ سکے گا تو وہ لوگ جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ نبی نے دنیا میں اللہ واحد قھار کو دیکھ لیا یا اہل جنت آخرت میں اللہ کو دیکھیں گے) لیکن پہاڑ کی طرف دیکھ تو اگر وہ اپنی جگہ برقرار رہا تو جلد تو مجھے دیکھ لے گا تو جب اسکا آقا اس پہاڑ کے لئے ظاہر ہوا تو اس نے اسے ہموار زمین سے بدل دیا اور موسی بے ہوشی سے گرگیا(یعنی پہاڑ کے لئے اللہ کے ظھور کی وجہ سے اسکا اتنا برا حشر ہوا کہ وہ غائب ہوگیا اور اسکی جگہ ہموار زمین ہوگئی معلوم ہوا اللہ کو دیکھنا رحمت و نعمت نہیں بلکہ ایک عذاب ہے جو فساد و تباہی کا باعث ہے لہذا جنت میں اللہ کو دیکھنا نہیں ہوسکتا کیونکہ جنت میں عذاب نہیں ہے) تو جب اسے افاقہ ہوا تو اس نے کہا تو پاک ہے میں نے توبہ کی(معلوم ہوا اللہ سے دیدار کا مطالبہ کرنا دعا کرنا گناہ ہے اسہی وجہ سے حضرت موسی نے توبہ کی اور انھیں علم نہ تھا) اور میں سب سے پہلے ہی تسلیم کرتا ہوں(یعنی میں سب سے پہلے ہی اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ اللہ کو کبھی بھی دیکھا نہیں جاسکتا نہ دنیا میں نہ آخرت میں اسے دیکھنا تباہی و بربادی ہے) اس نے کہا اے موسی میں نے تجھے اپنے پیغامات اور اپنے کلام سے باقی انسانوں پر فوقیت دی ہے تو جو میں نے تجھے دیا ہے اسے لے لے اور فرمان بردار ہوجا اور ہم نے تختیوں میں اس کے لئے ہر بات کی نصیحت اور ہر بات کی تفصیل لکھ دی تھی(یعنی امت موسی کے لئے صرف انکی کتاب حجت تھی اس کے سوا حدیث حجت نہیں تھی کہ ساری ہدایت ہی اور ہر بات کی تفصیل انکی کتاب میں ہی موجود تھی) تو اسے مضبوطی سے پکڑو اور اپنی قوم کو حکم دے کہ وہ اسکے زیادہ بہتر صورت کو اختیار کریں(یعنی کسی معاملے میں اس کتاب میں دو یا اس سے زیادہ فتوے ہوں تو جو موقع کے حساب سے زیادہ بہتر معلوم ہو اسکی پیروی کریں) جلد ہی میں تمہیں نافرمانوں کا گھر دیکھاؤں گا جلد ہی میں اپنی آیتوں سے ان کو پھیردونگا جو زمین میں ناحق ہٹدھرمی کرتے ہیں اور اگر وہ ساری دلیلیں بھی دیکھ لیں تب بھی وہ اسے تسلیم نہیں کریں گے اور اگر وہ راہ ہدایت کو دیکھیں تو وہ اسے راہ نہیں بناتے(یعنی اسے اپنی راہ نہیں بناتے) اور اگر وہ گمراہی کی راہ کو دیکھیں تو وہ اسے راہ بنالیں گے(یعنی اس پر چلنے لگ جائیں گے) یہ اس وجہ سے کہ انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ان سے غافل ہوئے اور جنھوں نے ہماری آیتوں اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا انکے اعمال برباد ہوجائیں گے انھیں ان اعمال کے سوا کس کا بدلہ دیاجائے گا جو وہ کیا کرتے تھے(یعنی انھیں صرف انکے

اعمال کا بدلہ ملے گا) اور قوم موسی نے اسکے بعد اپنی زیورات سے ایک بچھڑے کا جسم بنایا اسکی تیروں کی سی آواز تھی کیا انھیں پتا نہیں کہ وہ نہ ان سے بات کرتا ہے اور نہ ہی انھیں کسی راہ کی رہنمائی کرتا ہے انھوں نے اسے اختیار کرلیا اور وہ ظالم ہوگئے اور جب وہ انکے ہاتھوں میں آگرا اور انھوں نے دیکھا کہ وہ گمراہ ہوچکے ہیں(یعنی جب وہ انکے ہاتھوں میں آگرا تو انھیں سمجھ آیا کہ یہ ہمارا آقا کیسے ہوسکتا ہے یہ تو معیوب و عاجز ہے معلوم ہوا شرک کو دلوں سے اتارنے کا مؤثر طریقہ یہ ہے کہ جس کے ساتھ شرک کیا جارہا ہے ان بتوں اور درگاہوں اور تصویروں وغیرہ کو ختم کردیا جائے اور تباہ کردیا جائے) تو انھوں نے کہا اگر ہمارا آقا ہم پر رحم نہ کرے اور ہمیں معاف نہ کرے تو ضرور ہم نقصان اٹھائیں گے اور جب موسی اپنی قوم کی طرف غصے و افسوس سے لوٹا تو کہا میرے بعد تمہاری جانشینی کتنی بری ثابت ہوئی کیا تم نے اپنے آقا کے معاملے میں جلدی کی اور اس نے تختیاں ڈال دیں اور اس نے اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنے طرف کھینچنے لگا اس نے(یعنی حضرت ہارون سلام علیہ نے) کہا میری ماں کے بیٹے یقینا لوگوں نے مجھے کمزور کردیا اور وہ مجھے قتل ہی کرنے والے تھے لہذا میرے ذریعے دشمنوں کو خوش مت کر اور نہ ہی تو مجھے ظالموں کے ساتھ کر(یعنی نہ مجھے اللہ کا نافرمان سمجھ اور نہ ہی مجھے اذیت دے کر دشمنوں کو خوش کر) اس نے کہا میرے آقا مجھے اور میرے بھائی کو معاف کر اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر اور تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے یقینا جنھوں نے بچھڑا بنایا جلد ہی انھیں انکے آقا کی طرف سے غضب اور دنیاوی زندگی میں ذلت پہنچے گی اور اسہی طرح ہم گھڑنے والوں بدلہ دیتے ہیں اور جنھوں نے برے عمل کئے پھر اسکے بعد توبہ کرلی اور تسلیم کیا یقینا تیرا آقا اسکے بعد بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اور جب موسی کا غصہ ختم ہوا تو اس نے تختیاں اٹھائیں اور اس کی تحریر میں ہدایت اور رحمت تھی انکے لئے جو اپنے آقا سے ڈرتے ہیں(معلوم ہوا اللہ کا خوف رحمت اور ہدایت کی بنیاد ہے جس کے دل میں اللہ کا خوف نہیں وہ کبھی ہدایت پر نہیں آسکتا) اور موسی نے اپنی قوم کے چالیس مرد چن لئے پھر جب انھیں زلزلے نے آپکڑا تو اس نے کہا میرے آقا اگر تو چاہتا تو پہلے ہی انھیں اور مجھے ہلاک کرڈالتا کیا تو ہمیں ہم میں سے جو بے وقوف ہیں ان کے فعل کی وجہ سے ہلاک کرے گا یہ صرف تیری آزمائش ہے جس سے تو جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے رہنمائی کرتا ہے تو ہمارا سرپرست ہے(یعنی ہم تیرے ہی پابند و مقلد ہیں) تو مجھے معاف کر اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر معاف کرنے والا ہے اور ہمارے لئے اس دنیا میں اور آخرت میں بھلائی لکھ دے ہمیں تیری طرف ہدایت دی گئی ہے اس نے کہا میں جسے چاہوں اپنا عذاب پہنچاؤں اور میری رحمت ہر شیء کو سمائے ہوئے ہے تو جلد ہی میں اسے ان کے لئے لازم کردونگا جو پرہیزگاری کرتے ہیں اور اضافی مال دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں کو تسلیم کرتے ہیں

آیات الاعراف 157 ۔۔۔ 174

جو اللہ کے خبر رساں کی پیروی کرتے ہیں جو نبی پڑھا ہوا نہیں ہے جسے وہ تورات اور انجیل میں لکھا پاتے ہیں وہ انھیں بھلی بات کا حکم دے گا اور انھیں ناگوار بات سے روکے گا اور انکے لئے پاکیزہ اشیاء حلال کرے گا اور ان پر ناپاک اشیاء حرام کرے گا اور وہ ان سے بوجھ اور

بیڑیاں جو ان پر ہونگیں انھیں دور کرے گا(یعنی ان پر جو بے دلیل پابندیاں ہونگی ختم کرے گا) تو جو اس کو تسلیم کریں گے اور اسکی عزت کریں گے اور اسکی مدد کریں گے اور اس نور کی پیروی کریں گے جو اس کے ساتھ نازل کیا جائے گا(یعنی قرآن مبین) تو وہ کامیاب ہونگے اے نبی کہہ دے اے انسانوں یقینا میں تم سب کی طرف اللہ کی پیغام دینے والا ہوں جس کی ملکیت میں سارے آسمان و زمین ہیں اس کے سوا کوئی اور آقا نہیں ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مردہ کرتا ہے تو تسلیم کرو اللہ کو اور اس پیغمبر کو جو نبی ہے پڑھا لکھا نہیں ہے جو اللہ اور اسکی باتوں کو تسلیم کرتا ہے اور اسکی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ اور قوم موسی کا ایک گروہ ایسا تھا جو حق کی رہنمائی کرتا تھا اور اس کے ذریعے انصاف بھی کرتے تھا اور ہم نے انھیں بارہ قبیلوں میں تقسیم کردیا اور ہم نے موسی کی طرف وحی کی جب اسکی قوم نے اس سے پانی مانگا کہ اپنی لاٹھی سے پتھر کو مار تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے ہر ایک نے اپنی پینے کی جگہ کو جان لیا اور ہم نے ان پر بادلوں سے سایہ کیا اور ہم نے ان پر ترنجبین اور لوا(یہ لوا ایک قسم کا پرندہ ہے) اتارا ان پاکیزہ نعمتوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں دی ہیں اور انھوں نے ہم پر ظلم نہ کیا لیکن وہ خود پر ظلم کیا کرتے تھے اور جب انھیں کہا گیا اس بستی میں رہو اور وہاں جہاں سے چاہو کھاؤ اور کہو معافی ہو اور دروازے میں جھکتے ہوئے داخل ہو ہم تمہاری خطائیں معاف کردیں گے جلد ہی ہم نیکوں کو اور دیں گے تو جو ان میں سے ظالم تھے انھوں نے قول کو اس سے بدل ڈالا جو انھیں نہ کہا گیا تھا(یعنی دوسری کوئی بات کہی) تو ہم نے ان پر آسمان سے ایک عذاب بھیجا اس زیادتی کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے اور اے بندے ان سے پوچھ اس بستی کے بارے میں جو سمندر پر حاضر تھی جب انھوں نے سنیچر کے دن سرکشی کی جب انکی مچھلیاں انکے پاس انکے سنیچر کے دن راستوں پر آتی تھیں اور جب وہ سنیچر کرتے انکے پاس نہیں آتی تھیں ہم انھیں یوں ہی آزماتے تھے کیونکہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور جب انکی ایک جماعت نے کہا تم کیوں ان لوگوں کو نصیحت کر رہے ہو جنھیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا انھیں سخت عذاب دینے والا ہے تو انھوں نے کہا اسلئے تاکہ تمہارے آقا کی پاس جوابدہی کر سکیں(معلوم ہوا گناہ کا علم ہو کر اس پر نصیحت نہ کرنا اللہ کے وہاں جوابدہی کا باعث ہے) اور تاکہ وہ لوگ ڈریں پھر جب وہ اس بات کو بھول گئے جس سے انھیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے انھیں نجات بخشی جو برائی سے روکتے تھے اور ہم نے زیادتی کرنے والوں کی پکڑ سخت عذاب سے کی کیونکہ وہ زیادتی کرتے تھے(یعنی ان پر عذاب آگیا اور اس عذاب سے صرف وہی لوگ محفوظ رہے جو گناہ پر نصیحت کر رہے تھے باقی سارے عذاب کا شکار ہوگئے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ گناہ پر نصیحت نہ کرنا بھی گناہ ہے اور باعث عذاب ہے) تو جس بات سے انھیں روکا گیا تھا انھوں نے اس سے نکل کر سرکشی کی تو ہم نے انھیں کہا ذلیل بندر بن جاؤ اور جب تیرے آقا نے اعلان کیا کہ وہ روز قیامت تک اسے ان پر مسلط کر رکھے گا جو انھیں برا عذاب لازم کرے گا یقینا تیرا آقا حساب میں تیز ہے اور وہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اور ہم نے انھیں زمین میں ٹکڑے ٹکڑے کردیا ان میں سے بعض نیک اور بعض ایسے نہیں ہے اور ہم نے انھیں بھلائی اور برائی کے ساتھ آزمایا تاکہ وہ رجوع کریں تو انکے بعد نالائق افراد جانشین بن گئے وہ کتاب اللہ کے وارث بن گئے وہ اس گھٹیا ترین چیز کا سامان لیتے تھے اور کہتے تھے جلد

ہی انھیں معاف کردیا جائے گا اور اگر انکے پاس اسکی مثل سامان آئے تو وہ اسے لے لیتے تھے کیا انھیں کتاب اللہ کے عھد کا پابند نہیں کیا گیا تھا کہ وہ اللہ پر حق کے سوا کچھ نہ بولیں اور انھوں نے اس کا مطالعہ کیا جو اس کتاب میں تھا اور آخرت کا گھر ان کے لئے بہتر ہے جو پرہیزگاری کرتے تھے تو کیا تم عقل کا استعمال نہیں کرتے اور جو کتاب اللہ کو تھامے ہوئے ہیں اور دین کا درس قائم کرتے ہیں یقینا ہم اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کریں گے اور ہم نے انکے اوپر پہاڑ چھتری کی طرح اٹھایا اور انھوں نے گمان کیا کہ وہ ان پر گھرنے والا ہے(پھر کہا گیا) جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو اس میں ہے اس سے نصیحت لو تاکہ تم پرہیزگار بنو اور جب تیرے آقا نے اُولاد آدم کی پیٹھوں سے انکی اولادوں کی نکالا اور اس نے انھیں انکے نفس پر گواہ بنایا کیا میں تمہارا آقا نہیں ہوں انھوں نے کہا کیوں نہیں ہم گواہ ہیں یہ اسلئے کہ تم روز قیامت تم یہ کہہ دو ہم اس سے غافل تھے یا تم کہہ دو شرک تو پہلے ہمارے اسلاف نے کیا اور ہم انکے بعد کی اُولاد ہیں تو کیا تو ہمیں اہل باطل کے فعل کی وجہ سے ہلاک کرے گا(یہاں یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ وہ عھد تو ہمیں یاد ہی نہیں اور یہ عھد کرنا تو بیکار ہوا کیونکہ اللہ نے نفوس انسانی سے یہ عھد انکی فطرت و عقل کی صورت میں باقی رکھا ہے کہ انسان کو اگر کوئی راہ حق دیکھانے والا نہ بھی ہو تب بھی وہ اپنی فطرت پر رہتے ہوئے عقل استعمال کرے تو وہ ایک ہی ذات کو اپنا آقا تسلیم کرے گا اور خصوصا جب انکے پاس اللہ کا نبی بھی آچکا ہو تو اب کوئی عذر باقی نہیں رہتا) اور اسی طرح ہم آیتوں کی تفصیل کرتے ہیں اور تاکہ وہ لوگ رجوع کریں(معلوم ہوا قرآن مجید کی تفصیل اللہ خود کرچکا ہے وہ مجمل و ادھورا نہیں ہے اس کو کسی تشریح کی محتاجی نہیں ہے)

آیات الاعراف 175 ۔۔۔ 186

اے بندے انھیں اسکی خبر پڑھ کر بتا جسے ہم نے اپنی دلیلیں دی تھیں پھر وہ ان سے نکل گیا تو ابلیس نے اسے تابع کرلیا تو وہ گمراہ ہوگیا اور اگر ہم چاہتے تو ہم اسے ان کے ذریعے بلندی عطا کرتے لیکن وہ زمین سے چمٹ گیا(یعنی ذلت و برائی کو اختیار کرلیا) اور اپنی خواہش کی پیروی کی تو اسکی مثال جیسے کتا اگر تو اس پر بوجھ رکھ دے تو وہ زبان نکالے گا یا تو اسے چھوڑدے تو بھی زبان نکالے گا(یعنی اسکا حال ایسا تھا کہ وہ کسی حالت میں حق کو ماننے والا نہ تھا جیسے کتا ہوتا ہے وہ ہر حالت میں زبان نکالتا ہے اس پر بوجھ لادا جائے یا نہ لادا جائے) یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنھوں نے ہماری آیتوں کو غلط مانا تو قصے بتایا کر تاکہ وہ غور کریں(معلوم ہوا قرآنی قصے بتانا فرض ہے کیونکہ یہاں اسکا حکم دیا جارہا ہے) ان کا معیار کتنا برا ہے جنھوں نے ہماری آیتوں کو غلط مانا اور وہ خود پر زیادتی کیا کرتے تھے جس کو اللہ ہدایت دے تو وہ ہدایت یافتہ ہوگا اور جن کو وہ گمراہ کرے تو وہ نقصان اٹھائیں گے اور ہم نے جھنم کے لئے کثیر جن وانس تخلیق کئے ہیں انکے پاس ایسے دل ہیں جس سے وہ سمجھتے نہیں ہیں اور انکی ایسی آنکھیں ہیں جس سے وہ دیکھتے نہیں اور انکے پاس کان ہیں جس سے وہ سنتے نہیں یہ جانور کی طرح ہیں بلکہ اور بھٹکے ہوئے(یعنی ایسے جن و انس جانوروں سے بھی زیادہ غلط راستے پر ہیں) یہ لوگ غفلت میں ہیں اور بڑے اچھے نام تو اللہ ہی کے ہیں لہذا ان کے ساتھ اسے پکارو اور انھیں چھوڑدو جو اسکے ناموں میں ٹیڑا رویہ رکھتے ہیں جلد ہی انھیں اسکا بدلہ دیا جائے گا جو

عمل وہ کیا کرتے تھے(یعنی اللہ کے ناموں میں غلط طریقہ اختیار کرتے ہیں مثلا اللہ کے لئے نا زیباں نام استعمال کرتے ہیں جانے یا انجانے میں یا کسی مخلوق کے لئے اللہ کا خصوصی نام دیتے ہیں)اور ہماری مخلوق میں سے ایک جماعت ایسی ہے جو حق کی رہنمائی کرتی ہے اور اسکے ذریعے انصاف بھی کرتی ہے اور جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا جلد ہی ہم انھیں دھیرے دھیرے برباد کریں گے کہ انھیں پتا بھی نہیں چلے گا(یعنی ایسے لوگوں کو اللہ اس طرح تباہ و برباد کردے گا کہ انھیں اسکا احساس بھی نہیں ہوگا انھیں ایسا محسوس ہوگا کہ انکے ساتھ کچھ برائی نہیں ہورہی کیونکہ وہ تباہی انکی طرف آہستہ آہستہ آئی گے)اور میں ان کے لئے آسانی کردونگا یقینا میری چال مضبوط ہے(یعنی انکے لئے عیاشیوں اور آسائشوں اور انکی گمراہی وغیرہ میں آسانی پیدا کردونگا انکے لئے گمراہی کے اسباب آسان کردونگا اور ظاہر ہے اسکے نتیجے میں وہ دنیا میں ذلت اٹھائیں گے پھر کفر کی موت مر بھی جائیں پھر آخرت میں اور ذلت و عذاب کا سامنا کریں گے جو ختم نہ ہوگا یہ اللہ کا ان لوگوں سے انتقام ہے جنھوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا ہو اور اسکی مثالیں ہمارے یہاں بڑی عام ہیں)کیا انھوں نے غور نہ کیا انکا ساتھی دماغی مریض نہیں ہے وہ صرف صاف ڈرانے والا ہے کیا انھوں نے زمین و سارے آسمانوں کی بادشاہت میں اور اس میں جو کچھ اللہ نے تخلیق کیا ہے غور نہ کیا قریب ہے کہ انکا مقرر وقت قریب ہی ہو(یعنی کیا وہ غور نہیں کرتے کہ سارے آسمان و زمین اور جو بھی ان میں ہیں انکی زندگی و بقاء اتنی نہیں ہے تو تمہاری موت کا وقت قریب ہی ہے کبھی بھی کچھ بھی ہوسکتا ہے)تو انھیں اس کتاب کے بعد کس پر ایمان لانا ہے جس کو اللہ گمراہ کرے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں ہے اور وہ انھیں انکی طغیانی میں کشمکش میں مبتلا چھوڑ دیتا ہے(یعنی جس کو اللہ گمراہ کرتا ہے تو اسے کسی بھی ذریعے سے ہدایت نہیں ملتی اور وہ سرکشی میں رہتے ہوئے شک میں پڑا رہتا ہے اللہ اسے تحقیق و اجتھاد کروا کر یقین و حق کی راہ کی طرف نہیں لیجاتا)

آیات الاعراف 187 ۔۔۔ 206

اے بندے وہ تجھ سے قیامت کی گھڑی کے بارے میں سوال کرتے ہیں اسکا قیام کب ہوگا کہہ دے اسکا علم صرف میرے آقا کے پاس ہے(معلوم ہوا اللہ کے سوا کسی اور وقوع قیامت کا علم نہیں اور جو کسی کے بھی لئے اسکا علم مانے کا کفر میں پڑا ہوا ہے جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبی محمد کو اسکا علم تھا وغیرہ وغیرہ)اسکے سوا کوئی اسے اسکے وقت میں ظاہر نہیں کرے گا وہ ارض و سموات میں بھاری گھڑی ہوگی تمہارے پاس وہ اچانک ہی آجائے گی(یہ جملہ دلیل ہے کہ قیامت کی ساری نشانیاں آچکی ہیں کیونکہ قرآن مجید کے مطابق وہ اچانک آسکتی ہے اگر قیامت کی کوئی علامت باقی ہوتی تو قیامت ابھی اچانک نہیں آسکتی پہلے علامتوں کا انتظار ہوگا پھر کہیں جا کر قیامت کا آنا ہوگا) اے بندے وہ تجھ سے اسطرح سوال کرتے ہیں جیسا کہ تو اسکی کھوج میں لگا ہوا ہو کہہ دے اسکا علم صرف اللہ کے پاس ہے لیکن اکثر انسانوں کو اسکا علم نہیں ہے اے بندے کہہ دے میں اپنے لئے کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا تو کثرت سے بھلائی حاصل کرلیتا اور مجھے برائی نہ چھوتی میں تسلیم کرنے والوں کے لئے صرف ایک ڈرانے والا خوشخبری دینے والا

ہوں(معلوم ہوا علم غیب نبی سمیت کسی کے پاس نہیں ہے جو اللہ نے نبی کو بتایا وہ انھوں نے امت تک پہنچادیا بات ختم ہوگئی) وہ ہی ہے جس نے تمہیں ایک نفس کے مطابق تخلیق کیا اور اس کے مطابق اسکا جوڑا بنایا تاکہ وہ اسکے ساتھ سکون حاصل کرسکے پھر جب وہ اس پر چھاگیا تو وہ تھوڑی حاملہ ہوگئی پھر وہ اسکے ساتھ گذری پھر جب اس نے بوجھ اٹھالیا تو ان دونوں نے اپنے آقا اللہ سے دعا کی اگر تو ہمیں ایک درست لڑکا دے گا تو ہم احسان مند ہونگے پھر جب اس نے ان دونوں کو ایک درست لڑکا دیا تو ان دونوں نے اس میں شرکاء بنالیئے جو اس نے ان دونوں کو دیا تھا تو اللہ اس سے بلند ہے جس کو وہ شریک بناتے ہیں(بعض لوگوں کو کہنا ہے کہ یہ حضرت آدم و حوا کا واقعہ ہے لیکن یہ بات مضبوط نہیں کیونکہ ان دونوں کا یہاں کوئی ذکر نہیں ہے بلکہ یہ کوئی مخصوص واقعہ نہیں ہے بس یہ بتایا جارہا ہے کہ انسان ایسا کرتا ہے حالانکہ ہم نے ہی اسے ایک نفس سے بنایا اور اسکی زوجہ کو اسہی نفس و نفسیات کے مطابق تخلیق کیا ہے) کیا وہ اسے شریک بناتے ہیں جو کچھ تخلیق نہیں کرسکتا بلکہ وہ خود تخلیق کئے جاتے ہیں(یعنی انکی تخلیق تو خود اللہ کرتا ہے) اور وہ انکے لئے کسی مدد کی قدرت نہیں رکھتے ہیں اور نہ ہی وہ اپنی مدد کرسکتے ہیں(کیونکہ اللہ کے سوا کوئی نہ کسی مدد کی قدرت رکھتا ہے اور نہ ہی خود کوئی اپنی مدد کرسکتا ہے) اور اگر تو انھیں ہدایت کی رہنمائی کرے تو وہ تمہاری پیروی نہ کریں تم انھیں دعوت دو یا تم خاموش رہو ان کے لئے برابر ہے یقینا سوائے اللہ کے جن سے تم دعا کرتے ہو وہ تمہارے جیسے بندے ہی تو ہیں تو ان سے دعا کرو پھر وہ تمہاری دعا قبول کرکے دیکھائیں اگر تم سچے ہو کیا انکی ٹانگیں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا انکے پاس ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں یا انکی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں یا انکے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں اے بندے کہہ دے اپنے شریکوں کو پکارو پھر میرے خلاف چال چلو پھر تم مجھے مہلت مت دو یقینا میرا مددگار اللہ ہے جس نے الھامی کتاب اتاری ہے اور وہ نیکوکاروں کی مدد کرتا ہے(اللہ اپنے نیک بندے کو حکم دے رہا ہے ان مشرکوں کو کہہ دے کہ وہ تیرے خلاف اپنی پوری کوشش کرلیں تیرا مددگار اللہ ہے اور نیکوکاروں کی مدد اللہ کرتا ہے معلوم ہوا نیکوکاروں پر شیطانی عمل نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ اللہ کی مدد و حفاظت میں ہوتے اور یوں ہی دیگر دشمنوں سے بھی اللہ حفاظت کرتا ہے جب وہ چاہتا ہے) اور تم اسکے سوا جن سے دعا کرتے ہو وہ تمہاری مدد کی قدرت نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ اپنی مدد کرسکتے ہیں(اور اللہ کے سوا کوئی کسی کی مدد نہیں کرسکتا اور نہ ہی اسکی قدرت رکھتا ہے) اور اگر تو انھیں ہدایت کی طرف بلائے تو وہ سنتے نہیں ہیں اور تو انھیں دیکھے گا کہ وہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں اور حقیقت میں وہ توجہ کے ساتھ نہیں دیکھ رہے ہوتے(یعنی بے توجھی سے تیری طرف دیکھتے ہیں) مال کا افضل حصہ لے لے(یعنی لوگوں سے انکے مال کا افضل حصہ لے لو اور انھیں اللہ کے بتائے ہوئے مصارف میں خرچ کر) اور سخاوت کا حکم دے(یعنی اللہ کے حکم کے مطابق سخاوت کرنے پر زبردستی کرو کیونکہ حکم زبردستی کا ہی نام ہے التجاء کا نہیں) اور حماقت کرنے والوں کو نظر انداز کردے(یعنی ان کے ساتھ تو بھی حماقت والے کاموں میں مشغول نہ ہوجا بلکہ انھیں نظر انداز کردے) اور اگر ابلیس تجھے ورغلائے تو اللہ کی پناہ مانگ یقینا وہ سننے والا وسیع علم والا ہے یقینا جنھوں نے پرہیزگاری کی جب انھیں ابلیس کا وسوسہ چھوتا ہے تو وہ ہوشیار ہوجاتے ہیں پھر فورا غور کرنے لگ جاتے ہیں(یعنی

غور کرنے لگ جاتے ہیں کہ جو خیال انکے دل میں آیا ہے وہ کہیں خلاف قرآن تو نہیں اللہ کی نافرمانی تو نہیں) اور وہ (شیاطین) اپنی بھائیوں کو گمراہی میں بڑھاتے ہیں پھر کوئی کسر نہیں چھوڑتے اور اے بندے جب تو انکے پاس کوئی کرشمہ نہیں لاتا (جو وہ چاہتے ہیں) تو وہ کہتے ہیں تو نے اسے گھڑ کیوں نہیں لیا (یعنی جب نبی کریم قرآن کے اللہ کی کتاب ہونے پر کوئی ان کے مطابق کرشمہ پیش نہ کرتے تھے تو کافر کہتے تھے کوئی کرشمہ جو ہماری مرضی کا ہو اسے گھڑ کر ہی بنا لو) کہہ دے میں صرف اس وحی کی پیروی کرونگا جو میرے آقا کی طرف ہوئی ہے (یعنی میرا کام اس وحی کی پیروی کرنے کے سوا کچھ نہیں جو میرے آقا کی طرف سے ہوئی ہے) یہ تمہارے آقا کی طرف سے بصیرتیں ہیں اور ہدایت اور رحمت ہے تسلیم کرنے والوں کے لئے اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جاسکے (معلوم ہوا جب بھی قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سننے اور خاموش رہنے کا حکم ہے یعنی یہ فرض ہے لیکن افسوس ہمارے یہاں لاپرواہی اور اجتھادی غلط فہمی کی وجہ سے اس آیت پر صحیح طرح عمل نہیں ہوتا) اور صبح اور شام اپنے آقا کا اپنے دل میں انکساری اور پوشیدہ طور سے ذکر کرو اور بلند آواز سے کم بھی ذکر کرو (یعنی اللہ کا ذکر دل ہی دل میں اور درمیانی یا ہلکے آواز میں کرو یہ ان لوگوں کا رد ہے جو ذکر با لجھر کا درست بلکہ مستحب ہونے کے قائل ہیں اور پوری مجلس میں اللہ اللہ کا شور مچا دیتے ہیں یہ صوفیوں کی مذھب میں اور پیری مریدی والوں میں زیادہ ہوتا ہے یہ غلط ہے) اور غافل مت بنو یقینا جو تیرے آقا کے نزدیک ہیں وہ اسکی تابعداری سے ہٹدھرمی نہیں کرتے اور اسکی پاکی کو ظاہر کرتے ہیں

اور اسہی کے لئے جھکتے ہیں

ترجمہ سورۃ الانفال مع نظر و حواشی

ترجمہ سورۃ الانفال 1 --- 19

اللہ کے نام سے جو عمومی خصوصی مہربان ہے اے بندے وہ تجھ سے غنیمتوں کے حوالے سے سوال کرتے ہیں (یعنی ہر وہ شخص جس سے غنیمتوں کے بارے میں شرعی سوال کیا جائے تو) کہہ دے غنیمتیں اللہ اور اسکے رسول کے مطابق جاری ہونگی (یعنی تو حکم بتاتے ہوئے وہ یہ آیت سنادے) تو اللہ سے ڈرو اور اپنے باہمی تعلق کی اصلاح کرو (یعنی اے مومنوں تمہارے باہمی تعلقات خراب نہیں ہونے چاہئیں) اور اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو مومن تو وہ ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو انکے دل ڈرجائیں اور جب انھیں اسکی آیتیں پڑھ کر بتائی جائیں تو وہ انکے ایمان میں اضافہ کردیں اور وہ صرف اپنے آقا پر ہی اعتماد کرتے ہوں (یہ مبالغانہ انداز ہے اللہ کی مراد واضح ہے کہ یہ لوگ پکے مومنین ہیں) جو قرآن کا درس قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے انھیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں وہ یقینا مومن ہیں انکے لئے انکے آقا کے پاس درجات ہیں (یعنی بلند درجات ہیں) اور معافی اور عزت والی نعمت ہے تیرے آقا نے تجھے تیرے گھر

سے حق کے ساتھ نکالا اور یقینا مومنوں کے ایک گروہ کو ناگوار تھا وہ تجھ سے حق کے بارے میں بحث کررہے تھے جب کہ وہ واضح ہوچکا تھا گویا کہ انھیں موت کی طرف ہانکا جارہا ہو اور وہ دیکھ رہے ہوں اور جب اللہ نے تم سے وعدہ کیا کہ دو گروہوں سے میں ایک تمہارا ہوگا(یعنی تم سے مغلوب ہوگا) اور تمہیں پسند تھا کہ ہلکا گروہ تمہارے ہاتھ آئے اور اللہ چاہتا تھا کہ وہ اپنی باتوں سے حق کو ثابت کرے اور وہ کافروں کی جڑ کاٹ دے تاکہ وہ حق کو مستحکم کرے اور باطل کو باطل قرار دے اگرچہ مجرموں کو برا لگے جب تم اپنے آقا سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمہارا استغاثہ قبول کیا کہ میں تمہاری مدد ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں سے کرنے والا ہوں اور اللہ نے اسے صرف خوشخبری بنایا اور اس لئے تاکہ تمہارے دل اس سے مطمئن ہوں اور مدد تو بس اللہ کی طرف سے ہے یقینا اللہ غالب ہے حکمت والا ہے جب اس نے تم پر اونگھ کو اپنی طرف سے امن بناکر ڈھانپ دیا اور وہ تم پر آسمان سے پانی اتار رہا تھا تاکہ وہ تمہیں اس کے ذریعے (جھاد فی سبیل اللہ کے خوف کی ناپاکی سے) پاک کرے اور تم سے ابلیس کی ناپاکی (یعنی دلی ناپاکی جو موت کے ڈر سے پیدا ہوئی ہے جو اللہ کی فرمان برداری سے روک رہی ہے اسے) دور کرے اور تاکہ وہ تمہارے دل جمادے اور اس کے ذریعے ثابت قدم رکھے جب تیرے آقا نے ملائکہ کی طرف وحی کی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں لہذا جو ایمان لائے اسے ثابت قدم رکھو جلد ہی میں منکروں کے دلوں میں رعب ڈال دونگا تو گردنوں کے اوپر ضرب لگاؤ اور ان کے ہر پور پر ضرب لگاؤ یہ اس وجہ سے کہ انھوں نے اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کی اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کرے گا تو یقینا اللہ سخت پکڑ والا ہے یہ ہے تو اسے چکھو اور کافروں ہی کے لئے آگ کی سزا ہے اے ایمان لانے والوں جب تم منکروں سے لشکر میں ملو تو ان سے پیٹھ نہ پھیر دو اور اس دن جو بھی ان سے اپنی پیٹھ پھیرے گا تو وہ اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹے گا اور اسکا ٹھکانہ جھنم ہوگا اور وہ کتنا برا انجام ہے مگر لڑائی کی چال کے طور پر ہو یا کسی گروہ میں جگہ بنانی ہو تو الگ بات ہے تو تم نے انکا قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انھیں قتل کیا اور تو نے نہیں پھینکا جب تو نے پھینکا بلکہ اللہ نے پھینکا اور تاکہ وہ مومنوں کے اس سے اچھی آزمائش کرے یقینا اللہ سننے والا وسیع علم والا ہے یہ ہے اور یہ کہ اللہ کافروں کی چال کو کمزور کرنے والا ہے (اے کافروں) اگر تم مدد چاہو تو مدد تمہارے پاس آئے گی اور اگر تم باز آجاؤ تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم پھر سے کروگے تو ہم پھر کریں گے (یعنی پھر جنگ کروگے تو ہم بھی پھر جنگ کریں گے) اور تمہیں تمہارا گروہ کچھ بچا نہ سکے گا اگرچہ کثیر ہو اور یہ کہ اللہ مومنوں کے ساتھ ہے

آیات الانفال 20 ۔۔۔ 34

اے ایمان لانے والوں اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اور اس سے منہ نہ موڑو جبکہ تم (اللہ کا پیغام) سنتے ہو اور ان کی طرح مت بن جانا جنھوں نے کہا ہم نے سنا اور وہ سنتے ہی نہیں ہیں (یعنی سن کر ان آیتوں کی پیروی نہیں کرتے) اس بات میں کوئی شک نہیں ہے یقینا زمین پر چلنے رینگنے والوں میں اللہ کے نزدیک سب سے بدتر وہ ہیں جو بہرے گونگے عقل کا استعمال نہیں کرتے ہیں (یعنی حق سنتے بولتے نہیں

اپنی عقل کا استعمال کرکے علم وہدایت حاصل نہیں کرتے)اور اگر اللہ ان میں کوئی خیر جانتا تو ضرور انھیں (اپنی آیتیں)سناتا اور اگر وہ انھیں سناتا تو وہ نظر انداز کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے اے ایمان لانے والوں اللہ اور رسول کی مانو جب وہ تمہیں بلائے کیونکہ اس نے تمہیں زندگی بخشی ہے اور یقین کرو کہ اللہ مرد اور اسکے دل کے درمیان حائل ہوجاتا ہے اور یہ کہ تمہیں جمع کرکے اس کی طرف لایا جائے گا اور اس آزمائش سے ڈرو جو صرف تم میں سے زیادتی کرنے والوں کو نہیں پہنچے گی اور یقین کرو کہ اللہ سخت پکڑ والا ہے اور یاد کرو جب تم زمین میں قلیل تھے کمزور تھے تو ڈرتے تھے کہ انسان تمہیں اچک لیں تو اس نے تمہیں پناہ دی اور اس نے تمہیں اپنی مدد سے قوت بخشی اور اس نے تمہیں پاکیزہ نعمتیں دیں تاکہ تم احسان مانو اے ایمان لانے والوں اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو(یعنی انکی نافرمانی مت کرو)اور نہ ہی اپنی امانتوں میں جان کر خیانت کرو اور یقین کرو کہ تمہارے أموال اور تمہاری أولاد آزمائش ہیں(یعنی انکے ذریعے سے اللہ تمہاری آزمائش کرتا ہے کہ تم اللہ کے لئے کتنے مخلص و جاں نثار ہو)اور یہ کہ اللہ کے پاس بڑا اجر موجود ہے اے ایمان لانے والوں اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لئے ایک فرق کرنے والی شیء قائم کردے گا(یعنی تمہیں علم وہدایت دے گا جس سے تم حق و باطل میں فرق کرسکو گے)اور تمہاری برائیاں مٹادے گا اور تمہیں معاف کردے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور جب تیرے ساتھ منکروں نے چال چلی تاکہ وہ تجھے ثابت رکھیں یا وہ تجھے قتل کردیں یا وہ تجھے نکال دیں اور وہ چال چل رہے تھے اور اللہ بھی چال چل رہا تھا اور اللہ کی چال سب سے بہتر ہے اور جب انھیں ہماری آیتیں پڑھ کر بتائی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں ہم نے سنا اگر ہم چاہیں تو ہم بھی اسی طرح کہہ سکتے ہیں یہ بس پہلوں کی تحریریں ہیں اور جب انھوں نے کہا اے اللہ اگر یہ ہی تیرے پاس سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر المناک عذاب لے آ اور اللہ انھیں عذاب دینے والا نہیں ہے جب تک اے مومن تو ان میں موجود ہے(یعنی جب تک حقیقی مومن کسی جگہ موجود ہو تو وہاں عذاب نہیں آتا ہاں نام کا مومن ہو تو عذاب آسکتا ہے کیونکہ وہ مومن نہیں ہے)اور اللہ انھیں عذاب دینے والا نہیں جب وہ معافی مانگ رہے ہوں(یعنی معافی مانگ رہے ہوں پھر اللہ کا عذاب آجائے ایسا نہیں ہوتا)اور ایسا کیوں نہیں ہوسکتا کہ اللہ انھیں عذاب نہ دے جب کہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں اور اسکے نگران پرہیزگاروں کے سوا کوئی نہیں ہوسکتے لیکن اکثر یقین نہیں رکھتے

آیات الانفال 35۔۔۔49

اور انکی(یعنی مشرکین مکہ کی)تابعداری بیت اللہ کے پاس سیٹی بجانے اور تالی بجانے کے سوا کچھ نہ تھی تو عذاب چکھو اس انکار کا جو تم کیا کرتے تھے یقینا جنھوں نے انکار کیا وہ اپنی أموال خرچ کرتے ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے روکیں تو جلد ہی وہ اسے خرچ کریں گے پھر وہ ان پر حسرت بن جائیں گے پھر وہ مغلوب ہونگے(یعنی ایسا وقت آئے گا کہ وہ اپنے دین حق سے روکنے کے لئے مال خرچ کرنے پر حسرت کریں گے اور پھر مغلوب ہونگے اور ہمارے یہاں ہر فرقہ پرست یہ ہی عمل کررہا ہے)اور جنھوں نے انکار کیا انھیں جھنم کی طرف جمع کرکے لایا جائے گا تاکہ اللہ ناپاک کو پاک سے الگ کردے اور وہ بعض ناپاک کو بعض پر کردے پھر وہ ان سب کو جمع کرکے ایک دوسرے پر ڈال

دے پھر وہ اسے جھنم میں ڈال دے گا یہ خسارے میں ہیں اے بندے منکروں کو کہہ دے اگر وہ باز آجائیں تو وہ انکی گذشتہ باتیں معاف کردے گا (معلوم ہوا ایمان لانے پر اللہ وقت جاہلیت کے گناہ اللہ معاف کردیتا ہے) اور اگر وہ پھر کریں گے تو پہلوں کا طریقہ گذر چکا ہے (یعنی پہلوں کی طرح انھیں بھی کسی بھی ذریعے سے عذاب دیا جائے گا اور برباد کردیا جائے گا) اور ان سے قتال کرتے رہو حتی کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور ساری حکومتیں اللہ کی ہوجائیں (معلوم ہوا اسلام میں قتال کرنا صرف اپنے دفاع کے لئے نہیں ہے بلکہ معاشرے سے فتنہ ختم کرنے اور ساری طاغوتی و جاہلی حکومتوں کو ختم کرکے اللہ کی حکومت اسلامی نظام نافذ کرنے کے لئے بھی فرض ہے) پھر اگر وہ باز آجائیں تو یقینا اللہ انکے اعمال کو جانتا ہے اور اگر وہ منہ موڑیں تو یقین کرلو کہ اللہ تمہارا آقا ہے کتنا اچھا آقا ہے اور کتنا اچھا مددگار ہے اور جان لو جو کچھ غنیمت تمہیں حاصل ہو تو اسکا پانچواں حصہ اللہ اور رسول کے حساب سے جاری ہوگا اقربا کے لئے اور جن بچوں کے سر پر باپ کا سایہ نہ ہو اور سخت محتاج لوگ اور مسافر کے لئے ہو اگر تم تسلیم کرتے ہو اللہ کو اور اس کو جو ہم نے اپنے بندے پر حق باطل میں فرق کے دن دو جماعتوں کے مڈبھیڑ کے دن اتارا اور اللہ ہر ممکن پر حکمت کے ساتھ قادر ہے جب تم قریبی کنارے پر تھے اور وہ دور کے کنارے پر تھے اور سوار تم سے نیچے تھے اور اگر تم وعدہ کرتے تو ضرور وعدہ خلافی کرتے (یعنی اس وقت اے مسلمانوں تم وعدہ نبھانے کی حالت میں نہ تھے) لیکن یہ اس لئے تاکہ اللہ اس امر کو طے کرے جو ہوکر رہنے والا ہے تاکہ وہ ہلاک ہوجائے جو واضح دلیل سے اعراض کرے اور وہ زندہ رہے جو واضح دلیل کے ساتھ زندہ ہو اور یقینا اللہ سننے والا وسیع علم والا ہے جب اللہ نے تجھے انکو تیرے خواب میں تھوڑا کرکے دیکھایا اور اگر وہ انھیں کثرت میں دیکھاتا تو تم ہار مان جاتے اور تم اس معاملے میں جگڑتے لیکن اللہ نے نجات دی یقینا وہ سینوں والے کو خوب جانتا ہے (یعنی اللہ نے ایسے حالات پیدا کردیئے کہ لڑائی ہو جسکی نتیجے میں کفار قتل ہوں) اور جب اس نے تمہیں تمہاری آنکھوں میں انھیں دیکھایا جب تمہاری مڈبھیڑ ہوئی اور وہ تمہیں انکے آنکھوں کم کرکے دیکھارہا تھا تاکہ وہ اس امر کو طے کردے جو ہونے والا ہے اور صرف اللہ کی طرف معاملات لوٹائے جاتے ہیں (یعنی جب بھی کوئی بات ہوتی ہے تو وہ صرف اللہ کی طرف لوٹائی جاتی ہے معلوم ہوا کوئی دعا کوئی عمل کسی نبی یا والدین کے پاس پیش نہیں کیا جاتا وہ صرف اللہ کے حضور پیش کیا جاتا ہے اسکے خلاف عقیدہ رکھنا اس آیت سے کفر ہے) اے ایمان لانے والوں جب تم کسی گروہ سے مڈبھیڑ کرو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو اور اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اور جگڑا مت کرو ورنہ تم ہار مان لوگے اور تمہاری قوت چلی جائے اور برداشت کرو یقینا اللہ صابروں کے ساتھ ہے اور انکی طرح مت بنو جو اپنے گھروں سے اتراتے اور انسانوں کو دیکھاتے نکلے اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اللہ انکے اعمال کو گھیرنے والا ہے اور جب ابلیس نے انکے لئے انکے اعمال سنوار دیئے اور اس نے کہا آج انسانوں میں سے تم پر کوئی غالب نہیں آئے گا اور میں تمہارے ساتھ ہی ہوں (یعنی یہ مشرکین کا گروہ گھروں سے اتراتے اور دیکھاوا کرتے ہوئے نکلا اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور انھیں یہ لگتا تھا کہ جو یہ کررہے ہیں صحیح کررہے ہیں اور انکا خیال تھا کہ آج ہم ہی غالب ہونگے لیکن یہ وسوسہ ابلیس کا

تھا اور وہ کسی روپ میں انکے ساتھ تھا اور وہ اپنی معیت پر انکو اطمینان دلارہا تھا) پھر جب ان دو گروہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو وہ اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ گیا اور اس نے کہا میں تم سے بری ہوں یقینا میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے یقینا میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت پکڑوالا ہے جب منافقوں اور جن کے دلوں میں بیماری ہے انھوں نے کہا انھیں انکے دین نے دھوکے میں ڈالا ہے (یعنی اسلام قبول کرنے کی وجہ سے انکا یہ حال ہوگیا ہے) اور جو بھی اللہ پر اعتماد کرے گا تو اللہ غالب ہے حکمت والا ہے (یعنی اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے وہ انکی مدد کرتا ہے تو اللہ پر اعتماد ہونا چاہئے اللہ ہر شیء پر غالب اور حکیم ہے)۔

آیات الانفال 50 ۔۔۔ 75

اور اے بندے کاش کہ تو دیکھتا جب منکروں کو ملائکہ وفات دیتے ہیں وہ انکے چہروں اور انکے پیٹھوں پر مارتے ہیں اور آگ کا عذاب چکھو یہ ان کرتوتوں کی وجہ سے ہے جو انکے ہاتھوں نے آگے بڑھائے ہیں اور اللہ بندوں پر ذرا ظلم نہیں کرتا (یعنی فرشتے انکی موت کے دوران انھیں مارتے ہیں آگ کا عذاب دیتے ہیں) جسطرح فرعونیوں اور جو ان سے پہلے کے ہیں انکا طریقہ تھا انھوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو انکے گناہوں کی وجہ سے اللہ نے انکی پکڑ کی یقینا اللہ قوی ہے سخت پکڑوالا ہے یہ اس وجہ سے کہ اللہ کسی نعمت کو بدلنے والا نہیں جو اس نے کسی قوم پر کی ہو حتی کہ وہ خود اسے بدل دیں جو انکے نفس کے ساتھ ہے (یعنی جب تک کوئی قوم اپنے معاملات تبدیل نہ کرے جن کی وجہ سے وہ نعمت چھن جائے تب تک اللہ کسی نعمت کو نہیں بدلتا) اور اللہ سننے والا وسیع علم والا ہے جیسے فرعونیوں اور جو ان سے پہلے کے ہیں انکا طریقہ رہا ہے انھوں نے اپنے آقا کی آیتوں کو غلط مانا تو ہم نے انھیں انکے گناہوں کی وجہ سے مارڈالا اور ہم نے فرعونیوں کو غرق کردیا اور سب نافرمان تھے یقینا اللہ کے نزدیک سب سے بدتر زمین والے وہ ہیں جنھوں نے انکار کیا کیونکہ وہ تسلیم نہیں کرتے (معلوم ہوا اللہ کے نزدیک سب سے بدتر مخلوق و انسان و جن ہیں جو اللہ کی کسی بات کا انکار کیا ہے) ان میں سے جن سے تو نے معاہدہ کیا پھر وہ اپنے وعدے کو ہر مرتبہ تھوڑتے ہیں اور ڈرتے نہیں ہیں اے بندے پھر اگر تو انھیں لڑائی میں پائے تو انکا ایسا حشر کرکہ انکے پشت والے بکھر جائیں تاکہ وہ عبرت پکڑیں (یعنی ایسی لوگوں سے اگر قتال ہوجائے تو انکا وہ حال کرکہ انکی پشت پناہی کرنے والوں کی قوت بھی ٹوٹ جائے اور آئندہ کے لئے انھیں نصیحت ہوجائے) اور اگر تجھے کسی قوم کی طرف سے خیانت کا خوف ہو تو درست طریقے سے انکی طرف معاہدہ ڈال دے (یعنی جو معاہدہ کیا ہوا ہے اسے ختم کردو) یقینا اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور منکر ہرگز گمان نہ کریں کہ وہ جیت گئے ہیں کیونکہ وہ ہرا نہیں سکتے اور انکے لئے جتنی قوت کی استطاعت ہو تیار کرو (یعنی انکے لئے جہاں تک ہوسکتا ہے اسلحہ و بارود اور ہوائی و زمینی اور بحری اسلحاجات و جہاز وغیرہ ہر قسم کی قوتیں تیار کرو) اور فوج کی چھاؤنیاں بھی جس سے تم اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن کو اور انکے سوا جو دوسرے ہیں ان میں دہشت ڈالوگے تم انھیں نہیں جانتے اللہ انھیں جانتا ہے (یعنی اللہ انھیں جانتا ہے یہ لوگ اسلحہ اور قتالی و جنگی قوتوں سے ڈرتے ہیں انکا خدا سے زیادہ اسباب پر اعتماد و بھروسہ ہے) اور اللہ کی راہ میں تم جو بھی خرچ کرو تو وہ تمہیں پورا دیا

جائے گا اور تم پر ذرا زیادتی نہ ہوگی اور اگر وہ سلامتی کے لئے جھکیں تو تو بھی اسکے لئے جھک(یعنی صلح و سلامتی کے لئے جھک)اور اللہ پر اعتماد کر(یعنی اگر وہ کافر تم سے صلح و سلامتی کا معاہدے کریں تو معاہدہ کرلو اگرچہ تمہیں ان پر اطمینان نہ ہو لیکن اللہ پر اعتماد کر کے ان سے صلح کرلو کہ اللہ کا حکم ہے)یقینا وہ سننے والا وسیع علم والا ہے اور اگر وہ تجھے دھوکہ دینا چاہیں(یعنی معاہدے کے نام پر یا معاہدے کے بعد تمہیں دھوکہ دینے کا ارادہ کریں)تو یقینا تجھ اللہ کافی ہے وہ ہی ہے جس نے تجھے اپنی مدد اور مومنوں کے ذریعے سے قوت بخشی اور اس نے انکے دلوں میں الفت ڈال دی اگر تو وہ سب خرچ کرڈالتا جو زمین میں ہے پھر بھی تو انکے دلوں میں الفت پیدا نہ کرسکتا تھا لیکن اللہ نے انکے درمیان الفت ڈالی یقینا وہ غالب ہے حکمت والا ہے اے نبی تجھے کافی ہے اللہ اور جنھوں نے تیری پیروی کی یعنی مومنین اے نبی مومنوں کو لڑائی پر ابھار اگر تم میں سے بیس برداشت کرنے والے ہوں تو وہ اللہ کی اجازت سے دو سو پر غالب ہوسکتے ہیں اور اگر تم میں سے سو ہوں تو وہ ایک ہزار منکروں پر غالب آسکتے ہیں کیونکہ وہ نا سمجھ ہیں(یہ قتال کے فرض ہونے کا معیار اور اسکا تناسب ہے دس اور سو کا تناسب ہے بشرطیکہ محارب مومنین میدان قتال میں صبر کا مظاہرہ کرنے والے ہوں یعنی اگر کفار مومنین سے دس گنا طاقتور ہوں تب بھی انکے خلاف قتال کرنا فرض ہے جب کہ محارب مومنین ثابت قدم صبر سے کام لینے والے ہوں)اب اللہ نے تم پر نرمی کردی ہے اور وہ جانتا ہے کہ تم میں کچھ کمزوری ہے تو اگر تم میں سے سو برداشت کرنے والے ہوں تو وہ دوسو پر حاوی ہوسکتے ہیں اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں تو وہ اللہ کی اجازت سے دو ہزار پر حاوی ہوسکتے ہیں اور اللہ برداشت کرنے والوں کے ساتھ ہے(یہ قتال کے فرض ہونا کا دوسرا معیار و تناسب ہے یہ جب ہے جب مسلمین میں کمزوری ہو تو اس صورت کفار سے قتال کرنا تب فرض ہوجائے کہ جب کفار کی طاقت مومنین سے دوگنا ہو اور محارب مومنین صابر ثابت قدم ہوں)نبی کی یہ شان نہیں کہ اسکے قیدی ہوں حتی کہ وہ زمین میں خون ریزی کرلے تم دنیا کا سامان چاہتے ہو اور اللہ آخرت کو چاہتا ہے اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے(یعنی پہلے دوران قتال خوب قتل و غارت کرلی جائے پھر قیدی بنائے جائیں اگر بنانے ہوں فورا قیدی بنانا نہ شروع کردیں)اگر اللہ کا فیصلہ نہ ہوچکا ہوتا تو ضرور تمہیں جو تم نے لیا ہے(یعنی دوران قتال خون ریزی کرنے سے پہلے جو تم نے قیدی بنا کر غنیمت حاصل کی ہے)اس میں عذاب عظیم پہنچتا تو جو تمہیں غنیمت حاصل ہو اس میں سے حلال خوشگوار کو کھاؤ اور اللہ سے ڈرو یقینا اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اے نبی جو قیدی تیرے قبضے میں ہیں انھیں کہہ دے اگر اللہ تمہارے دلوں میں کوئی خیر جانتا ہوگا تو وہ تمہیں اس سے بہتر دے گا جو تم سے لیا گیا ہے اور تمہیں معاف بھی کرے گا اور اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اور اگر وہ لوگ تجھ سے خیانت کا ارادہ کریں تو وہ اللہ سے پہلے خیانت کرچکے ہیں پھر ان سے ان پر قدرت بخشی اور اللہ وسیع علم والا حکمت والا ہے یقینا جنھوں نے تسلیم کیا ہو اور ہجرت بھی کی ہو اور اپنے أموال اور اپنے نفس سے اللہ کی راہ میں پوری کوشش کی ہو اور جنھوں نے پناہ دی ہو اور مدد کی ہو ان میں سے بعض بعض کے ساتھی ہیں اور جنھوں نے تسلیم کیا ہو اور ہجرت نہ کی ہو تمہارے لئے انکی کوئی نگرانی نہیں حتی کہ وہ ہجرت کرلیں اور اگر وہ تم سے دین کے معاملے میں مدد مانگیں تو تم

پر مدد کرنا ضروری ہے مگر ایسی قوم کے خلاف نہ ہو جن کے اور تمہارے درمیان کوئی معاہدہ ہو اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے اور جنھوں نے انکار کیا ہے ان میں سے بعض بعض کے ساتھی ہیں اگر تم یہ نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور بڑا بگاڑ پیدا ہوگا اور جو لوگ ایمان لائے ہوں اور ہجرت بھی کی ہو اور اللہ کی راہ میں پوری کوشش کی ہو تو وہ مضبوط ایمان والے ہیں انکے لئے معافی اور عزتدار نعمت ہوگی اور جو اسکے بعد ایمان لائے ہوں اور ہجرت کی ہو اور تمہارے ساتھ مل کر پوری کوشش کی ہو تو وہ تم میں سے ہی ہیں اور بعض رشتے دار اللہ کے قانون کے مطابق بعض سے زیادہ حقدار ہوتے ہیں یقینا اللہ ہر شیء کا خوب علم رکھتا ہے

ترجمہ سورۃ البراءۃ مع نظر و حواشی

اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے ان مشرکین سے براءت آچکی ہے جن سے تم نے معاہدہ کیا ہو تو زمین میں چار ماہ سیر کرلو اور یقین کرلو کہ تم اللہ کو ہرانے والے نہیں ہو اور اللہ کافروں کو ذلیل کرنے والا ہے اور اللہ اور اسکے خبر رساں کی طرف سے بہت بڑے حج کے دن انسانوں کی طرف اعلان ہے کہ اللہ مشرکین سے بری ہے اور اسکا رسول بھی (یعنی بڑے حج کے دن یہ آیت اتری اور رسول کریم نے اس آیت کی تبلیغ کردی اور اس حکم کا اعلان کردیا کہ ہر وہ مشرک جس سے تم نے کسی بھی قسم معاہدہ کیا ہے صلح کا معاہدہ یا تجارت وغیرہ کا معاہدے ان سب معاہدوں سے بری و لاتعلق ہوجاؤ اللہ و رسول ان مشرکوں سے بری ہو چکے ہیں حکم براءت نازل ہوچکا ہے اور مشرکین کو چار مہینے کی مہلت ہے اس کے بعد ان سے قتال ہوگا جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ معلوم ہوا اس آیت کے مطابق مشرکین سے کسی بھی قسم کا معاہدے مشروع نہیں ہے لیکن پہلے سورہ انفال میں گذرچکا ہے کہ اگر کفار صلح و سلامتی کے لئے جھکیں تو تم بھی سلامتی کے لئے جھک جاؤ تو یہ بات حکم براءت اترنے سے پہلے کی ہے لیکن اسکے بعد ان مشرکین سے براءت ہوگئی جو زیر معاہدہ ہیں کوئی حکم منسوخ نہیں ہے تو حالات کے حساب سے چلا جائے گا تو اگر مشرکین سے معاہدہ کرنے کی مجبوری ہو تو پہلے حکم کے مطابق چلیں گے اور مجبوری و محتاجی نہ ہو تو اس سورہ توبہ کی آیت پر عمل کریں گے) پھر اگر تم رجوع کرلو (یعنی توبہ کرکے ایمان لے آؤ) تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم منہ پھیروگے تو یقین کرو کہ تم اللہ کو ہرانے والے نہیں ہو اور جنھوں نے انکار کیا ہے انھیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے مگر جن مشرکین سے تم نے معاہدہ کرلیا پھر انھوں نے تمہارے حق میں کچھ کمی نہ کی اور نہ ہی وہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کریں تو انکے ساتھ انکا عہد پورا کرو انکی مدت تک یقینا اللہ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے (یعنی ایسے مشرکین سے کئے ہوئے معاہدے انکی مقررہ مدت تک پورے کرلو) پھر (یعنی معاہدے توڑنے اور پاسداری کرنے والوں سے معاہدے پورے کرنے کے بعد) جب حرمت کے ماہ (یعنی ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب) گذرجائیں تو مشرکین کو جہاں تم پاؤ قتل کرڈالو (یعنی ہر مشرک کو جہاں پاؤ قتل کرڈالو مشرکین میں نہ جگہ کی شرط ہے کہ فلاں ملک کے مشرکوں کو قتل کرو اور فلاں ملک کے مشرکوں کو قتل نہ کرو اور نہ ہی کسی زمانے و قسم کی قید ہے مشرکین عام ہے لہذا اس میں ہر مشرک شامل ہے معلوم ہوا ہر مشرک واجب القتل ہے۔ یاد رکھیں کسی پر مشرک ہونے کا حکم بتانا مشکل ہوتا ہے کیونکہ بعض اوقات انسان

اجتھادی غلطی کی بنیاد پر شرکیہ عمل کر رہا ہوتا ہے تو یہ تو بلکل مشرک نہیں یہ معذور ہے اسھی طرح وہ لوگ جو توحید سے غافل ہیں اور غفلت کی وجہ لاپرواہی و ہٹدھرمی نہیں ہے تو وہ بھی مشرک نہیں کیونکہ وہ لوگ بھی معذور ہیں ان میں ہر طرح کے لوگ شامل ہیں خصوصا بچے یا کم عمر نوجوان)اور انھیں پکڑو اور انکا محاصرہ کرو اور انکے لئے ہر گھات پر بیٹھ جاؤ(یعنی یہ سب اعمال ان سے کرنا فرض ہے کیونکہ انکا حکم ہے) پھر اگر وہ توبہ کریں اور قرآن کا درس قائم کریں اور مال کا افضل حصہ دیں تو انکا راستہ چھوڑ دو یقینا اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اور اگر کوئی مشرک تجھ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے(یعنی اگر کوئی مشرک قرآن سمجھ کر اس پر ایمان لانا چاہتا ہے اور قرآن سننے کا مطالبہ کرتا ہے تو اسے قتل مت کرو حتی کہ وہ اللہ کا کلام سن لے)پھر اسے اسکی امن گاہ تک پہنچادے (جہاں وہ امن سے رہے اور تلاش حق کے لئے تحقیق و اجتھاد کریں)یہ اس وجہ سے کہ وہ علم نہیں رکھتے مشرکین کے لئے اللہ اور اسکے رسول کے نزدیک کیسے کوئی عھد ہوسکتا ہے مگر جن سے تم نے مسجد حرام کے پاس عھد کیا تھا(یعنی حکم براءت اترنے سے قبل تم نے مسجد حرام کے پاس جن مشرکین سے عھد کیا تھا) جب تک وہ تمہارے لئے سیدھے رہیں تو تم بھی انکے لئے سیدھے رہو یقینا اللہ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے(یعنی بس یہ مسجد حرام والا معاہدہ پورا کرلو جب تک وہ تمہارے ساتھ سیدھے رہیں) یہ کیسے ہوسکتا ہے(یعنی مشرکین سے معاہدہ کیسے ہوسکتا ہے) حالانکہ اگر وہ تم پر حاوی ہوتے تو وہ تم میں کسی رشتے اور ذمے کا لحاظ نہ رکھتے وہ تم سے زبانی کلامی راضی ہوتے ہیں اور انکے دل انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں انھوں نے اللہ کی آیتوں کے بدلے حقیر دام لئے تو انھوں نے اسکی راہ سے روکا یقینا جو عمل وہ کیا کرتے تھے کتنا برا ہے(یعنی یہ لوگ اللہ کی آیتوں کے بدلے دام بھی لیتے ہیں قرآن مجید کی تعلیم دینے اور فرض تجوید پڑھانے اور نماز و تراویح پڑھانے وغیرہ پر عوض لیتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں مثلا کوئی بہانہ کرکے قرآن مجید سمجھنے سے روکتے ہیں) وہ کسی مومن کے بارے میں کسی رشتے اور ذمے کا لحاظ نہیں رکھتے ہیں اور وہ حد سے گذرنے والے ہیں(یعنی یہ مشرکین ایسے ہی ہیں اگر اپنے کفریہ مذھب کے آگے کسی مومن و ذمے کا لحاظ نہیں کرتے) پھر اگر وہ رجوع کریں اور قرآن کی دعوت قائم کریں اور مال کا افضل حصہ دیں تو دین میں وہ تمہارے بھائی ہیں(معلوم ہوا قتال صرف ان مشرکین سے شرک سے توبہ کرنے پر نہیں رکے گا بلکہ وہ قرآن کی دعوت بھی قائم کریں اور اپنے مال کا افضل حصہ بھی مصارف صدقات میں دیں)اور ہم آیتوں کی تفصیل ان کے لئے کرتے ہیں جو یقین کرتے ہیں(معلوم ہوا قرآن مجید کی آیتوں کی تفصیل اللہ جل شانہ کرچکا اسے کسی کی تفسیر و تشریح کی محتاجی نہیں لہذا حدیث قرآن کی تشریح نہیں ہے بلکہ اس کے مطابق ہونا ضروری ہے) اور اگر وہ(یعنی جن مشرکین سے مسجد حرام کے پاس معاہدہ کیا تھا وہ)اپنے عھد کے بعد اپنے معاہدے توڑیں اور وہ تمہارے دین میں عیب لگائیں تو کفر کے اماموں سے لڑو(یعنی اگر ایسا ہو تو ان میں سے ان لوگوں سے قتال کرو جو کفریہ عقیدوں اور کفریہ اعمال کی رہنمائی و رہبری کرنے والے ہیں مثلا ان کے جرنیلوں و سپہ سالاروں اور انکے مذھبی پیشواؤں اور مشیروں سے) کیونکہ ان کا کوئی معاہدہ نہیں رہا تاکہ وہ باز آئیں تمہیں کیا پریشانی ہے کہ تم ان سے لڑتے نہیں ہو جنھوں نے اپنے معاہدے

توڑے اور رسول کو نکالنے کا ارادہ کیا اور انھوں نے تمہارے ساتھ آغاز کیا کیا تم ان سے ڈرتے ہو تو اللہ زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم مومن ہو(یہاں مراد مشرکین مکہ ہیں جن سے مسجد حرام کے پاس معاہدہ ہوا تھا جیسا کہ انہی کی بات چل رہی ہے اور انھوں نے رسول کو نکالنے کا ارادہ کیا اور پہل انھوں نے کی تھی) ان سے لڑو تو اللہ انھیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے گا اور وہ انھیں ذلیل کرے گا اور وہ تمہاری انکے خلاف مدد کرے گا اور مومنین کے سینوں کو شفا دے گا اور انکے دلوں کا غصے ختم کرے گا اور اللہ جس کی چاہتا ہے توبہ قبول کرتا ہے اور اللہ وسیع علم والا ہے حکمت والا ہے کیا تم نے یہ گمان کررکھا ہے کہ تمہیں چھوڑدیا جائے گا حالانکہ اللہ نے ابھی تک ان انھیں ظاہر نہ کیا جنھوں نے تم میں سے پوری کوشش کی ہے(یعنی تلاش حق میں اجتھاد کیا اور فرمان برداری کی پوری کوشش کی) اور انھوں نے اللہ اور اسکے رسول اور مومنین کے سوا کسی کو خاص نہ بنایا(معلوم ہوا اللہ اور رسول اور مومنین کے سوا ہمارا کوئی خاص نہیں) اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے

آیات البراءۃ 17۔۔۔28

مشرکین کے لئے یہ نہیں ہے کہ وہ اللہ کی مساجد کو تعمیر کریں حالانکہ وہ اپنی ذات پر کفر کے گواہ ہیں(معلوم ہوا کہ مشرکین کو شرعا اللہ کی مساجد قائم کرنے کی اجازت نہیں) ان کے اعمال برباد ہوگئے ہیں(یعنی انکے نیک اعمال کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے) اور وہ آگ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ کی مساجد صرف وہی تعمیر کریں گے جنھوں نے اللہ اور آخری دن کو تسلیم کرلیا ہو اور قرآن کی دعوت قائم کی ہو اور مال کا افضل حصہ دیا ہو اور جو صرف اللہ سے ڈرتے ہوں تو یقینا وہ ہدایت پر ہیں کیا تم نے حاجی کو پانی پلانے اور مسجد حرام تعمیر کرنے کو اس شخص کی طرح کرلیا ہے جس نے اللہ اور روز آخرت کو تسلیم کیا اور اللہ کی راہ میں پوری کوشش کی یہ لوگ اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہوسکتے(معلوم ہوا عبادات کی درستی اور قبولیت کے لئے ایمان و تقوی ضروری ہے ورنہ پوری دنیا کی دولت اور اپنا ساری طاقت بھی اللہ کی عبادت میں لگادے تو قبول نہیں) اور اللہ ناانصافوں کو ہدایت نہیں دیتا جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں پوری کوشش کی اپنے اَموال اور اپنے نفس سے اللہ کے نزدیک انکا رتبہ خوب بڑا ہے اور یہ کامیاب ہیں انکا آقا انھیں اپنی طرف کی رحمت اور رضا سے خوشخبری دیتا ہے اور انکے لئے باغات ہیں انکے لئے دائمی نعمتیں ہیں جن میں وہ تا ابد رہیں گے یقینا اللہ کے پاس بڑا اجر ہے اے ایمان لانے والوں اپنے باپوں اور اپنے بھائیوں کو دوست مت بناؤ اگر وہ انکار کو ایمان کے مقابلے میں پسند کریں اور جو تم میں سے انھیں دوست بنائے گا تو وہ ظالم ہوگا اے بندے کہہ دے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری ازواج اور تمہارا کنبہ اور وہ اَموال جنھیں تم سے کمایا اور وہ تجارت جس کے ٹھنڈے پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور وہ رہائش گاہیں جن سے تم راضی ہو اگر تمہارے نزدیک اللہ اور اسکے رسول اور اسکی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہوں تو انتظار کرو حتی کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ نافرمانوں کو رہنمائی نہیں کرتا(معلوم ہوا اللہ اور اسکی فرمان برداری سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہے ہر رشتہ ہر خواہش ہر غیرت بعد میں پہلے اللہ کا حکم ہے جسکی تعمیل

کرنی ہوگی) اللہ تمہاری مدد کثیر جگہوں پر اور حنین کے دن کر چکا ہے جب تمہاری کثرت تمہیں پسند آئی تو اس نے (یعنی تمہاری کثرت نے) تمہیں کچھ فائدہ نہ دیا اور تم پر زمین کشادہ ہونے کے باوجود تنگ ہوگئی (یعنی تنگ جگہ محدود ہو کر رہ گئے) پھر تم نے پیٹھ پھیرتے ہوئے رخ موڑلیا پھر اللہ نے اپنا سکون اپنے رسول اور مومنین پر اتارا اور اس نے ایسے لشکر اتارے جنھیں تم نے نہ دیکھا اور منکروں کو عذاب دیا اور یہ کافروں کا بدلہ ہے پھر اللہ اسکے بعد جس کی چاہتا تھا توبہ قبول کرتا تھا اور اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اے ایمان لانے والوں صرف مشرکین بدکردار ہیں لہٰذا یہ لوگ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب بھی نہ آئیں اور اگر تم تنگدستی کا خوف کرو تو جلد اللہ تمہیں اپنے فضل سے غنی کردے گا اگر وہ چاہے یقینا اللہ وسیع علم والا حکمت والا ہے (یعنی بالفرض مشرکین کے مسجد حرام کے قریب آنے سے ضروری تجارت کا تعلق ہے یا مشرکین نے یہ دھمکی دی ہوئی ہے کہ اگر ہمیں مسجد حرام کے قریب نہ آنے دیا تو ہم تم سے اقتصادی و معاشی تعلقات ختم کردیں گے اور اس سے تمہیں نقصان ہوگا تو تم تنگ دستی کا خوف مت کرو اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ تمہیں اپنے فضل سے غنی کردے گا)

آیات البراءۃ 29 ۔۔۔ 43

جنھیں اللہ کی کتاب فراہم کردی گئی ہے ان میں سے جو لوگ اللہ اور آخری دن کو نہیں مانتے اور اسے حرام نہیں کرتے جو اللہ اور اسکے رسول نے حرام کیا اور سچے مذہب کی پیروی نہیں کرتے ان سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ وہ زمین کا کرایہ ہاتھ سے دیں اور ذلیل و خوار ہوکر رہیں (یعنی ان سے قتال کرتے رہو حتی کہ یہ اپنی زمینوں کا جزیہ یعنی کرایہ ہاتھ سے لاکر دیں کسی مسلمان کے ہاتھوں نہ بھجوائیں اور ذلت سے شان و شوکت سے ہٹ کر زندگی گذاریں مطلب انکی بلند عمارتیں و عبادت خانے گرادیئے جائیں انکی قوتیں ختم کردی جائیں اسلحہ وغیرہ انھیں نہ دیا جائے یعنی ہر وہ بات جو انکی شان و شوکت ظاہر کرتی ہو اسے مٹادیا جائے اور اگر وہ لوگ ان شرائط پر راضی نہ ہوں تو قتال جاری رکھنا فرض ہے) اور یھود نے کہا عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاری نے کہا مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ انکی بات انکے منہ تک ہے (یعنی انکی زبانی باتیں ہیں انکے پاس کوئی قطعی دلیل نہیں ہے) وہ لوگ پہلے کے کفار کی نقالی کرتے ہیں اللہ انھیں برباد کرے انھیں کہاں سے دھوکہ دیا جارہا ہے (یعنی انکی باتیں دلیل کی دنیا میں بے شک غلط ہیں تو انھیں کہاں سے شک پیدا ہورہا ہے) انھوں نے اپنے علماء اور اپنے پیروں کو اللہ کے سوا آقا بنالیا اور مسیح مریم کے بیٹے کو بھی (یعنی انھوں نے اپنے علماء اور اپنے پیروں اور عیسی مسیح کو اپنا آقا بنالیا کہ انھیں خود پر حجت مانتے ہیں اور خود کو مسیح کا محتاج اور تابعدار سمجھتے ہیں جب کہ وہ صرف اللہ کے غلام و تابعدار ہیں اور مسیح بس اللہ کا پیغام لانے والے ہیں آقا صرف ایک ہی ہے) حالانکہ انھیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایک ہی آقا کی تابعداری کریں اس کے سوا کوئی تابعداری کے لائق نہیں ہے وہ اس سے پاک ہے جنھیں وہ شریک بناتے ہیں (عدی بن حاتم سے روایت کیا گیا کہ وہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے اور انکے گلے میں صلیب تھی اور رسول کریم یہ ہی آیت تلاوت کررہے تو اس پر عدی بن حاتم نے کہا کہ ہم نے تو اپنے علماء

اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب نہیں بنایا تو جوابا رسول کریم نے فرمایا کہ کیا ایسا نہیں ہے کہ جسے انکے علماء اور درویش حرام کہتے تو وہ اسے حرام مان لیا کرتے ہیں اور جسے وہ حلال کہتے تو وہ اسے حلال مان لیا کرتے ہیں تو عدی بن حاتم نے کہا جی ہاں تو اس پر رسول کریم نے فرمایا یہ ہی تو انھیں رب بنانا ہے) وہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ اللہ کے نور کو اپنے منہوں سے بجادیں (یعنی وہ اللہ کی ہدایت جو اس نے کتاب کی صورت میں اتاری ہے اسے لوگوں کے دلوں سے اپنی باتوں اور زبانی قوت سے ختم کرنا چاہتے ہیں مثلا وہ مسلمانوں کے لبادے آکر باتیں گھڑ کر رسول اللہ پر منسوب کرنا چاہتے ہیں جو اللہ کی کتاب کے خلاف ہو تاکہ وہ اسطرح قرآن مجید سے ہٹا کر لوگوں کو گمراہ کرسکیں اور دور کرسکیں اور یوں ہی اپنے زوربیان اور قوت تقریر سے قرآن کریم سے دور کریں اور ایسا ہی ہوا انھوں نے اسلامی لبادوں میں آکر رسول کریم کے نام پر حدیثیں گھڑیں اور لوگوں نے اسے سچ سمجھ لیا اسے اندھے ہوکر تسلیم کرلیا اور راویوں پر اعتماد کرلیا حالانکہ روایتیں محض سنی سنائی ہیں کوئی قطعی طور پر ثابت نہیں کوئی قرآن مجید کی طرح معجزہ نہیں کونسا راوی ثقہ ہے اور کونسا ضعیف ہے کونسا فاسق ہے یہ باتیں بھی سنی سنائی ہیں ان راویوں سے ہم نے ملاقاتیں نہیں کی کہ یقین ہوسکے کہ ایسا ہی تھا اور جن ائمہ نے ان راویوں کے حالات نقل کئے اس بات کا بھی کوئی قطعی ثبوت نہیں کہ انھوں نے ہی ان حالات کو نقل کیا ہے یا کوئی غلطی ہے یا غلط فہمی ہے یا اختراع ہے کیونکہ انکی بھی کوئی قطعی سندیں نہیں ہوتیں کہ ان اماموں نے ہی یہ حالات بتائے ہیں اور جو توثیق و جرح راویوں پر ہوتی ہیں ان پر اکثر کوئی دلیل پیش نہیں کی جاتی کہ وہ ضعیف ہے تو کس طرح ضعیف ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اکثر راویوں کے بارے میں خود اماموں کا اکثر اختلاف نظر آتا ہے ایک ہی راوی کے بارے میں ائمہ جرح و تعدیل کے تین تین مختلف اقوال ہوتے ہیں پتا نہیں کون صحیح ہے کون غلط ہے تو یہ سب یھود و نصاری و کفار کے چلیں تھیں جنھیں مسلمان اپنے دل سے لگا کر قرآن مجید کے ظاہر کے خلاف انھیں اختیار کرتے ہیں اور نام رسول کریم کا لیتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کی پیروی کررہے ہیں نعوذ باللہ تو جب کوئی روایت حدیث کے نام پر ہمارے سامنے آئے تو ہمیں چاہئے کہ اسے قرآن حکیم پر پیش کریں اگر اس کے مطابق تو تسلیم کریں ورنہ انکار کردیں۔) اور اللہ صرف یہ مانتا ہے کہ وہ اپنا نور مکمل کرے اگرچہ کافروں کو برا لگے (یعنی اللہ چاہتا ہے کہ وہ بندوں کے دلوں میں نور قرآن کی شمع فروزاں رکھے اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو۔) وہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے مذھب کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے سارے ادیان پر غالب کردے اگرچہ مشرکوں کو برا لگے (معلوم ہوا دین اسلام آیا ہی اسلئے ہے کہ وہ سارے ادیاں باطلہ پر حاوی ہوجائے دلائل کے اعتبار سے دین اسلام ضرور ہر دین پر حاوی ہے لیکن فی الحال عمل کے اعتبار سے ایسا نہیں ہے کیونکہ اسلام اس دور میں اقلیتی مذھب بن چکا ہے کیونکہ چند لوگوں کے سوا کوئی بھی اس پر صحیح معنی میں عمل پیرا نہیں ہے اگرچہ مسلمان کہلانے والے اربوں کی تعداد میں ہیں۔) اے لوگوں جو تسلیم کرچکے ہو یقینا بہت سارے علماء اور درویش انسانوں کا مال حرام طریقے سے کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں (بلکل ایسا ہی ہے جسکی صورت و طریقہ ہمارے پاکستانی معاشرے میں بے شمار اور کثرت سے ہے مثلا نماز و تراویح پڑھنے کا پیسہ یا اللہ کی حمد وثنا یا تلاوت قرآن پر پیسہ یا تعلیم قرآن و حدیث پر پیسہ

یا چندے کے نام پر پیسہ لینا اور پھر عوام کے آنکھوں پر محبت کی پٹی باندھ کر ان کے پیسوں کو اپنی فرقہ پرستی اور اپنا گھر چلانے میں استعمال کرنا اور درویشوں کی طرف آئیں تو مزاروں پر دم یا تعویذ کر کے پیسہ کھاتے ہیں یا مزاروں پر چندے لے کر ان میں خیانت کرتے ہیں اور اپنے مریدوں سے بہانے سے پیسہ و مال بٹورتے ہیں بلکہ یہ تو عورتوں کی عزتیں تک لوٹ لیتے ہیں پھر بھی کہتے ہیں کہ ہم غریب ہیں اور اللہ کی راہ سے اتنا روکتے ہیں کہ پوری دنیا میں کوئی ایسا نہیں جو اللہ کی راہ سے اتنا روکتا ہو اور مذہبی لبادہ ہونے کی وجہ سے لوگ ان پر حسن ظن بھی کر لیتے ہیں کہ یہ لوگ صحیح ہی بول رہے ہونگے ان میں ان کثیر علماء اور درویش کے ساتھ وہ لوگ بھی مجرم ہیں جو ان پر حسن ظن کرتے ہیں اور جھالت میں انکا شکار ہو جاتے ہیں) اور جو سونا اور چاندی کو دبا کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو انھیں دردناک سزا کی خوشخبری دو جس دن اسے نار جھنم میں گرم کیا جائے گا پھر اس سے انکی پیشانیوں اور انکی کروٹوں اور انکی پیٹھوں کو داغا جائے گا یہ ہے جو تم نے اپنے نفس کے لئے دبا کر رکھا تھا تو چکھو جو تم دبا کر رکھتے تھے (معلوم ہوا یہ کبیرہ گناہ ہے کیونکہ اس پر عذاب کی وعید ہے اور آخرت کا عذاب صرف کفار کے لئے ہے تو ایسے لوگ بھی کافر ہیں) یقینا مہینوں کی تعداد اللہ کے نزدیک اللہ کے قانون کے حساب سے بارہ مہینے ہیں اس دن جب زمین اور سارے آسمان تخلیق کئے گئے ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں (یعنی ذی القعدۃ، ذی الحجۃ، محرم اور رجب) یہ لائق تقلید مذھب ہے تو ان میں اپنے لوگوں پر زیادتی نہ کرو اور سب مل کر مشرکین سے قتال کرو جسطرح وہ سب مل کر تم سے لڑتے ہیں اور یقین کرو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے (یعنی اگر تم پرہیزگاری کروگے اللہ کا حکم مانوگے تو اللہ تمہارے ساتھ ہے تمہارے ساتھ برا نہیں ہونے دے گا یہ اللہ کا وعدہ ہے) ماہ حرمت میں اضافہ کرنا صرف کفر میں اضافہ کرنا ہے منکر اس سے گمراہ کرتے ہیں وہ اسے ایک سال حلال کر لیتے ہیں اور وہ اسے ایک سال حرام کر لیتے ہیں تاکہ وہ جو اللہ نے حرام کیا ہے اسکی گنتی پر وہ جمع ہو جائیں پھر جو اللہ نے حرام کیا ہے اسے حلال کر لیں (یعنی ان چار مہینوں میں قتال کرنا ممنوع ہے تو یہ لوگ ایک سال کچھ مہینے حلال کر کے اس میں جنگ کرتے اور دوسرے سال ان ماہ حرمت کا ادھار پورا کر لیتے تھے یہ وہ طریقہ ہے جس سے وہ مشرکین اللہ کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرتے تھے) اس نے انکے لئے انکے اعمال کو خوبصورت بنا دیا ہے (یعنی انھیں لگاتا ہے کہ وہ اچھا کر رہے ہیں) اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا (یعنی جب تک وہ کفر پر اترے ہوئے ہیں اللہ انھیں ہدایت نہیں دیتا) اے ایمان والوں تمہیں کیا پریشانی ہے کہ جب تمہیں کہا جائے اللہ کی راہ میں (قتال کے لئے) نکلو تو تم بھاری ہو کر زمین سے چمٹ جاتے ہو کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی سے راضی ہو گئے تو دنیاوی زندگی کی مہلت آخرت کے معاملے میں بس تھوڑی سی ہے اگر تم نہیں نکلو گے تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا اور دوسری قوم کو لے آئے گا اور تم انھیں کچھ نقصان نہ دے سکو گے اور اللہ ہر شیء پر حکمت سے قادر ہے اگر تم اسکی مدد نہ کرو گے تو اللہ اسکی مدد کرے گا جب منکروں نے اسے نکالا اور وہ دو میں سے دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے جب اس نے اپنے ساتھی کو کہا غم مت کر یقینا اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اپنا اطمینان اس پر اتارا اور اس نے اسکی مدد ایسے لشکروں سے کی جنھیں تم نے نہ دیکھا اور

منکروں کی بات کو خوب پست کردیا اور اللہ کی بات بہت بلند ہے اور اللہ اہل علم ہے حکمت والا ہے معمولی اور غیر معمولی سامان کے ساتھ نکل پڑو اور اپنے أموال اور اپنے نفس سے اللہ کی راہ میں پوری کوشش کرو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم یقین کرو اگر سامان سہل الحصول ہوتا اور سفر درمیانہ ہوتا تو وہ تیرا پیچا کرتے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان پر مسافت طویل ہوگئی اور جلد ہی وہ اللہ کی قسم لیں گے اگر ہم طاقت رکھتے تو ضرور ہم تمہارے ساتھ نکلتے وہ خود کو ہلاک کررہے ہیں (یعنی یہ قتال کے لئے نہ نکل کر خود کو ہلاک کررہے ہیں) اور اللہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں اللہ نے تجھ سے گذر کیا تو نے انھیں کیوں اجازت دی یہاں تک کہ تیرے لئے سچے نمایاں ہوجاتے اور تو ایمان کے جھوٹوں کو جان جاتا (یعنی انھیں قتال سے بیٹھنے کی اجازت نہیں دینے چاہیئے تھے پھر وہ جب قتال میں شرکت کرتے اور انکا کفر عیاں ہوجاتا)۔

آیات البراءۃ 44 ۔۔۔ 63

جو اللہ اور آخری دن کو مانتے ہیں وہ تجھ سے اس بات سے چھٹکارہ نہیں مانگیں گے کہ وہ اپنے أموال اور اپنے نفس کے ساتھ پوری کوشش کریں اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے تجھ سے چھٹکارہ صرف وہ مانگیں گے جو اللہ اور آخری دن کو مانتے نہیں ہیں اور انکے دل شک میں ہیں کہ وہ اپنے شک میں کشمکش کا شکار ہیں (یعنی مومنین کبھی بھی تجھ سے جان و مال سے پوری کوشش کرنے سے چھٹکارہ طلب نہ کریں گے یہ صرف کافر ہی کرسکتے ہیں اور حق کے معاملے میں شک کا شکار ہیں) اور اگر وہ نکلنا چاہتے تو ضرور اس کے لئے (یعنی قتال کے لئے) کچھ تیاری کرتے لیکن سچ یہ ہے کہ اللہ نے انکے نکلنے کو ناپسند کیا تو اس نے انھیں سست کردیا اور کہا گیا بیٹھ جاؤ بیٹھنے والوں کے ساتھ اگر وہ تمہارے ساتھ نکلتے تو وہ تمہاری خرابی میں اضافہ کرنے کے سوا کچھ نہ کرتے اور وہ تمہارے درمیان فساد ڈال دیتے وہ تمہاری آزمائش چاہتے ہیں (معلوم ہوا منافقین کو قتال میں ساتھ نہ لے جانا چاہیئے ورنہ یہ قتال کے معاملات خراب کریں گے یہ مومنوں کے دلوں میں موت کا ڈر پیدا کریں گے اور اسی طرح کے حب دنیا کے فتنے ان دلوں میں پیدا کردیں گے اور ممکن ہے دشمنوں سے مل کر جاسوسی شروع کردیں وغیرہ) اور تم میں انھیں خوب سننے والے لوگ بھی موجود ہیں (یعنی تم مومنوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ان منافقوں سے متاثر ہیں انھیں انکی باتیں اچھی لگتی ہیں) اور اللہ نافرمانوں کو خوب جانتا ہے وہ پہلے فتنہ چاہ چکے ہیں اور انھوں نے تیرے لئے معاملات کو پلٹ ڈالا تھا حتی کہ حق آیا اور اللہ کا حکم ظاہر ہوا وہ ناپسند کرتے رہ گئے اور ان میں سے بعض کہتے ہیں مجھے رہنے دے (یعنی قتال میں مت لے جا) اور مجھے آزمائش میں مت ڈال سن لو وہ لوگ آزمائش میں تو پڑ چکے ہیں (یعنی اللہ تو انکی آزمائش کررہی رہا ہے اور وہ کفر کررہے ہیں) اور یقینا جھنم کافرں کو گھیرے ہوئے ہے اگر تجھے کوئی اچھائی پہنچے گی تو انھیں برا لگے گا اور اگر تجھ کوئی مصیبت پہنچے گی تو وہ کہیں گے ہم نے اپنا معاملہ پہلے ہی لے لیا تھا اور وہ منہ پھیرلیں گے خوشی سے (یعنی ہم نے پہلے ہی قتال میں شرکت نہ کرنے کی رائے اختیار کرلی تھی اور خوشی سے منہ پھیرلیں گے) اے بندے کہہ دے ہمیں اس کے سوا کچھ نہیں پہنچے گا جو اللہ نے ہمارے لئے لازم کررکھا ہے (یعنی جو مصیبت

نصیب میں ہے وہ تو آکر رہے گی) وہ ہمارا سرپرست ہے اور صرف اللہ پر مومنین کو اعتماد کرنا چاہئے(یعنی اللہ کے سوا کوئی ہمارا سرپرست و حاکم نہیں ہے لہذا اسکے سوا کسی پر اعتماد نہیں ہوسکتا) اے بندے کہہ دے تم ہمارے ساتھ دو بڑی بھلائیوں میں سے ایک کے سوا اور کسکا انتظار کررہے ہو(یعنی اگر میدان قتال میں شھادت ہوجائے تو شھادت کی بھلائی اور اگر غازی بن کر آئیں تو مال غنیمت اور خوشیوں کی بھلائی ان دونوں میں سے کس کا انتظار کررہے ہو) اور ہم تمہارے ساتھ انتظار کررہے ہیں کہ اللہ تمہیں اپنے پاس سے عذاب پہنچائے یا ہمارے ہاتھوں سے تو انتظار کرو یقینا ہم تمہارے ساتھ منتظر ہیں اے بندے کہہ دے خرچ کرو خوشی سے یا ناگواری سے کبھی بھی تم سے قبول نہ کیا جائے گا یقینا تم نافرمان ہو اور انکے خرچے ان سے قبول کرلیئے جائیں اس بات سے انھیں کس نے روکا سوائے اس کے کہ انھوں نے اللہ اور رسول کو نہ مانا اور وہ قرآن کی دعوت کے پاس نہیں آتے ہیں مگر سستی سے اور وہ بس ناگواری سے خرچ کرتے ہیں(اس وجہ سے انکے خرچے اللہ کے حضور قبول نہیں) تو اے مومن انکے اموال اور انکی اولاد تجھے پسند نہ آئیں اللہ صرف یہ چاہتا ہے کہ انھیں ان کے ذریعے سے دنیاوی زندگی میں عذاب دے اور حالت کفر پر ہی انکا دم نکل جائے اور وہ اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ(چھپے ہوئے کافر) بزدل قوم ہیں اگر وہ کوئی پناہ گاہ یا غار یا داخل ہونے کی جگہ پاتے تو بے قابو ہو کر اسکی طرف پھر جاتے اور ان میں سے بعض تجھ صدقات کے معاملے میں عیب لگاتے ہیں تو اگر اس میں سے انھیں دے دیا جائے تو وہ راضی ہوجاتے ہیں اور اگر انھیں اس میں سے نہ دیا جائے تو وہ فورا ناراض ہوجاتے ہیں اور اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور رسول نے انھیں دیا ہے اور وہ کہتے ہیں ہمیں اللہ کافی ہے جلد ہی اللہ ہمیں اپنے فضل سے دیگا اور اسکا رسول ہم یقینا اللہ ہی سے بھیک مانتے ہیں صدقات صرف محتاجوں اور سخت محتاجوں اور ان (صدقات) پر کام کرنے والوں اور جن کے دلوں میں محبت ڈالنی ہو اور غلاموں لونڈیوں کے معاملات میں اور قرضداروں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کے لئے ہیں اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا فیصلہ ہے اور اللہ وسیع علم والا ہے حکمت والا ہے اور ان میں سے بعض نبی کو ایذا دیتے ہیں اور وہ کہتے ہیں وہ بہت سے کان ہیں(یعنی نبی کان کے کچے ہیں لوگوں کی باتیں مان لیتے ہیں) اے بندے کہہ دے بہت سے کان ہونا(یعنی انکا لوگوں کی باتیں مان لینا) تمہارے لئے اچھا ہے وہ اللہ کو سچا مانتا ہے اور مومنوں کی بات مانتا ہے اور رحمت ہے ان کے لئے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جو اللہ کے پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں انکے لئے دردناک عذاب ہے(معلوم ہوا نبی کو ایذا دینا کبیرہ گناہ ہے کیونکہ اس پر عذاب اخروی کی وعید ہے اور کبیرہ گناہ کفر ہے) وہ تمہارے لئے اللہ کی قسم کھاتے ہیں تاکہ وہ تمہیں راضی کرلیں اور اللہ اور اسکا رسول اس بات کا خوب لائق ہے کہ وہ لوگ اس سے راضی ہوں اگر وہ واقعی مومن ہیں کیا انھیں یقین نہیں ہے کہ جو اللہ اور اسکے خبر رساں کی ناراضگی سے مخالفت کرتا ہے تو اسکے لئے نار جھنم ہوگی جہاں وہ ہمیشہ کرے گا یہ عظیم ذلت ہے(یہ لوگ ہیں کیونکہ یہ اللہ و رسول سے راضی ہیں)

آیات البراءۃ 64 ۔۔۔ 80

منافق ڈرتے ہیں کہ ان کے خلاف کوئی سورت اتر جائے جو انھیں اسکی خبر دے جو انکے دلوں میں ہے اے بندے کہہ دے مذاق اڑالو یقینا اللہ اسے ظاہر کرنے والا ہے جس سے تم ڈرتے ہو(یعنی تمہارے نفاق کو ظاہر کرنے والا ہے) اور اگر تو ان سے پوچھ لے تو وہ ضرور کہیں گے ہم صرف غور کررہے ہیں اور تفریح کررہے ہیں کہہ دے کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول کے ساتھ تم مذاق کرتے ہو بہانہ مت بناؤ تم اپنے ایمان کے بعد کفر کرچکے(یعنی تم ظاہری ایمان کے بعد کفر کا اظہار کرچکے ہو کیونکہ تم اللہ اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول کے ساتھ مذاق میں انکار کررہے ہو) اگر ہم تمہاری ایک جماعت سے درگذر کریں تو ہم تمہاری دوسری جماعت کو عذاب دیں گے کیونکہ وہ مجرم ہیں منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں وہ ناگوار بات کو حکم دیتے ہیں اور بھلی بات سے روکتے ہیں اور وہ اپنے ہاتھوں کو(بھلائی سے) روکے رکھتے ہیں وہ اللہ کو بھول گئے ہیں تو اس نے بھی انھیں چھوڑدیا یقینا منافق سرکش ہیں(یعنی انھیں ہر قسم کی بھلائی سے محروم کردیا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ منافق ہمیشہ کے لئے جھنمی ہوگا اگر اسکا جنت میں داخلہ ممکن ہوتا تو اللہ کا انھیں چھوڑدینے کی بات کرنا درست نہ ہوتا) اللہ نے منافق مرد اور منافق عورتوں اور کفار سے نار جھنم کا وعدہ کررکھا ہے جہاں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ انھیں کافی ہوگی اور اللہ کی ان پر پھٹکار ہے(بغیر کسی دنیا اور آخرت کی شرط کے) اور انکے لئے دائمی سزا ہے جسطرح تم سے پہلے والے تھے وہ تم سے قوت اور مال میں بڑھ کر تھے تو انھوں نے اپنے حصے سے نفع اٹھایا تو تم نے بھی اپنے حصے سے نفع اٹھایا جس طرح تم سے پہلے والوں نے اپنے حصے سے نفع اٹھایا تھا اور تم نے تنقید کی جسطرح انھوں نے تنقید کی انکے اعمال دنیا اور آخرت میں برباد ہیں اور وہ نقصان زدہ ہیں کیا انکے پاس ان سے پہلوں کی خبر نہ آئی قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور مدین والے اور الٹ دی گئیں بستیاں انکے پاس انکے خبررساں صاف دلیلیں لے کر آئے تھے تو اللہ ان پر زیادتی کرنے والا نہیں ہے بلکہ وہ خود پر زیادتی کیا کرتے تھے اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور ناگوار بات سے روکتے ہیں اور قرآن کی دعوت قائم کرتے ہیں اور مال کا افضل حصہ دیتے ہیں اور اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اللہ ان پر جلد ہی رحم کرے گا یقینا اللہ غالب ہے حکمت والا ہے اللہ نے مومن مرد اور مومن عورتوں سے باغات کا وعدہ کرلیا ہے جن کے نیچے نہریں رواں ہونگی جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور خوشگوار رہائش گاہیں رہائش کے باغات میں اور اللہ کی جانب سے رضامندی بہت بڑی شیء ہے یہ عظیم کامیابی ہے اے پیغمبر منکروں اور منافقوں کے خلاف پوری کوشش کر اور ان پر سختی کر اور انکا ٹھکانہ جھنم(جھنم گہرائی کو کہتے ہیں جہاں عذاب ہوگا) ہے اور کتنا برا انجام ہے وہ لوگ اللہ کی قسم لیتے ہیں کہ انھوں نے نہیں کہا حالانکہ انھوں نے کلمہ کفر بولا اور اپنے اسلام کے بعد انکار کردیا اور اس کا ارادہ کیا جو انھوں نے نہ پایا اور انھیں بس یہ بات ناگوار ہے کہ اللہ اور اسکے رسول نے انھیں کسی کا محتاج نہیں چھوڑا اپنے فضل سے(یعنی ہم اللہ کے پیغام قرآن مجید جو رسول لے کر آئے اسکے سوا ہدایت میں کسی کا محتاج نہ چھوڑا) تو اگر وہ توبہ کریں تو انکے لئے بہتر ہے اور اگر وہ منہ پھیرلیں تو اللہ انھیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور انکا زمین میں نہ کوئی ساتھی رہے گا نہ مددگار اور ان میں سے بعض نے اللہ

سے عہد کیا اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ضرور ہم صدقہ کریں گے اور ضرور نیک بنیں گے تو جب اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا تو انھوں نے اس میں کنجوسی کی اور انھوں نے نظر انداز کرتے ہوئے منہ پھیر لیا تو اس نے انکے پیچھے منافقت لگادی انکے دلوں میں اس دن تک جب وہ اس سے ملیں گے(یعنی یوم حساب تک ان کے پیچھے نفاق کو لگادیا کہ وہ منافق ہیں) کیونکہ انھوں نے اللہ سے اس وعدے کی مخالفت کی جو انھوں نے اس سے کیا تھا اور کیونکہ وہ جھٹلایا کرتے تھے کیا انھیں یقین نہیں کہ اللہ انکا راز اور انکی سرگوشی جانتا ہے اور یہ کہ اللہ غیبوں کو خوب جانتا ہے جو ان مومنوں کو عیب لگاتے ہیں جو صدقات کی ترغیب دیتے ہیں اور انھیں بھی جو اپنی کوشش کے سوا کچھ نہیں پاتے ہیں پھر وہ انکا مذاق اڑاتے ہیں تو اللہ انکا مذاق اڑائے گا اور انکے لئے المناک عذاب ہوگا انکے لئے معافی مانگو یا ان کے لئے معافی نہ مانگو اگر تو انکے لئے ستر بار بھی معافی مانگے گا تو بھی اللہ انکی مغفرت نہیں کرے گا یہ اس وجہ سے کہ انھوں نے اللہ اور اسکے رسول کو نہ مانا اور اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا

آیات البراءۃ 81 ۔۔۔ 129

(اللہ کی راہ میں قتال سے) پیچھے رہ جانے والے رسول اللہ کے پیچھے اپنے بیٹھنے پر خوش ہوئے اور انھوں نے اپنے اُموال اور اپنے نفس سے اللہ کی راہ میں پوری کوشش کرنے کو ناگوار مانا اور انھوں نے کہا گرمی میں مت نکلو کہہ دے نار جھنم اس سے زیادہ گرم ہے کاش کے وہ سمجھتے تو انھیں چاہیئے کہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں اس کے بدلے کے طور پر جو وہ کمایا کرتے تھے پھر اگر اللہ تجھے انکی ایک جماعت کی طرف واپس کردے تو وہ تجھ سے نکلنے کی اجازت مانگیں گے تو کہہ دینا تم میرے ساتھ کبھی بھی نہیں نکل سکتے اور تم میرے ساتھ کسی دشمن سے کبھی بھی قتال نہیں کرسکتے کیونکہ تم پہلی مرتبہ بیٹھنے پر راضی ہوئے تو (قتال سے) پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو اور اے بندے ان میں سے کوئی مرجائے تو اس کے لئے کبھی بھی دعا خیر مت کرنا اور تو انکی قبر پر کھڑے بھی مت ہونا کیونکہ انھوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور سرکش ہی مرگئے اور انکے اُموال اور انکی اُولاد تجھے پسند نہیں آنی چاہیئے اللہ صرف یہ چاہتا ہے کہ اس سے انھیں دنیا میں عذاب دے اور انکے دم حالت کفر پر ہی نکل جائیں اور جب کوئی سورت اتاری جاتی ہے کہ اللہ کو تسلیم کرو اور اسکے رسول کے ساتھ پوری کوشش کرو تو ان میں سے جو صاحب قوت ہیں وہ تجھ سے چھٹکارہ طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں (قتال سے) رہ جانے والوں کے ساتھ ہی چھوڑدے وہ اس بات پر راضی ہیں کہ وہ رہ جائیں اور اس نے انکے دلوں کو بند کردیا ہے کہ وہ سمجھتے نہیں ہیں لیکن رسول اور اسکے ساتھ جنھوں نے تسلیم کیا انھوں نے اپنے اُموال اور اپنے نفس کے ساتھ پوری کوشش کی اور انکے لئے بھلائیاں ہیں اور وہ کامیاب ہیں اللہ نے انکے لئے باغات تیار رکھے ہیں جن کے نیچے نھریں رواں ہونگی جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے اور بہانہ بنانے والے اعرابی آئے تاکہ انھیں (ترک قتال کی) اجازت دی جائے اور جنھوں نے اللہ اور اسکے رسول کو غلط مانا وہ رہ گئے جلد ہی ان میں سے انکار کرنے والوں کو دردناک عذاب پہنچے گا کوئی حرج نہیں کمزوروں پر نہ ہی بیماروں پر اور نہ ہی ان پر جو ایسے وسائل نہیں پاتے

جنھیں وہ خرچ کرسکیں جب وہ اللہ اور اسکے رسول کے لئے خالص ہوں نیکوکاروں کے خلاف کوئی راہ نہیں ہے اور اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اور ان پر بھی(ترک قتال کی وجہ سے)کوئی حرج نہیں ہے جو تیرے پاس آئیں تاکہ تو انھیں سواری دے تو تو کہے میں وہ شیٔ نہیں پاتا جس پر میں تمہیں سوار کرسکوں تو وہ منہ موڑیں اسطرح کہ انکی آنکھیں غم سے آنسوں بہاتی ہوں کہ وہ لوگ وہ وسائل نہیں پاتے جس کو خرچ کرسکیں راہ تو صرف ان کے خلاف ہے جو تجھ سے(قتال فی سبیل اللہ سے) چھٹکارہ طلب کرتے ہوں حالانکہ وہ محتاج نہیں ہیں وہ اس بات پر راضی ہیں کہ(شرکت قتال سے) رہ جائیں اور اللہ نے انکے دلوں کو بند کردیا ہے کہ وہ یقین کریں جب تم انکے پاس واپس آؤ گے تو وہ تمہارے پاس آکر بہانہ کریں گے کہہ دے بہانہ مت کرو ہم تمہارا یقین کبھی نہیں کریں گے اللہ ہمیں تمہاری بعض خبریں دے چکا ہے (جو ابھی گذری ہیں) اور جلد ہی اللہ اور اسکا رسول تمہارے اعمال دیکھیں گے اسکے بعد تم غائب و حاضر کے عالم کی طرف واپس کئے جاؤں گے پھر وہ تمہیں ان اعمال کی خبر دے گا جو تم کیا کرتے تھے جلد ہی وہ تمہارے لئے اللہ کی قسم لیں گے جب تم انکی طرف پلٹو گے تاکہ تم انھیں نظر انداز کردو تو انھیں نظر انداز کردو کیونکہ وہ ناپاک ہیں(معنوی نہیں حقیقت میں ناپاک ہیں) اور انکا ٹھکانہ جھنم ہے اس کے بدلے کے طور پر جو وہ مول لیا کرتے تھے وہ تمہارے لئے قسم کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہوجاؤ پھر اگر تم ان سے راضی ہوجاؤ تو اللہ سرکشوں سے راضی نہیں ہوگا اعرابیوں(یعنی عرب کے دیہاتیوں) کا کفر و نفاق بہت سخت ہے اور اس بات کے بہت قریب ہیں کہ اس پابندیوں کو نہ جانیں جو اللہ نے اپنے رسول پر اتاری ہیں اور اللہ وسیع علم والا ہے حکمت والا ہے اور بعض عربی دیہاتی ایسے ہیں جو اپنے خرچ کئے ہوئے مال کو بطور قرض دیتے ہیں اور تمہارے ساتھ تم پر مصیبتوں کا انتظار کرتے ہیں اور اللہ سننے والا وسیع علم والا ہے اور بعض عربی دیہاتی اللہ اور آخری دن کو تسلیم کرتے ہیں اور جو وہ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کے قریب آنے کے وسائل اور رسول کی تعلیمات قرار دیتے ہیں سن لو یقینا یہ انکے لئے نیکی ہے جلد ہی اللہ انھیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا یقینا اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اور ہجرت کرنے والوں میں پہل کرنے والے اور انکے مددگار اور جو بھلائی کے ساتھ انکے نقش قدم پر چلے ہوں اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے اور اس نے انکے لئے باغات تیار کررکھے ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہونگی جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ عظیم کامیابی ہے اور جو عرب دیہاتی تمہارے اطراف میں ہیں ان میں سے بعض منافقین ہیں اور بعض اہل مدینہ میں سے بھی ہیں وہ نفاق میں کٹر ہیں تو انھیں نہیں جانتا ہم انھیں جانتے ہیں جلد ہی ہم انھیں دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر انھیں عذاب عظیم کی طرف لے جایا جائے گا اور دوسرے وہ ہیں جنھوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا انھوں نے اچھا عمل کیا اور برا بھی قریب ہے کہ اللہ انھیں توبہ کی توفیق دے یقینا اللہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اے بندے انکے(یعنی وہ لوگ جنھوں نے اچھے اور برے دونوں عمل کئے ہیں انکے)اُموال سے صدقہ لیا کر جس سے تو انھیں پاک اور ستھرا کرے(معلوم ہوا صدقہ نکالنا پاک و ستھرا ہونے کا باعث ہے) اور انکی رہنمائی کر یقینا تیرا قرآن سنانا انکے لئے سکون کا باعث ہے اور اللہ سننے والا وسیع علم والا ہے کیا انھیں

یقین نہیں ہے کہ اللہ ہی تو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی تو توبہ قبول کرنے والا ہے بڑا مہربان ہے اور اے بندے کہہ دے عمل کرو تو جلد ہی اللہ تمہارا عمل دیکھے گا اور انکا رسول اور مومنین بھی اور جلد ہی تم کو غائب و حاضر کو جاننے والے کی طرف لوٹادیا جائے گا پھر وہ تمہیں ان اعمال کی خبر دے گا جو تم کیا کرتے تھے اور دوسرے وہ ہیں جن سے اللہ کے حکم کی توقع ہے کہ یا تو وہ انھیں عذاب دے گا اور یا تو وہ انھیں توبہ کی توفیق دے گا اور اللہ وسیع علم والا حکمت والا ہے اور جنھوں نے مسجد کو ایک دوسرے کو ضرر دینے کے لئے بنایا اور انکار کے لئے اور مومنین میں پھوٹ ڈالنے کے لئے اور جنھوں نے پہلے اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کی ان کے لئے تربیت گاہ بنانے کے لئے اور ضرور وہ قسم لیں گے ہم نے صرف بڑی بھلائی کا ارادہ کیا تھا اور اللہ یقینی خبر دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں(یعنی اللہ کے نام پر مسجدیں بنالی ہیں لیکن وہاں اسلام کے خلاف کام ہوتے ہیں وہ مسجد اس لئے بنائی گئی ہے تاکہ نقصان پہنچایا جائے اور مومنین میں تفرقہ اور پھوٹ اور فرقہ پرستی پیدا کیا جائے اور وہاں نافرمانوں کی تربیت ہو اور کفر ہو اور یہ کام کرنے والے قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم بہت اچھا کام کررہے ہیں اسے مسجد ضرار کہتے ہیں جیسا کہ ہمارے یہاں کثرت سے ایسی مساجد موجود ہیں وہاں دوسرے مکتبہ فکر کے لوگ آکر عبادات نہیں کرسکتے یا کھل کر عبادات نہیں کرسکتے اور وہاں ناحق تعلیمات اسلام کے لبادہ پہنا کر پیش کی جاتی ہیں اور وہاں کے امام و سربراہ جاہل ہٹدھرم اور سرکش ہوتے ہیں اور خوب کفر و شرک ہوتا ہے شرکیہ نعتیں اور بے دلیلی و بے عقلی کی تعلیمات کی جاتی ہیں اور وہ اسے ہی اسلام کہتے ہیں تو آگے دیکھیں ان مسجد ضرار کا حکم کیا ہے اللہ فرمارہا ہے کہ) وہاں کبھی بھی مت ٹہرنا(یعنی ان مساجد میں جانا اللہ کی طرف سے ممنوع و حرام ہے)جس مسجد کی عمارت کی بنیاد شروع سے ہی اللہ کے ڈر اور رضامندی پر ہو وہ بہتر ہے یا جنکی عمارت کی بنیاد دریا کے کھوکھلے کنارے پر ہو پھر وہ اسکے ساتھ گر پڑے اور اللہ ان نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا انکی عمارت جو انھوں نے بنائی ہے وہ انکے دلوں میں شک بنی رہے گی الا یہ کہ انکے دل ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں(یعنی ان مقاصد کے لئے جو انھوں نے مسجدیں بنائی ہیں یہ اللہ کی مسجدیں نہیں ہیں بلکہ یہ کفر کے گھڑ عمارتیں انکے دلوں میں شک پیدا کرتی رہیں گی حتی کہ انکے دل ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں لہذا ان منافقوں کی مسجد ضرار کو مسمار کردینا چاہیئے نیست و نابود کردینا چاہیئے تاکہ یہ قلبی فساد ختم ہو) اور اللہ وسیع علم والا حکمت والا ہے یقینا اللہ نے مومنوں سے انکے نفس اور انکے مال کو اس بات کہ بدلے خرید لیا ہے کہ انکے لئے جنت ہوگی وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں پھر وہ قتل کرتے ہیں یا قتل کردیئے جاتے ہیں اس پر اللہ کا سچا وعدہ ہے تورات و انجیل اور قرآن میں اور کون ہے جو اللہ کے عہد کو پورا کرے تو اپنی اس فروخت پر خوش ہوجاؤ جو تم نے کی ہے اور یہ بڑی کامیابی ہے توبہ کرنے والے تابعداری کرنے والے حمد کرنے والے عبادت گاہ میں رہنے والے روزے دار جھکنے والے سجدہ کرنے والے بھلائی کا حکم دینے والے اور ناگوار بات سے روکنے والے اور اللہ کے اصولوں کی پابندی کرنے والے اور ان مومنوں کو خوشخبر دے نبی اور مومنوں کے لئے یہ روا نہیں کہ وہ مشرکین کے لئے دعا مغفرت کریں اگرچہ وہ قریبی ہی کیوں نہ ہوں جب کہ انکے لئے یہ بات صاف ہوچکی ہو کہ وہ بھڑکتی آگ

والے ہیں اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے مغفرت کی دعا کرنا محض ایک وعدہ تھا جو اس نے اس سے کیا تھا تو جب اس پر واضح ہوا کہ وہ تو اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بری ہوگیا(یعنی حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کے لئے اسکے شرک کرنے کے باوجود دعائے مغفرت اس لئے کردی تھی کہ انھیں لگتا تھا کہ یہ شرک سے معذور ہے جب علم ہوا کہ یہ بلا عذر شرک کررہا ہے تو وہ اس سے بری ہوگئے)یقینا ابراہیم بہت آہیں بھرنے والا بردبار ہے اور اللہ کسی قوم کو گمراہ نہیں کرتا جب وہ انھیں ہدایت دے چکا ہو حتی کہ وہ انکے لئے صاف بتاچکا ہو جن سے انھیں پرہیز کرنا ہے(یعنی اللہ ہدایت دینے کے بعد گمراہ تب ہی کرتا ہے جب وہ اپنے احکام کی تشریح کرچکا ہو اور یہ تشریح ہوچکی ہے) یقینا اللہ ہر شیء کو بخوبی جانتا ہے یقینا ارض و سموات کا اختیار اللہ کے پاس ہے وہ زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے اور تمہارے لئے اللہ کے خلاف نہ کوئی ساتھی ہوگا نہ مددگار اللہ نے نبی اور ہجرت کرنے والوں اور انکی مدد کرنے والوں جنھوں نے تنگ وقت میں بھی اس (اللہ) کی پیروی کی ان کو معاف کیا جب کہ انکے ایک فریق کے دل ٹیڑے ہوچکے تھے پھر اس نے معاف کیا یقینا وہ بڑا مہربان خصوصی مہربان ہے اور وہ تین افراد جو رہ گئے تھے انھیں بھی(معاف کردیا) حتی کہ جب ان پر زمین کشادہ ہونے کے باوجود تنگ ہوگئی اور ان پر انکے نفس تنگ ہوگئے(یعنی انکا دیگر جگھوں پر جانا مشکل ہوگیا اور ان تینوں کے نفس اذیت میں پڑھ گئے)اور انھوں نے گمان کیا کہ اللہ کی طرف سے کوئی پناہ گاہ نہیں ہوگی مگر اسہی کی پھر اس نے ان پر نرمی کی تاکہ وہ رجوع کریں یقینا اللہ ہی تو بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے اے ایمان والوں اللہ کی پرہیزگاری کرو اور سچوں کے ساتھ ہوجاؤ(یعنی پرہیزگاری اختیار کرو اور سچائی کا ساتھ چھوڑ کر سچوں کی جماعت سے خارج نہ ہوجاؤ)مدینہ والے اور جو انکے اطراف میں دیہاتی ہیں ان کے لئے یہ نہیں ہے کہ وہ رسول اللہ سے تخلف کریں اور نہ ہی وہ اپنے نفس کو انکی ذات کے خلاف ورغلائیں کیونکہ جب بھی انھیں کوئی اللہ کی راہ میں پیاس اور تھکان اور بھوک پہنچتی ہے اور جب بھی وہ کسی ایسی جگہ جاتے ہیں جو کفار کو غضبناک کرے اور وہ جب بھی کوئی دشمن پاتے ہیں تو انکے لئے ایک عمل صالح لکھ دیا جاتا ہے یقینا اللہ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا اور جب بھی وہ کچھ چھوٹا بڑا خرچ کرتے ہیں اور کوئی وادی عبور کرتے ہیں تو انکے لئے(عمل صالح) لکھ دیا جاتا ہے تاکہ اللہ انھیں انکے اعمال جو وہ کیا کرتے تھے اس سے بہتر جزا دے اور مومنوں کے لئے یہ نہیں ہے کہ وہ سارے ہی نکلیں تو ایسا کیوں نہیں ہے کہ انکے ہر حصے کا ایک حصہ نکلتا تاکہ وہ دین اسلام کے ماہر بنیں اور تاکہ وہ اپنی قوم کو ڈراسکیں جب وہ انکے پاس واپس آئیں تاکہ وہ ڈریں(یعنی ایسا قصبہ وغیرہ جہاں کوئی قرآن مجید کی تعلیم دینے والا نہ ہو مثلا کوئی واجبی عربی زبان نہیں جانتا تو سارے مومنوں کو تحصیل قرآن کے لئے نہیں نکالنا چاہئے بلکہ ایک جماعت نکلے اور ماہر قرآن فقیہ و مجتھد بنے اور جب وہ واپس آئیں تو اپنے باقی لوگوں کو علم قرآن سیکھائیں تاکہ وہ اللہ کے عذابات سے ڈر کر اسکی پیروی کریں) اے ایمان لانے والوں جو کافر تمہارے قریب ہیں ان سے قتال کرو(یعنی اگر قتال فی سبیل اللہ کرنا ہو تو پہلے اپنے قریب والے کفار سے کرو بعد میں دور والوں سے)اور وہ تم میں سختی پائیں اور یقین کرو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور جب کوئی سورت اتاری جاتی ہے تو ان میں سے بعض کہتے ہیں تم میں سے کسکا ایمان اس نے

بڑھایا تو اہل ایمان کہتے ہیں اس نے انکا ایمان بڑھایا اور وہ خوش ہوتے ہیں اور جن کے دلوں میں بیماری ہے اس (سورت) نے انکی ناپاکی کے ساتھ اور ناپاکی میں اضافہ کیا اور وہ کافر ہی مر گئے کیا انھیں پتا نہیں ہے کہ انھیں (یعنی کافروں کو) ہر سال ایک یا دو مرتبہ آزمایا جاتا ہے پھر وہ توبہ نہیں کرتے ہیں اور وہ سبق نہیں لیتے اور جب کوئی سورت اتاری جاتی ہے تو ان میں سے بعض بعض کی طرف دیکھتے ہیں کیا کسی نے تجھے دیکھا پھر وہ پھر جاتے ہیں (یعنی یہ سمجھتے ہوئے کہ کوئی اسکی تبلیغ کی طرف متوجہ تو نہیں ہوگیا ورنہ وہ گمراہ ہوجائے گا) اللہ نے انکے دلوں کو پھیر دیا ہے کہ وہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں تمہارے پاس تمہارا ہی ہم نفس رسول آگیا ہے (ہم نفس یعنی تمہاری ہی طبیعت و مزاج کا تمہاری ہی سوچھ و سمجھ رکھنے والا تمہاری ہی طرح کا ادراک و احساس رکھنا والا) اس پر تمہارا مشقت میں پڑھنا شاق ہے تمہیں نفع پہنچانے کا خواہ ہے مومنین پر بہت مہربان نرمی کرنے والا ہے پھر اگر وہ منہ موڑلیں تو کہہ دے مجھے اللہ کافی ہے اسکے سوا کوئی تابعداری کے لائق نہیں ہے صرف اس پر میں نے اعتماد کیا ہے (یعنی اللہ کے سوا کسی پر اعتماد نہیں کسی کی بات بے دلیل قبول نہیں) اور وہ بڑے عرش کا آقا ہے

ترجمہ سورہ یونس مع نظر و حواشی

آیات یونس 1 --- 23

اللہ کے نام سے جو عمومی اور خصوصی مہربان ہے سنو یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں کیا انسانوں کو تعجب ہے کہ ہم نے انھی میں سے ایک مرد کی طرف وحی کی (یعنی انھیں اس بات پر حیرانی ہے کہ اللہ کا پیغمبر ایک عام انسان کیسے ہوسکتا ہے اور اگر ہوسکتا ہے تو ہمیں کیوں پیغمبر نہیں بنادیا گیا اور اسے حکم دیا گیا) کہ انسانوں کو ڈرا اور تسلیم کرنے والوں کو خوشخبر دے کہ انکے لئے انکے آقا کے پاس بہترین فضلیت ہے منکروں نے کہا یقینا یہ صاف دھوکے باز ہے (جب کہ منکروں کو چاہیئے تھا کہ وہ اس پیغمبر کی دلیلوں پر غور کرتے اور اجتہاد و تحقیق کرکے عادلانہ فیصلہ کرتے) یقینا تمہارا آقا اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں تخلیق کیا پھر تخت نشین ہوا وہ معاملات کا انتظام کرتا ہے اسکی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت نہیں کرسکتا یہ اللہ تمہارا آقا ہے لہذا اس کی تابعداری کرو تو کیا تم نصیحت نہیں لیتے صرف اسکی طرف تم سب کا لوٹنا اللہ کا سچا وعدہ ہے کہ وہ خلق کی ابتدا کرتا ہے پھر وہ اسے لوٹائے گا تاکہ جنھوں نے تسلیم کیا اور نیک عمل کئے انھیں انصاف کے ساتھ بدلہ دے سکے (یعنی یوم حساب قائم نہ کرنا ناانصافی ہے کیونکہ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ہر برائی کا بدلہ ظالم کو اور ہر اچھا کا بدلہ عادل کو پورا پورا دیا جائے اور یہ دنیا میں ممکن نہیں ہوتا) اور منکروں کے لئے گرم مشروب اور المناک عذاب ہوسکے کیونکہ وہ انکار کیا کرتے تھے وہ ہی تو ہے جس نے سورج کو روشن اور چاند کو منور کیا اور اس نے اسے منزلوں میں مقرر کیا تاکہ تم سالوں کی تعداد اور حساب کو جان سکو (معلوم ہوا شریعت اسلام میں سال کا حساب چاند کی تاریخوں سے ہوگا کیونکہ آیت کے مطابق چاند کو سالوں کی تعداد و حساب کا ذریعہ بنایا ہے) اللہ نے اسے برحق ہی تخلیق کیا ہے (یعنی فضول تخلیق نہیں کیا) وہ آیتوں کی تفصیل کرتا ہے ان کے لئے

جوڈرتے ہیں(معلوم ہوا قرآن کو کسی تفصیل و تشریح کی ضرورت نہیں وہ خود ہی تفصیل شدہ ہے)یقینا رات اوردن کے بدلنے اور جو اللہ نے آسمانوں اورزمین میں تخلیق کیا ہے اس میں انکے لئے دلیلیں ہیں جوڈرتے ہیں(یعنی اللہ کے وجود اور اسکی وحدانیت پر دلیلیں موجود ہیں)بے شک جو ہماری ملاقات سے نہیں ڈرتے اوردنیاوی زندگی پر راضی ہیں اوراس پر مطمئن ہوگئے اور جو ہماری دلیلوں سے غافل ہیں انکا ٹھکانہ آگ ہے اسکی وجہ سے جو وہ حاصل کیا کرتے تھے یقینا جنھوں نے تسلیم کیا اورنیک عمل کئے انکا آقا انھیں انکے تسلیم کرنے کی وجہ سے ہدایت دیتا ہے(یعنی انکی ہدایت میں اضافہ کرتا ہے)انکے نیچے نعمت کے باغوں میں نھریں رواں ہونگی انکی پکار وہاں ہوگی کہ اے اللہ تو پاک ہے اور انکی دعا وہاں سلامتی ہو ہوگی اورانکی آخری پکار ہوگی کہ ہر تعریف اللہ آقائے کائنات کو لائق ہیں اور اگراللہ انسانوں کے لئے جلدی کرتا انکی بھلائی میں جلدی کرنے کی طرح تو ضرور انکے ساتھ انکی مقررہ مدت کا فیصلہ ہوجاتا(یعنی عذاب کا فیصلہ بھی جلد ہوجاتا جسکا وقت مقرر ہے)تو جو ہماری ملاقات سے نہیں ڈرتے ہم انھیں انکی طغیانی میں مشکوک چھوڑدیتے ہیں(یعنی ہم انھیں ہدایت نہیں دیتے)اورجب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہم سے دعا کرتا ہے اپنی کروٹ پر یا بیٹھ کر یا کھڑے ہوکر پھر جب ہم نے اس سے اسکی تکلیف دورکردی تو ایسے گذر جاتا ہے جیسے کہ اس نے ہم کو اس تکلیف کے حل کے لئے پکارا ہی نہ تھا اسی طرح زیادتی کرنے والوں کے لئے اسے خوبصورت بنادیا گیا ہے جو عمل وہ کیا کرتے تھے(یعنی وہ ظالم اپنے اعمال بد کو اچھا سمجھ کر کرتے ہیں اور انکے اچھا ہونے پر دلیلیں پیش کرتے ہیں کیونکہ اللہ نے انھیں انکی نظروں میں سنوار دیا ہے)اورہم نے تم سے پہلے نسلوں کو مارڈالا جب انھوں نے زیادتی کی اورانکے خبر رساں انکے پاس صاف دلیلیں لے کرآئے تھے اورانھوں نے تسلیم نہ کیا ہم اسی طرح مجرموں کو بدلے دیتے ہیں پھر ہم نے تمہیں زمین میں انکے بعد جانشین بنادیا تاکہ ہم دیکھیں تم کس طرح عمل کرتے ہو(یعنی تمہیں خلافت دے کر آزمایا)اورجب ہماری صاف دلیلیں انھیں پڑھ کر بتائی جاتی ہیں تو جو ہماری ملاقات سے نہیں ڈرتے وہ کہتے ہیں اسکے سوا دوسرا قرآن لے آیا اس میں(معنی کی یا الفاظ کی) تبدیلی کردے اے بندے کہہ دے مجھے یہ اجازت نہیں ہے کہ میں اس میں اپنے پاس سے تبدیلی کردوں میں تو صرف اس کتاب کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی گئی ہے(معلوم ہوا پیروی صرف اس وحی کی ہے جو محمد رسول اللہ پر کئی گئی اسکے سوا کسی قول و فعل و اجماع وقیاس واجتھاد کی پیروی نہیں)اگرمیں اپنے آقا کی نافرمانی کروں تو میں عظیم دن کے عذاب سے خائف ہوں اے بندے کہہ دے اگر اللہ چاہتا تو میں اسے تمہیں پڑھ کر نہ بتاتا اورنہ ہی میں تمہیں اسکی خبر دیتا تو میں تمہارے درمیان اس سے پہلے ایک عرصہ ٹہر چکا ہوں تو کیا تم عقل استعمال نہیں کرتے تو اس سے بڑا نافرمان کون ہوگا جو اللہ پر الزام لگادے یا اسکی آیتوں کو غلط مانے یقینا مجرم کامیاب نہیں ہونگے اوروہ لوگ اس کی تابعداری کرتے ہیں جو نہ انھیں نقصان دے سکتا ہے اورنہ ہی انھیں فائدہ دے سکتا ہے(کیونکہ وہ زندہ ہی نہیں ہے وہ لوگ اس کی طرف منسوب باتوں کو اپنے اوپر لازم مان کر اسکے تابعدار ہیں مثلا فقھاء و صالحین یا انبیاء جنکی موت ہوچکی ہے انکی ذاتی و اجتھادی آراء و باتیں اللہ کے سوا انکی تابعداری کرنا)اوروہ کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس ہماری سفارش کریں گے(یہ ہی ہمارے یہاں کے نام

نہاد مسلمان جو درحقیقت منافقین ہیں انکی رائے ہے اللہ کے سوا انبیاء وصالحین کی عبودیت وتابعداری میں لگے ہوئے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ لوگ یوم حساب انکی سفارش کرکے انھیں نجات دلوائیں گے) اے بندے کہہ دے کیا تم اللہ کو وہ بتاتے ہو جس کو وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ ہی زمین میں (اللہ کے سوا کسی اور کی تابعداری و محکومی ہو اسکا کچھ ثبوت کائنات میں نہیں ہے) وہ پاک ہے ان سے بلند ہے جنھیں وہ حصہ دار بناتے ہیں (یعنی جن انبیاء و فقہاء و صالحین وغیرہ کو انھوں نے اللہ کا شریک بنا لیا ہے اللہ ان سے بلند و بالا ہے) اور انسان ایک جماعت تھے پھر انھوں نے مخالفت کی (یعنی پہلے سارے انسان اسلام پر جمع تھے اسلام سے مخالفت بعد میں ہوئی) اور اگر تیرے آقا کی طرف کوئی بات سبقت نہ کرجاتی تو ضرور انکے درمیان اس معاملات میں فیصلہ کردیا جاتا جن میں وہ مخالفت کرتے ہیں (یعنی عذاب کا وقت مقرر ہے وہ اپنے وقت پر ہی آئے گا اگر وقت مقرر نہ ہوتا تو ضرور وہ آجاتا) اور وہ کہتے ہیں اسکے آقا کی طرف سے اس پر کوئی دلیل کیوں نہ اتاری گئی (یعنی اس نبی پر کوئی غیبی کرشمہ کیوں نہیں اتارا گیا) تو اے نبی کہہ دے غیب صرف اللہ کے پاس ہے (یعنی غیب کے معاملات صرف اللہ کے ہاتھ میں ہیں) تو انتظار کرو یقینا میں تمہارے ساتھ منتظر ہوں اور جب ہم انسانوں کو اس ضرر کے بعد جو اسے پہنچا رحمت چکھاتے ہیں تو فورا ہماری آیتوں میں انکی چال شروع ہوجاتی ہے اے بندے کہہ دے اللہ کی خفیہ تدبیر بہت تیز ہے یقینا ہمارے بھیجے ہوئے جو تم چال چلتے ہیں اسے لکھتے ہیں وہ ہی ہے جو تمہیں خشکی اور تری میں سیر کراتا ہے حتی کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو اور وہ تمہیں خوشگوار ہوا کے ساتھ لے کر چل رہی ہو اور وہ اس سے خوش ہورہے ہوں تو ہوائی آندھی اس پر آجائے اور انکے پاس موج ہر جگہ سے آئے اور وہ گمان کریں کہ انھیں گھیر لیا گیا ہے تو وہ اللہ سے دعا کریں مذہب کو اسکے ساتھ خاص کرتے ہوئے (یعنی صرف اللہ کے پابند بن کر اللہ سے دعا کریں) کہ اگر تو ہمیں اس سے نجات دے تو ہم ضرور فرمان بردار بنیں گے پھر جب اس نے انھیں نجات دی تو فورا وہ زمین میں ناحق سرکشی کرنے لگ گئے اے انسانوں تمہاری سرکشی صرف تمہارے نفس کے خلاف ہے دنیاوی زندگی کی مہلت ہے پھر ہماری ہی طرف تمہارا لوٹنا ہے پھر ہم تمہیں اسکی خبریں گے جو کچھ تم کیا کرتے تھے

آیات یونس 24 ۔۔۔ 36

دنیاوی زندگی کی مثال بس ایسی ہے جیسے پانی جسے ہم نے اتارا آسمان سے پھر اس کے ساتھ زمین کی نباتات مل گئی جو انسان اور جانور کھاتے ہیں حتی کہ جب زمین اپنی زینت لے لے اور خوبصورت ہوجائے اور اسکے والے یہ گمان کرلیں کہ وہ اس پر قادر ہوچکے ہیں تو اس کے پاس ہمارا حکم رات میں یا دن میں آجاتا ہے پھر ہم انھیں کاٹا ہوا کردیتے ہیں گویا کہ وہ کل تھی ہی نہیں اسی طرح ہم آیتوں کی تفصیل انکے لئے کرتے ہیں جو غور وفکر کرتے ہیں (یعنی دنیا دھوکہ ہے کہ انسان اسے حاصل کرنے کی جستجو میں لگا رہتا ہے لیکن جب اس سے نتیجہ اور فائدہ حاصل کرنے کے باری آتی ہے تو اللہ اسے ضائع کردیتا ہے اور اسکا وجود مٹا دیتا ہے اور اللہ نے فرمایا کہ وہ اپنی آیتوں کی تفصیل خود ہی کرچکا ہے تاکہ غور وفکر کیا جاسکے معلوم ہوا اللہ اپنی آیتوں کی تفصیل کرچکا ہے اسکو کسی حدیث و قول سے تفسیر و تشریح کی محتاجی

نہیں)اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے(درس یہ ہے کہ دنیا کی وجہ سے اللہ کی نافرمانی نہ کی جائے دنیا فانی و دھوکہ ہے اور اللہ سلامتی کا داعی ہے لیکن ہدایت وہ اسہی کو دیتا ہے جس کو وہ چاہتا ہے)جنھوں نے نیکی کی انکے لئے بڑی بھلائی اور اضافی اور ہے اور انکے چہرے پر تنگی اور ذلت چڑھی ہوگی یہ جنتی ہوں گے وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے اور جنھوں نے برائیاں کمائی ہیں تو برائی کا بدلہ اس جیسی برائی ہے اور ان پر ذلت چڑھ جائے گی انھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا گویا کہ انکے چہروں پر رات کے اندھیرے حصے ڈھانپ دیئے گئے ہیں وہ آگ والے ہیں وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے(معلوم ہوا ہر وہ برائی جس پر اللہ گرفت کرے گا وہ ہمیشہ کے لئے آگ میں ڈالنے کے لئے کافی ہوگی اور وہ کبیرہ گناہ ہیں جن پر اللہ پکڑ کرے گا لہذا کبیرہ گناہ ہمیشہ کے لئے آگ میں جانے کا باعث ہیں اور صغیرہ گناہوں کو اللہ کی طرف سے معاف کرنے کا وعدہ ہے اگر کبیرہ گناہ سے بچیں)اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر ہم مشرکوں کو کہیں گے تم اور تمہارے شرکاء اپنی جگہ رہو پھر ہم انکے درمیان جدائی کردیں گے اور انکے شرکاء کہیں گے تم ہماری تابعداری نہیں کرتے تھے تو ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کا خبر دینا کافی ہے یقینا ہم تمہاری تابعداری سے غافل تھے وہاں ہر نفس جو اس نے کیا ہوگا اسکی جانچ کرے گا اور انھیں اللہ کی طرف لوٹا دیا جائے گا جو انکا سچا آقا ہے اور ان سے وہ سب گم جائے گا جو وہ گھڑا کرتے تھے(یعنی وہ بدعتیں اور کفریات جنکے وہ شکار تھے وہ سب انھیں بھول جائیں گے)اے بندے کہہ دے کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے نعمت دیتا ہے کون سماعت اور آنکھوں کا اختیار رکھتا ہے اور کون ہے جو جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے اور کون معاملے کا انتظام کرتا ہے تو جلد ہی وہ کہیں گے اللہ ہے تو اے بندے کہہ دے تو کیا تم ڈرتے نہیں ہو(یعنی جب تم یہ مانتے ہو کہ ہر شیء کا اختیار بس اللہ کے پاس ہے تو بلا اسباب کسی کو کیوں کسی شیء کا مختار مانتے ہو کیا تم اس شرک سے ڈرتے نہیں ہو)تو وہ اللہ تمہارا سچا آقا ہے تو حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے(یعنی حق و گمراہی کے درمیان کچھ نہیں ہوتا)تو تمہیں کہاں سے(حق سے)پھیرا جارہا ہے یوں ہی تیرے آقا کی بات سرکشوں پر ثابت آگئی کہ وہ تسلیم نہ کریں گے(یعنی سرکشوں کو اللہ ہدایت نہیں دیگا اور اسکی وجہ ظاہر ہے کہ وہ سرکشی نہیں چھوڑ رہے)اے بندے کیا تمہارا کوئی شریک ایسا ہے جو مخلوقات کو تخلیق کرتا ہو پھر اسے لوٹائے گا کہہ دے اللہ ہے جو خلق کو تخلیق کرتا ہے پھر اسے لوٹائے گا تو تمہیں کہاں سے دھوکا دیا جارہا ہے(کہ تم اللہ واحد قھار کے ساتھ مخلوق کو شریک بناتے ہو)اے بندے کہہ دے تمہارا کوئی شریک ایسا ہے جو حق کی رہنمائی کرتا ہو اے بندے کہہ دے اللہ ہے جو ہدایت دیتا ہے تو کیا جو حق کی رہنمائی کرتا ہو پیروی کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جو ہدایت حاصل کئے بغیر ہدایت نہیں دے سکتا(اور بے شک ہدایت میں کسی کا محتاج نہیں وہ ہی پیروی کا حقدار ہے لہذا اللہ کے سوا کوئی فقیہ و امام کوئی بھی مخلوق اطاعت و اتباع کے لائق نہیں سب کو اللہ ہی کی اطاعت و پیروی کا حکم دینا ہے)تو تمہیں کیا ہوا تم کیسے فیصلہ کرتے ہو اور ان میں سے اکثر صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں(اور انکے پاس کوئی یقینی دلیل نہیں ہوتی)یقینا گمان سچ کے کسی صورت برابر نہیں ہوسکتا یقینا اللہ اس کا خوب علم رکھتا ہے جو وہ کرتے ہیں

آیات یونس 37 ۔۔۔ 56

اور یہ قرآن غیر اللہ کی طرف سے بنایا نہیں جاسکتا بلکہ جو اس سے پہلے کی (کتاب) ہے اس کو سچا مانتا ہے اور تفصیل کرنے والی کتاب ہے (معلوم ہوا قرآن مجید کسی کی تفصیل کا محتاج نہیں بلکہ وہ خود ہی تفصیل کرتا ہے) جس میں کوئی شک نہیں ہے آقائے جہان کی طرف سے ہے یا وہ کہتے ہیں اس نے (یعنی اللہ کے رسول جو قرآن لائے اس نے) اسے گھڑا ہے اے مومن کہہ دے اس طرح کی کتاب بنا کر اس سے ایک سورت لے کر آؤ اور اللہ کے سوا جن کو تم بلا سکو بلالو اگر تم سچے ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے اسے جھٹلادیا جس کو انھوں نے قطعی دلیل کے ساتھ حاصل نہ کیا تھا اور ابھی تک اسکی تشریح انھیں حاصل نہ ہوئی تھی اسی طرح جو ان سے پہلے کے ہیں انھوں نے جھٹلایا تو اے بندے غور کر ان ظالموں کا انجام کیسا ہوا اور ان میں سے بعض اسے تسلیم کرتے ہیں اور ان میں سے بعض اسے تسلیم نہیں کرتے اور تیرا آقا فساد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے اور اگر وہ تجھ جھٹلاییں تو اے بندے کہہ دے میرا عمل میری ہی لئے ہے اور تمہارا عمل تمہارے ہی لئے ہے (معلوم ہوا کسی کی نیکی و بدی کسی اور کو نہیں ملتی لہذا ایصال ثواب کا عقیدہ باطل و کفریہ ہے) تم اس سے بری ہو جو میں کرتا ہوں اور میں اس سے بری ہوں جو تم کرتے ہو (یعنی ہر بندہ دوسرے کے عمل سے بری ہے) اور ان میں سے بعض تجھے توجہ سے سنتے ہیں تو کیا تو اسے مناواسکتا ہے جو ہدایت کا بہرہ ہے اگرچہ وہ عقل استعمال نہ کرتے ہوں اور ان میں سے بعض تجھے دیکھتے ہیں تو کیا تو انکی رہنمائی کرے گا جو ہدایت کا اندھا ہے اگرچہ وہ سمجھتے نہ ہوں یقینا اللہ انسانوں پر کچھ زیادتی نہ کرتا لیکن انسان خود ہی پر زیادتی کیا کرتے تھے اور جس دن وہ انھیں جمع کرے گا گویا کہ وہ صرف دن کا ایک لمحہ ہی ٹہرے ہوں (یعنی روز محشر ایسا لگے گا کہ دنیا میں مرنے کے بعد وہ لمحہ بھر میں ہی زندہ کردیئے گئے ہیں معلوم ہوا مرنے کے بعد کوئی زندگی نہیں پھر بگل پھونکنے پر وہ زندہ ہونگے لہذا یہ عذاب قبر و مردوں کا سننا و دیکھنا حرکت کرنا سب بکواس اور شرک ہے ورنہ مرنے کے بعد قیامت تک ان پر کیا گذرا انھیں اسکا بخوبی علم ہوتا لیکن انھیں ایسا لگے گا کہ وہ لمحے بھر ہی مرے رہے جیسے انسان پورے رات سوتا ہے اور جب تک وقت نہ دیکھے اسے لگتا ہے کہ وہ توڑی دیر ہی سویا ہوگا) وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہنچانیں گے جنھوں نے اللہ کی ملاقات کو غلط مانا وہ خسارے میں پڑے اور وہ ہدایت یافتہ نہ ہوئے اور (اے مومن) اگر ہم تجھے اسکا بعض حصہ دیکھائیں جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں یا ہم تجھے موت دے دیں تو ہماری ہی طرف انکا لوٹنا ہے پھر اللہ اسکی یقینی خبر دینے والا ہے جو وہ کرتے ہیں اور ہر جماعت کے لئے ایک رسول مقرر ہے پھر جب انکا رسول آتا ہے تو انکے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا جاتا ہے اور ان پر زیادتی نہیں کی جاتی (یعنی رسول آنے کے بعد ان پر کفر کا فیصلہ کردیا جاتا ہے جب وہ کفر کرتے ہیں یوں ہی جب اسکے سوا گناہ کرتے ہیں تو گناہ کا فیصلہ ہوجاتا ہے) اور وہ کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو اے بندے کہہ دے میں اپنے لئے کسی ضرر و نفع کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے ہر جماعت کا ایک وقت مقرر ہے جب انکے پاس انکا مقرر وقت آتا ہے تو ان پر نہ ایک لمحہ کی دیر ہوتی اور نہ ہی جلدی ہوتی ہے اے بندے کہہ دے تمہاری کیا رائے ہے اگر تمہارے پاس اسکا

عذاب(یعنی قیامت) رات میں اچانک آجائے یا دن میں آجائے تو مجرم کس بات کی جلدی کریں گے کیا پھر جب آن پڑی گی تو تم اسے تسلیم کروگے اب تسلیم کر رہے ہو حالانکہ تم اس کی جلد بازی کرتے تھے پھر زیادتی کرنے والوں کو کہا جائے گا ہمیشگی کا عذاب چکھو تمہیں تمہارے کسب کے سوا اور کس کا بدلہ دیا جائے گا اور وہ تجھ سے خبر مانگتے ہیں کہ کیا وہ سچ ہے اے بندے کہہ دے میرے آقا کی قسم وہ ضرور حق ہے اور تم روکنے والے نہیں اور اگر ہر وہ نفس جس نے نافرمانی کی اس کے پاس وہ سب ہوتا جو زمین میں ہے تو ضرور وہ اسے فدیئے میں دے دیتا(یعنی عذاب سے بچنے کے لئے دے دیتا ہے) اور جب وہ عذاب دیکھیں گے تو وہ ندامت چھپائیں گے اور انکے درمیان عدل سے فیصلہ کردیا جائے گا اور ان پر زیادتی نہ کی جائے گی خبردار ضرور جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ ہی کے اختیار میں ہے(یعنی ہر چیز اللہ کی کٹپتلی ہے سب پر اللہ کا اختیار ہے اور ظاہرا ایسا لگتا ہے کہ مخلوق کا اختیار ہے لیکن مخلوق کٹ پتلی ہے اور اختیار صرف اللہ کا ہے ہر قول و فعل کا خالق اللہ ہی ہے) خبردار یقینا اللہ کا وعدہ حق ہے لیکن ان میں سے اکثر یقین نہیں کرتے وہ جان ڈالتا ہے اور بے جان کرتا ہے اور اسہی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا

آیات یونس 57 ۔۔۔ 70

اے انسانوں تمہارے پاس تمہارے آقا کے پاس سے ایک نصیحت آچکی ہے اور سینوں کے مرض کی شفا ہے اور ہدایت اور رحمت ہے تسلیم کرنے والوں کے لئے اے بندے کہہ دے صرف اللہ کے فضل اور اسکی رحمت(یعنی وہ کتاب نصیحت جو اللہ کی طرف سے آئی ہے) پر انھیں خوش ہونا چاہیئے وہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں اے بندے کہہ دے تمہاری کیا رائے ہے اس نعمت کے بارے میں جو اللہ نے تمہارے لئے اتاری تو تم نے ان میں سے بعض حرام اور حلال کرلیا اے بندے کہہ دے اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے یا تم اللہ پر الزام لگا رہے ہو جو اللہ پر الزام لگاتے ہیں انکا گمان قیامت کے دن کیا ہوگا یقینا اللہ انسانوں پر فضل والا ہے لیکن ان میں سے اکثر فرمانبرداری نہیں کرتے اور جب بھی تو کسی حالت میں ہوتا ہے اور جب بھی تو قرآن میں سے کچھ پڑھتا ہے اور جب بھی تم کوئی عمل کرتے ہو تو ہم تم پر حاضر ہوتے ہیں جب تم اس میں مصروف ہوتے ہو اور تیرے آقا سے زمین و آسمان کی کوئی ذرہ برابر شیء بھی چھپی ہوئی نہیں ہے اور نہ ہی اس سے چھوٹی اور نہ ہی اس سے بڑی مگر وہ ایک صاف صاف بتانے والی ایک کتاب میں موجود ہے خبردار بے شک اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہونگے یہ وہ ہیں جنھوں نے تسلیم کیا اور فرمانبرداری کرتے تھے(معلوم ہوا ہر وہ مومن جو پرہیزگار ہو وہ اللہ کا ولی ہے اسکا دوست ہے اور اللہ اپنے دوستوں کے ساتھ کبھی برا نہیں کرتا برائی بھی انکے لئے اچھا نتیجہ لاتی ہے) انکے لئے دنیاوی زندگی اور آخرت میں بڑی خوشخبر ہے اللہ کی باتوں کو بدلنے والا کوئی نہیں ہے یہ بڑی کامیابی ہے انکی بات تجھے غمگین نہ کرے یقینا ساری عزت اللہ کی ہے وہ سننے والا وسیع علم والا ہے سنو جو بھی آسمانوں اور جو بھی زمین میں ہیں اور جن شریکوں کی پیروی وہ کرتے ہیں جو ان سے دعا مانگتے ہیں وہ صرف اللہ کے اختیار میں ہیں(یعنی جنکی وہ تقلید کرتے ہیں اور جن سے وہ دعائیں مانگتے ہیں وہ

سب اللہ کے محتاج و بے بس ہیں) اور وہ محض گمان کی پیروی کرتے ہیں اور وہ صرف اندازے لگاتے ہیں (یعنی شرک کے حق ہونے کی انکے پاس کوئی قطعی دلیل نہیں ہے بس اندازہ و گمان ہی ہے) وہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات قائم کی تاکہ تم سکون لے سکو اور دن کو روشن بنایا یقینا اس میں ماننے والوں کے لئے دلیلیں موجود ہیں (یعنی اللہ کے وجود اور اسکی واحد ہونے پر دلیلیں موجود ہیں ان کے لئے جو مانتے ہیں) انھوں نے کہا ہے اللہ نے اولاد بنائی ہے وہ پاک ہے وہ بے نیاز ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اللہ ہی کو ملکیت ہے تمہارے پاس اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے (یعنی یہ بے دلیل بات ہے کہ اللہ نے اولاد بنالی ہے حالانکہ ہر شیء اللہ کی ملکیت ہے اور اولاد والد کی ملکیت میں نہیں ہوتی) کیا تم اللہ پر ایسی بات کہتے ہو جسکا تمہیں علم نہیں (یعنی ایسی بات اللہ پر کہتے ہو جو کسی قطعی دلیل سے ثابت نہیں ہے) اے بندے کہہ دے یقینا جو اللہ پر الزام لگاتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوتے دنیا میں تھوڑی مہلت ہے (یعنی دنیا میں ایسے لوگوں کو توڑی آسانی دی جائے گی) پھر ہماری ہی طرف انکا لوٹنا ہے پھر ہم انھیں شدید عذاب چکھائیں گے کیونکہ وہ انکار کیا کرتے تھے

آیات یونس 71 ۔۔۔ 109

اور اے بندے انھیں نوح کی خبر پڑھ کر بتا جب اس نے اپنی قوم کو کہا اے میری قوم اگر تم پر میرا مرتبہ اور میرا اللہ کی آیتوں سے نصیحت کرنا مشکل گذرتا ہے تو حقیقت یہ ہے کہ میں نے صرف اللہ پر اعتماد کیا ہے (معلوم ہوا اللہ جل جلالہ کے سوا کسی پر اعتماد نہ کرنا سنت نوح سلام علیہ ہے جو ہمارے لئے دلیل ہے) تو تمہارا معاملہ اور اپنے شرکاء کو جمع کرلو (یعنی تم جو کرسکتے ہو کرلو اور اپنے شریکوں کو بھی جمع کرلو) پھر تمہارا معاملہ مجھ پر غم مت بننے دو (یعنی پوری کوشش کرو کہ تم کامیاب ہوجاؤ اور تمہیں ہار کا غم نہ ہو) پھر میرے ساتھ فیصلہ کردو اور مجھے مہلت مت دو پھر اگر تم (حق سے) منہ پھیرلو تو میں تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا میرا بدلہ صرف اللہ کے ذمہ پر ہے (معلوم ہوا جس سنت پر ہمیں چلنا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کے کام پر اجر و بدلہ نہ مانگا جائے) اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تابع ہوجاؤں تو انھوں نے اسے غلط مانا تو ہم نے اسے اور جو اسکے ساتھ تھے انھیں کشتی میں رکھ کر نجات دی اور ہم نے انھیں خلیفہ بنایا اور ہم نے انھیں غرق کیا جنھوں نے ہماری آیتوں کو غلط مانا تو اے بندے غور کر ڈرائے جانے والوں کا کیسا انجام ہوا پھر ہم نے اسکے بعد انکی قوم کی طرف اور خبر لانے والے بھیجے تو وہ انکے پاس صاف صاف دلیلیں لائے پھر انھوں نے اسے تسلیم نہیں کیا جس کو انھوں نے پہلے غلط مانا تھا اسی طرح ہم حد سے گذرنے والوں کے دلوں پر مہر کردیتے ہیں پھر ہم نے انکے بعد موسی اور ہارون کو فرعون اور اسکی جماعت کی طرف اپنی دلیلوں کے ساتھ بھیجا تو انھوں نے ہٹدھرمی کی اور وہ مجرم ہوگئے پھر جب انکے پاس ہماری طرف سے حق آیا تو انھوں نے کہا یقینا یہ کھلا جادو ہے موسی نے کہا کیا تم حق کے بارے میں کہتے ہو کہ یہ جادو ہے جب وہ تمہارے پاس آیا ہے اور ساحر کامیاب نہیں ہوتے ہیں انھوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ تو ہمیں اس مذہب سے دور کردے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا ہے اور زمین میں تیری بڑائی

ہوجائے اور ہم تیری ماننے والے نہیں ہیں اور فرعون نے کہا میرے پاس سارے ماہر ساحروں کو لے آؤ تو جب ساحر آئے تو موسی نے انھیں کہا ڈالو جو تم ڈالنے والے ہو پھر جب انھوں نے ڈالا تو موسی نے کہا جسکا تم نے ارتکاب کیا ہے وہ دھوکہ ہے یقینا اللہ جلد ہی اسے بیکار کردے گا یقینا اللہ فساد کرنے والوں کے عمل کو درست نہیں کرتا اور اللہ اپنی باتوں سے حق کو ثابت کرتا ہے اگرچہ مجرموں کو برا لگے تو موسی کی بات نہ مانی فرعون اور اسکی جماعت کے خوف سے کہ وہ انھیں آزمائش میں ڈال دیں مگر اسکی قوم میں سے ایک ذریت نے اور یقینا فرعون زمین میں غالب ہے اور یقینا وہ حد سے بڑھنے والا ہے اور موسی نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ کو تسلیم کرو تو صرف اس پر اعتماد کرو اگر تم تابع ہو تو اس نے کہا اللہ ہی پر ہم نے اعتماد کیا ہمارے آقا تو ہمیں نافرمان قوم کے لئے آزمائش مت بنانا اور ہمیں اپنی رحمت کے ذریعے کافروں سے چھٹکارہ دے اور ہم نے موسی اور اسکے بھائی کی طرف پیغام بھیجا کہ تم اپنی قوم کے لئے مصر کے گھروں میں ٹھکانہ بناؤ اور اپنے گھروں کو توجہ کا مرکز بنالو اور درس قرآن قائم کرو اور مومنوں کو خوشخبر دے اور موسی نے کہا ہمارے آقا یقینا تو نے فرعون اور اسکی جماعت کو دنیاوی زندگی میں زینت اور اموال دیئے ہیں ہمارے آقا یہ اس لئے کہ وہ تیرے راستے سے گمراہ کرسکیں ہمارے آقا انکے اموال مٹادے اور انکے دلوں کو بند کردے تاکہ وہ ایمان نہ لائیں حتی کہ وہ المناک عذاب کو دیکھ لیں (حضرت موسی فرعون اور ال فرعون کے لئے کفر پر موت کی دعا کررہے ہیں معلوم ہوا کسی ہٹدھرم کافر کے لئے کفر پر موت کی بددعا کرسکتے ہیں) اس نے کہا میں نے تم دونوں کی دعا قبول کرلی ہے تو سیدھے رہنا اور بے علم لوگوں کے طریقے پر مت چلنا اور ہم نے اولاد اسرائیل کو سمندر عبور کروایا تو فرعون اور اسکے لشکروں نے سرکشی اور دشمنی میں انکا پیچھا کیا حتی کہ جب غرق نے اسے آلیا تو اس نے کہا میں نے تسلیم کرلیا کہ کوئی ہستی تابعداری کے لائق نہیں ہے سوائے اسکے جس پر اولاد اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں بھی تابع ہوں اب (ایمان لایا) حالانکہ تو نے پہلے مخالفت کی تھی اور تو فسادی تھا تو آج ہم تجھے تیرے بدن کے اعتبار سے نجات دے رہے ہیں تاکہ تو اپنے بعد والوں کے لئے عبرت بن جائے اور یقینا بہت سارے انسان ہماری دلیلوں سے بے خبر ہیں اور ہم نے اولاد اسرائیل کو عزت کی جگہ ٹھرایا اور ہم نے انھیں خوشگوار نعمتیں دیں تو انھوں نے مخالفت تب ہی کی جب یقینی دلیل ان کے پاس آچکی تھی یقینا تیرا آقا انکے درمیان قیامت کے دن ان باتوں میں فیصلہ کردے گا جن میں وہ مخالفت کیا کرتے تھے تو اے بندے اگر تو اس کتاب کے بارے میں شک میں مبتلا ہو جو ہم نے تیری طرف اتاری ہے تو ان سے پوچھ لے جو کتاب اللہ کو تجھ سے پہلے پڑھا کرتے تھے تیرے آقا کی طرف سے تیرے پاس حق آچکا لہذا تو ضرور شک مت کرنا اور ان میں سے مت ہوجانا جنھوں نے ہماری آیتوں کو غلط مانا ورنہ تو نقصان اٹھائے گا یقینا جن پر تیرے آقا کی بات ثابت ہوگی ہے وہ تسلیم نہیں کریں گے (یعنی جن کے نصیب میں کفر ہے انکا کوئی حل نہیں ہے) اور اگرچہ تو انھیں ساری دلیلیں بھی پیش کردے یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب دیکھ لیں تو ایسا کیوں نہ ہوا کہ کوئی بستی ایمان لے آتی پھر انکا ایمان انھیں نفع دیتا بس قوم یونس ہی تھی جب وہ ایمان لائے تو ہم نے ان سے دنیاوی زندگی میں ذلت کا عذاب دور کیا اور ہم نے انھیں ایک مدت تک مہلت دی اور اگر تیرا آقا

چاہتا تو جو بھی زمین میں ہے سب کے سب تسلیم کر لیتے تو کیا تو انسانوں کو مجبور کرے گا یہاں تک کہ وہ تسلیم کر لیں (یعنی کسی کو ایمان لانے پر مجبور کرنا مکروہ عمل ہے) اور کسی نفس کی یہ قدرت نہیں کہ اللہ کی اجازت کے بغیر وہ ایمان لے آئے اور وہ ان پر ناپاکی ڈال دیتا ہے جو عقل استعمال نہیں کرتے (معلوم ہوا عقل استعمال نہ کرنے والے بدبخت و ناپاکی میں ہیں اور عقل اللہ تک پہنچنے کا واحد راستہ ہے) اے بندے کہہ دے غور کرو ان چیزوں میں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور دلیلیں اور دھمکیاں انھیں فائدہ نہیں دیتیں جو تسلیم نہیں کرنا چاہتے تو وہ لوگ ان جیسے ایام کے سوا کس کا انتظار کر رہے ہیں جو پہلوں پر گذر چکے ہیں اے بندے کہہ دے انتظار کرو یقینا میں تمہارے ساتھ منتظر ہوں پھر ہم ہماری خبر لانے والوں اور ایمان لانے والوں کو نجات دے دیں گے اسی طرح ہم پر لازم ہے کہ ہم مومنوں کو نجات دیں اے بندے کہہ دے اے انسانوں اگر تم میرے مذہب کی طرف سے شک میں ہو تو میں انکے تابع ہو کر نہ رہوں گا جنکی تم اللہ کے سوا تابعداری کرتے ہو لیکن میں اس اللہ کی تابعداری کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہے اور میں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تسلیم کروں اور باطل سے حق کی طرف آتے ہوئے اپنی ذات کو مذہب اسلام کے لئے قائم کر دے اور ہرگز مشرک مت بننا اور اللہ کے سوا اس سے دعا مت کرنا جو نہ نفع دیتا ہے اور نہ نقصان دیتا ہے (اور اللہ کے سوا کوئی نفع و نقصان نہیں دے سکتا) پھر اگر تو ایسا کرے گا تب تو تو ظالم ہوگا اور اگر اللہ تجھ کو نقصان دے تو اسے دور کرنے والا کوئی نہیں ہوگا سوائے اسکے اور اگر وہ تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو اسکے فضل کو رد کرنے والا کوئی نہیں وہ اسے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے پہنچاتا ہے اور وہ بہت معاف کرنے والا خصوصی مہربان ہے اے بندے کہہ دے اے انسانوں تم پر تمہارے آقا کی طرف سے حق آچکا ہے تو جو ہدایت حاصل کرے گا تو وہ اپنے فائدے کے لئے ہی ہدایت حاصل کرے گا اور جو گمراہ ہوگا تو وہ اپنے وبال کے لئے ہی گمراہ ہوگا اور میں تمہارا نگران نہیں ہوں (یعنی میں تم پر زبردستی کر کے اسلام قبول کروانے والا نہیں ہوں) اور جو تیرے طرف وحی کی گئی ہے اسکی پیروی کر یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

۲۵/جمادی الثانی/۱۴۴۵ و فیہ اتم المفتقر ظہیر الدین بن ذاکر الدین الی ربہ المقتدر ھذا المجلد الاول فی تفھیم القرآن الکریم من بعون اللہ العلی تعالی عن کل عیب و ردئ و سمیتہ «النظر فی القرآن المجید» ربنا زدنا علما و تقبل عنا ھذا السعی و زادنا نفعا بہ یوم الدین و لک الدین الخالص و سبحانک ربنا و لک العزۃ جمیعا الحمد للہ رب العلمین و سلام علی المرسلین